والدعا ... ن کتابون کی اس خیرخواہ نی سندی ہی اون کتابون
والون نی او ... مین ایک استفتای ذبیحہ ہی جو مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب
نی اوسمین کئی کتابوں ... ن مع کتابون استفتای ذبیحہ کی یہ ہین مشکوۃ
شریف اور تفسیر کبیر اور ... ر فتاوی مطالب المومنین اور بحر الرائق اور ہدایہ
اور شرح مناسک ملا علی کا ... اور صحیح مسلم اور موضح القرآن تفسیر ہندی مولوی شاہ
بدالقادر صاحب محدث دہلوی کی ... ہی اور کتاب فتح العزیز مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اور قول الجمیل ... اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اور مولوی اسحاق
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ مائۃ المسائل کہ ایک سو بائیس کتابون معتبر اہل سنت جماعت کیسی بنا ہی
اور راہ نجات شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اور تفسیر مدارک اور کتاب صراط المستقیم جو تصنیف
جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی اور حدیث شریف کی کتاب ابن ماجہ ہی اور حدیث شریف
کی کتاب جو سنن ابو داؤد ہی اور ظفر جلیل شرح حصن حصین اور کیمیا سعادت امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی اور کتاب منہاج العابدین امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور شرح عقائد نسفی اور ترجمہ
مشکوۃ شریف کہ تصنیف شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ہی رحمۃ اللہ علیہ اور حاشیہ خیالی جو اوپر شرح
عقائد کی ہی اور حاشیہ ملا عصمت اللہ اور تفسیر فوز الکبیر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ
اللہ علیہ کی اور کتاب نہایہ لغت حدیث اور کتاب وجوہ القرآن تصنیف فقیہہ اسمعیل ابن احمد الضریری
حیری اور تحفۃ الملوک اور تفسیر حانی اور زیب التفاسیر جو عالمگیر بادشاہ کی وقت مین بنی ہی اور کتاب
ہدایۃ الاعمی جو تصنیف حسین رحمۃ اللہ علیہ ساکن کاشمیر کی ہی اور تکمیل الایمان شیخ عبدالحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اور کتاب تحقیقات خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور مواہب لدنیہ اور منبہات
ابن حجر عسقلانی کی اور مالابد منہ تصنیف قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی اور مظاہر الحق شرح سفر السعادۃ
رسالہ سبیل الرشاد قرۃ العیون کتاب انواع بزبان پنجابی اور حدیث شریف کی کتاب جو مشارق الانوار
ہی صلوۃ مسعودی تنبیہ الغافلین رسالہ جلال الدین سیوطی در آیات ناسخہ و منسوخہ حدیث شریف کی کتاب

جو تیسیر الوصول ہی یا ارشاد المسلمین یا شرح عقائد نسفی اور کتاب کافی شرح وافی اور فتح العزیز اور تفسیر معالم
التنزیل اور تفسیر سیپارۂ عم کی جو تصنیف شاہ مراد اللہ صاحب کی معروف بتفسیر مرادیہ ہی یا مجالس
الابرار ہی جاننا چاہیے کہ ان کتابوں مذکور پر اس عاجز کا اور سنت جماعت کا جو عقیدہ رکھتے ہین اون لوگونکا
انہین کتابون مذکور پر یا انکی مثل اور کتابین ہوئین اوسپر اعتقاد ہی اور آدمیونکو چاہیے خواہ عالم ہون
خواہ جاہل یعنی پڑھے ہوئی ہون یا بن پڑھی جسوقت کہ کتاب پڑھی جاتی تو چپ رہین کیونکہ کتاب پڑھنے کے وقت جو کوئی
کلام کرتا ہی تو کتاب کا مطلب اچھی طرحسی واضح نہین ہوتا ہی اس سے چپ رہنی مین اونکی واسطے
دین و دنیا کا فائدہ ہی یعنی عالمون اور جاہلون کا تو اب اسجگہ یون سمجھا چاہیے کہ دو شخص ہین کہ
اونہون نے منیہ اور قدوری اور کنز اور مختصر پڑہی ہی اور وہ آپسمین تکرار کرتی ہین ایک کہتا ہی
کہ مین حق پر ہون اور دوسرا کہتا ہی کہ مین حق پر ہون تو اونکا فیصلہ وہ کریگا جسنے کہ ہدایہ اور ہدایہ کا
حاشیہ اور شرح پڑہی ہوگی وہ سمجھا دیگا ہر ایک کو کہ تو حق پر ہی اور یہ ناحق پر اگر وہ اوس عالم کا کہنا
نہ مانیگا تو ہر خاص و عام اوسکو ناسمجھ بتاوینگی اور اسیطرحسی جو کسی شخص نے فقہ کی کتابین ہدایہ اور ہدایہ
کی شرح اور حاشیہ اونکا اور صرف اور نحو اور لغت کی کتابین اور تفسیر اور حدیث پڑہی ہون اور خوب
اونکو یاد ہون جیسی مولوی حیدر علی صاحب یا جیسی مفتی شرف الدین صاحب یا اونکی مثل اور کوئی
عالم ہو اور اونکی آپسمین تکرار ہو تو اونکا فیصلہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی یا مولوی
عبد العلی صاحب پورے کر دیتی اسواسطی کہ یہ دونون عالم اپنی وقت مین لاثانی تہی اور ان دونون
صاحبون کا ایک ہی وقت تہا اور اگر اون مین پہر کوئی اونکا فیصلہ کیا ہوا نہین مانتا تو اوس نہ ماننے
والی کو ہر خاص و عام ناسمجھ کہتی اور جو مولوی شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی عبد العلی
کا آپسمین مسئلو مین کیا عبادات اور کیا معاملات اور کیا عقائد مین تکرار ہوتی تو اوس وقت کی بیچ مین جس
کسیکا اعتقاد ہوتا سو مولوی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی فرمانی پر تو وہ کہتا کہ مولوی
شاہ عبد العزیز صاحب بڑے عالم ہین اور ہر علم کی کتابین اونکو بڑا کمال ہی اور اونکی والد شاہ ولی اللہ
صاحب بہی بڑے عالم اور بزرگ اور ہر علم مین بڑا کمال رکہتی تہی اور اونکی دادا شاہ عبد الرحیم بہی بڑے بزرگ کامل اور بڑے عالم تہی

اور بڑا فائدہ ہوا لوگون کو ظاہر اور باطن کا اون سی بہی حق پر ہین اور جس کسیکا اعتقاد
مولوی عبد العلی صاحب کی فرمانی پر ہوتا تو وہ کہتا کہ مولوی عبد العلی صاحب بڑی عالم ہین
اور اونہون نی اکثر کتابون پر جو دین مین مروج ہین اونپر حاشیی لکہی ہین اور بعضی
کتاب کی شرح بہی کی ہی یہ ہر فن کی علم مین صاحب کمال ہین اور یہ حق پر ہین تو آخر انجام
کار کا اعتقاد ہی پر ٹہرا اب جاننا چاہئی جس کسی شخص پر جس کسیکا اعتقاد ہوتا ہی کہ یہ
ہی عالم اور دیندار اور پرہیز گار اور متقی ہین تو اونکا لکہا ہوا مسئلہ بہی مان لیتا ہی اور
جس کسیکا کہ اعتقاد جس کسی پر نہین ہوتا تو اوسکا کہا ہوا اور لکہا ہوا مسئلہ نہین مانتا اور اس
بنا پر اس عاجز نی جن کتابون کی سند سی لکہا ہی اون کتابون اور اون کتابون کی
تالیف کرنیوالونپر اس خیرخواہ کا اور جمیع اہل سنت وجماعت کا اعتقاد ہی کیونکہ وہ اہل
سنت وجماعت تہی اور پرہیز گار اور بڑی تقوی دار اور جو کوئی ان کتابون کی برخلاف
کہی گا تو وہ جانی اہل سنت وجماعت کی فرقہ کو اوسسی کچہہ مطلب نہین اس عاجز کا تو اس رسالہ
مین اتنا ہی کام ہی کہ جس کتاب کی عبارت مجمل لکہی تہی تو اس خیرخواہ مسلمین اور مسلمات
کی نی اور کتابین معتبر جو سنت وجماعت کی تہین اون کتابون سی اوس عبارت کا مطلب
مفصل کر کی لکہدیا ہی غرض اس خیرخواہ کی تو یہ ہی کہ کتاب سنی مین کوئی تکرار اور جہگڑا نکرین
یہ بہت بری بات ہی کہ آدمیون کی روبرو ایک آدمی کہی کہ مین حق پر ہون اور دوسرا کہی
کہ مین حق پر ہون اور شور وغل مچی نہ وہ اوسکی سنی اور نہ یہ اوسکی ایسی بات کرنا عقل سی بعید
ہی اس عاجز کا کام تو فقط آدمیون کو سمجہا دینا ہی نہ کسی سی تکرار اور جہگڑا کرنا کیا خوب شیخ سعدی

صاحب نی فرمایا ہی شعر

کس نیاید بجنگ افتادہ	سعدی افتادہ است آزادہ	صاحب نی فرمایا ہی شعر
اب آگی چاہو تم مانو نہ مانو	شعر ہمارا کام کہدینا ہی جانو	او کیا اچہا تو کو خرم علیہ صاحب نی کہا ہی
اب جاننا چاہئی کہ جو لغت	زبان اب بند کر واللہ اعلم	تو اپنی حال مین کچہہ سوچ خرم

اس رسالہ مین جس مقصد یا مطلب مین آوینگی اوس مقصد یا مطلب کی اخیر مین لکہی جاوینگی

پہلا مقصد یہ کہ یہ رسالہ پہلی کہان شروع ہوا تہا اور کہان حکمت الٰہی سی تمام ہوا
اب جاننا چاہیی کہ جب مین مصطفیٰ آباد عرف رامپور مین قیام رکہتا تہا میری دل مین یہ
بات آئی کہ ایک رسالہ تالیف کرکہ اوسمین کئی مقصد ہون بلکہ اوس رسالہ مین پہلا مقصد
لکہا گیا تہا اور نظر ثانی اوسپر نہین کی تہی جب مین محمد آباد عرف ٹونک مین آیا تو نواب وزیرالدولہ
امیرالملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ نی بہت مہربانی اور شفقت میری حال پر کی اور
بائیس برس اس عاجز کو شہر محمد آباد عرف ٹونک مین نواب ممدوح کی حیات مین
گذری خدا اونکو بخشی اور غریق رحمت کری اور جب تک اس دنیای فانی ناپائدار سے
اوس جہان باقی پائدار کو رحلت کی مہربانی کرتی رہی اوس وقت مین طرح طرح
کی حالات مین تہا جب نواب یمین الدولہ وزیرالملک نواب محمد علی خان بہادر صولتجنگ
اپنی والد بزرگوار کی ریاست پر قائم اور مسند نشین ہوئی تو پہر اوس رسالہ کی پہلی مقصد
پر نظر ثانی کی اور چند باتین لائق لکہنی کی رہ گئی تہین اون کو اوسمین داخل کیا اب جاننا
چاہیی کہ ان نواب سعادت نشان سی کئی کام خیر کی ہوی اول تو یہ کہ پہلا انہون نی
اپنی والد کا قرض ادا کیا اور سب قرض لینی دینی کا اراده رکہتی ہین اور دوسرا یہ کہ ہر شخص
جو اکیلی تہی اونکو اونکی منزل دی کہ پہر کسی نی ظاہر جانا کہیلا اور تیسرا یہ کہ بارہ مدرسہ مقرر
کری اوسمین بارہ حافظ واسطی تعلیم مبتدیون کی اور حافظون کی نوکر رکہی کہ محتاج اور یتیم
فی سبیل اللہ علم دین کیسی بہرہ یاب اور نصیب پائی ڈالی ہون اور مقرر کیا ہی کہ جمعہ کی دن
اون محتاجون اور یتیمون کا حافظ امتحان لیا کرتی ہین اور اون محتاجون اور یتیمون کا کہانا
بہی مقرر کیا ہی اور بعضی آدمیون نی یہ عادت اپنی مقرر کی تہی کہ اپنی اولاد کو قرآن
شریف کا پہلی پڑہوانا موقوف کیا تہا بلکہ حساب ہندی اور فارسی کا جس کام سی کہ دنیا
کی کار آمدنی ہوتی ہی وہ پڑہواتی تہی اب ان مدرسون کی مقرر ہونی سی بہت لوگونکو
قرآن شریف پڑہوانی کا شوق ہوا تفصیل مدرسون کی یہ ہی ایک وزیر باغین ایک نظر باغین

ایک موتی باغ مین دو قافله مین ایک حکیم کی مسجد مین ایک مولوی حیدر علی صاحب
کی مسجد مین چار محمد آباد عرف ٹونک مین ایک جامع مسجد مین کئی ہین اور جو علما کہ
انکی والد کیوقت مین نوکر تہی اونکی نوکری برقرار رکہی اور نئی دو عالمون کو اپنی طرفسی
مدرس کیا ایک قافله کی مسجد مین اور ایک اعظم شاہ کی مسجد مین اور مدرس کرنیکا بہی
اراده رکہتی ہین اور چوتہا یہ کہ انکی والد بہی انسی بہت راضی تہی یہان تک کہ اپنی
حین حیات مین دیوان حاجی شمس الدین احمد صاحب سی فرمایا کہ یہ راضی نامہ ہم لکہتی ہین سب
خاص و عام اور ہماری قرابت والونکو سنا دو کہ ہم اپنی اس بیٹی سی بہت راضی ہین اور والدہ
بہی انکی انسی بہت راضی ہین اور پانچوان یہ کہ پیر اور استاد کی بہی خدمت اور ادب بہت کرتی
ہین اور پیر اوستاد انکی واسطی خدایتعالی سی دین اور دنیا کی ترقی کیواسطی دعا کرتی ہین ایسی دنیا
کہ جس سی انکی عاقبت کی درستی ہو خدا انکو نیک کامونکی توفیق دی اور بری کامونسی بچائی بحرمت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ الاخیار واصحابہ الکبار اخیار بفتح نیکوتران و نیکان کبار بزرگان
جمع کبیر **دوسرا مقصد** اون چار حدیثون کی بیان مین جو ابو داؤد علیہ الرحمۃ نی
اپنی کتاب مین لکہی ہین یہان وہ حدیثین لکہی جائینگی **تیسرا مقصد** اخلاص اور صدق کے
بیان مین کیمیای سعادت سی یہان لکہا جائیگا **چوتہا مقصد** یہ کہ پانچ چیزین بدلی پانچ چیزونکے
ہوتی ہین اور اونکا ظہور دنیا مین ہوتا ہی بعضی کا عاقبت مین انکا بیان یہان لکہا جائیگا **پانچوان
مقصد** ملاہوا اوپر تین بیانکی **پہلا بیان** یہ کہ حضرت سراج المحبین و تاج المحبوبین سید احمد غازی
رحمۃ اللہ تعالی کی مریدون پر بعضی لوگ جو طعن اور بہتان کرتی ہین اور اونکی طرف وہابیونکی نسبت
کرتی ہین اوسکی جواب مین **دوسرا بیان** نقشبندیہ طریق کا شجرہ جو اس عاجز کو پیر و مرشد اپنی سی
جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ تہی پہنچا ہی وہ یہان لکہا جائیگا **تیسرا بیان**
یہ کہ مولوی محمد اسحاق صاحب نی مائۃ المسائل مین ایک قاعدہ فقہائونکا لکہا ہی اوس قاعدہ سی
معلوم ہوجائیگا انشاء اللہ تعالی کہ یہ مسئلہ قوی ہی اور یہ ضعیف وہ قاعدہ بہی یہان لکہا جائیگا

چوتھا مقصد یہ کہ صراط مستقیم جو کتاب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اگر کوئی
بعضا شخص نادان اوسپر کسیطرحکا طعن کری اوسکی جواب مین لکھا جائیگا ساتوان مقصد
جناب سید صاحب ممدوح کی کرامات اور حالات بابرکات مین لکھا جائیگا اٹھوان مقصد
اون لوگونکا حال لکھا جائیگا جو کوئی اللہ تعالی جل وعلا شانہ کا ذکر کرتی ہین اون کو دنیا
اور آخرت مین اللہ تعالی اپنی کرم سی بڑی بڑی درجی دیتا ہی نوان مقصد یہ کہ اون لوگونکا
حال لکھا جائیگا جو کوئی اللہ جل وعلا شانہ کا ذکر نہین کرتی ہن اونکو دنیا اور آخرت مین طرح
طرح کی خرابی ہوتی ہی دسوان مقصد یہ کہ کتاب فتح العزیز مین سورہ مزمل کی تفسیر مین
جو ذکر الٰہی کا حال لکھا ہی کچہ اوسی حال کی بیان مین سی اس رسالہ مین لکھا جائیگا اسواسطی کہ
جو لوگ متقی اور پرہیزگار ونکی مرید ہوتی ہین اور اونکو فائدہ نہین ہوتا اگر اوس تفسیر کی قاعدہ بموجب
عمل کرین تو اونکو فائدہ تمام ہوجائی انشاء اللہ تعالی اور غیر شرع آدمیکا کوئی مرید نہین ہوتا جسکو
خدا نی دین کی عقل دی ہی اسواسطی کہ مسلمان کو بغیر تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
چھٹکارا نہین ہی جیسی فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ترجمہ
تو کہہ اگر تم محبت رکہتی ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہی اور بخشی گناہ تمہاری اور اللہ بخشنی والا
مہربان ہی گیارہوان مقصد یہ کہ ذکر کی حقیقت کا حال جو امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نی کیمیاء سعادت مین لکھا ہی وہ لکھا جائیگا بارہوان مقصد وعظ کہنی والی اور وعظ
سنی والی کی بیان مین اور توجہ دینی والی اور توجہ لیتی والی کی بیان مین اور عبادت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ غار حراء کی بیچ اوس خلوت کی ساتہ کس قسم کی تہی بعضون نی
کہا ہی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ فکر کی تہی اور بعضون نی کہا ہی ساتہ ذکر
کی اور یہی قول صحیح زیادہ ہی اور اس مقصد مین جتنا ذکر کا حال لکھا جائیگا وہ نقشبندیہ
طریق کی ذکر کا حال لکھا جائیگا تیرہوان مقصد یہ کہ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محدث دہلوی نی اپنی کتاب قول جمیل مین اسطرحپر لکہاہی اور یہ فرمایاہی وہ عبارت یہ ہی اور
مشایخ نقشبندیہ کی چند اصطلاحات ہین جن پر اون کی طریقہ کی بناہی توہمکو اون کا ذکر کرنا چاہیی
ا ہوش در دم ۲ نظر بر قدم ۳ سفر در وطن ۴ خلوت در انجمن ۵ یادکرد ۶ بازگشت ۷
نگہداشت ۸ یادداشت یہ اٹہہ کلمات خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سی منقول ہین اور
اونکی بعد تین اصطلاحین خواجہ بہاؤالدین نقشبند سی مروی ہین ۱ وقوف زمانی ۲ وقوف قلبی
۳ وقوف عددی اِن گیارہ کلمون کا مطلب بتفصیل اونہون نی لکہاہی ساتہہ بہت خوبیون
کی وہ یہان لکہا جائیگا چودہوان مقصد شیطان کی مکرون کی بیان مین کتاب منہاج
العابدین جو امام محمد غزالی صاحب علیہ الرحمۃ کی ہی اوس سی لکہا جائیگا پندرہوان مقصد
خدا کی راہ سی روکنی والا نفس ہی طالب عبادت کو نفس کی خواہشون سی بچنا لازم ہی نفس
کی خواہشون کی بچنیکی بیان مین لکہا جائیگا سولوان مقصد تقوی کی بیان مین کتاب
منہاج العابدین جو امام محمد غزالی صاحب علیہ الرحمۃ کی ہی اوس سی لکہا جائے گا
سترہوان مقصد حلال کہانی اور حرام اور شبہہ کی چیزون سی بچنیکی اور بہو کا رہنیکی
اور شکم کی حفاظت کی بیان مین کتاب منہاج العابدین امام محمد غزالی صاحب علیہ الرحمۃ
کی سی لکہا جائیگا اٹہارہوان مقصد یہ کہ یہ دو حدیثین مشکاۃ شریف کی شرح سی لکہی
جاتی ہین واسطی ترغیب دلانی ذکر کی ایک تو یہ کہ جسوقت یاد کرتاہی اللہ تعالی کو شیطان
دلسی پیچہی ہٹ جاتاہی اور جسوقت آدمی غافل ہوتاہی یاد خدا سی وسوسہ ڈالتاہی دوسری
حدیث قدسی یہ دونو حدیثین بہی لکہی جائینگی اونیسوان مقصد یہ کہ تفسیر فتح العزیز مولانا
برصاحب محدث دہلوی کی ہی سورہ جن کی تفسیر جو اونہون نی اپنی تفسیر مین لکہی
نا سی اس رسالہ مین کچہہ لکہا جائیگا اوسمین شرک کا بہی بیان ہی اور کئی فائدہ
رہ لکہی ہین بیسوان مقصد یہ کہ شرک اور بدعت کا حال جو کتاب منہاج العابدین
بشامجل لکہاہی شرک کی تفصیل بِمِائَۃِ المَسَائِلِ اِلَی تَحْصِیْلِ الفَضَائِلِ بِالاَدِلَّۃِ الشَّرْعِیَّۃِ وَتَرْکِ الاُمُوْرِ

المشیخہ سی جو تالیف مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہی کہ وہ نواسہ مولوی شاہ عبد العزیز صاحب
محدث دہلوی کی تہی اوس کتاب مذکور سی اور علما کی ہین نی جو مشکوۃ شریف کی حدیثون کی شرح کی ہی اور
کلام اللہ شریف کی آیتونکی تفسیر اوس سی لکہا جائیگا اس واسطی کہ شرک کرنیوالی اپنی سزا کا حال معلوم کرلین
اکیسوان مقصد اون لوگونکی جواب مین لکہا جائیگا جو کہتی ہین کہ یہ قدرت تصرف کی اللہ نی انبیا
اولیا کو دی ہی اور وہ لوگ اللہ کی پیاری ہین جو چاہین سو کرین بائیسوان مقصد بیہودہ فنون
اور بدعتونکی بیان مین لکہا جائیگا اور اون لوگون کی بیان مین جو اپنی طرف سی حرام اور حلال
کسی کام مین ٹہیراتی ہین اور غیر شرع رسمین کرتی ہین تئیسوان مقصد اون لوگون کی بیان مین
جو کوئی شرک سی بچیگا اور اللہ کی ساتہ کسیکو شریک نکریگا اگر دنیا بہر گناہ کرکی اللہ سی ملیگا اللہ تعالی
اوسکی بخشش کریگا اپنی دنیا بہر چوبیسوان مقصد بدعت کی تفصیل مین لکہا جائیگا
پچیسوان مقصد اسلام اور ایمان اور احسان اور علامات قیامت کی بیان مین لکہا
جائیگا چہبیسوان مقصد توبہ کی بیان مین لکہا جائیگا ستائیسوان مقصد یہ کہ
قرآن شریف پڑہنی کا کتنا ثواب ہی اور پڑہکی بہول جانیکا کتنا عذاب ہی اعوذ اور بسم اللہ
شریف کا حال یعنی انکی پڑہنیکی فضیلت اور فضائل القرآن اور آداب تلاوت اور شاہ عبد العزیز
صاحب محدث دہلوی نی جو اپنی تفسیر فتح العزیز مین اس آیۃ کی تفسیر لکہی ہی و آیۃ یہ ہی ورتل
القرآن ترتیلا اور اس آیۃ کی تفسیر بہی لکہی جائیگی اٹہائیسوان مقصد مشکوۃ شریف کی
شرح فارسی کی جو شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی ہی درود شریف کا بیان اوس سی لکہا جائیگا
اونتیسوان مقصد یہ کہ بیان اون چیزونکا جو نفس انسانی کی تکمیل کی واسطی ضرور ہین
بعد تکمیل کی بعضی توفیق الہی سی سب مرتبی طی کرکی یعنی پانچون مرتبی طی کرکی مقتدا اور پیشوا
ایک عالم کی ہوتی ہین اور بعضی بعد تکمیل کی برائی مین یکتا ہوکی ابلیس کی بہی اوستاد بن جاتی
ہین تیسوان مقصد یہ کہ توجہ کئی قسم کی ہوتی ہی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نی اپنی
تفسیر فتح العزیز مین لکہی ہین وہ قسمین اس رسالہ مین لکہی جائینگی اور یہ عاجز اسجگہ اوس توجہ کی قسمون

اور حالات کا بیان لکھی گا کہ صراط المستقیم سید احمد صاحب غازی علیہ الرحمۃ کی ہی اسمین اسطرح سے کے
قسمین نہین لکھی ہین اور اصل مطلب تو صراط المستقیم کی عبارتسی معلوم ہوتا ہی کہ پیر اپنی مریدون کو
سامنی بٹھلاتی ہین اور جو حالات اور مقامات پیرونکو حاصل ہوئی ہین او نہین مقاماتون کی توجہ
مریدون کو دیتی جاتی ہین درجہ بدرجہ پھر جو خدا تعالی چاہتا ہی پیرونکو اپنی فضل سی معلوم کرا دیتا ہے
پیر جس مقام کی توجہ دیتی ہین تو بی مرید کی کہی پیر کہہ دیتی ہین کہ یہ مقام تجکو حاصل ہوا مرید اقرار کرتی ہین
کہ بیشک یہ مقام ہمکو حاصل ہوا اب اسوقت مین توجہ دینی والی اور لینی والی کمیاب ہین اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ
اسواسطی کہ کاملون کی تاثیر جو دوسریکی اندر اثر پیدا کرتی ہی جسکو اہل طریقت کی عرف مین توجہ کہتی
ہین چار طرحسی ہوتی ہی **اکتیسوان مقصد** آدمی کی نفسون کی قسمونکی بیان مین شاہ عبد العزیز صاحب
محدث دہلوی نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی اوس سی لکھا جائیگا **بتیسوان مقصد** سوس کے
بیان مین مشکوۃ شریف کی شرح ہندی مظاہر الحق نواب قطب الدین خان کی جو شاگرد خاص
مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہین اوس سی لکھا جائیگا **تینتیسوان مقصد** یہ کہ رکوع
اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آخر تک لکھا جائیگا شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کی تفسیر
ہندیسی کہ نام اوسکا موضح القرآن ہی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی مشکوۃ شریف کی شرح مین لکھا ہی
کہ ہمکو ان دنونمین اللہ نور السموات والارض کی تفسیر مین ایک رسالہ بہم پونہچا ہی پہر اونہوںنی باللہ
التوفیق کہہ کی مشکوۃ شریفکی شرح مین لکھا ہی شیخ ممدوح نی جو اوس رسالہ کی عبارت مشکوۃ شریفکی
شرح مین لکھی ہی وہ عبارت یہان لکھی جائیگی اس رکوع کی اول مین اور کچھ عبارت کتاب
تکمیل الایمان شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی جو عقائد اہل سنت وجماعت کی مذہب کی ہی او مناسب
اسجگہ کی ہی وہ عبارت بھی اس مقصد مین لکھی جائیگی **چونتیسوان مقصد متفرقات مطلبونمین**
لکھا جائیگا دوسرا مقصد اون چار حدیثون کی بیان مین جو ابو داود علیہ الرحمۃ نی اپنی کتاب مین
لکھی ہین یہان وہ حدیثین لکھی جاتی ہین جو کوئی انپر عمل کری اوسکا دین اور دنیا کا مطلب
حاصل ہووی اور خدا اوس سی راضی رہی اور جو کوئی اونپر عمل نکری دنیا مین رسوائی

اور عاقبت مین تباہی اور خدا کی نارضامندی حاصل کری کہ صاحب تیسیر الوصول نی تیسیر الوصول کی دیباچہ
مین اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی مشکاۃ شریف کی شرح جو فارسی کی ہی اوسکی دیباچہ مین
جہان محدثون کی تعریف کی ہی لکہا ہی کہ کہا ابو داؤد رحمۃ اللہ نی لکہین مینی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی پانچ لاکہہ حدیث اور چہی بینی اون مین سی چار ہزار اور آٹہہ سو حدیثین داخل کین مینی
اون احادیث کو اس کتاب مین اور ذکر کی مینی حدیث صحیح اور وہ جو مشابہ صحیح اور قریب اوسکی
ہی اور کفایت کرتی ہین انسان کو واسطی دین اوسکی کی ان مین سی چار حدیثین ایک فرمانا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی سب عمل ساتہ نیت کی ہین اور دوسرا فرمانا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ یعنی خوبی اسلام مرد کی
سی چہوڑنا اوسکا ہی چیز لایعنی کو خواہ کام عبث ہو یا کلام بیفائدہ ہو اور تیسرا فرمانا حضرت کا لَا یَکُوْنُ
الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَرْضٰی لِاَخِیْہِ مَا یَرْضٰی لِنَفْسِہٖ یعنی مومن نہین ہوتا ہی مومن جبتک
کہ پسند کری واسطی بہائی مسلمان اپنی کی وہی جو پسند کرتا ہی واسطی ذات اپنی کی اور چوتہی
فرمانا آنحضرت کا اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَّبَیْنَہُمَا مُشْتَبِہَاتٌ الخ حدیث تک یعنی حلال روشن
ہی اور حرام بہی روشن ہی اور درمیان اون دونکی مشتبہات ہین یعنی شبہ کی چیزین ہین اب جاننا چاہیی کہ اِن
چارون حدیثون کی شرح بڑی بڑی علماؤن نی بڑی بڑی کتابون مین لکہی ہین اور اس عاجز نی
مشکاۃ شریف کی شرح جو شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی جو فارسی مین ہی پہلی حدیث جو اِنَّمَا
الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ہی اسکی شرح اور کیمیای سعادت سی جو امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کی ہی اونہون نی جو کچہہ نیت کی حقیقت کی بیان مین لکہا ہی اون دونون کتابون سی اس
رسالہ مین لکہا جاتا ہی عالم محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بیچ شرح مشکاۃ
شریف کی لکہتی ہین عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ روایت ہی امیر المومنین
عمر سی کہتی ہین وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا کی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی نہین
ہی معتبر اور مقبول ہونا عملون کا حق تعالی کی درگاہ مین مگر ساتہ نیتون اون کی کی بیچ اکثر اور مشہور

روایتونکی یہی لفاظ آئی ہین اور بعضی روایت مین الاعمال بالنیات بی کلمہ انماکی آیا ہی اور بعضی مین
الاعمال بالنیۃ اور بعضی مین العمل بالنیۃ اور مراد ان سب عبارتونسے ایک ہی ہی یعنی کوئی عمل دلکا اور بدنکا
اور شروع کرنی کا اور چہوڑ دینی کا اور کہنی کا اور کرنی کا اور عبادتون کا اور عادتون کا بی نیت
کی مقبول اور معتبر نہین ہوتا اور ثواب اوسپر نہین ملتا اور تحقیق اسکی یہ ہی کہ عمل دو قسم ہین ایک
مقصود لذاتہ یعنی وہ عمل کہ کرنی مین بنفسہ وہی مقصود ہو وہ کسی اور عمل کا وسیلہ نہو جیسی نماز یا اور
کوئی اسکی مثال تو اس قسم کی عمل مین جب ثواب نہی صحت بہی نہین رہتی یعنی وہ عمل جائز
نہین ہوتا دوسری قسم وہ کہ مقصود لذاتہ نہو بلکہ وسیلہ اور مقدمہ ہوکسی اور عمل کا جیسی وضو
کہ مقدمہ ہی نماز کا اس قسم مین بہی ثواب کی لئی نیت کا ہونا شرط ہی یعنی بدون نیت کی ثواب
نہین ملتا ولیکن بی نیت جائز ہوجاتا ہی اور نماز پڑہنا اوس وضو سی جس مین نیت نکے
ہو درست ہی یہی ہی مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور نزدیک اور اماموں کی وضو
بی نیت کی درست نہین ہوتا اور نماز ساتہ اوسکی جائز نہین اور مراد نیت سی اسجگہ ارادہ نزدیک
ہونی کا طرف اللہ تعالی کی ہی یعنی جو کام کہ کری اللہ ہی کی واسطی کری اور اوسمین اللہ تعالی
کی فرمان برداری اور خوشنودی منظور ہو اور جاننا چاہیی کہ نیت دلکا کام ہی زبان سی کہنی
کی حاجت نہین اگر زبانسی کہین اور دل غافل ہو تو اوسکا اعتبار نہین اور فرضاً اگر نیت دلمین
ہو اور زبان پر آوی یا زبان پر کچہ اور آجاوی کچہ مضائقہ نہین مسئلہ اور اختلاف کیا ہے
علمانی بیچ نیت نماز کی کہ زبان پر لانا نیت کا شرط صحت نماز کی ہی یا نہین سو صحیح یہ ہی کہ شرط
نہین اور شرط کہنا اوسکا خطا ہی لیکن فقہانی کہا ہی اگر زبان سی بہی کہی مستحب اور بہتر ہی
اسلیئی کہ زبان دلکی ساتہ موافق ہوجاوی اور ظاہر ساتہ باطن کی مطابق اور یہ بہی ہی کہ سمجہنا
نیت کی معنی کا اور دلمین جمانا اوسکا ساتہ ذکر الفاظ کی آسان ہوتا ہی مگر سب علما کا اتفاق ہی
اسپر کہ آواز سی کہنا نیت کا ناجائز اور غیر مشروع ہی اور محدثین کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہین روایت نہین کہ نیت زبان سی کہتی ہون اتنا ہی آیا ہی کہ جب نماز کو کہڑی ہوتی

اللہ اکبر کہتی اگرچہ اوسے زبان سی پڑہتی تو صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم ضرور روایت کرتی پس
طریق سنت او راتباع اوسکی یہی ہی کہ دل ہی کی نیت پر ٹہہرا کرین اور زبان سی نہ بولین او راتباع
جیسی کرنی مین واجب ہی ایسی ہی نہ کرنی مین پس جو کوئی نگہداشت کری اوس فعل پر
جسکو شارع نی نکیا ہو مبتدع ہو جائیگا ایسی ہی کہا محدثون نی وَاِنَّمَا لِامْرِیٍٔ مَا نَوٰی اور یہ نہین ہی واسطے
مرد کی حصہ عمل او ر ثواب اوسکی سی مگر وہی جو نیت کی اوسنی یعنی روایتون مین اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ
ساتھہ زیادتی لفظ کل کی آیا ہی اور یہ جملہ تائید اور اثبات کرنی والا کلام اول کا ہی اور حاصل
دونون کا ایک ہی ہی یعنی عمل بن نیت کی معتبر اور صحیح نہین اور واسطی ہر عمل کی ایک نیت
خاص چاہیی کہ اوس عمل کی ساتھہ خصوصیت رکہتی ہو اور حصہ مرد کا عمل سی
وہی ہی جسکی نیت کی ہو مثلا ایک عمل ایسا ہی کہ کئی نیتین اوسمین ہو سکین جیسی ایک محتاج
اپنات والی کو کچھہ دیوی سو اگر محتاجی کی نیت سی دیا اور خیال اپنات کا نہ کیا ثواب صدقہ کا
ملیگا نہ صلۂ رحم کا اور اگر نیت اپنات کی کی محتاجی کی نہین کی ثواب صلۂ رحم کا ملیگا اور جو نیت
دونون باتون کی کی ثواب ہر دونون کا پائیگا اور کبہی ایسا ہوتا ہی کہ شخص ایک عمل مین
کئی ثواب بسبب کئی نیتون کی پاتا ہی جیسا مسجد مین بیٹہنا ایک عمل ہی ولیکن اس مین کتنی ہی
نیتین ہو سکتی ہین اور ہر نیت پر ثواب ملیگا ایک یہ کہ روایت ہی کہ مسجد اللہ کا گہر ہی جو کوئی مسجد
مین آوی گویا واسطی زیارت اور ملاقات اللہ تعالی کی آتا ہی اور اللہ تعالی صاحب کرم ہی اور
صاحب کرم کو لازم ہوتا ہی کہ اپنی پاس آنیوالون کی ضیافت اور مہمانداری کرتا ہی سو اس نیت
سی استواری اور نگہداشت اس فضیلت کی اور پانا اس کرامت کا کری دوسری انتظاری نماز
جماعت سی پڑہنی کی اور ساتھہ حکم حدیث صحیح کی کہ کوئی انتظاری نماز کی کری گویا نماز مین ہی جس
نماز کی انتظاری کر رہا ہی گویا اوسکو پڑہ رہا ہی اور ثواب اوسکا حاصل کر رہا ہے اور مراد مرابطت سے
جس سی رابطہ مشتق ہی جو اس آیۂ کریمہ مین ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا
یعنی اے ایمان والو ثابت رہو دین پر اور مضبوط رہو مقابلہ مین اور لگا و رکہو نزدیک بعضی سرحد کے

یہی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ انتظار ہی نماز کی بعد پڑہنی ایک نماز کی سبب ہی گہتنی
خطاؤن اور کفارہ گناہون اور بلند ہونی درجون کا اوکئی بار کرکی فرمایا فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ
یعنی یہی ہی رباط تیسری نگاہ رکہنا کان اور آنکہہ اور اعضا کا گناہون اور منہیات سی کہ کوچہ
اور بازارون مین واقع ہوجاتی ہین اور مسجد مین اون سی محفوظ رہتا ہی چوتہی نیت
اعتکاف اور کہتی ہین علما کہ جبکہ مسجد مین آیا کری نیت اعتکاف کی کرلیا کری اسواسطی کہ انہونکی
قول پر جو کہتی ہین اَقَلُّ الْاِعْتِكَافِ سَاعَةٌ یعنی کمتر اعتکاف ایک گہڑی ہی ثواب اوسکا
پاوی گا اور ساتہہ اس فضیلت کی مخصوص ہوجائی گا اور یہ ایسی عبادت ہی کہ حاصل ہونا
اسکا آسان ہی اور لوگ اوسکی حاصل کرنی سی غافل اور ذاہل ہین پانچوین ساتہہ قصد درود
سلام پڑہنی اوپر آنحضرت سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پڑہنی اور دعاؤن کی جنکا پڑہنا
مسجد مین گہستی اور نکلتی وقت مسنون اور مروی ہی اور ثواب اور فضیلت بہت رکہتا ہی چہٹی
تنہا ہونا واسطی ذکر حق تعالی اور تلاوت قرآن مجید کی یا واسطی سننی اوسکی کی یا واسطی یاد
دلانی اور شوق دلانی لوگون کی طرف اوسکی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی جاوی صبح کی
وقت مسجد مین واسطی یاد کرنی اور یاد دلانی ذکر اللہ کی ہوتا ہی وہ شخص مجاہد فی سبیل اللہ
یعنی جہاد کرنی والا اللہ کی راہ مین اور یہ بہی آیا ہی کہ کوئی قوم بیچ کسی گہر کی اللہ کی گہرونسی
نہ بیٹہی اور تلاوت قرآن کی اور درس تدریس اوسکی نہین کرتی ہین مگر یہ کہ گہیر لیتی ہین
اون کو فرشتی اور ڈہک لیتی ہی اونکو رحمت ساتوین قصد پانی ثواب حج وعمرہ کا
جیسا روایت ہی جو کوئی وضو کری اور مسجد مین جاوی اور نماز ادا کری ہوتا ہی اوسکو ثواب
حج وعمرہ کا خصوصا بیچ مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹہوین ساتہہ قصد سیکہنی
اور سکہانی علم کی اور اچہی کام بتانی اور بری کام سی منع کرنی کی کہ یہ باتین مسجد مین لوگون کی
جمع ہونی کی جہت سی حاصل اور میسر ہوتی ہین نوین قصد زیارت برادر دینی کا جو اللہ
تعالی کی راہ مین مدد کری دسوین قصد سلام کرنی یا جواب سلام کی دینی کا جسکو کہ مسجد مین

ہوتی یا اوسمین آدمی گیارہوین فکر اور مراقبہ او پہیرنا فکر کی قوت کا طرف امور آخرت کی اور معرفت
چاہنا تقصیرون سی نسبب حاصل ہوتی فراغت اور دلجمعی کی مسجد مین کہ مسجد کی سوا یہ صفت حاصل
نہین ہوتی بارہوین حضور باطن کا اور آرام دل کا اور اتصال ہونا اللہ تعالی کی مشاہدہ اور دیدار
اوسکی سی اور مستغرق ہونا بیچ شہود اور بلحاظ ذات مطلق کی ساتہ حاصل ہوتی ذوق اور نورانیت
روحانیت مسجد کی سی کہ محل خاص تجلی کا ہی اور ساتہ چاہتی یا اضافت کی جو لفظ بیتی مین ہی
مشرف ہووی اور علاوہ اِسکی سی مسجد مین آنا خود اعمال آخرت اور جگہون عبادت کیسی ہی
اور اگر شخص اعمال طبعی شہوانی مین یعنی اون کامون مین جنکو جی چاہتا ہی اور طبیعت خواہش
کرتی ہی نیت جاری کری ثواب پاویگا چنانچہ اور اعمال کی جیسی استعمال کرنا خوشبو کا دن جمعہ کی
یا اور کسی دن بقصد اتباع سنت رسول اللہ صلعم کی کہ آنحضرت خوشبو کو دوست رکہتی تہی اور بقصد تعظیم
مسجد کی اور بقصد دور کرنی بدبو ایذا رسان کی آپ سی اور مسلمانون سی اور راحت پہونچانے
ہمسایون اور ہمنشینون کی ملائکہ اور بنی آدم سی اور بقصد بند کرنی دروازہ غیبت کی اوپر اوس
شخص کی جو اسکی غیبت کرتا ساتہ بدبوئی کی تا کہ وہ اسکی سبب سی غیبت کی گناہ مین نہ پڑی اور
بقصد علاج کرنی دماغ کی اسلئی کہ دانائی اور تیزی ذہن کی بڑہتی اور دریافت علمون اور
معرفت کا کری یا سوا ان مذکور باتون کی کچہ اور نیت کری ثواب پاوی گا لیکن اگر واسطی زینت
لذت جسمانی اور شہوت نفسانی اور خود نمائی کی کری محروم ثواب سی بلکہ مستحق ملامت اور
عتاب کا ہوگا سو اس بیان سی معلوم ہوا کہ مدار عمل اور ثواب ملنیکا اوپر نیت کی ہی اور جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اِس معنی کو بطریق اجمال او کلیت کی ذکر کیا تو مثال جزئی مین اوسکو
تفصیل سی بیان کیا اور فرمایا فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ پس جو کوئی ہووے
ہجرت یعنی وطن سی نکلنا اوسکا طرف اللہ تعالی اور رسول اوسکی کی اور ارادہ خوشنودی اور
فرمان برداری اونکی کی فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ سو ہجرت اوسکی طرف اللہ اور رسول
ہی کی ہی یعنی وہ ہجرت مقبول ہی اور ثواب اوسپر حاصل ہوتا ہی وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى

دُنیا یُصِیبُھَا اور ایک روایت مین لدنیا ہی یعنی اور جو کوئی ہووی ہجرت اوسکی طرف دنیا
کی کہ حاصل کری اوسکو اَوِ امْرَاَۃٍ یَنْکِحُھَا یا ہووی ہجرت اوسکی واسطی کسی عورت کی کہ نکاح مین
لاوی اوسکو نہ واسطی خوشنودی اور فرمان برداری خدا و رسول کی فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ
سو ہجرت اوسکی طرف اوسی چیز کی ہی کہ ہجرت کرتا ہی طرف اوسکی یعنی دنیا حاصل کرنی یا عورت
کو نکاح مین لانی کی ابور آن حضرت نی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ فرمایا اور صریح ذکر نکیا اوسکو یعنی یون نفرمایا
فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا اَوِ امْرَأَۃٍ جیسا کہ کلام اول ہین اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ کو مکرر فرمایا بسبب مکروہ
جاننی پھر کرلانی ذکر دنیا اور عورت کی کو اوپر زبان کی اور تکرار لفظ اَللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کا بیچ کلام
اول کی واسطی لذت جوئی اور حلاوت پانی کی ہی بیچ ذکر خدا اور رسول کی اور یہ بھی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ مجمل فرمایا تا شامل ہووی بطریق کلیت اور
عموم کی ہر چیز کو کہ واسطی اوسکی ہجرت کرین اور اوس صورت کو بہی کہ نیت مین اخلاص نہ ہو
بلکہ آمیز ہووی اوسمین کسی اور غرض دنیوی کا کہ شخص قصد خوشنودی اور فرمان برداری
حق کا بہی کری اور حصول دنیا اور تزوج زن کا بہی اور اس تقدیر پر بہی حصول ثواب سی خالی
نہین اور بقدر نیت ثواب پاوی گا قول مختار پر اور بعضی کہتی ہین کہ جس صورت مین نیت مین
آمیز ہو اصلا ثواب نہین اور ظاہر احادیث اسمین آئی ہین یارب یہ بڑی نازک جگہ اور مقدمہ مشکل ہی
مگر جب کہ نیت حق کی غالب ہو تو اوس وقت ثواب ملیگا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور خصوصیت عورت کی ذکر
کی باوجودیکہ وہ دنیا سی ہی اسواسطی کہ مراد دنیا سی اسجگہ کل ماسوی اللہ ہی کہ غفلت مین ڈالی
اللہ کی ذکر سی واسطی تحذیر اور تخویف کی ہی یعنی واسطی ڈرانی کی محبت عورت کی سی اسواسطے کہ
مفتون ہونا مرد کا عورت پر بہت ہی اور ذکر حق سی اور طریق دین پر چلنی سی روکنی والا ہی اور
بیان کرتی ہین کہ سبب فرمانی اس حدیث کا قصہ ایک مرد کا ہی کہ واسطی طلب ایک عورت کی
کہ اوسکو اُمّ قیس کہتی تہی اور وہ مُتَغَنِّیَہ تہی ہجرت کی اور مدینہ مین گیا سو حال اوس شخص کا
اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرض کیا حضرت نی یہ حدیث فرمائی بعد اسکی اوس مرد کو

مہاجر ام قیس کہتی تہی اور بعضی شارح صحیح بخاری کی نی لکہا ہی کہ وجہ تخصیص ذکر امرءۃ کی یہ ہی
کہ عرب کی لوگ موالی یعنی عجمی لوگون کو عربی عورت نہین دیتی تہی اور بیچ نسب کی رعایت
کفو ہونی کی کرتی تہی جب نوبت اسلام کی پہنچی اور اپنات عرب کی کثیر ہوئی اور بیچ مقدمہ
نکاح کی سب مسلمان برابر ہوگئی ہجرت کی بہت لوگون نی طرف مدینہ کی واسطی طمع نکاح عورتون
کی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ حدیث فرمائی اور یہ وجہ قریب تر طرف صواب کی
بہتر ہی اور مہاجر ام قیس کی قصہ مین کلام ہی جیسا کہ کلام شیخ ابن حجر سی بیچ فتح الباری شرح
بخاری کی ظاہر ہی واللہ اعلم اور جان تو کہ لغت مین ہجرت کی معنی ترک کرنی اور قطع کرنی کی
ہین اور عرف شرع مین نکلنا ایک زمین سی طرف دوسری زمین کی واسطی چاہنی خوشنودی
حق تعالی کی اور ہجرت اسلام مین اوپر دو وجہ کی واقع ہوئی اول چلا جانا خوف کی جگہہ سی
امن کی جگہہ مین جیسا کہ ابتدای اسلام مین صحابہ نی طرف حبشہ کی ہجرت کی بخوف شر اور فساد مشرکون مکہ کی
سی امن مین آوین اور جیسا کہ بعضی صحابہ مکہ سی مدینہ مین گئی پہلی ہجرت رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور قرار پانی امر اسلام کیسی اور دوسرا چلا جانا کفر کی جگہہ سی اسلام کی جگہہ اور یہ بعد جاگزین
ہونی اور قرار پکڑنی آنحضرت صلعم کی بیچ مدینہ کی ہجرت مسلمانون کی مکہ وغیرہ سی طرف مدینہ
کی ہی اور ہجرت اوسوقت مین باعتبار غالب اور اکثر کی مخصوص تہی واسطی جانی لوگون کی
مکہ سی مدینہ مین اور بعد فتح مکہ کی یہ خصوصیت برطرف ہوگئی اور یہ جو حدیث مین آیا ہی کہ لا ہجرۃ
بعد الفتح یعنی ہجرت نہین ہی بعد فتح کی مراد ساتہہ اسکی ہجرت مکہ سی ہی اسواسطی کہ مکہ بعد فتح
کی دار الاسلام ہوگیا اور ہجرت ساتہہ معنی چلی جانی کی دار کفر سی کوئی جگہہ ہو جسکو کہ ساتہہ اوسکی
طاقت ہو لی یعنی ہجرت پر باقی اور جاری رہی گی یہ قیامت تک یہی ہی مراد ساتہہ قول آنحضرت
صلعم کی لا تنقطع الہجرۃ حتی تنقطع التوبۃ یعنی منقطع اور برطرف نہین ہوگی ہجرت
جب تک کہ منقطع اور بند نہوین دروازی توبہ کی یعنی روز قیامت تک اور مراد ساتہہ ہجرت
کی اس حدیث مین چلا جانا ایک وطن سی دوسری وطن مین مکہ سی یا غیر اوسکی سی مدینہ مین

یا غیر اوسکی مین واسطی طلب رضای حق کی یا غیر اوسکی تا اوس ہجرت کو بھی جو طرف دنیا
اور عورت کی ہو شامل ہووی اور ہجرت کی ایک اور معنی خاص ہین اور وہی ہجرت حقیقی ہی
کہ وہ نکلنا ہی وطن طبیعت کیسی اور چہوڑنا اون چیزون کا کہ نہی کی ہی شارع نی اون سی اور کروہ
کہا اون کو اور یہ حدیث مین آیا ہی کہ اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ یعنی مہاجر
حقیقی اور کامل وہ شخص ہی کہ چہوڑی جو کچہہ کہ نہی کی اللہ نی اوس سی جیسا کہ حضرت نی جہاد
نفس کو جہاد اکبر فرمایا متفق علیہ حدیث متفق علیہ اوس حدیث کو کہتی ہین کہ بخاری اور مسلم
دونون نی ایک صحابی سی روایت کی ہو اور اس حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کو اکثر
اماموں حدیث کی نی جو مشہور ہین بلکہ سب نی روایت کی ہی اور ساتہہ اتفاق تمام کے
صحیح ہی اور یہ حدیث اگرچہ اول مین راوی اسکی دو دو تین تین ہین لیکن آخر مین حد
تواتر کو بلکہ زیادہ اوس سی پہنچی اور بعضون نے کہا ہی کہ راوی اس حدیث کی مشہور دن اہل
حدیث کی سی دو سو اور پچاس ہین بلکہ تین سو سی زیادہ اور بعضون نی ساتہہ سو تک کہا ہی
واللہ اعلم فائدہ حدیث مین آیا ہی کہ نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی نیت مؤمن کی
بہتر ہی عمل اوسکی سی اور یہ حدیث اگرچہ اصطلاح محدثین کی مین موصوف ساتہہ صحت کی
نہین لیکن نازد ساتہہ موضوع ہونکی بہی نہ ہوئی اور اس حدیث کی معنی کی توجیہ مین عالموں
کی کئی قول ہین اول یہ کہ نیت بی مقارنت عمل کی یعنی فقط نیت بدون ہونی عمل کی عبادت
ہی اور اجر اور ثواب اوسپر ترتیب پاتا ہی بخلاف اعمال جوارح کی کہ عبادت ہونا اونکا
اور اونپر ثواب ملنا موقوف ہی اوپر نیت کی اور حدیث مین آیا ہی کہ نری قصد اور نیت نیکی کو نیکی
کامل لکہتی ہین اور یہ بہی آیا ہی کہ جو کوئی سووی اس نیت سی کہ اوٹہہ کر نماز تہجد کی ادا کرونگا لکہا
جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب تہجد کا اگرچہ بسبب غلبہ نیند کی صبح تک نیند مین رہی اور نماز تہجد کی فوت ہو جاوے
اور اس معاملہ مین حکایات اور اخبار بہت آئی ہین وجہ ثانی یہ کہ محل نیت کا دل ہی اور دل مکان
معرفت کا ہیں جو چیز کہ محل معرفت سی پیدا ہو اور اس معدن سی نکلی البتہ فاضلتر اور شریف تر ہوگی اوس چیز سی کہ کسی

اور جگہ سی حاصل ہو سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ سی روایت کرتی ہین کہ اونہون نی
فرمایا کہ خداوند رب العزت نی عرش سی فرش تک کوئی ایسا مکان پیدا نہین کیا کہ
اوسکی نزدیک عزیز تر اور پسندزیادہ ہو دل بندہ مومن کیسی اسواسطی کہ اللہ تعالی نی کوئی
عطا خلق کو بہتر نفرمائی بہتر معرفت سی سو اللہ تعالی نی بہتر سب نعمتون کی کو بہتر زیادہ
سب مکانون کی مین رکہا اور اگر کوئی مکان دلسی بہتر ہوتا تو اللہ تعالی اپنی معرفت اوسمین
رکہتا اور فرمایا کہ خسیس ہمت ہی وہ بندہ کہ عزیز تر مکانون کی کو نزدیک اللہ تعالی کی بغیر
ذکر اللہ تعالی کی مشغول کری اور بی ادب ہی وہ کوئی کہ اوسکی تئین کہ اوس اللہ تعالی
نی ایک مکان مین بٹہلا اوسکو باہر کری اور بیچ جگہ اوسکی دوسری کی تئین بٹہلا وی وجہ ثالث
یہ کہ نیت عمل سی بہتر ہی اِس جہت سی کہ نیت پایدار اور باقی ہی اور عمل ناپایدار اور فانی اور ہمیشہ رہنا
اہل بہشت اور اہل دوزخ کا بہشت اور دوزخ مین بسبب نیت کی ہی کہ نیت دائمی
ہی اور اگر بقدر عمل کی ہوتا تو اوسی مدت تک ہوتا کہ عمل کیا وجہ رابع یہ کہ عمل مین ریا آجاتی
ہی اور ریا سی عمل خراب اور بگڑ جاتا ہی بخلاف نیت خیر کی کہ وہ باطن مین ہی اور ریا کو باطن
مین راہ نہین اور حدیث مین آیا ہی کہ فرشتی جو اعمال بندون کے آسمان مین
لی جاتی ہین حق تعالی بعضون کو اون مین سی فرماتا ہی اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ اَلْقِ تِلْكَ
الصَّحِيْفَةَ ترجمہ یعنی پہینک دی اِس صحیفہ کو پہینک دی اس صحیفہ کو فرشتہ
عرض کرتا ہی بارخدایا تیری بندہ نی کلام خیر کہا اور عمل خیر کیا ہم نی اوسکو سنا اور دیکہا اور دفتر
حسنات مین اوسکو لکہ لیا اب کسواسطی پہینکین خطاب آتا ہی کہ لَمْ يُرِدْ بِهِ وَجْهِي یعنی ارادہ
نکیا اوس بندہ نی ساتہ اِس عمل کی میری طلب رضا اور خوشنودی کا اور بعضی فرشتونکو
حکم ہوتا ہی اُكْتُبْ لِفُلَانٍ كَذَا وَكَذَا یعنی لکہو فلانی بندہ کی عملنامہ مین یہ عمل اور یہ عمل فرشتہ
عرض کرتا ہی خداوندا اِس بندہ نی یہ عمل نہین کیا کسواسطی لکہین حکم ہوتا ہی اوسنی نیت
خیر اور قصد اس عمل کا کیا وجہ خامس یہ کہ اعمال خیر نی حد اور بی اندازہ ہین اور نیت مومن

کی سکی ساتھہ لگاؤ رکھتی ہی کہ مؤمن چاہتا ہی کہ سب طرحکی اچھی عمل کر لیوی لیکن سب نہین کرسکتا پس نیت کی ثوابکی کچھہ حد نہین اور خیرات اور طاعات کی یعنی سب نیکیو نکی اوسکی نیت مین حد نہین اور اس قیاس سی نِیَّۃُ الْکَافِرِ شَرٌّ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی نیت کافرکی بری ہی عمل اوسکی سی اس واسطی کہ وہ نیت معاصی کی رکھتا ہی لیکن عمل اوسکی محدود ہین بعضی معاصی مین ایسی ہی کہا بعض مشائخ صوفیہ نی شعر

بھلا تیری عمل مین جو ریا ہی	تو ضائع مثل نقش بوریا ہی
نہین بندہ وہ ہرگز بندۂ خاص	جسی منظور ہو خوشنودی حق
عمل کو رکھہ ریا سی پاک ایمان	کہ روشن ہووے تیری شمع ایمان
عمل مین ہو نہ جس بندہ کے اخلاص	
عمل مین اوسکی ہوگی خوب رونق	
وباللہ التوفیق تمام ہو ترجمہ	

کلام شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا اور یہ جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نی لکھا ہی کہ محدثین کہتی ہین کہ آنحضرت صلعم سی کہین روایت نہین کہ نیت زبان سی کہتی ہون اتنا ہی آیا ہی کہ جب نماز کو کھڑی ہوتی اللہ اکبر کہتی اگر کچھہ اور زبان سی پڑہتی تو صحابہ رض ضرور روایت کرتی اب جاننا چاہیی کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح نی یہان دلکی نیت کرنیکی تفصیل نہین کی کہ کسطرح دلمین نیت کری تفصیل اوسکی یہ ہی کہ دلمین اتنا سمجھنا ضرور ہی کہ کونسی وقت کی نماز پڑہتا ہون صبح کی یا ظہر کی وعلی ہذالقیاس اور یہ کہ فرض پڑہتا ہون یا وتر یا سنت مؤکدہ یا نفل اور یہ کہ کتنی رکعت پڑہتا ہون چار یا تین یا دو یا زیادہ اور کئی بار کرکی فرمایا فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ رباط بمعنی انتظار نماز بردن بعد از نماز دیگر تحذیر وتخویف بمعنی ترسانیدن از منتخب وغیاث ۱۲ درس بمعنی خواندن کتاب ۱۲ تدریس بمعنی درس گفتن کتاب از منتخب ۱۲ محدود یعنی تعین کیا گیا از منتخب صلۂ رحم بکسر اول وفتح لام وفتح رای مہملہ وکسر حاء مہملہ محبت اور سلوک کرنا ساتھہ اپنایت والون کی اور قرابتیون کی اور یہ عبارت مجمل لکھی ہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی نی مشکاۃ شریف کی شرح مین وہ عبارت یہ ہی کہ ساتھہ حاصل ہونی ذوق اور نورانیت روحانیت مسجد کی سی کہ محل خاص تجلی کا ہی اسجگہ کوئی سوال کری روحانیت مسجد کی سی تو روحانیت کا حال شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نی اپنی کتاب فتح العزیز مین روح کی تفصیل مفصل لکھی ہی

سورہ عم کی سیپارہ مین اوس سی سجدی کی روح کا حال معلوم ہوجاویگا اس آیہ کی تفسیر مین
یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ الی آخر الآیہ جسدن کہڑی ہووینگی روح اور روح نام ہی ایک لطیفۂ دراکہ
مستقلہ کا کہ ہر مخلوق کو دی ہی آسمان ہو یا زمین پہاڑ ہو یا دریا درخت ہو یا پتہر اور اسیکو
دوسری جگہہ پر ملکوت کل شیٔ کر کی تعبیر فرمایا ہی جیسا کہ سورۂ یٰس کی اخیر مین ہی اور اوسی
لطیفۂ دراکہ کی سبب ہر مخلوق کو اپنی پروردگار کی تسبیح اور عبادت میسر ہی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ
اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ یعنی نہین ہی کوئی چیز مگر یہ کہ تسبیح کرتی ہی ساتہہ حمد رب اپنی کی کُلٌّ قَدْ
عَلِمَ صَلٰوتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ ہر ایک نی جان رکہی اپنی طرح کی بندگی اور یاد اور حقیقت
مین وہ لطیفہ ایک جوہر ہی نورانی کہ جواہر اور اعراض سی تعلق رکہتا ہی اور اوسی جوہر
روحانی کی سبب سی قرآن کی سورتین اور نیک عمل جیسی نماز اور روزہ اور کعبہ معظمہ عالم برزخ
مین اور قیامت مین شفاعت کرینگی اور گواہی دینگی اور آسمان اور زمین اور دن اور رات
سب گواہ ہونگی اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ مؤذنون کی واسطی ہر پتہر اور ڈہیلا اور درخت
اور لکڑی جہان تک اذان کی آواز پہنچتی ہی قیامت کے دن گواہی دینگی اور اوسدن وہ جوہر
نورانی اپنی اپنی مناسب شکلین پکڑ کی حشر کی میدان مین کہڑی ہونگی اور گواہی دینی مین اور
شفاعت کرنی مین مشغول ہونگی تمام ہوئی عبارت تفسیر فتح العزیز کی حاصل کلام کا یہ ہی کہ سجدہ
زمین مین ہوتی ہی یا پہاڑ پر مٹی سی بنتی ہی یا پتہر سی تو روحانیت مٹی اور پتہر اور پہاڑ
کی ثابت ہوگئی تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی سی تمام ہوئی
شرح اس حدیث شریف کی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی شرح سی
اور شروع ہوئی شرح اسی حدیث شریفکی امام محمد غزالی صاحب کی کتاب کیمیای سعادت سی
پانچوین اصل نیت اور صدق و اخلاص کی بیان مین ای عزیز معلوم کر اہل
بصیرت پر یہ بات ظاہر ہی کہ سب لوگ خرابی مین ہین عابدون کی سوای اور وی بہی خرابی
مین ہین علما کی سوای اور علما بہی خرابی مین ہین مگر مخلصین اور مخلصین بہی بڑی خطرہ مین

ہین پس اخلاص بن ساری صحیحین ضائع ہو وینگی اخلاص اور صدق نیت ہی مین چاہئی
جب کوئی شخص نیت کو نجانی اخلاص مین کیونکر نگاہ رکہیگا لیکن ایک باب مین ہم نیت کی معنی
بیان کرینگی اور دوسری باب مین حقیقت صدق پہلا باب نیت کی بیان مین ای عزیز پہلی نیت
کی فضیلت معلوم کر کہ ساری اعمالونکی روح نیت ہی اور اعتبار نیت ہی کا ہی اور خدا کی نظر ہر ایک عمل
مین نیت پر ہی اسیواسطی حضرت علیہ السلام فرماتی ہین کہ حق تعالی تمہاری صورت اور کامونکو نہین
دیکہتا بلکہ دل اور نیت کو دیکہتا ہی اور دلپر اسلیئی نظر کرتا ہی کہ دل نیت کی جگہہ ہی اور حضرت علیہ
السلام فرماتی ہین کہ کامونکا ثواب نیت سی ہی اور ہر کسیکو عبادت کا ثواب اتنا ہی ملیگا جیسی اسکی
نیت ہے اگر کوئی شخص اپنی شہر کو غزا اور حج کی لیی للہ چہوڑیگا اوسکی ہجرت خدا کی واسطی ہی لیکن اگر
کوئی ہجرت اسواسطی کرتا ہی کہ مال پیدا کری یا کسی عورت سی نکاح کری اوسکی ہجرت خدا کیواسطی
نہوگی بلکہ اوسطرف ہی جسکو ڈہونڈتا ہی اور فرماتی ہین کہ میری امت مین بعضی بہترین شہدا ہین
اور بہت سی شہدا ایسی ہونگے جو دو صف کی درمیان ماری جاوین پر اونکی نیت کو خدا
خوب جانتا ہی اور فرماتی ہین بندہ بہت سی نیک کام کرتا ہی فرشتی اوسکو آسمان پر لیجاتی
ہین تو خدای تعالی فرماتا ہی ان عملونکو اسکی نامۂ اعمال سی محو کرو کیونکہ میری واسطی نہین کیا اور
فلانا فلانا کام لکہو فرشتی کہینگی یا الہی اس بندہ نی وہ کام نہین کیا تب حق تعالی فرماوی گا
اوسنی دل مین اسکام کی نیت کی تہی اور حضرت علیہ السلام فرماتی ہین لوگ چار قسم پر ہین
ایک وہ مال رکہتا ہی اور بمقتضای علم کی اسکو خرچ کری دوسرا شخص تمنا سی کہتا ہی اگر مجکو مال
ہوتا تو مین بہی اسکو راہ خدا مین صرف کرتا ان دونون کا ثواب برابر ہی اور تیسرا شخص مال کو بیجا صرف
کرتا ہی چوتہا شخص کہتا ہی مین بہی مال رکہتا تو ایسا ہی کرتا ان دونون کا گناہ یکسان ہی یعنی فقط نیت
اس عمل کا حکم رکہتی ہی جو نیت سی ملا ہوا ہو انس رضی کہا ہی کہ حضرت عم جنگ تبوک مین باہر نکلی فرمانی
لگی مدینہ مین بہت لوگ ہین جو ہر ایک رنج کی ثواب مین جو سفر اور بہوک سی ہم اوٹہاتی ہین شریک
ہین ہمنی حضرت عم سی پوچہا کیون ایسا ہی حالانکہ وی ہمسی دور ہین حضرت فرمانی لگی وی لوگ عذر کی سبب

جسی بانسے پر انکی نیت ہماری نیت کی مانند ہی اور بنی اسرائیل مین ایک شخص تہا ریتکی
ٹیکری پر اوسکا گذر ہوا اوسوقت قحط تہا کہنی لگا اگر اتنی گیہون مجہی ہوتی تو فقیر مساکین کو دیتا
اوس نی مانگی رسول پر وحی اتری ای رسول اسکو کہہ کہ تیرا صدقہ خدا نی قبول کیا اور اتنا ثواب
دیا کہ اگر تجکو اتنی گیہون ہوتی اور تو صدقہ دیتا تو اتنی ہی ثواب تجہی ملا ہوتا اور رسول علیہ السلام
فرماتی ہین کہ جسکی نیت اور قصد دنیا ہو درویشی اسکی آنکہون کی سامہنی رہتی ہی اور جب دنیا کی
جاویگا اوسکا عاشق رہیگا اور جسکی نیت اور قصد آخرت ہو خدای تعالی اوسکی دل کو تونگر کریگا اور
وہ دنیا سی بی رغبت ہوکی جاویگا اور حضرت علیہ السلام فرماتی ہین کہ جب مسلمان کفار سی لڑنیکو
معرکہ جنگ مین کہڑی رہتی ہین فرشتی انکی نام لکہتی ہین کہ فلانی نی تعصب سی جنگ کیا اور فلانی
حمیت سی لڑا آخر کہتی ہین کہ فلانا مارا وہ آپہی مین مارا گیا جو شخص خدا کی توحید بلند کرنی کو لڑیگا وہ مجاہد
فی سبیل اللہ ہی اور فرماتی ہین جو کوئی نکاح کری اور مہر نہ دینی کی نیت رکہی وہ زانی ہی اور جو
شخص قرض لیوی اس نیت سی کہ پہر نہ دیوی تو چور ہی اور علما نی کہا ہی کہ پہلی عمل کی نیت
سیکہو پہر بعد عمل کرو اور ایک شخص کہتا تہا کہ مجہی عمل سکہاؤ تا رات دن اسمین مشغول رہون
اور کبہی نیکی سی خالی نہون لوگون نی اسکو کہا ہمیشہ نیکی کی نیت کیا کرتا نیکی کا ثواب ملتا رہی
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نی کہا ہی کہ لوگون کو قیامت مین انکی نیتون کی ساتہہ حشر کرینگی اور حسن
بصری نی کہا ہی کہ بہشت دائمی چند روزہ عمل سی آدمی کو حاصل نہوگی بلکہ اچہی نیت سی جسکی
نہایت نہین **نیت کی حقیقت کا بیان** ای عزیز معلوم کر کہ آدمی سی کوئی حرکت صادر
نہوگی جبتک تین حاجتین درپیش نہون علم ارادہ قدرت مثلاً وہ جبتک کہانا نہ دیکہی نہ کہاویگا
لیکن دیکہا پر اسکی خواہش نہو تو بہی نہ کہاویگا اور خواہش ہی لیکن ہاتہہ ایسا مفلوج ہوا کہ
اس سی حرکت نہو سکی نہ کہاویگا کیونکہ قدرت نہین رکہتا پس یہ تین حاجتین سب حرکات
کی درپیش ہین لیکن حرکت قدرت کی تابع ہی اور قدرت ارادی کی تابع ہی کیونکہ ارادہ قدرت کو
کام مین لگاتا ہی اور خواہش علم کی تابع نہین کیونکہ آدمی بہت چیزون کو دیکہتا ہی پر انکو نہین

چاہتا ہی لیکن بغیر علم کی چاہنا دشوار ہی کیونکہ جو چیز نجانتا ہو کیونکر اسکو چاہی گا اور ان
تینون مین سی خواہش کا نام نیت ہی نہ قدرت و علم کا اور خواہش وہ ہی کہ آدمی کو کسی کام پر
کہڑا کری اور اس کام مین اسی لگاوی اور اسکو غرض اور قصد اور نیت بہی کہتی ہین اور کبہی
غرض ایک رہتی ہی اور کبہی ایک کام مین دو غرض رہتی ہین اگر غرض ایک ہو تو نیت خالص
کہتی ہین اور اسکی مثال یہ ہی کہ کوئی بیٹہا ہی اور ایک شیر نی اسکا قصد کیا وہ اوٹہہ کی بہاگا
اوسکی غرض اور ارادہ ایک ہی ہی یعنی بہاگ جانا اور ایسا ہی ایک بڑا آدمی آیا تو کوئی اسکی تکریم
کی واسطی کہڑا ہوا اسمین سوای اکرام کی اور کچہہ غرض نہین اور یہ غرض خالص ہی لیکن بعضی
کامون مین دو غرض ہوا کرتی ہین اسکی تین قسم ہین ایک یہ کہ ہر غرض جدا جدا ہوتی تو بہی
کافی ہوتی جیسی درویش قرابت دار نی ایکدرم مانگا تو اوسکو دیا کیونکہ اسکا اپنا ہی اور درویش
بہی اور اپنی دلمین جانتا ہی کہ اگر وہ درویش نہوتا تو بہی دیتا اور اگر قرابتی نہوتا تو بہی دیتا تو یہ
دو غرض ہین اور نیت بشرکت ہی دوسری قسم یہ کہ سمجہتا ہی کہ اگر قرابتی ہوتا یا فقط درویش ہوتا
تو نہ دیتا لیکن جب یہ دونون باتین جمع ہوئی ہین اسکو دینی پر باعث ہوئین پہلی کی مثال
ایسی ہی کہ دو قوی شخص ملکر ایک پتہر اوٹہاتی ہین اگر ہر ایک اکیلا اوٹہاتا تو بہی ہو سکتا تہا
اور دوسری کی مثال ایسی ہی کہ ایک پتہر کو دو ضعیف آدمی مل کی اوٹہاتی ہین پر اسکی اوٹہانی سی
ہر ایک عاجز ہی تیسری قسم وہ ہی کہ ایک غرض ضعیف ہی جو کام پر نہ لگاوی اور دوسری
غرض قوی ہی جو تنہا کام پر لگاوی لیکن اس سی کام آسان زیادہ ہوتا ہی جیسا کوئی رات کو
نماز اکیلا پڑہتا ہی لیکن جب لوگ حاضر ہون تو نماز پڑہنی آسان ہو اور خوشی بڑہ جاوی لیکن اگر
ثواب کی امید نہوتی تو لوگون کی بتلانی کی واسطی نماز نہ پڑہتا اور اسکی مثال ایسی کہ ایک قوم ایک
پتہر اوٹہا سکتی ہی پر ایکم ضعیف نی بہی یاری کی تا آسانی ہو اور ہر ایک ان اقسام سے
ایک علیحدہ حکم رکہتا ہی چنانچہ اسکا بیان اخلاص کی بیان مین کہا جاویگا اور ان باتون سی
حاصل یہ ہی کہ تو نیت کی معنی سمجہی کہ وہ ایک غرض محرک ہی یعنی حرکت مین لانی والی لیکن یہ

یہ کبھی خالص نیتی ہی اور کبھی غیر خالص فصل ای عزیز معلوم کر کہ حضرت علیہ السلام فرماتی ہین نیۃ المؤمن خیر من عملہ یعنی مومن کی نیت اسکی عمل سی بہتر ہی اور اس قول سی آپکا ارادہ یہ نہین کہ نیت بی عمل کردار بی نیت سی بہتر ہو کیونکہ یہ بات ہر کوئی جانتا ہی کہ عمل بغیر نیت کی عبادت نہین اور نیت بلا عمل طاعت ہوتی ہی پس اسکی معنی یہ ہین کہ طاعت تن سی ہوتی ہی اور نیت دلسی اور یہ دو چیزین ہین اور دونون مین جو چیز دلسی علاقہ رکھتی ہی وہ بہتر ہی اسکا سبب یہ ہی کہ مقصود تن کی عمل سی یہی ہی کہ دل کی صفت ہو جاوی اور مقصود نیت اور عمل دلسی یہ نہین کہ وہ تن کی صفت ہو جاوی اور لوگ سمجھتی ہین کہ نیت عمل کیواسطی درکار ہی حالانکہ ایسا نہین بلکہ عمل نیت کی خاطر ضرور کیونکہ مقصود سب کامون سی دل کی گردش ہی کیونکہ دل اس جہان کا مسافر ہی اور سعادت و شقاوت اسکو ہی اگرچہ تن بھی درمیان ہی اور یہ ہو گیگا پر تابع ہی جیسا اونٹ اگرچہ اسکی سوا حج ممکن نہین پر حاجی وہ خود نہین اور گردش دلکی تحقیق ایک چیز سی زیادہ نہین ہی یعنی دنیا سی آخرت کیطرف متوجہ ہووی بلکہ دنیا اور آخرت سی بہی غافل ہو کی خدای تعالی کیطرف التفات کری اور دلکی توجہ اسکی ارادی اور خواہش کو کہتی ہین جب اسکی دلپر دنیا کی خواہش غالب ہو تو وہ دنیا کا طالب ہو گا دنیا سی علاقہ رکھنا اسکی خواہش ہی اور اول پیدایش مین یہی حال ہی جب خدا کی طلب اور شوق دیدار غالب ہو تو اسکی صفت بدل جاویگی اور درگاہ الہی کیطرف متوجہ ہو گا پس تمام کامونسی مقصود دل کی گردش ہی اور سجدی سی مقصود یہ نہین کہ پیشانی زمین پر دہری جاوی بلکہ مقصود یہ ہی کہ فروتنی دلکی صفت ہووی اور دل سی تکبر نکلی اور اللہ اکبر کہنی سی غرض یہ نہین کہ زبان حرکت کری بلکہ اس سی مقصود یہ ہی کہ دل اپنی بزرگی کی خیال سی پہری اور خدا کی بزرگی اسمین سماوی اور حج مین سنگریزی پہینکنی سی غرض یہ نہین کہ جگہ سنگریزون سی بہر جاوی یا ہاتہہ ہلی بلکہ مقصود یہ ہی کہ دل طاعت و بندگی پر قائم ہو کی ہوا

اور ہوس کی پیروی چھوڑدی اور تابعداری اور حضرت عقل اپنی کا پیچ مرضی اللہ تعالی کے رکہی خدا کا فرمان بجالاوی اور اپنی اختیار کو چھوڑدی کہ حکم الہی کا تابع اور مطیع بن جاوی چنانچہ حضرت فرماتی ہین لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا حاضر ہو نمین تیری خدمت مین واسطی حج کی از روی عبد ہونیکی اور غلام ہونیکی اور قربانی سی مطلب یہ نہین کہ ایک گوسپند کا خون ہو بلکہ غرض اسکی یہ ہی کہ بخل کی نجاست تیری دلسی دور ہوا ور جانورون کی حال پر شفقت کرنی تیری طبیعت کا مقتضا نہین بلکہ تو خدا کی حکم سی اسپر شفقت کرتا ہی پس جب تجہی حکم ہو کہ جانور کو ذبح کر ایسا نہو کہ اس بیچارہ نی کیا کیا ہی مین کیون اسی ہلاک کرون اپنا تمام اختیار چہوڑدی اور فی الواقع نیست ہو جا کہ خود تو نابود ہی کیونکہ بندہ نیست ہی خداوند عالم فی الحقیقت ہست ہی ساری عبادتون کو اسی پر قیاس کیجیی ہر دل کی سرشت اس ڈہب سی ہوئی ہی کہ جب اسمین ایک ارادہ پیدا ہوا تن کی حرکت بھی اسکی موافق ہوئی تو وہ صفت دل مین بہت ثابت و محکم ہوتی ہی مثلاً یتیم کو دیکہنی سی دلمین رحم آیا جب تو نی ہاتہہ اسکی سر پر پہیرا تو وہ رحمت مضبوط اور دل کی آگاہی زیادہ ہوتی ہی اور جب تواضع کا خیال دلمین آیا اور تو نی سر زمین پر جہکایا تو وہ تواضع دلمین استوار ہوتی ہی اور ساری عبادتون مین طلب خیر کو نیت کہتی ہین یعنی دنیا سی کام نرکہی بلکہ آخرت کیطرف متوجہ ہووی جب اس نیت پر عمل کیا تو وہ خواہش ثابت و استوار ہوگی پس عمل اسواسطی مقرر ہوا کہ نیت استوار ہو اگرچہ عمل کا منشا خود نیت ہی اس بیان سی ظاہر ہوا کہ نیت عمل سی بہتر ہی کیونکہ نیت کا محل دل ہی اور عمل دوسری جگہہ سی بیچ دل کی سرایت کرتا ہی جب سرایت کری تو عامل کی کام آوی اگر سرایت نکری اور غافل رہ جاوی تو حبط ہوجاوی اسواسطی وہ نیت جو بی عمل ہو حبط یعنی اکارت نہین ہوتی اسکی مثال ایسی ہی کہ کسیکی شکم مین درد ہی جب اوسنی دوا کہائی معدی کو پہنچی اگر سینی پر دارو لگائی تا اسکا اثر معدی کو پہنچی یہہ بہی نافع ہی لیکن وہ دوا جو عین معدی کو پہنچی البتہ سینی پر ہو جسکی

اس دوای جو سینی پر ملا کری اور مقصود اس سی سینه نهین بلکه معده هی اسواسطی اگر وه
دوا معده تک سرایت نکری تو البته اکارت هی اور وه معده کو پهنچی اگرچه سینی کو نه پهنچی تو
اکارت نهوگی عقل بالفتح خرد و دانش و آن قوتی ست نفس انسان را که بآن تمیز
دقائق اشیا کند و آن را نفس ناطقه نیز گویند و مولانا یوسف بن مانع در شرح نصاب نوشته
که عقل در اصل لغت مصدر ست بمعنی بند در پا بستن چون خرد و دانش مانع رفتن طبیعت میشود
بسوی افعال ذمیمه لهذا خرد و دانش را عقل گویند

اس مطلب کا بیان که کون سی وسواس اور دل کی خیالات معاف هوتی هین اور کون سی معاف نهین هوتی

ای عزیز معلوم کر که حضرت علیه السلام فرماتی هین که میری امت
مین حق تعالی نی دل کی بری خیالات کو معاف کیا هی یه حدیث صحیح بخاری اور مسلم دونو مین
مذکور هی که جو کوئی ایک معصیت کا قصد کری اسکو نکریگا خدای تعالی فرشتی کو حکم کرتا هی
که وه گناه اسپر مت لکهه اور اگر کریگا تو ایک گناه لکهه اگر نیکی کا قصد کیا اور وه نیکی نه کی تو ایک حسنه
لکهه اگر نیکی کی تو دس حسنات لکهه اور بعضی حدیثون مین آیا هی که سات سو تک حسنات
کی تضعیف هوتی هی اسواسطی بعضی نی گمان کیا هی که جو کچهه دلمین گذری اسپر بندی سے
مواخذه نهوگا یه بات غلط هی کیونکه هم کهه چکی که دل اصل هی اور تن اسکا تابع اور حق تعالی نی
کها هی وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ یعنی جو کچهه تمهاری دلون مین گذری
خواه اوسکو ظاهر کرو یا نکرو خدا کی پاس اسکا حساب هوگا اور کها هی إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ
كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا یعنی اور کان اور دل سی سوال کرینگی اور فرمایا هی
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ یعنی لغو سوگند مین زبان
ماخوذ نهوگی بلکه قصد کی سبب سی دل ماخوذ هوگا اور سب علما اسپر متفق هین که کبر و نفاق اور عجب
و ریا پر مواخذه هوگا یه سب دل کی اعمال هین پس اس مسئلی کی تحقیق یه هی که جو کچهه دلمین
گذرتا هی اسکی چار قسم هین دو بلا اختیار هین جسپر بنده ماخوذ نهوگا اور دو باختیار هین جسپر بنده ماخوذ هوگا

اسکی مثال ایک یہی کہ جب تو راہ سی چلا جاتا تہا ایک عورت تیری پیچہی آئی اور تیری دلمین اسکا خیال آیا اگر تو پہر کر دیکہیگا تو وہ نظر آویگی اِس خطرکو حدیث النفس کہتی ہین دوسری یہ کہ ایک رغبت جو اوسکو دیکہنی کی طبیعت مین پیدا ہوئی اسی میل طبیعت کہتی ہین تیسری یہ کہ دل حکم کری کہ اولٹ کر دیکہا چاہیی اور ایسا حکم اِس مقام مین کریگا جہان کچہہ خوف اور قباحت نہ ہو اور ہر ایک جگہہ شہوت کی درخواست کی موافق دل حکم نہین کرتا کہ یہ کام کر بلکہ کبہی کہتا ہی کہ یہ کام نکر برا نہین اور اِس منع کی خطرکا نام حکم دل ہی چوتہی یہ کہ اوسکی دیکہنی کا قصد کری اگر اس حکم دلکو خدا کی یا خلق کی خوف سی رد نکریگا تو وہ عزم جلد مضبوط ہو جاویگا پس بندہ دیکہی اِن دو حالتون سی جنکا نام حدیث النفس اور میل طبع ہی ماخوذ نہین ہوتا کیونکہ یہ بات اسکی اختیار سی باہر ہی اور خدا تعالی نی کہا ہی لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنی اللہ تعالے کسی کو طاقت سی زیادہ تکلیف نہین دیتا اور حدیث النفس سی تہا جو عثمان بن مظعون نی حضرت علیہ السلام کو کہا میرا نفس چاہتا ہی کہ اپنی تئین خصی کرون حضرت نی فرمایا میری امت مین روزہ رکہنا خصی کا حکم رکہتا ہی اور اس نی کہا کہ میرا نفس کہتا ہی کہ عورت کو طلاق دیون آپ نی فرمایا جلدی مت کر کہ نکاح میری سنت ہی اور کہا کہ میرا نفس راہبون کی مانند پہاڑ پر جانی کا حکم کرتا ہی فرمایا ایسا کام مت کر کہ حج اور جہاد میری امت کی رہبانیت ہی اور بولا کہ میرا نفس کہتا ہی کہ گوشت مت کہا فرمایا کہ گوشت کو ترک نکر کیونکہ مین گوشت کو دوست رکہتا ہون اگر پاتا ہون تو کہاتا اور اگر خدا اسی مین گوشت مانگتا تو مجہی دیتا پس یہ خطری جو اسکی دلمین آئی تہی انکو حدیث النفس کہتی ہین یہ معاف ہین کیونکہ اسنی ان کامون کا عزم نہین کیا تہا بلکہ اسکا نفس ان کامون سی مشورت کر رہا تہا لیکن وی دو قسم جو اختیاری ہین یعنی حکم دل اور میل طبیعت کا اور اسکی کرنی کا قصد ان دونون سی بندہ ماخوذ ہوگا اگرچہ شرم اور ڈر اور کسی مانع سی اس فعل کو نکری اور خدا کی ڈر نی اسی باز رکہا اور بندی کی ماخوذ ہونیکی معنی یہ نہین کہ کسی کو اسپر غصہ آوی اور آپ اسکا بدلہ لیتا ہی کیونکہ جناب کبریا غصی او بدلہ لینی سی پاک ہی پر اسکی معنی

یہ ہین کہ اس قصد سی جو کیا ہی اسکی دلمین ایسی صفت پیدا کی کہ درگاہ آلہی سی دور ہو گیا یہ اسلیے
بدبختی ہی کیونکہ ہم اسکی آگی بیان کر چکی کہ آدمی کی سعادت یہ ہی کہ اپنا اور دنیا کا خیال چھوڑکی
خدا کیطرف متوجہ ہووی اور اسکی توجہ اسکی خواہش اور اسکا خلاقہ ہی ایسا قصد جو دنیا سی متعلق ہوگیا
تو دنیا سی اسکا تعلق محکم تر ہوگا اور درگاہ آلہی سی دور پڑیگا اور یہ جو کہتی ہین کہ فلانا مواخذ ہین
اور ملعون ہوا اسکی معنی یہ ہین کہ دنیا کا گرفتار ہوا اور خدا سی دور پڑا اس دوریکا سبب اسی سی اور اسکی
ساتھہ اور ساتھہ مین ہی پر کسیکو نہ اسکی طاعت کی خوشی ہی اسکی معصیت سی غصہ تا اس سی انتقام لی
لیکن خلایق کی عقل کی موافق ایسا کہا کرتی ہین جسنی ان اسرار کو سمجھا اسی کچھہ شک نرہی کہ ان احوال
مین دل ماخوذ ہی اسپر دلیل استوار وہ ہی جو حضرت علیہ السلام فرماتی ہین کہ جب دو شخص باہم
تلوار کھینچکر لڑین ایک دشمن سی مارا گیا تو مقتول اور قاتل دونون دوزخ مین جاوینگی لوگون نی
حضرت سی پوچھا مقتول کیون دوزخ مین جاویگا سبب اسکا یہ کہ وہ بھی مارنیکا ارادہ رکھتا تھا
اگر ہو سکتا تو اپنی دشمن کو مار ڈالتا دوسری بات یہ کہ ایک شخص کی پاس مال ہی اسی شرع کی
موافق برجا خرچ نہین کرتا دوسرا شخص کہتا ہی اگر میری پاس بھی مال ہوتا تو مین اسیطرح
اوڑاتا تو یہ دونون گناہ مین برابر ہین حالانکہ یہ فقط دل کا قصد ہی اور اگر کوئی شخص اپنی بچھونی پر کسیکی
عورت کو دیکھہ بیگانی سمجھ کر اس سی صحبت کی تو بیشک گنہگار ہوگا اگرچہ وہ اسکی عورت ہو بلکہ
اگر کوئی شخص طہارت کی خیال سی بطہارت نماز پڑہی تو اوسکو ثواب حاصل ہوگا اور اگر سمجھا کہ طہارت
باقی نہین اور نماز پڑہی تو عاصی ہوگا اگرچہ اسی یاد آوی کہ طہارت باقی ہی یہ سب دلکی حالتین ہین
پر اگر کوئی شخص معصیت کا ارادہ کر کی خوف آلہی سی اسی نکری تو اسکی واسطی ایک حسنہ لکھتی ہین
اسیطرح حدیث شریف مین آیا ہی کیونکہ آدمی کا قصد طبیعت کی موافق ہوا کرتا ہی اور طبیعت
کا خلاف کر کی ایک چیز سی باز رہنی کو مجاہدہ کہتی ہین کہ فقط اس سی دل روشن ہوتا ہی اور
اس قصد سی دل سیاہ ہوتا ہی حسنہ لکھنی کی معنی جو حدیث سی ثابت ہین یہی ہین اگر کوئی شخص
عجز و لاچاری کی سبب سی ایک بری خیال سی باز رہی تو کچھہ کفارہ نہوگا اور اسکی دل کی سیاہی

نہ تنگی اور اس سبب سے وہ البتہ ماخوذ ہوگا اس مقتول کی مانند جو عاجزی کی سبب سی اپنی دشمن
کو مار نہ سکا اور خود مارا گیا اس عبارت کیمیای سعادت کی مین کچھ کاتب کی غلطی معلوم ہوتی
ہی اور کیمیای سعادت جو فارسی مین ہی اوسکی عبارت یہی ہی من گوشت را دوست دارم واگر یافتمی
خوردمی واگر خواستمی از خدا عز وجل بدادی اور ترجمہ اسکا کسینی ہندی مین کیا ہی اوسکی عبارت یہ ہی
کیونکہ مین گوشت کو دوست رکھتا ہون اگر پاتا مین تو کھاتا اور اگر خدا سی مین گوشت مانگتا تو مجھے
دیتا اس عبارت سی یہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت نی گوشت کھایا ہو اور یہ تو سب عالم جانتی ہین
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کو دوست رکھتی تھی اور بکری کا گوشت تو آپ نی کھایا ہے
اسمین شک نہین اب یہ جگہہ جاننا چاہیے کہ کونسی چرند اور پرند کا گوشت یعنی جانورون کا دریایہ ہو یا چوپایہ
اور دریا کی جانورونکا گوشت یعنی کل جانورونکی گوشت کی تفصیل نہ اس عاجز نی کسی کتاب مین
دیکھی نہ کسی کتاب کا نام سنا کہ فلانی کتاب مین لکھا ہی کہ فلانی فلانی جانور کا گوشت حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کھایا ہی اور فلانی فلانی جانور کا گوشت نہین کھایا ہے
اگر کسینی تلاش کیا ہو تو کمتر جانورونکا گوشت معلوم ہو گیا ہوگا کہ فلانی جانور کا حضرت نی
گوشت کھایا ہی اور فلانی جانور کا نہین کھایا اور سب جانورونکا حال کھانی نہ کھانیکا تفصیل
کسی نی نہین لکھا حنفی مذہب کی کتابون مین اگر یہ تفصیل کسی کتاب مین لکھا ہوتا تو معلوم
ہو جاتا کہ فلانی کتاب مین لکھا ہی اگر کسی کتاب مین لکھا ہو تو اس عاجز نی اوس کتاب کا نام
نہین سنا مگر بعضی کتاب اور بعضی رسالون مین جو جانور کہ مشہور ہین اونکا حرام اور حلال
ہونی کا حال لکھا ہی مگر یہ نہین لکھا کہ فلانی جانور کا گوشت حضرت صلعم نی کھایا ہی اور
فلانی جانور کا نہین کھایا واللہ اعلم بالصواب وتحقیقت الحال **تضعیف** بمعنی زیادتی از منتخب

اس مطلب کا بیان کہ نیت کی سبب سی بعضی اعمال بدلتی

ہین ای عزیز معلوم کر کہ تمام اعمال تین قسم پر ہین طاعات معاصی مباحات

اور شاید کہ حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ سی کوئی خیال کریگا کہ معصیت بہی اچہی نیت سی طاعت ہوجاوی یہ بات غلط ہی بلکہ نیت خیر کو معصیت مین دخل نہین لیکن بری نیت بدکام کو بدتر کرتی ہی اور اسکی مثال یہہ ہی کہ کوئی شخص کسیکا دل خوش کرنی کی ارادہ سی غیبت کری اور مال حرام سی مسجد اور مسافرخانہ اور مدرسہ بناوی اور بولی کہ میری نیت بخیر ہی اور اتنا نہین جانتا کہ بدی سی نیکی کا قصد کرنا خود بدی ہی اگر اُسی بدیکو بدی جانتا ہی تو بہی فاسق ہوگا اور اگر سمجہا اپنی جہلی سی کہ وہ نیکی ہی تو بہی گنہگار ہوگا کیونکہ علم سیکہنا فرض تہا اور اکثر لوگ جہل کی سبب سی ہلاک ہوئی ہین اسی واسطی سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ نی کہا ہی کہ جہل سی کوئی بڑی معصیت نہین اور جہل مرکب جہل بسیط سی بدتر ہی کہ جب کوئی اپنی جہل سی واقف نہو تو اوسکی سیکہنی کی امید نہین اور ایسا جہل اسکی سیکہنی کا مانع ہوگا اور ایسا ہی ایسی شاگرد کو پڑہانا حرام ہی جیسی مقصود علم پڑہنی سی یہ ہو کہ عہدہ قضا اور مال وقف اور یتیمون اور بادشاہون کا مال لینی سی دنیا کماوی اور فخر اور بحث وجدال مین مشغول ہو اگر مدرس کہیگا کہ میرا مطلب پڑہانی سی علم کا پہیلانا ہی اگر شاگرد اوسکو برائی مین خرچ کری تو میرا اجر باطل نہوگا یہ بات صرف نادانی ہی اور اسکی مثال اُس شخص کی مانند ہی کہ ایسی کو جو راہزنی کرتا ہو تلوار دیوین یا اوسکو جو شراب بناتا ہو انگور دین اور کہین کہ ہمارا مقصود اس سی سخاوت ہی اور خدا تعالیٰ سخی کو بہت دوست رکہتا ہی یون کہنا جہل کی نشانی ہوگی بلکہ معلوم ہوچکا کہ وہ رہزنی کریگا تلوار اسکی ہاتہہ سی نکال لینی دوسری تلوار دینی کیونکر جائز ہو بلکہ بزرگان سلف عالم فاجر سی اور ایسی شاگرد سی جو معصیت کا مرتکب ہو حذر کرتی ہی چنانچہ امام احمد حنبل اپنی قدیم شاگرد کو محض اسلیئی کہ اسنی اپنی گہر کی دیوار کو باہر سی گلابہ کیا تہا جسی کہل کہتی ہین شاگرد کو نکال دیا پہر فرمایا کہ تونی پتلی دیوار کو وٹا کری مسلمانون کا راستہ ایک ناخن کی برابر کہتایا ہی اب مین تجہی علم نہ پڑہاؤنگا پس معصیت نیت خیر سی خیر نہوئیگی بلکہ وہی خیر ہی جسکا حکم آیا ہی اعمال کی دوسری قسم طاعتین ہین اور انمین نیت دو وجہ سی اثر کرتی ہی ایک یہ

کہ اصل عمل نیت سی درست ہو دوسری یہ کہ جتنی نیت زیادہ ہو اتنا ہی ثواب دوچندان ملیگا
اور جو کوئی علم نیت سیکھیگا ایک طاعت مین دس نیک نیتین کر سکیگا کہ تا وہ طاعت
دس طاعت کا حکم پیدا کری مثلا جب ایک شخص مسجد مین معتکف ہوا اسکی ایک نیت یہ کہ مسجد
خانہ خدا ہی اور جو شخص وہان جاویگا گویا خدا سی ملنی کو گیا ہی کیونکہ حضرت علیہ السلام فرماتی
ہین جو شخص مسجد مین گیا خدا کی ملاقات کیواسطی گیا ہی اور جسکی ملاقات کو جاتی ہین اسی سزاوار
ہی کہ زیارت کرنیوالی کی تکریم کری دوسری نیت یہ کہ دوسری نماز کا انتظار کرتا ہی اور حدیث
مین آیا ہی جو شخص نماز کی راہ دیکھیگا وہ عین نماز مین ہی تیسری نیت یہ کہ نیت کری کہ اس
اعتکاف سی آنکھہ اور کان اور زبان اور ہاتہہ پاؤن کہ حرکات بیجا سی باز رکھونگا تو یہ ایک قسم
کا روزہ ہوا کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ مسجد مین بیٹھنا میری امتکی رہبانیت ہی چوتھی نیت یہ کہ اشغال
دنیوی کو اپنی سی دور کری اور سراپا اپنی تئین یاد الٰہی مین سرگرم رکھی اور ذکر و فکر اور مناجات
مین مشغول ہووی پانچوین نیت یہ کہ لوگون کی شور و شر سی بچنی کی نیت کری چھٹی نیت یہ کہ اگر
مسجد مین کوئی برا کام دیکھون تو اس سی منع کرونگا اور نیک کام بتلاؤنگا اور اگر کوئی شخص
نماز درستی سی نہ پڑہی تو اوسکو تعلیم کرونگا ساتوین نیت یہ کہ اگر کوئی دیندار وہان ملیگا اس سی
دین کی برادری کا عہد باندہونگا کیونکہ مسجد دینداروں کی رہنی کی جگہہ ہی آٹھوین نیت
یہ کہ خدای تعالیٰ سی شرم رکھی ایسا نہ کہ بیچ گھر اوسکی کی گناہ کری اور بدی کا خیال کری
دوسری طاعتون کو اسپر قیاس کیجیی کہ ہر ایک طاعت مین کئی نیتین کر سکتی ہین تا ثواب دوچند
ہو تیسری قسم اعمال مباحات کی ہی اور کوئی عاقل ایسا نہوگا کہ مباحات مین غافلون کی
مانند جانورون کی طرح حسن نیت سی بیخبر رہجاوی اسمین اسکا بڑا نقصان ہی کیونکہ تمام
حرکات سی سوال کرینگی اور ساری مباحات کا حساب ہوگا تو اگر آدمی کی نیت بری تھی تو
مضرت دیگی اگر نیک تھی تو اوسکو نفع دیگی اور اگر نہ بھلی ہو نہ بری تو اس مباح فعل
مین اپنا وقت ضائع کر دیا اور اس سی فائدہ حاصل نکیا اور اس آیت کا خلاف کیا ہوگا

وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی دنیا گذرنی والی ہی تو اوس سی فائدہ حاصل
کرتا تیری ساتھہ رہی اور حضرت علیہ السلام فرماتی ہین بندی کی ہر ایک
عمل سے سوال کرینگی حتی کہ سرمہ جو آنکھہ مین لگایا ہو یا ایک ڈہیلا جو ہاتھہ پہ ملا ہو
یا ہاتھہ جو کسی برادر دین کی کپڑی مین ڈالا ہو مباحات کی نیت کا علم طویل ہی اسکا سیکھنا
بہی ضرور ہی مثلاً خوشبو لگانی مباح ہی ہو سکتا ہی کہ کوئی اسکو جمعہ کی دن لگاوی اور اسکا
ارادہ فخر ہو تو تکبر ہوگا یا یہ مقصود ہو یا یہ مطلب ہو کہ بیگانی عورت کا دل بری خیال ہیز
اسکی طرف مائل ہو اور خوشبو لگانی مین اچھی نیتین اسطور پر ہوتی ہین کہ خانہ خدا کی تکریم
و تعظیم کا ارادہ کری اور چاہیی کہ نزدیک بیٹھنی والی خوشبو سی راحت حاصل کرین اور
یہ کہ بوی بد اپنی نزدیک سی دفع کری تا عفونت کی سبب قوم کی لوگ بیزار نہوون اور شکایت
و غیبت کی معصیت مین نہ پڑین اور تقویت دماغ کی نیت کری تا دماغ پاک ہو کی ذکر
اور فکر پر قادر ہو ایسی پاک نیتین اوس شخص سی ہوونگی جو ہمیشہ نیک کامون کی
خیال مین رہا کرتا ہی اور ان نیتون مین ہر ایک نیت تقرب سی درگاہ الہی کا سبب
ہوگی اور بزرگان سلف کا یہی حال تہا حتی کہ وی کہانا کہانی اور بیت الخلا مین جانی
اور عورت سی صحبت کرنی مین ایسی نیت کرتی تہی جو خیر کا سبب ہو جب آدمی کار خیر کا
قصد کرتا ہی تو اسی ثواب حاصل ہوتا ہی مثلاً عورت کی صحبت سی اولاد کا ارادہ کرے
تا حضرت علیہ السلام کی امت زیادہ ہو اور یہی اپنی عورت کی راحت کی نیت اور اسکو
اپنی تئین گناہ سی بچانی کی نیت کرے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نی ایکدن اولٹا
کپڑا پہنا تہا اسکو بولی ہاتہہ لمبا کرتا سیدہا کرین اونی ہاتہہ کہینچکر کہا مین اس الٹی کپڑی کو
خدا کیواسطی پہنتا ہون نہین چاہتا ہون مین کہ واسطی دوسری کی پہراون مین سوا رضا مندی
حق تعالی کے ذکریا علیہ السلام کہین مزدوری کی خاطر گئی تہی تہوڑی لوگ انکی پاس

کی آپ کہانا کہاتی تھی انکو نہین بلایا جب کہانی سی فراغت ہوئی کہنی لگی اگر مین یہ
سارا کہانا نہ کہاتا تو مجہسی پوری محنت نہو سکتی اور بہت سخاوت کی سبب سے مین ادائی
فرض خدمت سی محروم رہ جاتا اور اسیطرح سفیان ثوری کہانا کہاتی تھی کوئی آشنا
اوسکی پاس گیا اوسنی اوسکو نہ بلایا جب فراغت ہوئی کہنے لگا اگر یہ کہانا قرض لیا ہوا
نہ ہوتا تو البتہ مین تجہی شریک کرتا پہر سفیان ثوری نی کہا جب کوئی کسی شخص کو کہانیکا
حکم کری چاہئے کہ دل مین اس سی راضی نہین اگر وہ شخص نہین کہاتا ہی تو اوس بلانیوالی
سی ایک تقصیر ہوئی یعنی نفاق اور اگر اوس بیچارہ نی کہا لیا تو اس بلانیوالی سی
دو معصیتین ہوئین ایک معصیت نفاق ہی دوسری خیانت کیونکہ اوسنی اسکو ایسی
چیز کہلائی کہ اگر وہ جانتا تو نہ کہاتا رہبانیت بالفتح وحرف سوم موحدہ وکسر نون وتشدید
تحتانی زہد ترسایان ونصاریست وآن باز داشتن نفس ہست از حظوظ ولذات شرعیہ
چنانچہ نکاح وغذای لطیف وغیرہ چنانکہ زاہدان ترسایان برای دفع شہوت جماع آلت
تناسل میبریدند از غیاث اللغات اب یون سمجہا چاہیے کہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
نی کیمیای سعادت مین خوشبو لگانیکو مباح لکہا ہی اور اکثر کتابون مین سنت
لکہا ہی مگر سنت موکدہ نہین لکہا ہی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی بہی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ
کی شرح مین خوشبو لگانی کو سنت لکہا ہی اور اس عاجز نی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی شرح اس
رسالہ مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے شرح سی لکہ دی ہی اگر کسیکو کیمیاے
سعادت کی عبارت پر شبہہ ہو تو اوسکا جواب یہ ہی یا تو کاتب کی غلطی ہی اسجگہ یا کاحقہ
اوسکو معلوم ہوگا کہ چارون مذہب کی کتابین تمام ساتہہ کمال کے اوسکی نظر سی
گذری ہون اور جو چارون مذہب کی کتابین اوسکی نظر سی نہ گذرے ہون تو اوس
شبہہ کرنی والیکو اس مسئلی مین چون وچرا کرنا نہ چاہیے واللہ اعلم بالصواب

جہل مرکب اعتقاد داشتن بر ماہیت چیزی بطوریکہ دانستن او بخلاف ماہیت آن چیز باشد از بحر الجواہر چنانچہ کسی پارۂ از زیر زا فقرہ داند و جہل بسیط ندانستن حقیقت چیز را اصطلاحاً چنانچہ ندانستن مردم این دیار آن چیز را کہ بدان نبات سرخ را رنگ سرخ دہند از غیاث اللغات

اس مطلب کا بیان کہ نیت اختیار سے باہر ہے

ای عزیز معلوم کر جب مرد سلیم الطبع سنیگا کہ ہر مباح مین نیت ممکن ہے شاید کہ دل یا زبان سے کہیگا کہ خدا کے واسطے نکاح کرتا ہون اور روٹی کہاتا ہون اور درس کہتا ہون اور مجلس حدیث کرتا ہون اور سمجہیگا کہ یہ نیت ہے حالانکہ یہ حدیث نفس یا زبان کی بات ہے کیونکہ نیت ایک رغبت ہے جو دلمین پیدا ہو اور آدمی کو کام پر لگاوے جیسے ایک تقاضا کرنے والا ازدی کرتا ہے تا اسکی بات مان کر وہ کام کرے اور یہ نیت اوس وقت پیدا ہوتی ہے کہ غرض ظاہر و غالب ہو اور جب یہ تقاضا کرنے والا نپایا جاوے نیت زبان سے ایسی ہوگی کہ کوئی پیٹ بہرا آدمی کہتا ہے کہ مینے بہوکی رہنے کی نیت کی ہے یا کسیکے لیے پروا کی کہتا ہے کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون اور یہ محال ہے اور ایسا ایک شخص غلبۂ شہوت کے سبب سے جماع کرتا اور کہتا ہے کہ مین اولاد ہونیکی خاطر جماع کرتا ہون یہ بیہودہ بات ہے یا نکاح کرکے کہتا ہے کہ مینے نکاح ادای سنت کے واسطے کیا ہے یہ بات بہی جہل ہے بلکہ چاہیے کہ اول ایمان شرع پر مضبوط ہو پہر بعد ان احادیث کے جو ثواب نکاح و نیت اولاد کے باب مین وارد ہوئی ہین تامل کرے تا اس ثواب کی حرص اسکے دلمین حرکت کرکے اسکو نکاح کی طرف مشغول کرے تو یہی نیت ہوگی اور جسکو طاعت الٰہی کی حرص نماز پر کہڑا کرے سو وہی نیت ہے اور زبان سے کہنا عبث ہے جیسے بہوکے کا کہنا کہ مینے کہانا کہانے کی نیت کی تا بہوک دفع ہو کیونکہ بہوک رہنا خود بالضرور اس بات پر لاتا ہے اور جہان کہین حظ نفس پیدا ہوا اس مقام مین نیت آخرت دشوار ہے مگر یہ کہ کار آخرت کو غلبہ ہو پس ہمارا مقصود یہ ہے تو معلوم کرے کہ نیت تیری اختیار سے باہر ہے کیونکہ نیت ایک خواہش ہے جو تجہکو کام مین لگاوے اور یہ کام

تیری قدرت سی ہوتا ہی اگر تو چاہی کری اگر نہ چاہی تو نہ کری لیکن تیری خواہش تیری
اختیار مین نہین کہ تو ایک چیز البتہ چاہی یا نہ چاہی بلکہ خواہش کبہو پیدا ہوتی اور کبہی نہین ہوتی
اور اس خواہش کی پیدا ہونی کا سبب یہ کہ تو معتقد ہو کہ دنیا یا آخرت مین ایک کام سی تیری غرض
متعلق ہی اس لیئ تو اسکا خواہان ہوا اور جو شخص ان اسرار کو معلوم کریگا بہت سی
طاعتون سی دست بردار ہوگا کیونکہ ان مین نیت حاضر نہوئی ابن سیرین نی حسن بصری کی جنازی کی
نماز نہ پڑہی اور کہنی لگا کہ میری نیت درست نہین اور سفیان ثوری کو لوگون نی کہا
کیون تو حماد بن ابی سلیمان کی جنازہ پر نماز نہین پڑہتا حالانکہ وہ کوفی کی بڑی عالمون سی
تہی اوس نی کہا اگر نیت ہوتی تو نماز پڑہتا اور کسی نی طاوس سی دعا طلب کی
اوس نی کہا نیت پیدا ہوئی تک توقف کر اور جب اس سی التماس کرتی کہ حدیث
روایت کر کبہی روایت نکرتا اور کبہی ایسا ہوتا کہ یکایک بدون انکی طلب کی روایت
کرتا اور کہتا کہ مین نیت کی انتظار مین تہا اور ایک شخص نی کہا کہ مین ایک مہینی سے
کوشش کر رہا ہون کہ فلانی مریض کی بیمار پرسی مین میری نیت درست ہو پر ابتک
درست نہوئی حاصل کلام یہ کہ جسپر حرص دنیا غالب ہو اس کی ہر کام مین نیت درست
پیدا نہوگی بلکہ فرضون مین بہی جد وجہد سی نیت کو پیدا کریگا اور شاید جبتک دوزخ کی
آگ کا خیال نکریگا اور اس سی نڈریگا نیت پیدا نہوگی اور جب کوئی ان حقائق کو پہنچانیگا
شاید فضائل کو چہوڑ کی مباحات مین مشغول ہوگا مثلاً جب کوئی شخص قصاص مین نیت
پائی اور عفو مین نہین پائی قصاص اسکی حق مین افضل ہی اور شاید کہ نماز تہجد کی نیت
نپاوی اور نیند کی نیت پیدا ہو کہ اگر رات کو سوئیگا صبح کو نماز کی خاطر جلد بیدار ہوگا اسکی لیی
نیند افضل ہی بلکہ اگر کوئی شخص عبادت سی ملول ہوا اور سمجہا کہ اگر تہوڑی وقت اپنی
عورت سی دل لگی کرون یا کسی سی بات چیت اور خوش طبعی کرون اسکی حق مین
اوس عبادت سی جو ملال انگیز ہو یہ ظرافت بہتر ہی کیونکہ اسکی نیت اچہی ہی ابو درداء نے

کہاہی کہ کبھی کبھی مین اپنی تئین لہو ولعب سی آرام دیتا ہون تا عبادت الہی مین نشاط پیدا ہوا اور علی رضی اللہ عنہ نی کہا ہی کہ اگر تو دلکو ہمیشہ ایک کام مین جبر سی لگاویگا تو وہ نابینا ہو گا اور یہ ایسا ہے جیسے طبیب بیمار کو گوشت کہانیکی اجازت دی اگرچہ بیمار محرور المزاج ہو پر طبیب کا ارادہ اس اجازت سی یہ ہی کہ اسکی قوت اصلی پہر آوی اور دوا کہانیکی طاقت پیدا ہوا اور کوئی شخص ایسا ہو گا کہ صف جنگ سی بہاگ جاوی اس ارادیسی کہ دشمن کو پیچہی ماری اور پہر یک بیک اوسپر حملہ کری اور استادون نی اس قسم کی بہت سی حیلی کیے ہین اور راہ دین بہی جنگ و جدال اور بحث و مناظرہ سی خالی نہین اور اسمین مناظرہ کبہی نفس کے ساتہہ ہو گا اور کبہی شیطان کی ساتہہ اور نرمی اور حیلون کی بہی حاجت پڑتی ہی اس طریق کو بزرگان دین نی پسند کیا ہی اگرچہ ناقص علما کو اسبات کی خبر نہین مگر لہو ولعب کی امام محمد غزالی صاحب نی اس جگہہ شرح نہین کی ہی یا کاتب کی غلطی ہی اور یہ تو ہر خاص و عام جانتی ہین کہ جو کام موافق شریعت دین محمدی کی ہووی تو درست ہی والا نا درست اب اسجگہہ جاننا چاہی کہ مائۃ المسائل مین لکہا ہی کہ نسر جہت مین لکہا ہی کہ امام محمد صاحب نی فرمایا ہی کہ لہو سب حرام ہین مگر تین چیزین بازی کرنا مرد کا ساتہہ عورت اپنی کی اور ادب دینا گہوڑی اپنی کی تئین اور تیر اندازی اوسکی ساتہہ کمان اپنی کی اور یہ حاشیہ جو ہمنی لکہا ہی اوپر واسطے رضی اللہ تعالی عنہ کی قول کہا

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قول کی بہی شرح

امام محمد غزالی صاحب نی نہین کی ہی یا اونہون نے کی ہو کاتب لکہنی مین بہول گیا ہو اور یہ تو سب علما جانتی ہین کہ فرض واجب سنت مؤکدہ کی کرنی سی اگرچہ جبر سی ہو دل نابینا نہین ہوتا اور یہ جو امام محمد غزالی صاحب نے لکہا ہی کہ ناقص علما کو اسبات کی خبر نہین ہی تو اس قول کی یہ معنی ہین کہ مستحب کام کو یا سنت زوائد

یا مباح کام پر جو کوئی دلکو جبر سی ایک کام پر لگا ویگا تو نابینا ہوگا مگر فرض واجب
سنت موکدہ پر اگرچہ جبر سی ہو نابینا نہوگا واللہ اعلم بالصواب **فصل العزیز**
جب تو نی معلوم کیا کہ جو چیز ایک عمل پر باعث ہو اسکو نیت کہتی ہین اب سمجھہ کہ کوئی
ایسا ہوگا کہ جسکو دوزخکا اندیشہ طاعت پر باعث ہو وی اور کوئی ایسا ہوگا کہ بہشت
کی نعمت کی تمنا اسکی باعث ہوا اور جو کوئی ایک کام بہشت کیواسطی کرتا ہی وہ شکم
و فرج کا غلام ہی اسکی کوشش یہی ہی کہ ایسی مقام مین جا پہنچی جہان شکم اور فرج کی
مراد حاصل ہوا اور وہ جو دوزخکی ڈرسی ایک کام کری اس ابتر غلام کا سا ہی جو بغیر
چشم نمائی اور مار دہاڑ کی کام نہین کرتا یہ دونون حال خدا سی کام نہین رکھتی ہین بلکہ
بندۂ خاص وہ ہی کہ اسکا ہر ایک کام خدا کیواسطی ہو بہشت کی آرزو اور دوزخکی ڈرسی نہو اور
اسکی مثال ایسی ہی کہ ایک شخص جو اپنی معشوق کو دیکہتا ہی معشوق ہی کیواسطی دیکہتا ہی
نہ اسلیے کہ معشوق اسکو سیم وزر دیوی اور وہ جو سیم وزر کی خاطر اسی دیکہیگا اسکا محبوب سیم وزر ہی پس
جو کوئی ایسا ہو کہ جمال وجلال الٰہی اسکا معشوق نہین تو اس سی ایسی خالص نیت ہو سکیگی اور جو کوئی
طالب مع لا ہو وہ ہمیشہ جمال الٰہی کی فکر مین رہیگا اور مناجات بات چیت مین کریگا اور اگر تن سی طاعت
کری تو اسواسطی کریگا کہ اپنی محبوب کی فرمانبردار کو دوست رکہتا ہی اور چاہتا ہی کہ اپنی بدنکو بہی ریاضت
مین رکھی اور درگاہ کبریائی کی بندگی مین حتی المقدور لگاوی تا اسکی دلکو جمال الٰہی کی دیکہنی سی
باز رکہی اور یہ شخص معصیت سی اس لیے دست بردار ہوگا کہ شہوت کی پیروی مشاہدۂ جمال
الٰہی کی لذت سی مانع ہوتی ہی فی الحقیقت عارف کامل یہی ہی نقل ہی کہ احمد بن خضرو
نی خدای تعالی کو خواب مین دیکہا فرماتا ہی سب لوگ مجہسی کچہہ چیز مانگتی ہین مگر ابو یزید خود
مجہی مانگتا ہی اور شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو کسینی خواب مین دیکہا اور پوچہا حق تعالی نی تجہسی کیا
سلوک کیا بولا مجہپر عتاب کیا کیونکہ ایکبار میری زبان پر گذرا تہا کہ بہشت سی محروم رہنا بندی کا
بڑی نقصانکا سبب تا ہی خدای تعالی نی مجہی فرمایا ایسا مت بول بلکہ میری دیدار سی محروم رہنا بڑی نقصانکا موجب ہے

چوتہا مقصد اخلاص کی بیان مین کیمیای سعادت سی یہان لکہا جائیگا انشا اللہ تعالی دوسرا باب اخلاص کی فضیلت اور اسکی حقیقت و درجات کی بیان مین پہلی اخلاص کی فضیلت

یعنی کہ حق تعالی نی کہاہی وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اور کہا اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ حاصل ان دونون آیتکا یہ کہ حق تعالی نی اپنی بندون کو فرمایاہی کہ اسکی بندگی اخلاص سی کرین اور خالص دین خداہی کی واسطی ہی اور حضرت علیہ السلام فرماتی ہین کہ خدای تعالی فرماتاہی کہ اخلاص میری بہیدون سی ایک بہیدہی جسکو اس بندی کی دلمین جو میرا دوست ہی رکہاہی یعنی اور فرماتی ہین ای معاذ اخلاص کے ساتہہ عمل کرتا تہوڑا عمل بہی تجکو کفایت کریگا اور جو باتین جو ریا کی مذمت مین ہم نی کہین وہ سب اخلاص کا بیان ہی کیونکہ لوگون کا بتلانا ان اسباب سی جو اخلاص کو قطع کرتی ہین ایک سبب ہی اگرچہ اسکی سوای دوسری اسباب بہی ہون معروف کرخی اپنی تئین کوڑی مارتی اور کہتی ای نفس اخلاص کیا کرتا خلاص پاوی اور ابوسلیمان نی کہاہی وہ شخص نیکبخت ہی جو تمام عمر مین ایکبار قدم اخلاص سی چلا اور اسمین رضای آلہی کی سوای اور کچہہ نچاہا ہو اور ابوایوب سجستانی نی کہاہی نیت مین اخلاص اصل نیت سی زیادہ دشوار ہی اور ایک شخص کو کسینی خواب مین دیکہکر پوچہا حق تعالی نی تجہسی کیا سلوک کیا بولا جو کچہہ یعنی اوسکی واسطی کیا تہا اوسکو کفۂ حسنات مین دیکہا یہان تک کہ ایک انار کا دانہ جو زمین پر سی اوٹہایا تہا اور ایک بلی جو میری گہر مین موئی تہی اور ایک ریشم کا تار جو میری ٹوپی مین تہا کفۂ سیآت مین نہ دیکہا اور میرا ایک گدہا تہا جسی سو دینار کو لیا تہا اوسکو کفۂ حسنات مین نہ دیکہا یعنی کہا سبحان اللہ اسمین کیا بہیدہی کہ بلی کفۂ حسنات مین ہی اور گدہا نہین تب ملائک نی مجہہ سی کہا تو نی گدہی کو جس جگہہ بہیجا وہان گیا ہی کیونکہ جب تو نی سنا کہ موا ہی

اَلَا لَعنةُ اللّٰهِ کہا اگر نی سبیل اللہ کہتا گدہی کو بہی پلہ حسنات مین دیکہا ہوتا اور ایکبار
مین نی خدا کی لیی صدقہ دیا اوسوقت لوگ دیکہہ رہی تہی اونکا دیکہنا مجہی پسند آیا اوس
صدقہ نی نہ نفع دیا نہ ضرر صفیان ثوری نی یہ سنکی کہا اسنی بڑی دولت پائی جو اوس صدقہ
نی اوسکو ضرر نہ دیا اور ایک شخص نی کہاہی کہ مین کشتی مین جہاد کو جاتا تہا ہماری رفیق نی
ایک توبڑا بیچنی کو نکالا مین نی دلمین کہا اوسکو لیکر اپنی کام مین لاؤنگا اور فلانی شہر مین بیچون گا
تا فائدہ ملی اس راتکو مین نی خوابمین دیکہا کہ دو شخص آسمان پرسی اترہی ہین ایک دوسریکو کہتا ہی
غازیون کا نام لکہہ کہ فلانا تماشی کو آیا تہا اور فلانا تجارت کی لیی پہر میری طرف دیکہہ کی کہا لکہہ فلانا
تجارت کو آیا ہی مینی کہا خدا کی واسطی مجہہ پر رحم کرو میری پاس کچہہ مال نہین تجارت کی خاطر مین
کسطرح آیا ہونگا بلکہ خدا کی واسطی آیا ہون فرشتی نی کہاہی ای شیخ کیا تو نی وہ توبڑا اپنی فائدی
کی واسطی نہین لیا تہا تب مین رویا اور بولا واللہ سوداگر نہین ہون دوسری نی کہا لکہہ کہ فلانا
جہاد کو آیا تہا اور راہ مین نفع کی لیی توبڑا خریدا کہ فائدہ کری تا حق تعالی اپنی مرضی کی موافق اسکی
باب مین حکم کری اسی واسطی بزرگون نی کہاہی کہ ایک گہڑی اخلاص کرنیمین بندیکی نجات ہی
لیکن اخلاص عزیز ہی ہر کسی سی نہین ہو سکتا اور کہتی ہین کہ علم تخم کی مانند ہی اور عمل زراعت
ہی اور اخلاص اسکا پانی ہی نقل ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد تہا لوگون نی اوسکو کہا
کہ فلانی جگہہ ایک درخت ہی لوگ اسکی پرستش کرتی ہین اور اوسکو خدا سمجہی ہین عابد غصی مین
آیا اور اوٹہا اور ایک تبر کاندہی پر رکہہ کی چلا تا اوس درخت کو کہودی اثنا راہ مین ابلیس
ایک بوڑہی کی صورت سی ملا اور پوچہا تو کہان جاتاہی اوسنی کہا فلانی درخت کو کاٹنی جاتا ہون
ابلیس بولا جا خدا کی عبادت مین مشغول رہ کہ وہ تیری واسطی اسکام سی بہتر ہی عابد بولا مین ہرگز
نہ جاؤنگا یہی میری عبادت ہی ابلیس نی کہا مین تجہی جانی نہ دونگا اور عابد سی لڑنی لگا اوسنی
ابلیس کو زمین پر پٹک کر اسکی چہاتی پر سوار ہوا تب ابلیس بولا چہوڑ مین ایکبات کہتا ہون عابد نی
توقف کیا تب ابلیس نے کہا ای عابد خدا کی ہزارون پیغمبر ہین اگر اس درختکو اوکہیڑنا خدا کو

منظور ہوتا تو ان پیغمبرون کو حکم کرتا اور تجکو بہی حکم نکیا یہ کام مت کر عابد نی کہا البتہ
کرونگا تب ابلیس نی کہا مین تجہی جانی نہ دونگا پہر دونون لڑنے لگی دوسری بار پہر
عابد نی ابلیس کو پچہاڑا ابلیس نے کہا چہوڑ دی مین اور ایک بات کہتا ہون اگر پسند
نہ آوی تو اوس وقت جو تیرا جی چاہی سو کر عابد نی ہاتہہ کہینچ لیا ابلیس نی کہا اے
عابد تو درویش ہی اور لوگون سی تیری معاش ملتی ہی اور اگر تجہہ پاس پیسی ہون
اور تو اوسکو اپنی کام مین خرچی اور دوسری عابدون پر نفقہ کری تو درخت کی کاٹنی
سی کہین بہتر ہی کیونکہ جو بت پرست ہین وی دوسرا درخت لگا وینگی انکا کچہہ نقصان
نہوگا اس خیال سی باز آ اور مین ہر صبح تیری بچہونیکی نیچی دو دینار رکہا کرونگا
عابد نی خیال کیا کہ ابلیس سچ کہتا ہی کہ ان دینارون سی ایک دینار صدقہ دینا اور
ایک دینار اپنی کام مین لانا درخت اوکہیڑنے سی بہتر ہی کیونکہ مجہی حکم نہین ہوا اور
مین پیغمبر نہین ہون تا مجہپر یہ کام واجب ہو غرض اسی خیال مین اپنی گہر آیا دوسری
اور تیسری دن دو دینار اسکو ملنی لگی بولا خوب ہوا جو مین نی درخت کو قطع نکیا چوتہی
دن کچہہ نپایا غصی مین آکر تبر اوٹہا کر چلا ابلیس نی سامہنی آکی پوچہا تو کہان جاتا ہے
عابد نی کہا درخت اوکہیڑنی جاتا ہون بولا تو جہوٹ کہتا ہی واللہ تو درخت نکاٹ سکیگا
تب دونون لڑنے لگے ابلیس نی زاہد کو زمین پر پٹکا اور وہ اسکی ہاتہہ مین چڑیا کی مانند
تہا ابلیس نی کہا چلا جا نہین تو ابہی تیرا سر کاٹونگا بکری کی مانند عابد غریب نی کہا
مجہی چہوڑ دے تا چلا جاؤن بہلا اتنا کہدے کہ کس لئے پہلی دو بار مین تجہپر غالب
ہوا تہا اور اب تو مجہپر غالب ہوا ہے ابلیس نی کہا اول تو خدا کے واسطی غصی
مین آیا تہا تب خدا نے مجہکو تیرا مغلوب کیا اور جو کوئی کچہہ کام اخلاص سے
خدا کے واسطے کرتا ہی اوسپر ہمارا زور نہین چل سکتا اور اس بار اپنی اور دنیا
کی واسطی تو نے غصہ کیا اور جو شخص ہوا و ہوس کا تابع ہو وہ ہمیشہ غلبہ نکر سکیگا

دوسری اخلاص کی حقیقت کا بیان

ای عزیز معلوم کر کہ جب تو نے پہچانا کہ نیت باعث اوپر عمل اوسکے کرنے کے ہے اور چاہنی والی اوسکی ہی یعنی عمل کے وہ باعث اگر ایک ہو تو اِس نیت کو خالص کہین گی اور باعث جب دو چیزین یا اِس سی زیادہ ہون تو اس مین شرکت ہوئی نیت خالص نرہیگی شرکت کی مثال یہ ہی کہ کیسی شخص نی خدا کیو اسطی روزی رکھی پر اسکا مطلب روزہ سی یہ بھی ہی کہ کھانا کھانی سے تندرستی حاصل کری یا گھر کا خرچ کم ہو یا کھانا پکانی کی محنت سی چھوٹے یا ایک کام مین خاطر جمعی سی مشغول ہو یا یہ کہ روزہ کی سبب سی بیدار رہی اور کچھ کام کر سکی یا کیسی غلام کو آزاد کیا تا اسکی نفقہ سی یا اسیکے بدخوئی سے چھوٹی یا حج کی واسطے گیا تا سفر اور راہ کی ہوا سی قوت و تندرستی حاصل ہو یا ملکون کی سیر کری اور تماشا دیکھے یا زن و فرزند کی دھندی سی چندے آرام پاوی یا کسی دشمن کی رنج سی نجات پاوے یا رات کیوقت نماز پڑہتا ہی اسلیئی کہ نیند نہ آوی اور اپنا اسباب نگاہ رکھی یا علم سیکھتا ہی تا روزی حاصل ہو یا مال و متاع اور زمین باغ پیدا کری یا لوگون کیے نظر مین معزز ہو یا درس پڑہاتا ہی اور مجلس حدیث کی کرتا ہی تا خاموشی کے رنج سے چھوٹی اور دلگیر نہو یا قرآن لکھتا ہی تا اِس کا خط اچھا اور پختہ ہو یا حج کے خاطر پیادہ جاتا ہی تا سواری کا کرایہ بچے یا وضو کرتا ہے تا خنک اور پاکیزہ ہو یا غسل کرتا ہے تا بدن خوشبو ہووے یا مسجد مین اعتکاف یعنی رہنا اختیار کیا تا گھر کا کرایہ دینا نہ پڑے یا کسی سائل کو خیرات دیتا ہے تا اسکے عجز و الحاح سے چھوٹے یا فقیر کو کچھ دیتا ہے کہ اسکے چلانی سے شرم آتی ہے یا کیسی بیمار کی عیادت کے واسطے جاتا ہے تا لوگ آیندہ اِسیکے بیمار پرسیکو آوین یا اسپر ملامت عتاب نکرین

پہچانتی ہین بلکہ بہت سیانی لوگ اس باب مین عاجز اور حیران ہین کسی بزرگ نی کہا ہی
تیس ۳۰ برس کی نمازین نی قضا کی جسکو پہلی صف مین پڑہی تہی کیونکہ ایکدن دیرسی مین آیا تہا
آخری صف مین جگہہ ملی میری دلمین یہ خجالت آئی کہ لوگ کہنگی مین دیرسی آیا ہون تب مین نی
خوب معلوم کیا کہ میری خوشی اسباتسی تہی کہ لوگ مجہی پہلی صف مین دیکہین ای عزیز اخلاص
وہ شی ہی کہ جسکا جاننا دشوار اور اسکا بجالانا دشوار تر ہی اور وہ عمل جسمین دوسری مقاصد شریک
ہون اور بی اخلاص ہو خدا کی پاس قبول نہ ہوگا **فصل** بزرگون نی کہا ہی کہ عالم کی دو رکعت
نماز جاہل کی سال بہر کی عبادت سی بہتر ہی کیونکہ جاہل اپنی عمل کی آفتون کو نہین پہچانتا اور
ان اغراض کو جو ہر ایک عمل سی ملتی ہین نہین جانتا اور سب کو خالص سمجہتا ہی کیونکہ عبادت
کا کہوٹا پن زر کی کہوٹی پن کا سا ہی اور بعضی وقت اسکی پرکہنی مین خطا ہوتی ہی مگر جو صراف
کامل ہو البتہ اوسکو پرکہ سکی لیکن ساری جاہل سمجہتی ہین کہ زر وہی ہی جو پیلا اور چمکتا ہو اور
عبادت کا کہوٹا پن جو اخلاص کو دور کری چار قسم پر ہی بعضی قسم انمین بہت مخفی رہا کرتی ہی
اور ہم ان اقسام کو ریا کی صورت پر فرض کرین تا حقیقت حال معلوم ہو پہلی قسم یہ کہ ایک شخص
نماز پڑہتا تہا اسوقت لوگ آگئی تو شیطان نی اسکی دل مین ڈالا کہ عبادت اب اچہی طور سی کر تا لوگ
ملامت نکرین اور یہ خوب ظاہر ہی دوسری یہ کہ اس نمازی نی اس فریب شیطانی کو پایا
اور اس سی بچا تو شیطان کہتا ہی نماز بخوبی ادا کر تا لوگ تیری اقتدا کرین اور تجہکو انکی اقتدا کا
ثواب ملی ممکن ہی کہ یہ فریب کہاوی اور نہ سمجہی کہ اقتدا کا ثواب اوس وقت ملیگا کہ نور خشوع
دوسرون کی دل مین سرایت کری لیکن جب امام صاحب مین خشوع نہین اور لوگ اوسکو
خاشع سمجہی ہین تو انکو ثواب ملیگا اور یہ نفاق کی مواخذی مین پڑیگا تیسری قسم یہ کہ سمجہا ہو
کہ خلوت مین ظاہر کی برخلاف نماز پڑہنی نفاق ہی اور خلوت مین کوشش کرتا ہی کہ نماز اچہی
طرح پڑہی جاوی تا جماعت مین بہی اسی طور سی پڑہ سکی اور یہ بہت غامض ہی اور ریا بہی ہی
لیکن یہ ریا اسی کی ساتہہ ہی کیونکہ اپنی سی شرم رکہتا ہی کہ خلوت مین اخلاص کی کوشش

کری تا جماعت مین ویسے ہی عبادت کرسکی اور سمجھ جانے کہ جماعت مین ریا سی بچا
لیکن خلوت مین خود ریا موجود ہے چوتھی قسم یہ کہ جانتا ہی کہ خشوع و خضوع خلوت
و ظاہر مین لوگون کے خاطر کرنا اچھا نہین پر شیطان اسکو کہتا ہے کہ تو خدای تعالی
کی عظمت کا خیال کر کیا تو نہین جانتا کس کی روبرو تو کھڑا ہے تب وہ شخص خیال
کرتا اور خاشع ہوتا ہے اور لوگون کے نظر مین اپنے تئین آراستہ بناتا ہی اگر خلوت
مین اسطرحکا خطرہ اسکے خاطر مین خطور نہین کرتا تو اسکا سبب ریا ہی لیکن جب اسکو
عظمت الٰہی یاد آوے اور سمجھی کہ لوگون کو دکھانا اکارت ہی شیطان اس اندیشہ کو
اسکی دل سے نکالتا ہی اور ریا کرانیکی درپی ہوتا ہی بلکہ چاہیے کہ اسکی پاس خلق
کی نظر اور جانورون کے یکسان ہوجاوے جبتک ان مین فرق کریگا ریا سی خالی
نہوگا اور یہ مثال جو ہمنی ریا کے باب مین کہی ہے دوسری غرضون مین جو اسکی
آگے مذکور ہوچکی ہو سکتی ہی اور ان مین بھی شیطان کا فریب موجود ہی اور جو شخص
ان باریکیون کو نہ سمجھیگا عبادت کا اجر اسے نہ ملیگا وہ فقط جان کندنی مین پڑا ہے
اور جو کچھ کرتا ہی ضائع ہوگا اور آیہ بَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ظاہر
ہوا انکے لیی خدا کیطرف سی وہ جو انکے حساب و شمار مین نتھا اسکی شان مین نازل
ہوی ہی **فصل** ای عزیز معلوم کر کہ جب ایک عبادت مین دوسری مطالب
شریک ہون اگر ریا یا دوسرے غرض کی نیت عبادت کی نیت پر غالب ہوئی ہے
تو عقوبت کا سبب ہوگا اگر برابر ہو تو اسمین نہ عذاب ہی نہ ثواب اگر ریا کی نیت ضعیف
ہی تو عمل ثواب سی خالی نہوگا اگرچہ احادیث سے یون معلوم ہوتا ہی کہ جب نیت مین
شرکت ہو اور خلوص نرہی تو خدا کا حکم ہوگا جا اور ثواب اوس شخص سی مانگ جسکی تئین
کو تو نے یہ عمل کیا تھا پر ہمارے نزدیک ظاہر اس سی مراد یہ ہے کہ قصد ریا اور قصد
عبادت دونون برابر ہون اس صورت مین ثواب ملیگا اور کہینگی کہ جسکے تئین کی خاطر یہ عبادت

کی تہے اوسسی اجر طلب کرا اور جہان حدیث عقوبت پر صاف دلالت کرتی ہی وہان
مراد یہ ہی کہ اسکا ابارہ قصد ریا ہو یا قصد ریا کا غلبہ ہو لیکن اسیلیے باعث قصد تقرب
ہو اور دوسرا قصد ضعیف ہو تو ثواب کی امید ہی اگرچہ نیت خالص کا ثواب نہ ملی اسبات
کی دو دلیلین ہین ایک دلیل یہ کہ ہمکو برہان سے معلوم ہوا کہ عقوبت کی معنے یہ ہین کہ
آدمیکا دل درگاہ الہی سے دور ہو جاوی اسیواسطی محرومی کی آتش مین جلیگا اور جب
تقرب کا قصد کریگا سعادت پاویگا اور جب دنیا کا قصد کریگا تو شقاوت دیکھیگا جب
اسنی ان دونون قصد کی مددکی تو گویا انکو مان گیا ایک قصد اسکی دوریکا سبب اور
دوسرا اسکی قربت کا موجب ہوتا ہی جب دونون برابر ہون تو ایک قصد اسی ایک بالشت
کی برابر دور کرے اور دوسرا ایک بالشت نزدیک کردی تو اس صورت مین جہان
تہا پہر وہین آگیا اور اگر آدہی بالشت نزدیک کردے تو ایک دوری حاصل ہوگی
اور اگر آدہی بالشت دور کردی تو نزدیکی رہیگی مثلاً جب کوئی بیمار ایک چیز کو جو
دوسری درجے مین حار ہو کہایا اسکی بعد ایک چیز جو دوسری درجے مین بارد ہو کہا
گیا تو دونون ملکی برابر ہوجاوین اگر سرد کو کم کہایا تو حرارت کچہہ رہیگی اور اگر برودت
کو بڑہاوے تو حرارت کچہہ کم ہوگی دل کو روشن یا تاریک کرنیکی باب مین معصیت
وطاعت کا اثر دوا کی تاثیر سے جو بدن مین ہوتی ہے شباہت رکہتا ہی ایک
ذرہ بہی اسسی ضائع نہوگا اور عدل کی ترازو سے کمی اور زیادتی معلوم ہوجاویگی
چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ پس جسنی کی ذرہ بہر بہلائی دیکہیگا اسکو اور جسنی کی ذرہ بہر برائی
دیکہیگا اسکو لیکن اسبات مین احتیاط کرنا اولی ہی شاید کہ قصد غرض قوی
ہو اور آدمی اسکو ضعیف سمجہی اور عمل کی سلامتی اسی مین ہی کہ ہرگز غرض نفسانی کا
دخل نہو اور دوسری دلیل یہ کہ اجماع سی ثابت ہوا ہی کہ اگر کوئی شخص حج کی راستی مین تجارت کا

قصد نہین رکھتا ہی تو اسکا حج ضائع نہو گا اگرچہ اُسکا ثواب ثواب مخلص یعنی فقط حج کے
طالب کا سا نہو لیکن اسکا اصل ارادہ حج ہی اور تجارت کا قصد اسکا تابع بنا ہی تو حج کی ثواب کو
پورا باطل نکریگا اگرچہ ایک نقصان کا موجب ہوتا ہی اور جو شخص خدا کی واسطی جہاد کرنا
چاہتا ہی لیکن دو طرفسی جا سکتا ہی ایک یہ کہ دشمن تونگر مالدار ہین وہان لوٹ بہت ملیگی دوسری
مفلس اور درویش ہین انہی تونگرون کا قصد کیا اس صورت مین ثواب جہاد پورا
حبط نہوگا کیونکہ انسان کو بالطبع ثروت و تمول کا خیال رہا کرتا ہی اور اگر معاذ اللہ تمول
و غنیمت کی شرطسی جہاد کو نکلا ہی تو ثواب حاصل ہونی مین نظر ہی کیونکہ ایسی شرطسی کوئی
عمل مقبول نہین ہوتا خصوصاً مجلس حدیث و وعظ اور درس اور تصنیف وغیرہ باتین جو
خلائق سی تعلق رکھتی ہون کیونکہ آدمی کو جب تک ایکبار گی نفسانیت اور خودیسی نہ نکالین
اسباب سی خالی نہو گا مثلاً اسکی تصنیف اور کلام کو دوسری شخص کی طرف نسبت کرین اور وہ
آگاہ ہووی اگرچہ اسمین اسکی ناخوشی ہو **تیسرا باب صدق کی بیان مین** ای عزیز
معلوم کر کہ صدق اخلاص کی نزدیک ہی اور صدق کا بڑا درجہ ہی جو شخص اسکی کمال کو پہنچا اسی صدیق
کہتی ہین اور حقتعالی نی قرآن مین اسکی ثنا کی فرمایا ہی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ایمان
والونمین کتنی مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تھا اللہ سی اور فرمایا لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ
ترجمہ تا پوچھی اللہ سچونسی اون کا سچ اور حضرت علیہ السلام سی لوگون نی پوچھا کہ آدمی کا
کمال کس چیزسی ہوتا ہی فرمانی لگی راستی قول اور صدق عمل پس صدق کا معنی پہچاننا ضروری
اور صدق راستی کو کہتی ہین اور یہ راستی چھہ چیزمین ہوا کرتی ہی جو کوئی ان چھہ چیزون مین کامل
ہو وہ صدیق ہی صدق اول زبان مین کہ بالکل جہوٹ بات نہ بولی نہ کسی چیزمین جو گذری
زمانی کی خبر دیتی ہو نہ زمان حال مین نہ اس وعدہ مین جو آیندی کی واسطی کریگا کیونکہ اسکی
آگی بیان کیا ہی کہ آدمی کا دل زبان کی صفت لیتا ہی کج بات کہنی سی کج ہو گا اور راست
کہنی سی راست ہو گا اور اس صدق کا کمال دو چیزسی ہو گا ایک یہ کہ معاریض یعنی کنایہ کی باتسی

بھی نکری مثلاً اسس نی سچ بولا اور دوسری شخص نے اس سی اور کچھہ سمجھا اور
اگر ایسی جگہہ ہے جہان سچ کہنا مناسب مصلحت نہو مثلاً جنگ ہی یا چور اور خصم
مین اور مسلمانون مین صلح مقصود ہو تو دروغ کہنی کی رخصت ہے لیکن کمال
یہ ہی کہ ایسی محل مین بہی حتی الامکان کنایی کی بات بولے اور صاف جہوٹ
نکلی پہر اگر کہیگا جب سچا ہووے اور اوسکی نیت حقتعالی کے واسطی ہی اور مصلحت
کی خاطر کہتا ہی درجۂ صدق سے نہ نکلیگا دوسرا کمال یہ ہی کہ حق تعالی سے مناجات
جو کرتا ہے اس مین صادق رہی مثلاً جب بولا وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ
السَّمٰوٰتِ ترجمہ یعنی اپنا موںہہ کیا اوسکی طرف جن نے بنائے آسمان
اور اوسکی دل کی توجہ دنیا کیطرف ہی تو اس قول مین کاذب ہوگا اور
خدا کی طرف متوجہ نہین ہوا اور جب بولا اِیَّاکَ نَعْبُدُ ترجمہ تجہی کو ہم بندگی کرین
یعنی مین تیرا بندہ ہون اور تیری ہی بندگی کرتا ہون اور باوجود اسکی
دنیا پرستی شہوت پرستی کرتا ہی اور شہوات اسکی مغلوب نہین ہوئین بلکہ خود ایکا
زیردست بنا ہی تو اس صورت مین جہوٹا ہوگا کیونکہ خود اس چیز کا غلام ہے
جسکی قید مین پڑا ہے اسیواسطی حضرت علیہ السلام فرماتی ہین تَعِسَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ
وَعَبْدُ الدِّيْنَارِ یعنی بندہ درہم و دینار کا ذلیل و خوار ہی یہان اسکو زر و سیم کا بندہ
ٹہیرایا ہے بلکہ آدمی جب تک ساری دنیا سی آزاد نہوگا خدا کا بندہ نہوگا اور دنیا
سی آزاد ہونے کا کمال یہ ہے کہ اپنی سے بہی آزاد ہوجاوی جیسا خلائق سے
آزاد ہوگیا تا حق تعالی کے سوای کچھہ دوسری شئی اسکے محبوب و مطلوب نہوا اور
قضای الہی پر راضی رہی بندگی کا کمال صدق یہی ہی جسکو یہ درجہ حاصل نہوا اسکو
صدیق نہین بلکہ وہ صادق بہی ہو نہین سکتا دوسرا صدق نیت کی باب مین ہوگا
کہ ہر ایک تقرب کی کام مین حق تعالی کی سوائی اور کچھہ اسکا مقصد نہوا اور شرکت

نکری اوریہ اخلاص ہی خلاص کو بہی صدق کہتی ہین کیونکہ جب آدمی کی دل مین تقرب درگاہ
الہی کی سواے اور کچہہ مقصد بہی ہو تو اوس عبادت مین جو کرتا ہی وہ کاذب ہوگا
تیسرا صدق عزم مین ہوا کرتا ہے مثلاً کسی امیر نے عزم کیا کہ اگر ملک ملی تو عدل کرونگا
اور مال حاصل ہو تو سب خیرات کرونگا اور اگر کوئی دوسرا شخص پیدا ہو جو سرداری
یا مجلس حدیث اور مسند مدرسی کے باب مین مجہسی بہتر ہو تو اوسکے حوالی کرونگا اوریسا
عزم کبہی استوار رہتا ہی اور کبہی ضعیف شک کی ساتہہ رہتا ہی جو قوی بلا تردد ہوگا
اسکو صدق عزم کہتے ہین چنانچہ کہتی ہین کہ یہ اشتہا کاذب ہی یعنے حقیقت مین نہین یا
صادق ہے یعنی قوی ہے اور صدیق وہ شخص ہی کہ ہمیشہ اپنی دلمین خیرات کی
عزم کو مضبوط اور محکم پاوے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نی کہا ہے کہ اگر مجہی قتل کرین اور
میری گردن مارین تو مین اوس جماعت پر جسمین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہون
امیر نہونگا اور یہ بات اسواسطی کہی کہ مارے جانی کی صبر پر اپنی عزم کو قوی پایا اور کوسے لے
آدمی ایسا ہوگا اگر اسکو اختیار دین کہ اپنی تئین ہلاک کری یا ابوبکر کو مارے تو وہ اپنی حیات کو
دوست رکہیگا اس شخص مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین جو اپنی ماری جانی کو ابوبکر پر
حاکم ہونی سے بہتر سمجہے تہی بڑا فرق ہے پس تہا صدق عزم کو پورا کرنیکا ہو کیونکہ ہوسکتا ہے
کہ عزم قوی ہو کہ جنگ مین جان فدا کری اور جب کوئی پیشوا پیدا ہو سرداری اسی دیوی
لیکن جب جنگ کی نوبت پہنچی تو اسکا نفس اس بات پر راضی نہو اور اسیواسطے
حق تعالی نی فرمایا رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ یعنی مرد ہین کہ اپنی عزم کو پورا اور جان کو
فدا کیا اور فرمایا وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ
مِنَ الصَّالِحِينَ فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ
فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوهُ
وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ترجمہ اور بعضی اون مین وہ ہین کہ عہد کیا تہا اللہ سی کہ اگر دیوی

ہمکو اپنے فضل سے تو ہم خیرات کریں اور ہو رہیں نیکی والوں میں پھر جب اونکو دیا اپنے فضل سے اوسمیں بخل کیا اور پھر گئے ٹلا کر پھر اوسکا اثر رکھا نفاق اونکی دلمیں جسدن تک اوس سی ملیں گے اسپر کہ خلاف کیا اللہ سی جو وعدہ دیا تھا اور اسپر کہ بولتے تھے جھوٹ یہ ایسوں کی شان میں ہی کہ مال خرچ کرنے کا عزم کرکے اسکو پورا نہیں کیا اور اونکو اسس وعدہ میں کاذب کہا پانچواں صدق یہ کہ کوئی عمل نکری جبتک اسکا باطن اسس صفت سی موصوف نہو مثلاً آہستہ چلتا ہی اور اوسکی باطن میں ویسا وقار نہیں تو صادق نہوگا کیونکہ ایسا صدق اسوقت پیدا ہوگا کہ آدمی ظاہر و باطن کو برابر رکھی اور اسس صدق والیکا باطن اسکی ظاہر سی بہتر ہوگا یا ظاہر کے ساتھہ برابر ہوگا اور اسیواسطی حضرت علیہ السلام نی خدا سی عرض کی الٰہی میری باطن کو ظاہر سی بہتر کر اور میرا ظاہر اچھا کر اور جسکی یہ صفت نہو وہ اگر کہی کہ میرا ظاہر باطن پر دلالت کرتا ہی تو جھوٹا ہی اور صدق سے دور ہی اگرچہ اسکا مقصود ریا نہو چھٹا صدق یہ ہی کہ مقامات دین کی حقیقت کی اپنے دل سی طلب کری اور اونکی اوائل اور ظواہر پر قناعت نکری جیسی زہد محبت توکل خوف رجا رضا شوق کیونکہ ہر ایک مؤمن کو ان سی کچھہ ایک بہرہ ہی لیکن ضعف کی ساتھہ اور جو ان باتوں پر مضبوط ہوگا وہ صادق ہی جیسا خدای تعالیٰ نی فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ترجمہ ایمان والی وہ ہیں جو یقین لائی اللہ پر اور اوسکی رسول پر پھر شبہ نہ لائی اور لڑی اللہ کی راہ میں اپنی مال او جانسی وہ جو ہیں وہی ہیں سچے تو خدانی اوسیکو جسکا ایمان کامل ہو صادق کہا اور اسیکے مثال یہ کہ جب کوئی شخص ایک چیز سی ڈرتا ہی اسکی علامت یہ ہی کہ کانپی اور اوسکا چہرہ زرد ہو اور کھانی پینی سے باز رہی اور بیقرار ہووی اگر کوئی شخص خدای تعالیٰ سی ایسا ڈریگا تو کہینگی کہ یہ خوف سچا ہی لیکن اگر

اگر کوئی کہے کہ مین گناہ سی ڈرتا ہون اور اسی ترک نکری تو وہ کاذب ہی اور ساری
مقامات مین ایسا ہی بڑا تفاوت ہی پس جو کوئی ان چہہ وجہ سی سب مقامون مین صادق
رہیگا تب سمجہیے کہ اسکا صدق کمال کو پہنچا اور اسکو صدیق کہینگی اور جو کوئی ایک
کام مین صادق ہی اور دوسری مین نہین تو اوسکو صدیق نکہین لیکن اسکا درجہ
اسکی صدق کے موافق ہوگا اور نافع المسلمین مین لکہا ہی اخوندشاہ گدا صاحب رحمۃ اللہ
علیہ نی کہ جو کوئی کسی ظالم کی ظلم سی بہاگ کر کسی جگہہ بیٹہی اور اسکو معلوم ہو وہ نہین
بتلائی کوئی پوچہی وہ کہان ہی تو کہی مجکو معلوم نہین ظالم کے ظلم سی مظلوم کو بچانا یہ درست
ہی اسکے صادق ہونی مین نقصان نہین آتا کیمیای سعادت کی عنوان
اول مین لکہا ہی ای عزیز جو اپنا پہچاننا چاہتا ہی تو معلوم کر کہ تجہی دو چیز سی بنایا ہی
ایک تو یہ قالب ظاہری جسکو تن کہتی ہین اسکو ظاہر کے آنکہہ سی دیکہہ سکتی ہین دوسری
چیز معنی باطن ہی جسکو نفس اور جان اور دل کہتی ہین اسکو باطن کی نظر سے پہچان
سکتی ہین چشم ظاہر سی دیکہہ نہین سکتے اور تیری حقیقت وہ معنی باطن ہی اور جو چیز
اسکی بغیر ہی سب اسکی تابع اور سپاہ اور خدمت گذار ہین ہم اس حقیقت کا نام
دل رکہین گی اور جب دلکا احوال کہینگی تو معلوم کر کہ وہی حقیقت ہمارا مقصود ہی کبہی
اسکو روح کہتی ہین اور کبہی نفس اور ہمارا ارادہ اس دل سی وہ گوشت کا ٹکڑا نہین
کہ سینہ مین بائین طرف رکہا ہی کہ اسکو کچہہ مرتبہ نہین جانور اور مردی کو بہی حاصل
ہی اور ظاہر کے آنکہہ سی اوسکو دیکہہ سکتی ہین اور جو چیز اس آنکہہ کو نظر آتی ہی اس عالم کی ہی جسکو عالم
شہادت کہتی ہین اور دلکی حقیقت اس عالم سی علاقہ نہین رکہتی بلکہ اس عالم مین
مسافر آئی ہی اور وہ گوشت ظاہر اسکا مرکب ہی اور بدن کی اعضا سب اسکی خادم
ہین اور وہ ساری بدنکی بادشاہ ہی خدا کی معرفت اور اوسکی جمال کا مشاہدہ اوسکی صفت
ہی تکلیف شرعی اسپر اور خطاب اسیکی ساتہہ اور عذاب اسی پر ہی سعادت اور شقاوت

اصلی اسی سے علاقہ رکھتی ہی اور بدن ان سب چیزوں میں اسکا تابع ہی اسکی حقیقت
اور صفاتکی معرفت حق کی کنجی ہی ایسی کوشش کرکہ تو اوسکو پہچانی کہ وہ ایک گوہر
بیش قیمت ہی اور وہ گوہر ملائک کی جنس سی ہی اور اوسکا معدن اصلی درگاہ الوہیت
ہی وہین سے آئی ہے اور پہر وہین جاویگے اور یہان مسافرت مین تجارت اور
زراعت کی خاطر آئی ہے دل کی حقیقت اور اسکی صفت خاص کی تحقیق کے باب مین
شریعت نی رخصت نہین دی ہے اسیواسطی جب لوگون نی حضرت رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم سی پوچہا آپ نی شرح نہین کی چنانچہ حق تعالی نی فرمایا ہے وَيَسْئَلُونَكَ
عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي اور تجہسی پوچہتی ہین روح کو تو کہہ روح ہی میری
رب کی حکم سی اس سی زیادہ کہنی کی رخصت نہ ملی کہ روح ازجملہ کارہای الہی ہے
اور عالم امر سی ہی وَلِلّٰهِ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ یعنی اللہ کیواسطی ہی آفرینش اور امر عالم خلق
جدا ہی اور عالم امر جدا ہے وہ چیز جسمین پیمایش اور مقدار وکمیت کو دخل ہو اوسکو
عالم خلق کہتی ہین کیونکہ لغت مین خلق کے معنی تقدیر ہین اور آدمی کے دل کو مقدار
اور کمیت نہین اسواسطے قابل تقسیم نہین اور اگر قسمت پذیر ہوتا جائز تہا کہ اوسکی ایک
جانب مین ایک چیز کا جہل ہو اور دوسری جانب مین اوس چیز کا علم بہی ہو تو ایک
ہی حال مین عالم بہی ہوتا اور جاہل بہی اور یہ بات محال ہے اور باوجود اوسکی کہ یہ
روح قسمت پذیر نہین اور مقدار کو اسمین دخل نہین مخلوق ہے اور خلق پیدا
کرنیکو بہی کہتی ہین جیسا تقدیر کو کہتی ہین پس اس لحاظ سی ازجملہ عالم خلق ہی
اور اِس دوسری معنی کے لحاظ سی عالم امر سی ہی عالم خلق سی نہین کیونکہ عالم
امر اُن اشیا کو کہتی ہین جنمین پیمایش اور مقدار کو دخل نہو پہر جو لوگ کہتی ہین کہ
روح قدیم ہی غلط ہی اور جو لوگ کہتی ہین عرض ہی یہ بہی غلط ہی کیونکہ عرض
بالذات قائم نہین بلکہ تابع ہے اور آدمی کی جان اصل ہی اور سارا بدن اسکا تابع

ہی اس صورت مین جان عرض کیونکر ہوگی اور جو لوگ کہتے ہین کہ روح جسم ہی
غلط ہی کیونکہ جسم قسمت پذیر ہوتا ہی اور جان قسمت پذیر نہین لیکن دوسری ایک
چیز ہی اوسکو بھی روح کہتے ہین وہ قسمت پذیر ہی پر وہ روح جانورون کی ہی اور روح
جسکو ہم دل کہتے ہین خدا کی معرفت کا مقام ہی اور جانورونکو یہ حاصل نہین یہ روح
نہ جسم ہی نہ عرض بلکہ ایک جوہر ہی گوہر فرشتون کی مانند اسکی حقیقت کا جاننا دشوار ہی
اور اسکی شرح کرنیکی رخصت نہین اور ابتدای سلوک مین اس معرفت کی حاجت نہین
کہ راہ دین مین پہلے مجاہدہ اور ریاضت درکار ہی جب کسی نی مجاہدہ اسکی شرط کی ساتھ کیا
تو یہ معرفت کسی سی سنی کی بغیر اسکو حاصل ہوگی اور یہ معرفت اس ہدایت مین داخل
ہی جو حق تعالی نی فرمایا ہی وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
یعنی جو لوگ ہمارے لیے مجاہدہ کرینگی البتہ بتلاوینگی ہم اونکو اپنی راہین اور جس
شخص نی ابہی مجاہدہ تمام نکیا ہو اوس سی روح کی حقیقت بیان کرنے درست نہین
اب اسجگہ جاننا چاہیی کہ یہ جو کیمیای سعادت مین لکہا ہی امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ جس شخص نی ابہی مجاہدہ تمام نکیا ہو اوس سی روح کی حقیقت بیان کرنی درست
نہین اور دوسری جگہہ فرمایا ہی کہ یہ روح نہ جسم ہی نہ عرض بلکہ ایک جوہر ہی گوہر فرشتون
کی مانند اسکی حقیقت کا جاننا دشوار ہی اور اسکی شرح کرنیکی رخصت نہین اور تیسری جگہہ فرمایا
کہ وہ ایک گوہر بیش قیمت ہی اور گوہر ملائک کی جنس سی ہے اور اسکا معدن اصلی درگاہ
الوہیت ہی وہین سی آئی ہی اور پہر وہین جاویگی تو اب جو کوئی ان عبارتون کتاب
کیمیای سعادت کی کو سنتا ہی کہ اسکی شرح کرنیکی رخصت نہین تو آدمی شبہہ مین
ہو جاتا ہی اور حیران ہوتا ہی پہر اس شبہہ کا جواب امام محمد غزالی صاحب نی آپ ہی کتاب
کیمیای سعادت مین دیا ہی وہ جواب یہ ہی باوجود اسکی کہ یہ روح قسمت پذیر نہین
اور مقدار کو اسمین دخل نہین ہی مخلوق ہی یعنی پیدا کی گئی یعنی قدیم نہین ہی یعنی اول

تہتی پہر پیدا کری اور دوسری بات یہ جو امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی کیمیای سعادت کے
عنوان اول مین لکھا ہے کہ ہم اسکی حقیقت کا نام دل رکھینگی اور جب دل کا احوال
کہینگی تو تجہکو معلوم کریگا کہ وہی حقیقت ہمارا مقصود وہی کبہی اسکو روح کہتی ہین اور کبہی
اسکو نفس اب یہان جاننا چاہیی کہ امام محمد غزالی صاحب نی دلکی اور روح کی اور نفس
کی حقیقت ایک کرکے بیان کی ہی اور خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نی بیچ تحقیقات اپنی کے
نفس کو علحدہ کرکے لکہا ہی اور نفس کا فرزند اور روح کا فرزند دلکو لکہا ہی وہ عبارت
تحقیقات خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ کی یہ ہی خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ اپنی کتاب
تحقیقات مین لکہتی ہین اللہ نام خاص ہی واسطی ذات باری تعالے کی نہین وصف
کیا جاتا ہی ساتہہ اس نام کی غیر اوسکا وہی ہی مستحق عبادت کا مطلقاً یعنی ہر حال
مین کسی قسم کی عبادت ہو خواہ عملی ہو خواہ اعتقادی اوسکی سوا کو پوجنا نچاہیی نفس
اور ہوا کی پرستش کو چہوڑ دینا چاہیی اور اوس کی فرمان کی خلاف نکیا چاہیے درست
نہین یہ کہ اوسکی ارادہ مین خلاف ہو جو وہ ارادہ کرتا ہی وہی ہوتا ہی اور پیدا کرنی
کی صفت اوسیکو لائق ہی تجکو چاہیی کہ اپنے دل کو مکان اوسکا بناوی تو اور شیفتہ
اور فریفتہ اوسیکا ہووی تو اور اوسکو اوپر پکڑنی اور مواخذہ اپنی کے قادر جانی تو جب
یہ صفت تجہہ مین حاصل ہو گی تو اوسکی غیر مرضی کے کام کا چہوڑنا تجہپر آسان ہو جائیگا
اور نفس کا سر ساتہہ اس صفت کی کچلے گا اور تو جان رکہہ کہ جو حال تجہپر گذرے
سب اوسکی ارادہ کی موافق ہے تو اپنی جانسی بار دوست کا کہینچی اور دوست
کی طرف کی تکلیف کو دوست رکہے کیونکہ دوست اپنی دوست ہی کو کسیکام سے کے
تکلیف دیتا ہی اور کسی سی سروکار نہین رکہتا اگر موافق فرمان دوست کی تو کام
نکریگا دعوی محبت کا درست نہو گا اور ایک صفت نفس کی بڑی صفتون مین سے
دعوی الہیت کا ہی اسواسطی کہ نفس یہ بات چاہتا ہی کہ خلق اسکی ہمیشہ ثناخوانی کرین

اور حکم اور منا ہي مین اوسکا کہنا مانین اور اوسکي محبت سب چیزون پر اختیار کرین اور اوس سے ڈرتی رہین اور تمام احوال مین اوسکے حکم کو سبکي حکم پر اختیار کرین اور سب حال مین اوسکي مہربانیکی دامن کو پکڑین جیسي کہ حق سبحانہ تعالی ان احکام کا تقاضا اپنی بندون سے رکہتا ہی اور یہ عین دعوی الہیت کا ہی اور جہگڑنا ربوبیت مین اللہ تعالےٰ کی اور یہ فرعوني صفت ہی اور اسکے تئین کوئي شکست نہین دی سکتا سوا ظہور سلطان شریعت کی تب خود پرستي سی خدا پرستي کیطرف آئین اور روح موسی وار دل کو متوجہ شکر نفس کا کری اور سینہ کو تار پود جادو گران ہوا کیسي پہیر لیوسے اور خواہشون نفس کیکو سنقاد شریعت کا کری تو نفس بیچ کافري کی رہی اور ایک بڑي جہلتون نفس کي مین سے غلام بن جانا ہوا اور خواہشون کا ہی نفس ہمیشہ چاہتا ہی کہ مرغوب چیزون اور لذات محسوسہ پر دوڑا اور اپني طبیعت کي مرادون کو بیچ بغل اپنے کی رکہی اور اونکا خواہش کي فرمان برداري کا اپني کمر باندہی اور حق سبحانہ کی ساتہہ ہوا کو معبود ہونی مین شریک کری جیسا اللہ تعالےٰ نے فرمایا افرأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ یعني ایا تونی دیکہا اوس شخص کو جسنی بنایا معبود اپنا اپني خواہش نفساني کو اور اوس سرکش صفت کو نہ دباوی مگر ایک پہلوان کہ وہ صفت ولي کي ہی جسکو معرفت اور زہد کہتی ہین جب تو نی حق سبحانہ کو معبود کر پہچانا اور دل کو غیر کی رغبت اور محبت سی پہیر لیا تب تو عابد باخلاص ہوا اور ایک صفتون ذمیمہ اور لشکرون سینہ نفس کیسے نفاق ہی اکثر حال مین ظاہر نفس کا ساتہہ باطن کے موافق نہین ہوتا اور غائب ہونا اور حاضر ہونا لوگونکا اوسکی آگی یکسان نہین ہوتا سامنی لوگون کی اونکے تعریف اور اظہار دوستي کا کریگا اور پیٹہہ پیچہي برخلاف اوسکی کریگا خالق کے ساتہہ اور خلق کی ساتہہ بیچ مقام تلون یعنی رنگ برنگ ہونیکی ہوتا ہی یعنی کبہي کس رنگ سی پیش آتا ہی اور کبہي کس رنگ سی اور مٹانا اس صفت کا سچائی اور صدق کي صفت سے اور صدق پر مضبوط ہونی

سی میسر ہوتا ہی اور ایک صفات ذمیمہ نفس کے سی ریا ہی اور دکہلانا ہمیشہ نفس
درپی اِس بات کا ہوتا ہی کہ آپکو لوگونکی نظر مین تعریف کی چیزون کے ساتہہ آراستہ
رکہی اگرچہ وہ بات اللہ کی نزدیک مذموم اور بُری ہو جیسی اپنے مال کی کثرت بیان
کرنا اور اوسپر فخر اور بڑائی کرنا اور تکبر کرنا اور لوگون کو دبانا اور بی پرواہوجانا اور جو چیز خلق
کی روبرو بُری ہو اوس سی بچی اگرچہ وہ اللہ تعالی کی نزدیک پسندیدہ ہو جیسی محتاجی
اور بی مقدوری اور مسکینی اور اس بُری صفت نفس کی کو مغلوب اور خراب نکری مگر
معرفت دلکی اور عجز اور حقیری مخلوقات کی تین کر اوسکی تین نیچ غالب ہونی سلطان ہیبت
کی سکیئے دیکہا اور نفس ریاکار کا مانند آگ کی ہی کہ اپنی اچہی صفت کو جو نور ہی ظاہر
کرتا ہی اور صفت بد کو کہ جو جلانا ہی چہپاتا ہی اور یہ دو صفت مذموم یعنے نفاق اور
ریا ہی ساتہہ ان دو صفت محمود کی کہ صدق و اخلاص ہی ویسی دور ہو جاتی ہین جبکہ
جانا تو نی کہ دل بسبب مزاحم ہونی نفس کی جواہر ایمان و توحید و اخلاص اور ثمرات
اونکی سی کہ بیان اونسی قاصر ہی اور یہ حدیث قدسی وَاَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ
مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ترجمہ اور تیار کی
مینی اپنی بندون کی واسطی کہ جو نیکبخت ہین وہ نعمتین کہ نہ دیکہی کسی آنکہہ نی اور نہ سنی
کسی کان نی اور نہ آیا خیال اونکا اوپر دل کسی بشر کی انتہی ان ثمرات بیغایات پر ناطق
ہی باز رہتا ہی پس دلکا پہچاننا اور واسطی مدد اوسکے کی اوپر نفس سے نیچ
ملازمت اہل ریاضت اور ارباب وصول کی دوڑنا اور اونسی تعلیم لینا تاکہ اوکی
سبب سی دلپر اسرار اور حقائق اسمای الہی مکشوف ہو جاوین اور کہل جائین اور
تعلیم ذکر پر مداومت کرنیکی اونسی لینا تا خاصیتین دل کی کچہہ ظاہر ہو جاوین اور
اوسکو خواری بندگی نفس کی سی چہڑاوی سب مہمون اور مقصدونسی اہم اور مقدم
ہی اور معرفت دلکی کا حقہ دشوار ہی اور عبارت اوسکی بیان سی تنگ ہی اور بسبب

ہمیشہ تقلب یعنی بدلتی رہتی اوسکی بیچ اطوار اور احوال کی اور ترقی پاتی اوسکی کے مدارج کمال مین
اس جہت سی اُسکو قلب کہتی ہین اور جو کچھ کہ احوال مواہب الٰہی ہین اور بخششین اوسکی
بی انتہا ہین تقلب اور ترقی دل کی بیچ مدارج کمال اور معارج جمال و جلال ازلی بی نہایت
ہووی اسواسطی کہ اوصاف اور احوال اوسکی بیچ حد اور شمار کی نہ سماوینگی جو کوئی اونکی
گنتی اور حد مقرر کرنی مین کلام کری اگر بیچ حقیقت کی غور کری یقین کرجانی کہ سوا عین کرنی حد
اور اک اور نصیب استوار اپنی کی اُس سی کچھ نہین کیا ہی کتنی ہی غوطہ مارنی والون دریائے
معارف کی نی بیچ دریا معرفت دل کی غوطہ زنی کی لیکن کوئی اوسکی گہرائی اور تہ کو نہین
پہنچا اور احاطہ کنہ عجائب اور غرائب اوسکی کا نکیا اور نہین ہی یہ بات کہ جس شخص نی اوسکا
اثر پایا یا خبر اوس اثر سی دی ہو یا جسکسیکو یہ گوہر بی بہا ہاتہ مین آیا اوسکو طاق اظہار مین کہا
ہو دل انسان کی وجود مین مانند عرش رحمن کی ہی عرش قلب اکبر ہی عالم کبیر مین اور
قلب عرش اصغر ہی عالم صغیر مین اور واسطی دل کی ایک صورت ہی اور ایک حقیقت ہی
جیسی واسطی عرش کی صورت اوسکی مضغہ صنوبری ہی کہ بائین جانب مین بدن کی
رکہا ہی اور حقیقت اوسکی لطیفہ ربانی ہی اور دل منزلہ روح کا ہی اور نفس کا اور نفس اور
روح کی درمیان مین کشاکشی رہتی ہی روح چاہتی ہی کہ نفس کو اپنی عالم مین کہینچ لاوی
اور نفس چاہتا ہی کہ روح کو مطیع کرلیوی اور دونون ہمیشہ اسی کشاکشی اور تنازع مین
رہتی ہین کبہی تو روح غالب ہوتی ہی اور نفس کو مرکز سفلی سی مقام علوی مین کہنچتی ہی اور
کبہی نفس غالب ہوجاتا ہی روح کو اوج کمال سی نشیب نقصان مین کہینچ لاتا ہے اور
دل دونون مین سی تابع غالب کا ہوتا ہے جب تک کہ ولایت کلی وجود کے ایک
پر مستقر رہوی اور دل اوسکی متابعت پر قرار پکڑی اور سعادت اور شقاوت ترتیب پاتی
ہی ان دونون کشش پر اگر سعادت ابدی اور عنایت ازلی پہنچی روح کو مدد توفیق کی اور نئی
رکہین تب روح قوت پکڑی اور نفس کو مغلوب کری اور پریشانی نزاع اوسکی سی رہائی

پاوی اور بالکل نفس سی اعراض کری اور خلاصی پاکر کے بیچ مشاہدۂ حضرت الٰہی کی توجہ
اور اقبال کری اور دل بھی بسبب متابعت روح کی مقام قلبی سی کہ قلب اوسکو لازم ہی
مقام روحی مین ترقی پانی والا اور چھپٹ رہنی والا ہوجاوی اور جابی قرار روح مین قرار پکڑی
اوسوقت نفس بہی پیچھی دلکی اپنی محل و مقام سی کہ عالم طبیعت ہی نکل آویگا اور پیچھی
دلکی کہ فرزند اوسکا ہی جاویگا اور بیچ مقام دلکی پہنچیگا ایسا دل دل مؤمن کا ہی کہ اوسمین ذرہ بہر
کفر و شرک نہین ہوتا ہی اگر نعوذ باللہ معاملہ بالعکس اس مذکور کی ہوجاوی آثار شقاوت
اور غضب ازلی پہنچی اور روح مخذول یعنی خوار اور شکست خوردہ اور نفس منصور اور غالب
ہوجاوی اور قلب اور روح کو اپنی عالم مین کہینچ لاوی روح اپنی مقام سی محل قلب مین جاوی
اور قلب اپنی محل سی مقام نفس مین تنزل کری اور نفس بیچ زمین طبیعت کی اور شریعت سی اعراض
کرنی مین مضبوط ہوجاوی ایسا دل دل کافر کا ہوی کہ سرنگون ہوتا ہی اور تاریکی اور سیاہی
کفر کی اوسکو گہیر لیتی ہی اور اگر تصرف کلی اور ولایت کامل کسی طرف سی نہوا اور فقط کشاکشی
اور تنازع واقع ہو لیکن جانب نفس کی قوت رکھی دل درمیان مین متردد رہتا ہی اور میل
اور رغبت اوسکی نفس کی طرف بہت ہوتی ہی ایسا دل دل منافق کا ہی اور چھٹکارا ان
احوالون سی بہت ذکر کرنی سی ہوتا ہی اور اسی جہت سی کہتی ہین کہ جو کوئی ہر روز ہزار بار کہی
اللہ صاحب یقین ہووی انتہی ملخصًا از انواع از منتخب اور شیخ محمد عاشق پہلتی رحمۃ اللہ
علیہ کہ خلیفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اپنی رسالہ
سبیل الرشاد مین لکھتی ہین وہ عبارت رسالۂ مذکور کی یہ ہی جو کوئی شخص یا اللہ یا اللہ
یا اللہ زبان اپنی سی پڑہا کری اور ملاحظہ کری بیچ وقت پڑہنی کی ایک نور مونہہ اوسکی
سی باہر آتا ہی جب قریب تین لاکھہ کی پورا کری اوس شخص کیتین ایک مناسبت تہا
حقیقت اس اسم کی کہ بیچ عالم ملکوت کی جگہہ پکڑ نیوالی ہی ظاہر ہوتی ہی یہ عبارت خواجہ
محمد پارسا رحمہ اللہ کی لکھی ہی وہ عبارت یہ ہی دل انسانکی وجود مین مانند عرش رحمٰن کی ہی

عرش قلب اکبر ہی عالم کبیر مین اور قلب عرش اصغر ہی عالم صغیر مین یہ عبارت جو خواجہ
محمد پارسا علیہ الرحمۃ نی لکہی عرش قلب اکبر ہے عالم کبیر مین اور قلب عرش اصغر ہے
عالم صغیر مین اس عبارت کو مجمل کہا ہی خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نی اور کتاب ہدایت الاعمیٰ
کی مصنف نی مفصل لکہا ہی وہ عبارت ہدایت الاعمیٰ ایسے ہی جیسکہ حضرات بزرگون
نی فرمایا ہی کہ عالم کبیر ہی اور عالم صغیر عالم کبیر سوای عرش اور کرسی اور لوح
اور قلم اور آسمانون اور زمینون سی ہی اور بیچ اوسکی علم اللہ اور توحید حقیقی اور
تجلیات اور مشاہدہ اور قرب مع لاکا ہی اور رضا اوسکی اور عالم صغیر عرش سی تحت الثریٰ کے
تک ہی اور یہ عبارت جو امام محمد غزالی صاحب نی کیمیای سعادت مین نیت کی حقیقت کے
بیان مین لکہی ہی وہ عبارت یہ ہی اور بندی کی ماخوذ ہونی کی معنی یہ نہین کہ کسیکو
اسپر غصہ آوی اور آپ اسکا بدلہ لیتا ہی کیونکہ جناب کبریا غصی اور بدلہ لینی سی پاک
ہی پر اسکی معنی یہ ہین کہ اس قصد سی جو کیا ہی اسکی دل نی ایسی صفت پکڑی کہ درگاہ
الہی سی دور ہو گیا یہ اسکی بدبختی ہے یہ عبارت امام محمد غزالی صاحب نی کیمیای سعادت
مین مجمل لکہی ہی اور صاحب ہدایت الاعمیٰ کی نی مفصل وہ عبارت ہدایت الاعمیٰ
کی یہ ہی کتاب ہدایت الاعمیٰ مین لکہا ہی کہ ایکدن صوفی ناقص الحال نی اوپر منہ
حضرت امام اعظم صاحب کی طمانچہ مارا اور امام صاحب نی طرف اوسکی دیکہا صوفی نی
کہا کیا دیکہتا ہی تو کہ فاعل حقیقی خدا ہی تو جدائی رکہتا ہی تو یا جسم امام صاحب نی
فرمایا کہ جسم رکہتا ہون مین ای پر دیکہتا ہون مین کہ کسطرح لعنت اوپر تیرے
برسی صوفی نی کہا کسواسطی امام صاحب نی کہا اوس سبب سی کہ ارادہ تیرا بیچ رضا
تیریکی تہا اور بیچ امتحان تیری صوفی نی کہا بیچ اسلام کی ارادہ حق تعالی کا تہا
امام صاحب نی فرمایا کہ تہا پس ای پر اول کدورت دل تیری کی سی نیت پیدا ہوئی
ہی اوپر اوسکی عزم درست کرکے اور اس نیت اور عزم کیتئین کوشش بہی تونی

کی اگر ارادہ رضا حق تعالی کا موافق نیت اور عزم اور کوشش تیری کے ہو ئی تو بیچ عمل کی آوی اور اگر نہین نہ آوی پس بندہ کیتین مواخذہ اوس سی ہے کہ بندہ نہی کر اول نیت اور عزم اور کوشش اوس سی ہی بلکہ ساتھ دعا کی خدا سی چاہتا ہی کہ یہ کام ہوجاوی جیسا کہ بیچ خبر کے ہی کہ بیچ خلافت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک چور کیتین پکڑا حضرت عمر نے فرمایا کہ ہاتھ اسکا کاٹو چور نی کہا کہ یا عمر رضی اللہ عنہ چوری میری ارادۂ خدا سی تھیے یا نہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زبان بہی اسکی کاٹو کہ یہ بیچ الحاد کے ہی الحاد یعنی دین سی پہرنا اور شرح اسکی طویل ہی بیچ کتاب مفتاح القلوب کی جہان قضا و قدر کا بیان ہی لکہا ہی بیچ اوسکی مطالعہ چاہیی کیا انتہی اگر کوئی سوال کری کہ یہ عبارت جو کتاب ہدایت الاعمی مین لکھیے ہی کہ چور نی کہا کہ یا عمر رضی اللہ عنہ چوری میری ارادۂ خدا سی تھی یا نہین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی فرمایا زبان بہی اسکی کاٹو کہ یہ بیچ الحاد کی ہی یہ تو ہدایت الاعمی کی مصنف نی نہین لکہا کہ چور کی زبان حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی کاٹ لی اگر کوئی چور اسوقت مین یہ الفاظ کہی کہ چوری میری ارادۂ خدا سے تھی یا نہین اس بات کے کہنی سے زبان اوسکی شریعت مین کاٹی جائیگی یا نہین جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی فرمایا زبان اسکی کاٹو تو خدا جانی کہ زبان اوسکے کاٹی یا نہ کاٹی اور اس وقت مین امام اعظم صاحب اور امام شافعی صاحب اور امام احمد حنبل صاحب اور امام مالک صاحب راضی ہو اللہ اونسی ان چارون مین سی جس کسی کی مذہب کا آدمی ہووے وہ تحقیق کر لے جسکی مذہب مین یہ ہی اوس مذہب مین اس چور کی زبان کٹتی ہی یا نہین جیسی اوسکی مذہب مین ہو اوسپر عمل کری اور امام محمد غزالی صاحب نی کیمیای سعادت مین یہ عبارت لکھی ہی یہ جو کہتی ہین کہ فلانا مواخذہ مین ماخوذ اور ملعون ہوا اسکی معنی یہ ہین کہ دنیا کا گرفتار ہوا اور خدا سی دور پڑا اس دوری کا سبب

اسي سي اور اسكي ساتهہ اورا سمين بهي پر كسيكو نہ اسكي طاعت كي خوشي ہي نہ اس كي
معصيت سي غصہ تا اس سي انتقام لي ليكن خلائق كي عقل كي موافق ايسا كہا كرتي
ہين جيسي ان اسرار كو سمجها اسي كچهہ شك نہي كہ ان احوال مين دل ماخوذ ہي تو يہ عبارت
امام محمد غزالي صاحب ني يہان مجمل لكهي ہي اور تن كا حال نہ لكہا كہ يہ ماخوذ ہي يا نہين تو اسكي
تفصيل امام محمد غزالي صاحب ني عنوان اول مين لكهي ہي وہ عبارت عنوان اول كي يہ ہي اور دل
كي حقيقت اس عالم سي علاقہ نہين ركهتي بلكہ اس عالم مين مسافر آئي ہي اور وہ گوشت ظاہر كا
مركب ہي اور بدن كي اعضا سب اسكي خادم ہين اور وہ ساري بدن كي بادشاہ ہي خدا كي معرفت
اور اوسكي جمال كا مشاہدہ اسكي صفت ہي تكليف شرعي اسپر اور خطاب اسيكي ساتهہ اور عذاب
اسيپر سعادت اور شقاوت اصلي اسي سي علاقہ ركهتي ہي اور بدن ان سب چيزون مين اسكا
تابع ہي تو يہان اب جاننا چاہيي كہ بدن كو بهي شامل لكہا ہي يعني بدن پر بهي عذاب ہوگا
ميان عبد الله صاحب كي تاليف كتاب انواع كہ پنجابي زبان مين ہي بڑي مشہور
و معروف اور معتبر ہي اوسمين لكہا ہي كہ روح اور بدن دونون پر عذاب ہوتا ہي اور يہ اوسمين
مثال لكهي ہي كہ ايك اندہا تہا اور ايك لنگڑا تہا يہ دونون ايك باغ مين ميوہ چورانے
اور توڑنيكو گئي تهي اندہي ني لنگڑي كو اپني كندہي پر چڑہايا اوسني ميوہ توڑا تو باغ كا مالك
ان دونون كو پكڑيگا اندہا تو آدمي كا بدن ہي اور لنگڑا روح تو اندہي كو تو سوجهتا ہي نہ تہا اور لنگڑا
پيڑ پر چڑہ نہين سكتا تہا جب دونون شريك ہوئي تب ميوہ توڑا اسيطرح روح اور بدن دونون
ملكر عذاب اور ثواب كا كام كرتي ہين تو ان دونون كو خدا عذاب ديگا يا ثواب ديگا يعني نيكي كا بدلہ
نيك ہي اور بدي كا بدلہ بد ہي اور يہ جو كيمياي سعادت مين لكہا ہي وہ عبارت يہ ہي مثلاً جب
ايك شخص مسجد مين معتكف ہوا اسكي ايك نيت يہ ہي كہ مسجد خانہ خدا ہي اور جو شخص وہان
جاويگا گويا خدا سي ملني كو گيا ہي اب اسجگہ جاننا چاہيي كہ امام محمد غزالي صاحب ني مسجد كي
خانہ خدا ہونيكي تفسير نہين كي يا مجمل لكہا ہي اور شاہ عبد العزيز صاحب محدث دہلوي ني اپني تفسير

فتح العزیز مین سورہ بقرہ کی اس آیہ کی تفسیر مین وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ الی آخر
الآیہ مسجد کی خانۂ خدا ہونیکی تفسیر مفصل لکہی ہی وہ عبارت تفسیر فتح العزیز کی یہ ہی کہ نسبت مسجدون
کی طرف خدا کی واسطی بزرگی اور تعظیم کی ہی والا مسجدین بنائی ہوئین آدمیون کی اور جگہ رہنی
موذنون اور امامون کی ہین اور اگر بیچ حقیقت کی ملک الٰہی کی نظر کی جاوی تو تمام عالم
ملک اور خلق اوسکی ہی جیسی کہ دوسری آیت مین فرمایا ہی وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ پس بیچ
نسبت نہین ہی مگر نسبت بزرگی اور تعظیم کی جیسا کہ خانۂ کعبہ کو بیت اللہ اور اونٹنی حضرت
صالح علیہ السلام کی کو ناقۃ اللہ کہتی ہین اور بہید اوسکا یہ ہی کہ ملک اللہ تعالی کی بیچ تمام
جہان کی یکسان ہی ای پر بیچ اس بقاع متبرکہ کی کہ اوس ملک ابتدائی نی ساتہہ ملک دوسری
کی انضمام پیدا کر کی کہ اول ان بقعون کی تئین بیچ ملک آدمیون کی دخل کیا اور آدمی ستہہا
حکم اللہ تعالی کی مالک اونکی ہو کر کی ساتہہ رضا اور رغبت اپنی کی واسطی تقرب الی اللہ کی
اونکی تئین ملک اپنی سی نکال کی واسطی عبادت اور یاد کرنی نام اوسکی کی وقف کیا جیسا کہ
جانور قربانیکی جانورون مین سی پس اس بقاع متبرکہ نی تمام چیزون جہان کی سی ساتہہ اس
وجہ کی امتیاز تمام پیدا کیا اور نسبت انکی طرف اللہ تعالی کی ہوئی اور اقوی ہوئی دوسری جگہون
اور مکانات سی اور اسیواسطی اون مکانات کی تئین واسطی تشبیہ کی بیوت اللہ اور خانہای
خدا نام رکہی گئی تمام ہوئی شرح اس حدیث کی اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یہ جو رسالہ سبیل الرشاد
مین لکہا ہی کہ جو کوئی شخص یا اللہ یا اللہ زبان اپنی سی پڑہا کری اور ملاحظہ کرے
بیچ وقت پڑہنی کی ایک نور موہنہ پڑہنی والی کی سی باہر آتا ہی جب قریب تین لاکہہ کی پورا
کری اوس شخص کی تئین ایک مناسبت ساتہہ حقیقت اس اسم کی کہ بیچ عالم ملکوت
کی جگہہ پکڑنی والی ہی ظاہر ہوتی ہی اور اب یہان عالم ملکوت کی معنی لکہی جاتی ہین
ملکوت پادشاہی و تصرف در چیزی و عالم ملکوت عالم ارواح و عالم ملک اجسام از
منتخب امام احمد حنبل یعنی حنبل جد امام احمد بود نقل از منتخب

اور شروع ہوئی شرح اِس حدیث کی مِن حُسنِ اِسلَامِ المَرءِ تَرکُہٗ مَا لَا یَعنِیہِ یعنی خوبی
اسلام مرد کی سی چہوڑنا اوسکا ہی چیز لایعنی کو خواہ کار عبث ہو یا کلام بیفائدہ ہو حاصل
کلام کا یہ ہی کہ لایعنی اوس باتکو کہتی ہین جس بات کی کرنی سی کچہہ دین کا فائدہ نہو نہ ایسی
دنیا کا فائدہ کہ جس دنیا کو موافق شریعت کی کماتی ہین جبکہ آدمی نے ایسی باتین کرین
کہ یا تو فائدہ اوسکو دین کا ہو یا ایسی دنیا اوسکو حاصل ہو کہ جسمین اوسکو غیر شرع
ہونا نہ پڑی تو ایسی باتین کرنی اوسکی واسطی دین کی باتین ہوئین اور لایعنی باتو نسی
بچا تمام ہوئی شرح اِس حدیث کی مِن حُسنِ اِسلَامِ المَرءِ تَرکُہٗ مَا لَا یَعنِیہِ اور شروع ہوئی
شرح اس حدیث کی لَا یَکُونُ المُؤمِنُ مُؤمِنًا حَتّٰی یَرضٰی لِاَخِیہِ مَا یَرضٰی لِنَفسِہٖ یعنی مومن
نہین ہوتا ہی مؤمن جبتک کہ پسند کری واسطی بہائی مسلمان اپنی کی وہی جو پسند
کرتا ہی واسطی ذات اپنی کی اب جاننا چاہیی کہ صلوۃ مسعودی امام اعظم صاحب کی مذہب
کی معتبر کتاب ہی اور اوس کتاب کی سند بڑی بڑی محققون نی اپنی کتابونمین دی
ہی چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی مشکوۃ شریف کی شرح جو فارسی
کی ہی اوسمین لکہا ہی مصافحہ کی باب مین کہ مصافحہ کف در کف کیا چاہیی اور لکہا ہی
کہ اسیطرح صلوۃ مسعودی مین لکہا ہی اور میان عبداللہ صاحب نی کتاب انواع پنجابی
زبان مین تصنیف کی ہی اور وہ بڑی کامل تہی ظاہر اور باطن کی علم کی اوسمین جابجا یون
لکہا ہی کہ صلوۃ مسعودی مین یون فرماتی ہین اور بہت کتابونمین صلوۃ مسعودی کی سند لکہی
ہی اب اس حدیث شریف کا مطلب سنت و جماعت کا جو مذہب ہی صلوۃ مسعودی کی
عبارت سی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نی جو مشکوۃ شریف کی شرح کی ہی اوس سے
اس حدیث کا مطلب خوب ظاہر ہو جائیگا اور وہ عبارت صلوۃ مسعودی کی یہ ہی مذہب
سنت و جماعت کا وہ ہی کہ بندہ ساتہہ گناہ کی کافر نہین ہوتا ای پر ساتہہ خوار رکہنی
گناہ کی کافر ہوتا ہی اور خوار رکہنا گناہ کا وہ ہی کہ جہوٹ کہوی اور لغو کہوی اور غیبت کری

اور حرام کہاوی اور مومنون کیتین آزار دیوی اور بیچ دل اپنی کی کچھہ ڈر خدا سی اور پشیمانی
اور طلب کرنیوالا مغفرت کا اور افسوس کرنیوالا گناہون سی نہووی اور بہت آدمیون نی کہ ایمان
اپنی کیتین برباد کیا اور اونکی تئین کچھہ خبر نہین اور اسی جگہہ سی ہی کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ نی فرمایا ہی کہ اَکثَرُ مَا یُسلَبُ الاِیمَانُ عِندَ النَّزعِ یعنی اکثر کہ ایمان اونکا نکال لیا جاویگا
اور بیچ وقت نزع کی ظاہر آویگا نہ ایسا ہووی کہ اوسوقت کوئی ایمان ساتھہ برباد دیوی کی
دیوی کہ اوسوقت سب کافر ایمان لاتی ہین ای پر وہ ایمان لانا اونکا فائدہ نہین کرتا ہے
اور اسی پر ساتھہ شومی بہت گناہ کرنیکی اور خوار رکھنی گناہونکی ایمان کو برباد کیا اور اونکی
تئین اوسوقت خبر ہوئی کہ علم الیقین اور عین الیقین ہووی تو اس عبارت صلوۃ مسعودی کے
سی صاف معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی واسطی کوئی چیز پسند کری اور موافق شریعت کی ہووی اور وہ چیز دوسرے
بہائی مسلمان کیواسطی پسند نکری تو یہ گنہگار ہی کامل مسلمان نہین ہے جیسی کہ اس حدیث
شریف مین آیا ہی لَا یَکُونُ المُؤمِنُ مُؤمِناً حَتّٰی یَرضٰی لِاَخِیہِ مَا یَرضٰی لِنَفسِہٖ یعنی مومن
نہین ہوتا ہی مومن جبتک کہ پسند کری واسطی بہائی مسلمان اپنی کی وہی جو پسند کرتا ہے
واسطی ذات اپنی کی تو تاویل اس حدیث کی اسطرح پر ہوئی کہ کامل مسلمان نہین ہوتا ہی
اور اسیطرحکی مضمون کی حدیث کی تاویل شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی مشکوۃ شریف
کی شرحمین باب الکبائر وعلامات النفاق کی فصل اول مین اس حدیث کی شرح
مین لکھی ہی وہ حدیث شریف یہ ہی قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا یَزنِی الزَّانِی
حِینَ یَزنِی وَھُوَ مُؤمِنٌ الی آخرہ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی زنا نہین کرتا ہے
کوئی زنا کرنیوالا بیچ اوس وقت کی کہ زنا کرتا ہی اور حالانکہ وہ مومن ہی یعنی زنا کرنیوالا
بیچ وقت زنا کرنیکی مومن نہین ہی مراد اس سے نفی ایمان کامل کی ہی اور منع کرنا اور سختی کرنا اوپر
ارتکاب زنا کی اور مبالغہ ہی بیچ منع کرنیکی اوس سی یہی تمام ہوا مطلب شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے
کی شرح کا جو شرح کی ہی اس حدیث کی لفظون کی لَا یَزنِی الزَّانِی حِینَ یَزنِی وَھُوَ مُؤمِنٌ

یعنی نہین زنا کرتا ہی کوئی زنا کرنی والا بیچ اوس وقت کی کہ زنا کرتا ہی اور حالانکہ وہ مومن ہی
اور جو فرمایا جب تک کہ پسند کری واسطی بہائی مسلمان اپنی کے ویسا جو پسند کرتا ہی واسطی
ذات اپنی کے اس حدیث شریف کی لفظون کا مطلب ذرا غور کرنی سی مسلمانکو صاف
معلوم ہو جائیگا حاصل کلام کا یہ ہی کہ جو چیز کہ واسطی اپنی پسند کرتا ہی وہی چیز اپنی بہائی مسلمان
کی واسطی پسند کری اب جاننا چاہیی کہ آدمی علم دین کا پسند کرتا ہی اور اوسکو پڑہتا ہی
تو جسقدر اوسنی پڑہا تو اور مسلمانون کو پڑہا دی اور جو کوئی اسپر ظلم کری تو یہ پسند نہین
کرتا ہی اپنی جان پر تو یہ اور مسلمانون پر بہی ظلم نکری اور اسکی مان بہن اور قبیلہ پر اور اسکی
اور عورتین جو رشتی دار اسکی ہین انکو کوئی بد نگاہ سے دیکہی تو اسکو برا معلوم ہوتا ہی
تو یہ اور کسی مسلمان کی مان بہن اور قبیلہ اور جو اوسکے اور رشتی دار عورتین ہین اونکی
طرف یہ بہی بری نگاہ سی نہ دیکہی اور جو کوئی مسلمان اسکی سات حسد بغض کینہ کبر غیبت
بہتان وغیرہ کری تو اسکو بہت برا معلوم ہوتا ہی تو اس مسلمان کو چاہیی کہ اور
مسلمان کی ساتھ یہ کام نکری اور جو کوئی مسلمان اسکا مال اور متاع اور حویلی اور
زمین اور باغ اور ملک اور میراث جو کوئی اس سی چہینی تو اسکو نہایت برا معلوم ہوتا ہی
تو اسکو چاہیی کہ یہ کام ذکر کیی گئی اور مسلمان سی نکرے یعنی اور کسیکا یہ بہی مال اور ملک
وغیرہ نہ چہینی وعلی ہذا القیاس مگر جو کوئی غیر شرع باتین اپنی واسطی پسند کری تو اوسکی
واسطی نچاہیی کہ اور مسلمانون کی واسطی غیر شرع باتین پسند کری اور اونکو رغبت
دلاوی کہ تم بہی ایسی غیر شرع باتین کرو اب یہان ایک اور مطلب ہی اوسکو سمجہ
لیا چاہیی وہ مطلب یہ ہی کہ جو شخص اپنی ذات کی واسطی بہلائی پسند کرتا ہی اور
دوسری بہائی مسلمان کی واسطی بہلائی نہین پسند کرتا اور حالانکہ یہ گناہ کا کام ہی
اور دوسری بہائی مسلمان کی بہلائی نہ پسند کرنیکی بعد خدا کا خوف بہی نہین کرتا اور
خدا کے روبرو نادم اور شرمندہ بہی گناہون سی نہین ہوتا ہی اور گناہ کو خوار جانتا ہی

یعنی ہلکا جانتا ہی تو ایسا آدمی جیسا ن کندنی کے وقت اپنا ایمان برباد کرتا ہے تمام
ہوئی شرح اس حدیث کی لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَرْضٰی لِاَخِیْهِ
مَا یَرْضٰی لِنَفْسِهٖ اور شروع ہوئی چوتھی حدیث کی
شرح اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ آخر حدیث تک حلال الخ
روشن ہے اور حرام بھی روشن ہی اور درمیان ان دونون کی مشتبہات ہی یعنی شبہہ کی
چیزین اب جاننا چاہیی کہ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار مین یہ حدیث لکھی ہی وہ حدیث یہ ہے
ق اَلنُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا
یَعْلَمُهُنَّ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ
فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ کَالرَّاعِیْ یَرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِكُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْهِ
اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِكٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً
اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّهٗ اَلَا وَهِیَ الْقَلْبُ
بخاری اور مسلم مین نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مقرر حلال کہلا ہی اور حرام بھی کھلا ہی لیکن حلال اور حرام کی درمیان دو طرفا ملتی ہوئین
شبہی کی چیزین ہین اونکو بہت لوگ نہین جانتی سو جو شبہو نسی بچا وہ اپنی دین اور آبرو کو
سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسی وہ چرانی والا کہ رمنی
یعنی روکی ہوئی زمین کی آس پاس چراتا ہی قریب ہی کہ کبھی رمنی کو بھی چیرین گی جانو
کہ البتہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہی جان لو کہ خدا کا رمنہ اوسکی حرام کی ہوئین چیزین ہین
جان رکھو کہ بی شک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور
جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہی **فائدہ** یہ حدیث بڑی کام کی ہی
اس مین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیی کہ دنیا کی سب
چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہہ دار جو چیزین حلال ہین وہی قرآن شریف

اور حدیث مین صاف کہی ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین جیسی کہیتی سوداگری مزدوری
گائی بکری اونٹ دودہ شہد میوی جو حرام ہین وی بہی مشہور ہین جیسی ناحق قتل شراب
سود جوا حرام کاری چوری دغابازی جہوٹ اسیطرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتی
ہین جاہل تک بہی اور شبہ وار چیزین ہین یعنی کچہہ حلال سی بہی میل رکہتی ہین اور حرام سی
بہی جیسی کوئی چیز تو اپنی گہر مین پاوی لیکن تجہکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی
اور کی اونکو بہت لوگ نہین جانتی سو اوسکا حضرت نی قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہ
پڑی کہ یہ حلال ہی یا حرام ہی یا عالمون کا اوسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو
اور کوئی حرام تو اوسکو چہوڑ دی ہرگز نکری اسمین دین کا بچاو ہی اسواسطی کہ شاید
وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہ والی چیزون مین آدمی پڑا تو ہوتی ہوتی حرام چیزون مین
بہی گرفتار ہو جاتا ہی تقوی اور پرہیزگاری اسیکا نام ہی کہ آدمی شبہون سی بچی پہر حضرت
نی فرمایا کہ تقوی فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہی یعنی جب دل مین
ایمان رچا اور اوسکی نارضامندیکا خوف جی مین سمایا تو انکہہ کان ہاتہہ پاون سب
خودبخود سنور جاتی ہین اسواسطی کہ دل بادشاہ ہی تمام بدنکا پہر اگر دل ہی بگڑا یعنی حسد کینہ اور
فسق و فجور اوسمین جما تو سارا بدن بگڑا آنکہہ رنڈیان گہورتی ہی کان غیبت اور راگون
کی آواز پر غش ہین زبان لقمۂ حرام چٹ کرتی رہتی ہی موت کا کچہہ غم ہی نہ قیامت کا کچہہ
ڈر الہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور نافرمانی اور اوسنی ہمکو نکال آمین اور باقی شرح
اس حدیث کی تیرہوین مقصد مین جہان حلال کہانی اور حرام اور شبہہ کی چیزون سی
بچنی اور پیٹ کا ربی او شکم کی حفاظت کی بیان مین کتاب منہاج العابدین امام محمد غزالی صاحب
کی سی اس عاجز نی اس رسالہ مین لکہا ہی تفصیل وہان معلوم ہو جاویگا حال حلال
اور حرام اور شبہہ کی چیزون کا تمام ہوا مطلب چارون حدیثونکا جو سنن ابو داود مین ہین
ہین واللہ اعلم بالصواب اب یہان ایک حدیث مظاہر حق سی لکہی جاتی ہی کہ شرح

مشکوۃ شریف کی ہی وہ حدیث مشکوۃ شریف کی یہ ہی جسمین کہ مسلمان کو بغیر عمل کری چھٹکارا نہین حدیث وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا من نظر فی دینہ الی من ھو فوقہ فاقتدی بہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو دونہ فحمد اللہ علی ما فضلہ اللہ علیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن نظر فی دینہ الی من ھو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من ھو فوقہ فاسف علی ما فاتہ منہ لم یکتبہ اللہ شاکرا ولا صابرا رواہ الترمذی

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دو خصلتین ہین کہ جسمین ہون وہ لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر وصابر جو کوئی دیکھی بیچ امر دین اپنی کی یعنی اچھی اعمال کے کرنی مین طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو اوس سی یعنی علم مین اور عبادت مین اور قناعت مین اور ریاضت مین خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ پس پیروی کری اوسکی یعنی صبر کرنی مین طاعتون کی مشقتون پر اور کرنی برائیون کی سی یا تاسف کری اون کمالات پر کہ فوت ہوئی اوس سی اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کی کہ کم ہو اوس سی یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سی مال وجاہ مین پس تعریف وشکر کری اللہ کا بنا بر فضیلت دینی خدای تعالی کی اوسکو اوس پر لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صبر کرنیوالا یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کری اپنی دین مین طرف اوسکے کہ وہ کم ہو اوس سی یعنی اعمال صالحہ مین اور پیدا ہو اوسکو عجب اور غرور وتکبر اور نظر کری اپنی دنیا مین طرف اوس شخص کی کہ وہ زیادہ ہو اوس سی یعنی مال وجاہ مین اور پیدا ہو اوسے حرص وآرزو پس غم کری اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہین لکھتا ہی اوسکو اللہ شاکر اور نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نی فائدہ یعنی بسبب نہ صادر ہونی ایک چیز کی بھی اوس سی دو چیزون ذکر کے گئین مین سی بلکہ برخلاف اوسکی کیا کہ کفران

اور جزع فزع زبان اور دل سی کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی
کامل مؤمن کرتا ہی موجب قول اللہ تعالی کی اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ
ترجمہ تحقیق اِس مین البتہ نشانیان ہین واسطی ہر صبر و شکر کرنی والی کی اور حدیث مین
آیا ہی کہ ایمان کی دو نصف ہین ایک نصف اوسکا صبر ہی اور ایک نصف شکر پس صبر
یعنی روکنا اپنی تئین سیئات سی اور شکر طاعات پر یعنی بجالانا طاعات کا اعضا سی چوتھا
مقصد یہ کہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین سورۂ
مطففین کی تفسیر مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اِس سورۂ کی تلاوت کی
بعد مدینہ کی لوگون سی ارشاد فرمایا کہ خمس بخمس یعنی پانچ چیزین بدلی مین پانچ چیزون کی
ہوتی ہین اور اِس عاجز کو یہ معلوم ہوتا ہی کہ اونکا ظہور دنیا مین ہوتا ہی یعنی کا عاقبت
مین کویلئے قوم سب ملکر عہد شکنی نہین کرتی مگر دشمن اونکی اوپر مسلط کیی جاتی ہین اور
کوئی فرقہ خلاف شریعت کی حکم نہین کرتا اور رشوتین کہا کر حکم شریعت کا تبدیل نہین کرتا
کہ فقر و افلاس اونمین سرایت کرتا ہی اب جاننا چاہیی کہ یہ عبارت جو اسجگہہ لکہی جاتی ہی
سوال و جواب کی یہ عبارت تفسیر فتح العزیز کی نہین ہی تا آخر تک کہ اونمین فقر و افلاس
نی سرایت کی اسواسطی اِس عاجز نی یہ عبارت لکہی کہ تفسیر فتح العزیز کی عبارت
آدمی کی خوب خیال مین آجاوی وہ عبارت یہ ہی یہ جو حدیث شریف مین آیا ہی جو فرقہ
خلاف شریعت کی حکم کرتا ہی اور رشوتین کہا کر حکم شریعت کا تبدیل کرتا ہی تو فقر و افلاس
اونمین سرایت کرتا ہی اگر کوئی سوال کری کہ خلاف شریعت کی حکم کرنی والی اور رشوتین
کہا کر حکم شریعت کا تبدیل کرنی والی اکثر مالدار ہوتی ہین جواب اسکا یہ ہی کہ اول تو یہ
عاقبت مین خوار ہونگی آرام اور آسودگی کسیطرح سی انکو نہوگی اور جو لوگ موافق شریعت کی
حکم کرتی ہین اور رشوتین نہین کہاتی ہین اور خدا کا حکم برقرار رکہتی ہین وہ لوگ وہان پر غنی
ہونگی اور طرح طرح کی اونکی واسطی آسودگی ہوگی اور خوشی ہوگی اور دوسرا جواب یہ ہی

جیسی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نی فرمایا ہی تونگری بدل است نہ بمال یعنی مالدار ہونا سینہ
دلکی ہی نہ ساتہہ مال کی یعنی یہ ارادہ ہی نگرینگی کہ خدا کی راہ مین وہ مال صرف کرین یعنی انکی دل بسبب
لنگال اور خوار ہوتی ہین کہ فقیرون سی بہی زیادہ خوار ہوتی ہین اور اگرکچہہ خرچ کیا تو اپنی بڑائی اور نام کی واسطی جسکہ
بڑائی اور نام کیواسطی خرچ کیا تو خود اونکی واسطی عاقبت مین فقر اور افلاس ہوا اور آسودگی
کسیطرحکی تہوئی ذلت اور تکلیف مین رہی اگر وہ مال اللہکی راہ مین صرف کرین توبھی خدا کی
درگاہ مین مقبول نہوگا اسواسطی کہ وہ مال حرام ہی اور بعضی لوگونکو جو رشوت کہاتی تھی اور خدا کا
حکم تبدیل کرتی تہی اونکو دنیا مین بہی آدمیون نی دیکہا کہ اونکی پاس مال واسباب کچہہ نہ رہا اور
رشوت کہاکر اور خدا کا حکم تبدیل کرکی آسودہ ہوگئی تھی پہر آخرکو اونمین فقر و افلاس نی سرایت
کی اور کسی فرقہ مین زنا اور لواطت رائج نہین ہوئی مگرکہ موت اونپر مسلط ہوتی ہی اور کوئی فرقہ ماپ
اور تول مین نقصان نہین کرتا مگرکہ زراعت اونکی برباد ہوجاتی ہی اور قحط مین مبتلا ہوتا ہی اور
کوئی فرقہ زکوۃ کا مانع نہین ہوتا مگرکہ بارش اونپر بندکی جاتی ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ مقدمہ ماپ
اور تول کا نہایت عمدہ ہی کہ حضرت شعیب ؑ کی قوم پر جو عذاب نازل ہوا تہا اسی گناہ کی نحوست
سی تہا اور علما کو اسکی کبیرہ ہونی مین اختلاف ہی بعضون نی ازراہ مبالغہ کی کہا ہی کہ قصد اس فعل
شنیع کا بہی گناہ کبیرہ ہی اور بعضون نی فرق کیا ہی قلیل اور کثیر مین کہتی ہین کہ اگر نقصان ماپ اور
تول کا چوریکی نصاب کی حدکو پہنچی کہ اس ملک کی تین یہ چیز رائج ہوتی ہین تو کبیرہ ہوجاتا ہی اور اگر
اس سی کم ہی تو صغیرہ ہی تنبیہ الغافلین مین لکہا ہی کہ روایت معتبر مین ہی کہ وحی بہیجی اللہ تعالی
نی حضرت یوشع بن نون ؑ کی پاس کہ ہلاک کرتا ہون مین تیری قوم سی چالیس ہزار نیک کارون کو اور ساٹھ
ہزار بدکارونکو عرض کیا یوشع ؑ نی خداوندا بدکارونکی یہ سزا ہوئی لیکن نیک کارونکا کیا قصور ہی فرمایا ہماری
نافرمانی پروی اونسی ناخوش نہوئی اور اونکی سات کہاتی پیتی رہی الٰہی ہمکو اور جمیع مسلمانونکو
ایسی علم اور ایسی نیت اور ایسی افعال سی جس مین اللہ و رسول کی ناخوشی ہو محفوظ رکہہ
اور وہ علم اور وہی افعال اور وہ نیت جس سی تیری اور تیری رسول کی رضامندی حاصل ہو

ہماری نصیب کراو ہمکو عنایت فرما آمین یارب العالمین بفضلہ وکرمہ وبحرمۃ محمد وآلہ الا
تنبیہ الغافلین کی عبارت اس عاجز نی اسواسطی یہان لکہی ہی کہ اگر کوئی سوال کری کہ زنا
اور لواطت اور کم تولنا اور زکوۃ نہ دینا اور عہد شکنی کرنا اور خلاف شریعت کی حکم کرنا اور
رشوتین کہا کر حکم شریعت کا تبدیل کرنا بعضی کرتی ہین اور بعضی نہین کرتی او وبال سب پر پڑتا ہی تو ہم
اپنی شبہہ کا جواب تنبیہ الغافلین کی عبارت سی معلوم کرلین اور تفسیر فتح العزیز مین
تنبیہ الغافلین کی عبارت نہین لکہی اور اس عاجز نی واسطی وضاحت کی لکہدی ہی تا کہ
فتح العزیز کی عبارت کا مطلب خوب سمجہہ مین آجاوی یعنی تنبیہ الغافلین مین لکہا ہی کہ
اللہ تعالی نی حضرت یوشع پیغمبر سی فرمایا کہ ہماری نافرمانی سی یہ اچہی آدمی بری آدمیونسی
ناخوش نہوئی اور اونکی ساتہہ کہاتی پیتی رہی تو برون کے ساتہہ اچہون پر بہی وبال پڑا تو
اسیطرحسی کوئی قوم سب ملکر عہد شکنی نہین کرتی مگر کہ دشمن اونکی اونپر مسلط کئی جاتی
ہین اور کوئی فرقہ خلاف شریعت کی حکم نہین کرتا اور رشوتین کہا کر حکم شریعت کا تبدیل
نہین کرتا مگر فقر اور افلاس اون مین سرایت کرتا ہی اور کسی فرقہ مین زنا اور لواطت
رائج نہین ہوتی مگر کہ موت اونپر مسلط ہوتی ہی اور کوئی فرقہ ماپ اور تول مین نقصان
نہین کرتا مگر کہ زراعت اونکی برباد ہوجاتی ہی اور قحط مین مبتلا ہوتا ہی اور کوئی فرقہ
زکوۃ کا مانع نہین ہوتا مگر کہ بارش اونپر بند کی جاتی ہی ان لوگون کی ساتہہ بہی اچہی
ہین اور یہ بری کام نہین کرتے مگر انکی ساتہہ کہاتی پیتی رہتی ہین اور خدا کی نافرمانی
جو بری لوگ کرتی ہین اون سی یہ اچہی لوگ ناخوش نہین ہوتی ہین اور اونکی ساتہہ
کہاتی پیتی رہتی ہن اسیواسطی اونپر بہی وبال پڑتا ہی ای مسلمانون ذرا غور کرکے
اسبابات کو سمجہا چاہئی کہ معتبر مریدون جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی نی
اور سوای مریدون جناب سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اور متبع سنت لوگون نی اس
خیر اخواہ سی یہ درخواست کی کہ تم جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی خلفا کو مین

سی ہوا ور اسوقت مین جو کوئی سید احمد صاحب کا مرید یا سوای مریدون جناب سید
صاحب کی اور متبع سنت آدمی جو مکتوبات مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
کی سی یا تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی سی یا رسالہ مائتہ مسائل مولانا محمد
اسحق صاحب کی سی کہ ایک سو بائیس کتابون معتبر اہل سنت و جماعت کی سی بنا ہی اگر کوئی ان
کتابون مذکور کی یا انکی مثل اور کتابون کی سند دیکر شرک و بدعت سی منع کرتا ہی تو کہتی
ہین کہ یہ وہابی ہی چنانچہ دہلی کی علمای معتبرین کو اور محمد آباد عرف ٹونک کی علمای معتبرین
کو مع رئیس کی وہابی کہتی ہین اور رئیس ٹونک پر اسواسطی بدگمانی کرتی ہین کہ بڑی نواب
یعنی امیر الدولہ نواب محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ مرحوم اور خلف الرشید اونکی
وزیر الدولہ نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ مغفور یہ دونون مرید جناب سید صاحب
موصوف کی تھی اور یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ خلف
ارشد و امجد نواب وزیر الدولہ مرحوم سید صاحب ممدوح کی خلیفہ کی مرید ہین اور صاحبزادہ
محمد ابراہیم خان ولی عہد بھی سید صاحب موصوف کی خلیفہ کی مرید ہین اور
نواب وزیر الدولہ امیر الملک محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ نی ایک وصیت نامہ لکھا ہی
جسکا نام وَصَایَا الْوَزِیْرِ عَلٰی طَرِیْقَةِ الْبَشِیْرِ وَالنَّذِیْرِ ہی جو لوگ سنت و جماعت کی مذہب
سی مخالف ہین اونکا رد اوسمین ساتھہ بہت خوبیون کی لکھا ہی اور مسائل بہت عمدہ
عمدہ اوسمین ایسی لکھی ہین کہ جو کوئی اوسکو دیکھتا ہی اور مطالعہ کرتا ہی تو چاہتا ہی کہ اسکو
دیکھتا ہی رہون غرضکہ اوسکی دیکھنی سی سیری نہین ہوتی اور ایک کتاب یمین الدولہ
وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ نی ایسی لکھی اور تالیف کی ہی
کہ تمام حالات پیغمبر صلعم کی اوسمین مندرج ہین اور وہ تفسیر و نیتی اور حدیثون سی اور
فقہ کی کتابونسی اور کتابون معتبر سیر کی سی لکھی گئی ہی اور متفرق حالات حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اور کتابون مین بہی لکھی ہین مگر وہ سب مع مسائل اور فوائد عجیبہ

نامون کی ایک جگہ جمع کسی اور کتاب مین دیکھی مین نہین آئی سوای اِس کتاب کی اور نام
اوسکا قرة العیون فی شرح سرور المحزون رکھا ہی اور مسائل اوسمین عمدہ عمدہ سنت
جماعت کی کتابون سی لکھی ہین تو ایسی ایسی شخصون پربھی بدگمانی کرتی ہین اور یہ لوگ وہابیون کو
اپنی نزدیک کافر جانتی ہین یا فاسق اور سید احمد صاحب کی مرید یا سوای سید احمد صاحب کے مریدون
کی اور متبع سنت نہ وہابیونکی مذہب کی حقیقت سی خبردار ہین نہ اونکی عدل اور انصاف سی اور
نہ اونکی کتابونکی سند دیتی ہین عقیدہ سید احمد صاحب کی مریدونکا وہی ہی جو عقیدہ سنت جماعت
کا ہی اور خدا کی عبادت کرتی ہین اور فرض واجب اور سنت ادا کرتی ہین اور قرآن شریف
اور درود شریف پڑہتی ہین اور اقرار شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شفاعت اور انبیا
اور اولیا اور صلحا اور شہدا کا کرتی ہین ساتہہ اذن اللہ تعالی کی اور معجزات انبیا اور کرامات
اولیا کی کو برحق سمجہتی ہین اور اقرار پہنچنی ثواب عبادت بدنی اور مالی کا مردونکو کرتی ہین یعنی اللہ
کی واسطی کرتی ہین اور اونکی روحکو ثواب بخشتی ہین اور جو ضروریات دین کی ہین اون
سبکا اقرار کرتی ہین اور چارون مذہبون مین حق دائر جانتی ہین اور آپ امام اعظم صاحب کے
مذہب مین ہین اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اٰمنتُ بِاللّٰہِ الی آخرہ تا وازبانی
پڑہتی ہین اسپربھی بعضی لوگ بدگمانی سی کہتی ہین کہ یہ وہابی ہین اب جو کوئی مسلمان
ایسی اعتقاد رکہتا ہی جیسی کہ مذکور ہوچکی ایسی شخص کو تو سنت جماعت کی مذہب مین
وہابی کہتی ہی نہین بلکہ سچا مسلمان اور سنت جماعت کہتی ہین مگر وہی شخص وہابی ہوا
جو ایسی اعتقاد رکہنی والون کو وہابی کہی موافق حکم اس حدیث شریف کی عَنْ
اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ
عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت
کی گئی ہی ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا انہون نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی

نہین گالی دیتا ہی کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق کہکی اور نہین گالی دیتا ہی کسیکو کافر کہکی
مگر رجوع کرتی ہی وہ گالی دینی والی پر جب کہ نہو وہی صاحب اوسکا مقابل اوسکی روایت کی
بخاری نی تو اس سی صاف معلوم ہوا کہ یہی لوگ انکو وہابی کہنی والی وہابی ہوئی نہ
سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید نہ اور متبع سنت نہ اور علمای معتبرین مع صدو
اور نہ رئیس محمد آباد تواب تمکو چاہیی کہ ایک رسالہ لکھو کہ اوس رسالہ کو لوگ سمجھہ کی خدا کی
قہر و عذاب سی بچین اسواسطی اس خیر خواہ نی پانچوان مقصد اس رسالہ مین لکھا اور جو انکی
سوالات تھی اون سب سوالون کی جواب بخوبی لکھی اسواسطی کہ جن لوگون کی اعتقاد غیر شرع
ہین اور وہ اپنی بڑائی چاہتی ہین امیرون اور غریبون سی اور انہون نی عوام لوگون کو بہکا کر
اور مسلمانونکو وہابی کہلا کر سنت جماعت کی فرقہ سی نکالکر کسیکو فاسق کسیکو کافر بنویا
اسواسطی کہ بعضی پڑہی ہوئی غیر شرع اعتقاد رکہنی والی وہابیون کو کافر جانتی ہین
یا فاسق پہر وہی نسبت سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کی طرف یا
اور متبع سنت لوگون پر کرتی ہین اور عوام لوگ انکی تابعداری کرتی ہین وہ بھی انہی کی
طرح یہ بری نسبت کرتی ہین اور انکی وہابی کہنی کا حال حدیث شریف صحیح بخاری کی
سی خوب معلوم ہو گیا اب ای مسلمانون ذرا غور کر کی سنو جبکہ سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون نی یا سوای سید احمد صاحب غازی کی مریدون کی اور متبع سنت
لوگون نی اپنا عقیدہ وہی لکھا جو سنت و جماعت کا عقیدہ ہی جیسا کہ سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کا اور سوای سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کی
اور متبع سنت لوگون کی عقیدہ کا بیان اوپر ہو چکا اور تم سن چکی تو انصاف کرو کہ یہ وہابی
کہتی والی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کو یا سوای سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کی اور متبع سنت لوگون کو وہابی کہکی آپ وہابی
ہوئی خدا ان لوگون کو توفیق دیوی اور برے اعتقادون سے بچیا وے

اب شروع ہوا پانچوان مقصد اور یہ مقصد ملا ہوا اوپر کئی بیان کے ہی اب جاننا ان بیتون کا کہ جناب سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اعتقادکي اور اونکی مریدونکی اعتقادکي اور سوا سید صاحب کی مریدونکی اور متبع سنت لوگون کی اعتقادکي ہین اور بوجہنا ایک تمہید کا اور سمجہنا ایک مقدمہ کا بہت ضرور ہی تو حقیقت حال کي بخوبي تمام دلنشین ہوئي اور وہ بیتین یہ ہین ؎

شروع ہوئی حمد اللہ جل و علی شانہ کي

بول تو آلاف حمد ایزدي
اپني درجي بنائي خاص و عام
جانچنی کو دل دیا سر بات کی
تا کہ غافل ہو نہ بہولی ہمکو بس

جسنی ہمکو سو طرحکي عقل دي
کردیا انسان پہ انعام کثیر
نیک و بد دارین کی حرکات کی
زندگي دي اوسکو چند ایام کی

تہم مخلوق موجودات تمام
جوہر عرفان دیا کیا بی نظیر
دو قدم رکہکر اوسکی پیش و پیا
آزمایش عالم مادام کي

نعت حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہادي کامل امام انبیا
رہ نہ بہولی کوئي موجودات سے
وہ تو ہین دونون جہانکی مقتدا
ہووی اونپر صد درود و صد سلام
بال تک چہوڑا نہ حق اسلام مین

سرور دین شافع روز جزا
جنکا تصدیق رسالت ہی قرآن
متبع اونکا ہی مقبول خدا
کہہ سنایا کر دکہایا خوب سا
سب کلام اللہ کی احکام مین

رہنما بہیجا کہ ظلمات سی
بعد اونکی نور سی ہی جب جہان
نعت اونکي ہی کہ ہوتی تمام
لطف امت پر کیا محبوب سا
بلکہ فرمایا کہ جو افزود سے

میري سنت سی وہي مردود ہی
اور صحیح مسلم مین یہ حدیث ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نی فرمایا مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ يعني جو کوئي نئي بات نکالے ہماری اِس دین مین جو اوسمین سی نہو سو وہ مردود ہی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو شخص پیغمبر کی دین کی کامون مین کہ مقرر کرنا احکام شرع کا ہی اوسمین اپنی طرفسی کوئي نئي بات مقرر کری اور اپني طرف سی ثواب اور عذاب کسي کام مین ٹھہراوی وہ مردود ہی اگر اسجگہ کسیکو یہ وہم گہیری کہ ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نی بہت باتین اپني طرفسی نکالین ہین سو یہ اوسکي کج فہمي ہی اسواسطی کہ اونہون نی جو احکام نکالی ہین سو استنباط کرکی آیات اور احادیث سی نہ کہ اپني طرف سی نعوذ باللہ من ذلک یا جو کوئي یہ کہی کہ بہت مسائل اجماع امت سی ثابت ہین سو اسکا جواب بہي یہ ہی کہ اجماع امت قرآن مجید اور حدیث شریف سی ثابت ہی فقط تو اجماع امت کے نکالی احکام بہي شرع مین درست ہوے

منقبت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

اونکی اصحاب پر ہو جوجان نثار	دین حق مین ہین تمامي نامدار
آل و اہل بیت اور سارے صحاب	ہو جیو اونپر درود بیحساب
حضرت بوبکر بعد اونکی عمر	خاص اونمین جو خلیفہ چار ہین
آپ رحمت اونپہ برساوي خدا	بعد عثمان و علي ہین اے برادر
شان مین جنکي ہی فرمود رسول	سب صحابہ بیچ وہ سردار ہین
سنت نبوي پہ تہي ثابت قدم	سب سے راضي ہووی حق جل و علا
	اونکا دشمن دشمن حق جانیو
	بات یون ہی اسکو بیشک مانیو
	پیروي اونکي بہي ہی ہمکو قبول
	رحمت حق اونپہ ہو جو دمبدم
	تابعین کی بعد تبع التابعین
	خوب ہي ساعي ہي راہ دین

جاننا چاہیی کہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تابعیون مین ہین اور امام مالک صاحب رحمۃ اللہ علیہ تبع تابعیون مین ہین رحمۃ اللہ کي اوپر اونکی امام احمد حنبل صاحب اور امام شافعي صاحب بہي یہ دونون صاحب تبع تابعیون مین ہین رحمۃ اللہ کي اوپر اون کے

تہا اونہونکے دین حق روشن کیا	في سبیل اللہ جانین دین گنوا
آخرش خوف و رجا مین مرگئی	وی کہ خدا خوش ہوی اونسی خدا
عبدیت کی حق کو پورا کرگئی	
متبع تہي سنت خیر الوریٰ	

رنج و راحت مین کبہو مارا ندم	صابر و شاکر تہی در آلام و غم	تا قیامت ہو ہوا نیت ا[illegible]
	پیروی سی اونکی جو کہتا ہی گا	

مدح پیر و مرشد میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ

دین مین جو ہی طریق مصطفے	تہی اوسی پر سید احمد با صفا	صاحب ارشاد ہادی زمان
قرا ہل ہند و سند از مومنان	حاجی حرمین غازیش لقب	محیی سنت تہی وہ عالی نسب
کیا کرون اونکی شجاعت کا بیان	مثل مہر و ماہ ہی سب پر عیان	فخر کرتا ہون جو ہون اونکا مرید
	اونپہ رحمت کر خدایا بر مزید	

یہانسی اون لوگون کا بیان چلا جو اللہ کی ساتہہ اورونکو شریک کرتی ہین

اون بلا مارونکا کیا تکرار ہی	جنکا اولٹا سب چلن اور کار ہی	عقل کی گل ہوگئی اونکی چراغ
کرلیی ماتہونپہ کم بختی کی داغ	تاس ہوا ونکا کہ تعظیم خدا	چہوڑ اوسکو سیکڑونسی دی لگا
آزمایش کی لیی بہیجی تہی سب	ایک کی ٹہرا دئی بہتی سی رب	پاک ہی جو وہ ذات انکی فعل سی
اس شراکت اور حماقت کی سبب	ناردوزخ کو ارادی ٹہن گئی	جو کوئی بندونکی بندی بن گئی
اولیا اللہ جو ہین مقبول رب	انکی سفلہ پن سی ہین جو پاک سب	رحمت حق سی وہ سب محفوظ ہین
اپنی مولا سی بہت مسرور ہین	روز محشر مین خفا ہون اونسی وی	یہان گنوایا دین کو جنکی لیے

	یعنی اولیا اللہ خفا ہونگی اون لوگونسی جنہون نی اللہ کی ساتہہ شریک ٹہیرایا اونکو

سامنی حق کی کرینگی یہ ندا	اور کہین یونکر کہ قوم بی حیا	چہوڑ کر معبود مطلق ذو الجلال
ہمکو کیون پوجتہی یا نا قص خیال	اب ملیگا سزا اس کار کی	جو کہ شرکت تمنی وہان انکہا ...
کام ہوگا اپنی اعمالونکی ساتہہ	جب سے ملنی پہونچیگی دونون کو ساتہہ	مو منونوڈریو ذرا بہر خدا
کیونکہ وہ درپیش ہی روز جزا	سونہہ دکہانا ہوگا اوس اللہ کو	خالق المخلوق شاہنشاہ کو
وعدہ و قول و قسم آئی ہو کر	بندگی کا نقش پیشانی پہ دہر	آہ کیا شرم و حیا جاتی رہی
اپنی وعدہ کی وفا جاتی رہی	کس بلا نی مار ڈالا اپی اخی	ہوش کر کچہہ ہوش کا وقت ہی ابہی

	شب گئی سوتی ذرا بیدار ہو		دن لگا چڑہنی میان ہوشیار ہو	

آغاز تمہید پیروان سنت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر یہ احوال ظاہر اور روشن ہووے
کہ جب جناب مرشد امجد سید احمد صاحب غازی نی ارادہ جہاد کا کیا ہر شہر اور دیار بلکہ ہر کوچہ و بازار
مین ذکر خیر اور شہرہ جہاد کا مذکور رہا پس جبکہ خبر نصرت اثر عشر دینی اہل ولایت کی اور فتح اہل
اسلام کی اوپر کفار بد سرانجام کی ہر خاص و عام کی کان مین پہنچی تب ہر شہر و دیار ہندوستان کی
گروہ گروہ اور قافلہ قافلہ مردم نی ارادہ جان نثاری اور سربازی کا راہ خدا مین کیا تو بعضی دنیا طلبون
نی بسبب محبت و الفت فرزندی اور برادری کی کہ ہر ایک کو ناگزیر ہی واسطی ممانعت بھائی
بیٹی کی اس ارادہ فی سبیل اللہ سی انواع انواع کید اور بہانی تراشی جو فقط ممانعت کارگر نہ ہوئی
تب دوسری تمہیدین مکر و بہانی کی اوٹہائین کہ شاید اس ارادہ سی پہر جاوین اور وہانکی جانی
سی باز آوین کسی بددین نی اپنی دلمین منصوبہ باندہکر یون کہا کہ ای بہائیو ہمنی سنا ہی کہ وی لوگ
کسی مذہب کی مقلد نہین بلکہ مذاہب اربعہ پر طعن کرتی ہین پس تمکو چاہیی کہ ان لوگونسی بجز
نہ اونکی ساتھہ ہوکر مرو نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ بُهتَانِهِمْ ترجمہ پناہ مانگتی ہین ہم ساتھہ اللہ کی بہتان
اونکی سی اھجید بالفتح بمعنی بزرگ تر از غیاث ناگزیر ناچار لاعلاج یعنی بالضرور از غیاث اللغات
او سید احمد صاحب غازی اور اونکی مرید ایسی نہ تہی جیسی یہ کہتی ہین اور کسی نی یون کہا کہ ای دوستو
ہم سنتی ہین کہ وہ لوگ وہابی ہین انبیا اولیا کی شفاعت اور کرامت کی قائل نہین اور جہاد ہی
کہان تم ہرگز ارادہ وہانکی جانی کا نکرو کہین دین سی ہاتہہ دہو بیٹہو سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ
عَظِيْمٌ ترجمہ پاک ہی تو ای اللہ اور یہ بہتان بڑا ہی اور ایسی ہی کسی نی اپنی یار آشنا یا کسی دنیا طلب
سی لالچ دنیا کا دیکر کہلوا دیا کہ ہم اونہین کی پاس سی آئی ہین اور ہم اونسی خوب واقف ہین
وہ تو زیارت قبرون کی سی بہی منع کرتی ہین اور مردون کو ثواب پہنچنی کی قائل نہین نَعُوذُ
بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِهِمْ ترجمہ پناہ مانگتی ہین ہم ساتھہ اللہ کی بدی نفسون اونکی سی علی ہذا
القیاس اسیطرح کی بہت بہتان باندہکر اور طوفان اوٹہا کر لوگونکو راہ حق سی پہیر رکہا لیکن جسکو

بادی برحق نی ہدایت کی اور توفیق دی اونکی روبرو کسی کا کید اور بہانہ پیش نہ چلا چنانچہ مشہور
و معروف ہی کہ اکثر علما اور فضلا اور مشائخ باصفا اور ہزارون مسلمانون نی خدمت ہدایت درجت سید
احمد صاحب غازی کی مین پہنچکر رتبہ شہادت کا حاصل کیا اور بدلی اس زندگی ناپایدار کی حیات
ابدی پائی اور بعضی مسلمان خون شمشیر و خدنگ سی گلگونہ سعادت کا چہری پر ملکر جان بر ہوی اور
غازی کہلائی چنانچہ ابتک ایسی شخص موجود ہین اور جبکہ سید صاحب نی ہندوستان کو خط
لکہی اور ان خطون مین جہاد کی شوق دلانی کی آیتین اور حدیثین جو تہین اور جو سستی کرنی مین
تہین اونکو کہا اور دعوۃ عام کی کیا علما اور کیا فقرا جو علما و فقرا کہ اہل حق تہی او جہاد مین اونکا پہنچنا ہوا
اپنی تقصیر پر نادم اور شرمندہ ہوی اور اللہ سی توبہ کی اور دعا مانگی کہ یا اللہ ہماری تقصیر معاف کراو
جو علما و فقرا کہ اہل دنیا تہی اور دنیا کی لوگون مین اپنی بڑائی چاہتی تہی وہ زبان طعن کی دراز کرتی
تہی اسواسطی کہ اونکا جہاد مین پہنچنا نہوا اونہون نی چاہا کہ آؤ ہم ہی پہلی طعن کرین ایسا نہو کہ
ہمپر کوئی طعن کر بیٹہی کہ یہ کیسی علما اور فقرا ہین کہ جہاد مین شامل نہوئی پہر اونکی طعنونکا آدمی کیا ذکر کری کہ
جو اونکی دل مین آیا سو کہا اور جو زبان پر آتا ہی کہتی ہین مثل ہی کہ تنہا روی پیش قاضی آئی راضی آئی
ترجمہ جو اکیلا جاوی تو آگی قاضی کی آوی تو راضی یعنی جو کوئی اکیلا آگی قاضی کی جاتا ہی تو اپنا
ہی مدعا بیان کرتا ہی قاضی جانتا ہی کہ یہی حق پر ہی جب طرف ثانی آکی اپنا مدعا بیان کرتا ہی تب
قاضی کو کچہہ اور ہی بات کہلتی ہی تو لوگ اکیلی بیٹہی سب کچہہ کہتی ہین اور جب کوئی جواب دیتا ہی تو
چپ رہتی ہین اب جاننا چاہیی کہ مولوی خرم علی صاحب اور مولوی حیدر علی صاحب
دونون مرید سید احمد صاحب غازی کی تہی اگر کوئی جہاد کا مجمل حال چاہی تو مولوی خرم علی صاحب
کی رسالہ کو دیکہہ لی اور جو کوئی جہاد کا حال مفصل چاہی تو مولوی حیدر علی صاحب کی رسالہ کو تلاش
کرلی کہ اوسمین طعن کرنیوالونکی اعتراض کا سوا اور جواب خوب بیان کیا ہی اب اسجگہہ جاننا چاہیی کہ
اس پانچوین مقصد مین اس خیرخواہ نی سید صاحب کی جہاد کی جانیکا حال اور کفار سکہہ کی واسطی جہاد
کی لکہا ہی جب کہ سید صاحب پٹہانونکی ولایت مین داخل ہوی وہان سکہون پر جہاد شروع کیا

اور وہان کی مسلمانون نی سید صاحب کو عشر دینا قبول کیا اور اس خیرخواہ نی تو زمانہ
گذری ہوئیکا حال لکھا ہی اسبات کو چالیس برس گذری اگر کوئی اس خیرخواہ مسلمانون
کی سی سوال کری کہ اور مقصد تو تمنی مفصل لکھی ہین اور جہاد کا حال تمنی اس مقصد مین
مفصل کیون نہ لکھا جواب اسکا یہ ہی کہ اس خیرخواہ نی تو اس رسالہ مین فقہ کی مسائل
لکھی ہی نہین اسواسطی کہ فقہ کی کتابون کی دو جلدین ہوتی ہین ایک جلد مین عبادات
دوسری مین معاملات ہوتی ہین تفسیر موضح القرآن شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کے
اردو مین ہو گئی ہی اور مشکوۃ شریف کی شرح مظاہر حق اردو زبان مین چہپ گئی ہی
اور مشارق الانوار جو حدیث شریف کی کتاب ہی وہ بہی اردو زبان مین چہپ گئی ہی
اور کنز الدقائق بہت معتبر فقہ حنفی مذہب کی کتاب ہی یہ بہی اردو زبان مین ہو گئی ہے
اور اون مین عبادات اور معاملات کا بیان بخوبی لکھا ہی اب ان کتابون مذکور کے
مسائل خواہ نماز روزہ حج زکوۃ نکاح طلاق عتاق جہاد وقف کی ہون یا خرید فروخت وغیرہ
کی انکا لکھنا اس رسالہ مین کچہہ ضرور نہین کیونکہ یہ کتابین ہندوستان مین اکثر جگہہ موجود
اور مشہور ہین جو کوئی چاہی سو تلاش کرکے پڑہ لی اور اس خیرخواہ نی تو سنت جماعت کی
پچپن کتابون معتبر سی اس رسالہ مین چونتیس مقصد لکھی ہین اسواسطی کہ پچپن کتابونسی
ترکیب دیکر ایک رسالہ بنانا اور اوسکو مفصل کرکی لکھنا مشکل تہا سو یہ چونتیس مقصد خدا
کی فضل سی اس رسالہ مین مفصل کرکی لکہدیی اور جہاد کا حال کنز الدقائق و کنز الدقائق
کی شرح مین خوب مفصل لکھا ہی جو چاہی سو دیکہہ لی تو اب ہمکو اس رسالہ مین جہاد کی مفصل
حال لکھنی کی حاجت نہین ہمنی تو سید صاحب کی جہاد کی جانیکا حال اسواسطی لکھا ہی کہ
جب جہاد کو سید صاحب تشریف لیگئی تو ان لوگون کی اقرباؤن نے بہی جانیکا ارادہ کیا
اور انہون نی اونکو منع کیا کسی نی کہا یہ وہابی ہین انکی ساتہہ مت جاؤ اور کسی نی کہا کہ یہ
خیرات کرنیکو منع کرتی ہین مردون کیواسطی اور کسی نے کہا کہ یہ کسی مذہب کی مقلد نہین

وعلی ہذا القیاس طرح طرح کی بہتان باندھکر جنتی لوگون نی وہابی کہکر مشہور کیا اور سنی
تو بہادکی جانیکا حال اسواسطی لکہا ہی کہ سید احمد صاحب غازی اور سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کی مرید اور تبع سنت لوگ وہابی نہین ہین یہ جو وہابی کہتی ہین مسلمانون کو
یہ آپ اونکو کہکر وہابی ہوئی چنانچہ اکی تفصیل کچہ اس رسالہ مین اولکہی گئی ہی اور کچہ آگی لکہی جائیگی
اسی مقصد مین آب آدمی کو چاہیی کہ انصاف اور غور کری اور ان طعن کرنی والونکی باتونکو
ہرگز نہ سنی کہ یہ جو مثل مشہور ہی صاحب الغرض مجنون ترجمہ صاحب مطلب کا دیوانہ ہی وہ
اسکی مصداق ہی پہر جبکہ یہ خبر پہنچی کہ تمام مجاہد کامل عالم بالاکوٹ کی لڑائی مین کفار سکہہ کی
ہاتہہ سی شہید ہوئی اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ عالی مقام کا کچہ احوال معلوم نہوا
شہید ہوئی یا اور کسیطرف رونق افروز ہوی یہ لوگ اس خبر کو اپنی اقوال بد کا تمسک ٹہیراکر
کہنی لگی کہ اگر یہ لوگ راہ حق پر ہوتی تو شکست کاہی کو کہاتی اور ماری کیون جاتی جواب اسکا
یہ ہی سبحان اللہ کیا انصاف اور اسلام ہی کہ جو کوئی راہ حق مین شہید ہووی وہ حق پر نہووی
آب جاننا چاہیی کہ فتح اور شکست بندیکی اختیار مین نہین اللہ کی اختیار مین ہی جسکو چاہی فتح
دی اور جسکو چاہی شکست اور اللہ صاحب نی بہت اہل حق کو شہید کروایا اور رتبہ عالی عنایت
فرمایا چنانچہ مشہور و معروف ہی کہ جناب سید الشہدا نواسہ حضرت خیر الوریٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و
والتسلیمات یعنی قرۃ عینین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہر ہزار اہل کوفہ وغیرہ
نی بخواہش تمام بلایا اور پہر آپ کا ساتہہ نکیا آخر الامر حضرت امام ہمام ساتہہ بہتر
اہل اسلام کی مبتدعون اور بد دینون کی ہاتہہ سی شہید ہوئی اور ہزارون رتبہ
عالی اون کی نصیب ہوئی پہر اگر اسیطرح قدیمہ پر یہ لوگ کہ سراسر متبع سنت اور پیرو
حضرت امام کی تہی واسطی دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جان نثار ہوئی تو کیا نقصان شہادت
مین آیا بلکہ رتبہ اتباع کا کمال کو پہنچا کہ دم واپسین سنت کو نچہوڑا اور اوسی پر کام تمام ہوا اب
آدمی کو چاہیی کہ اپنی دل مین سوچی اور انصاف کری کہ جب امام صاحب کی ہاتہہ مین فتح اور

شکست نہ تھی پھر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ تو انہین کی اولاد مین سی تھی اور انکا
مرتبہ امام صاحب کی مرتبی سی بہت کم پھر انکی اختیار مین فتح اور شکست کیونکر ہوتی فتح اور شکست
کا دینی والا اللہ ہی اپنی حکمت سی جسکو چاہی فتح دی اور جسکو چاہی شکست بدمذہب اور
کفار کی اگر یہان فتح ہوئی تو وہان تو شکست ہی ان لوگون نی کیا بڑا کام کیا کہ ترقی دین
کی واسطی جان اور مال اللہ کی راہ مین نثار کیا ایسی لوگون پر طعن کرنا سراسر خطا اور عاقبت
کی خرابی ہی ای بار خدایا ہر مسلمان کو اس آفت سی بچا اور راہ مستقیم اور سنت حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر چلا آمین ثم آمین تمام ہوئی تمہید اور شروع ہوا مقدمہ مصداق تصدیق
کننده چیزی وآنچہ موافق صدق چیزی باشد از منتخب قرۃ بالضم وتشدید راء مهملہ بمعنی خنکی
وسردی از صراح وکشف ومؤید وبعضی بمعنی راحت وروشنی نوشتہ اند مگر اول اصح وآنچہ در
عرف مردم قرۃ بمعنی مردمک چشم شهرت دارد غلط محض ست ومردم ازین مناسبت غافل اند
کہ چشم را سردی وخنکی موافقت تمام است ودر منتخب بمعنی روشنی چشم ودر لطائف بمعنی روشنی
چشم وخنکی از غیاث اللغات مقدمہ سنا چاہیی کہ عجب طور کا فتنہ اور فساد اس
وقت مین برپا ہی کہ ہر شہر مین بعضی آدمی متبع سنت وجماعت اور تارک بدعت وشرک کو
اور مریدون میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی کو کہ وہ سب تابع سنت محمدیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور ہمہ تابع سنت کو کہ بعضی لوگ وہابی کہتی ہین اور صرف
اپنی ذہن سی اور طبیعت سی ایسی کلام بد اونکی طرف نسبت کرتی ہین کہ وہ کلام نہ کبھی
اون کی دل مین اور نہ کبھی اونکی زبان پر گذری اور حال یہ ہی نہ کبھی اصل کتابون کو
دیکھتی ہین اور نہ اون پیروان سنت سی دریافت کرتی ہین تو اس واسطی خیر خواہ مسلمانون کا
رہنی والا مصطفی آباد عرف رامپور مرتضی خادم الفقرا کہ مرید سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کا ہی چاہا کہ ایسی کوشش کری کہ اپنی ملنی والی اور وہ لوگ کہ خدا عز شانہ اونکو توفیق
دیوی اس فتنہ اور فساد سی بچین اور راہ حق پر چلین تب جتنی رسالی سید احمد صاحب کی مرید تھی

اور ان لوگون کی رسالہ جو سید صاحب غازی کی مریدون سی برخلاف ہین جمع کیی پہر دونون
طرف کی رسالونکا مطالعہ کیا تو بعضی شخصون نی ترجیح دی ہی اپنی رسالونکو سید احمد صاحب کے
مریدون کی رسالون پر اسطرح سی جیسی کہ سید احمد صاحب غازی کی مریدون نی اپنی رسالونمین
یہ مسئلہ لکھا کہ خیرات کرنا خواہ مالی ہو خواہ بدنی ہو یہ خوب ہی اسکا ثواب مردونکو پہنچتا ہی
مگر دن چہلم کا مقرر کرنا اسطور سی کہ اسیدن ثواب پہنچتا ہی اور دن نہین یا اسیدن ثواب
ہی یہ بات غیر جائز ہی تو بعضے لوگ اپنی رسالونمین منطق کی کتابون سی حکماؤن کی تقریر کہیہ
لکہدیتی ہین اور تقریر اونکی دین محمدی مین دلیل نہین ہو سکتی پہر منطق کی دلیل سی ایک
چیز کو ثابت کیا پہر لکہدیا کہ چہلم کا مسئلہ بہی اسیطرح پر ہی اور پہر یہ لکہدیا کہ یہ لوگ خیرات
کرنیکو منع کرتی ہین اور یہ لوگ بہت بُری ہین پہر جو نسبت انکی دلمین آئی برائی کی وہ انکی
طرف لگا دی اور بعضی لوگ اپنی رسالونمین کچہہ منطق کی تقریر نہین لکہتی ہین جو اپنی دلمین
آیا سو لکہتی چلی گئی اپنی رسالہ کو ترجیح دی اور بعضی رسالونمین بزرگون کیطرف سی کچہہ باتین
لکہدیتی ہین کہ فلانی بزرگ نی یہ فرمایا ہی اور فلانی بزرگ نی یہ فرمایا اور ان باتون کی
دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین کچہہ اصل نہین بہلا جو اولیا اللہ ہین وہ غیر شرع بات کب فرماتی ہین مگر
یہ لوگ اونپر بہتان کرتی ہین بعد مرنیکی انکو اپنا حال معلوم ہوگا اور بعضی رسالونمین لکہا ہی
کہ ان چارون مذہبون پر عمل نکیا چاہیی اور یہ نہ سمجہی کہ قیاس مجتہدونکا آیت اور حدیث
سی ثابت ہی سبحان اللہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی کتاب صراط المستقیم
مین چارون مذہبون کی تعریف لکہی ہی اور مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی
کہ نواسہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی ہین اونہون نی بہی اپنی کتاب اربعین مسائل
مین چارون مذہبون کی تعریف لکہی ہی اور کوئی مسئلہ اپنی طرف سی نہین لکہا اور جو کسی
نی سوال کیا تو انہون نی سنت جماعت کی معتبر کتابونکی عبارت سی جواب دیا ہی اور جن
کتابون سی انہون نی جواب دیا ہی اون کتابونکا نام اس مقصد کی اخیر مین لکہا جائیگا

سوال اور جواب کی لکھنی کا طرز اونکا اسطرح پر ہی سوال ادلۂ شرعیہ چند اند جواب ادلۂ
شرعیہ کہ در اصول فقہ می نویسند چہار اند اَلْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْاِجْمَاعُ وَالْقِيَاسُ
كَذَا فِي التَّوْضِيحِ وَالْمَنَارِ وَالْحُسَامِيِّ وَالشَّاشِيِّ وَالْمُسَلَّمِ وَالْبَزْدَوِيِّ وَغَيْرِهَا
مِنْ كُتُبِ أُصُولِ الْفِقْهِ لیکن قیاس آن قیاس حجت است کہ مقرون بشرط باشد موافق
شروط مذکورہ کہ در اصول فقہ مسطور اند و استحسان و استصحاب وغیرہ داخل در قیاس اند
واللہ اعلم اگر در مسئلہ دلیلی باشد کہ یک حکمی را تقاضا می کند و مقابل ان دلیل دیگر باشد بایکم
ازان و حکمی دیگر را تقاضا میکند دلیل اول را قیاس جلی میگویند و دلیل ثانی را قیاس خفی و استحسان
نامند و استصحاب حکم کردن بر شی بچیزیکہ اصل دران شی باشد چنانچہ کسی آبی را در بیابان دید و حال آن
معلوم نیست کہ طاہر است یا نجس اما نظر برانکہ اصل در آب طاہر بودن است حکم کرد کہ این آب پاک است
این را استصحاب میگویند و چنانکہ کسی شخص باشد کہ حال او معلوم نیست و نزد او چیزہا باشند استصحاب
تقاضا میکند کہ این اشیا مملوک او باشند نقل از مائة المسائل کہ تالیف مولوی محمد اسحاق صاحب
محدث دہلوی کی ہی اسیطرح سی سوال اور جواب لکہتی چلی گیی اور جتنی سید احمد صاحب کی مریدونکی
معتبر رسالی ہین یہ مائة المسائل مولوی محمد اسحاق صاحب کی اون سب رسالون کی شرح ہی کہ
جو حق پر تہی ہمنی اونکی رسالون اور کتابون کی سند اس رسالی مین لکہی اور جن رسالون سی
مسلمانون مین فساد پڑتا تہا اونکو چہوڑ دیا ساتہ اس قول مشہور کی خُذْ مَا صَفَا دَعْ مَا كَدِرَ
اب کتاب صراط المستقیم جو میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اور رسالہ مائة المسائل
مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی کا دونون طرف کی رسالی والون کو کافی ہی بدعت اور
شرک کی مسائل مائة المسائل مین مفصل لکہی ہین اور اسیطرحسی تصوف کی مسائل صراط المستقیم
مین اگر کوئی انصاف سی دیکہی اور غور کری اور جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون
پر بہتان کرتی تہی وہ ہمنی اس مین لکہدئی ہین اگر کوئی نیا بہتان اپنی دلسی بناوی تو انہین
بہتانون کی طرح اوسکو بہی قیاس کرلینا چاہیی اب جاننا چاہیی کہ اون کتابونکی سند دیکی کہ جو بنا

مین جو کرنی لگی ہین ساتہہ توفیق اور مدد خدا کارساز کی ایک رسالہ جمع کرون کہ یہ فتنہ اور فساد باطل اور بہتان ہین جو ہیبتین تراکی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کی طرف سی اگر خدا چاہی تو دور ہوجاوین اور قیامت کو کہ اللہ جل شانہ عادل اور جلیسی کا دیسا بدلا دینی والا ہوگا وہ گمان اور بری نسبت کرنی والی عذاب اور تکلیف خدا کی سی محفوظ رہین تو اسواسطی اس رسالہ کو تالیف کیا اور نام اسکا **دافع الفساد ونافع العباد وقاطع الشرک والبدعات** رکھا افسوس کہ اپنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو اپنی جاہلیت سی یہ لوگ نہ سمجہی اور طرح طرح کی دین مین فساد کرنی لگی اور مشکوۃ شریف مین حدیث لکہی ہی وہ حدیث یہ ہی مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ ترجمہ یعنی جو کوئی پکڑ ماری اور عمل کری میری سنت پر وقت فساد امت میری کی تو اوسکو سو شہید ونکا ثواب ہی اور یہی حدیث آگی ساتہہ شرح کی لکہی جاویگی اب جو کوئی مسلمان اس رسالہ کو غور کر مطالعہ کری یا کان لگا کر خوب سنی بدعت اور شرک اور بدگمانی سی نکل کر سیدہی راہ پر آجاوی انشاء اللہ تعالی پہر بہکانی اور بہٹکانی اور غلط سمجہانی کسی عالم بی عمل اور پیر مکر کرنی والی دنیا طلب بی اعتقاد کی سی ہرگز نہ بہکی اور نہ بہٹکی اور ہمیشہ دنیا مین متبع سنت اور تارک بدعت اور شرک کا اور چلنی والا راہ مرضی حق کا ہو اور خالص بندہ خدا کا بن جاوی اور جنت مین اسکی نتیجی اور فائدی اپنی خدا بہت بخشش کرنی والی سی پاوی ای بار خدا برکت اپنی خدائی کی سی ہمکو اور سب مسلمانون کو ایسی توفیق عطا کر کہ وہ سب راہ و رسم خلاف شرع محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی چہوڑ کر اوپر احکم سنت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قائم اور مضبوط ہوجاوین اور اون کتابون قوی اور بہت مستحکم اہل سنت جماعت کی مذہب کی ہین انپر ثابت رہوین اور ضعیف ضعیف مسئلون اور حجتون کو چہوڑ دیوین آمین یا الہ العالمین **ضعیف** یعنی افزون کردن از سنت تمام ہوا مقدمہ اور شروع ہو مطلب خاص یعنی بیان کرنا سوالون کا اور جوابون کا

عجب معاملہ ہی کہ جب جاہلونکو بدعت اور شرک کی کامونسی منع کیا جاتا ہی تو عجب طرح جا

واہی تباہی اعتراض اور سوال کرتی ہین سب خرافات اور رذیل اونکی کون بیان کری مگر
چند سوالون کا جواب یہان لکھا جاتا ہی اگر خدا نی بوجہ دی ہی تو اوسی پر اونکی اور سوالونکا
بہی جواب قیاس کرلینا چاہیی اول جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون
کی خدمت مین یہ عرض ہی اور سوای سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کی
جو لوگ کہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر قائم اور محبت رکہنی والی ہین اور لوگونکو
اوسپر رغبت اور شوق دلانی والی ہین تو تمکو چاہیی کہ بعضی آدمی تم لوگون پر بہتان کرتی ہین
یعنی وہابی کہکر مشہور کرتی ہین پہلی جو تم سمجہانا اونکا شروع کرو تو اونکی بہتانون کا جواب دو
اور اس رسالی کو بار بار اونکی روبرو پڑہکر سناؤ تو امید ہی کہ انشاء اللہ تعالی اونکی دلون سی
بہتان اوٹہانی دور ہوجائینگی اگر اونکی بہتانونکا جواب تمنی ندیا اور موافق شرع کی انکو سمجہانا شروع
کیا تو وہ بہتان اونکی دلون مین پڑی رہینگی اور اونکو سمجہانا فائدہ نکریگا چنانچہ ایک حکایت لکہی
ہی کہ ایک شخص گیا تہا کسی شہر مین وہان کنکوی مین کتا گر پڑا تہا تو لوگ پانی کو نکالتی تہی اور
کتی کو نہین نکالتی تہی تو انہون نی کہا پہلی کتی کو نکالو توپیچہی پانی نکالو جب کنوان پاک ہوگا اسطرح
جب تک اونکی بہتانونکا جواب تمنی ندیا تو اونکو سمجہانا کچہہ کارگر نہوگا اور حق بات تو یہ ہی کہ
ہر آدمی اپنی مذہب کی عالم کی بات سنتا ہی اور اوسپر اعتقاد کرتا ہی جب تمکو یہ لوگ سمجہی کہ ہمارا اور انکا
ایک ہی مذہب ہی تب ہماری بات سنینگی اور اعتقاد رکہینگی اور جب یہ تمکو وہابی سمجہین لی
تو ہرگز ہرگز تمہاری سمجہانی پر کان نرکہینگی پہلا بیان سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کی مریدونپر اور متبع سنت لوگونپر جو لوگ کہ طعن اور بہتان
کرتی ہین اور اونکی طرف وہابیون کی نسبت کرتی ہین اوسکی جواب
مین سوال اول یعنی نادان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدونسی یون
کہتی ہین کہ ایک فرقہ وہابی مکہ شریف مین گذرا ہی اوسکا حال ہمکو کچہہ معلوم نہین تم بیان کرو

گیون کرتیا جواب اسکا یہ ہی کہ جیسی تم اپنی مقتدی سی واقف نہین اسیطرحسی ہم بہی نہین
جانتی مگر اس زمانی مین بعضی نادان جسکو سنتی ہین کہ بدعت اور شرک سی منع کرتا ہی تو کہتی
ہین کہ یہ شخص وہابی ہی ایسی باتین وہابی کرتی ہین اسکا جواب یہ ہی کہ جن باتون سی کہ ہم
تمکو منع کرتی ہین اونکی برائی قرآن اور حدیث اور فقہ کی معتبر کتابون سی بیان کرتی ہین
جو حنفی مذہب کی ہین کہین وہابیون کی کتابونکا نام نہین اور نہ اونکی سند پکڑتی ہین اور
باوجود اسکی تمہارا ہمکو وہابی کہنا جہالت ہی اگر قرآن اور حدیث اور فقہ معتبر کی سند دینی سی تم
ہمکو وہابی کہتی ہو تو معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث اور فقہ حنفی معتبر کی سوا تمہاری کوئی اور
کتابین ہین کہ اونسی تم ہمکو وہابی کہتی ہو اور حالانکہ تم بہی دعوی کرتی ہو کہ ہم حنفی مذہب ہین
پہر تمکو کیا ہوا جو تم اولٹی باتین کرتی ہو اور مسلمانون کو بہکاتی ہو اب یون سمجہا چاہیی کہ جو
مسئلہ قرآن اور حدیث اور فقہ معتبر حنفی مذہب کی سی کوئی متبع سنت تمہاری روبرو بیان کری
تو ہم تمسی پوچہتی ہین کہ تم صرف نحو پڑہی ہو یا نہین اگر صرف نحو پڑہی ہو تو ہاتہہ اونکا پکڑو اور
یون کہو کہ یہ جو تم معنی کہتی ہو یہ ایسی نہین ہین جیسی ہم کہتی ہین ایسی ہین تو وہ تمکو جماعت کثیر
کی سامنی جواب دینگی تو لوگ آپ معلوم کرلینگی کہ تم حق پر ہو یا وہ اور جو تم صرف نحو نہین پڑہی ہو
تو پہر تم کیون ناسمجہی سی تقریرین کرتی ہو اور خدا کی عذاب مین گرفتار ہوتی ہو اگر تم سچی ہو تو اسی
بات پر ہمارا تمہارا فیصلہ ہی اور یہ جو بعضی لوگ سنت وجماعت ہو کر سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ اور اونکی مریدون پر بہتان کرتی ہین تو ہم اُن لوگون کو رافضی نہین کہتی ہین مگر
افسوس وہ شخص مکر اور فریب رافضیون کی سی کرتی ہین جسوقت رافضی سنت وجماعت کی
لوگونکو بہکاتی ہین تو یون کہتی ہین کہ دیکہو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی گہر حضرت سیدۃ النسا
کا جلایا اور بیچ پہلو مبارک اون معصومہ کی ساتہہ شمشیر اپنی کی صدمہ پہنچایا حالانکہ یہ ایسا بہتان
ہی کہ جسکی کچہہ اصل ہی نہین محض رافضیونکا جہوٹ اور افترا ہی تو بعضی نادان اہل سنت وجماعت
کی اس بات کو سنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو برا جانتی ہین یا شکہہ مین پڑجاتی ہین اور ان

رافضیون کی طرح طرح کی کید اور بہتان جو ہم نی یہان لکہی ہین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
محدث دہلوی نی اثنا عشریہ جو رافضیون کی رد مین تصنیف کی ہی اوس مین لکہی ہین اب آ
خیر خواہ مسلمانونکا یون عرض کرتا ہی کہ اصحابون کی تعریف اللہ نی اور اللہ کی رسول نی قرآن
اور حدیث مین فرمائی ہی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عثمان رضی
اللہ تعالی عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ مین سی ہین یعنی قطعی جنتی ہین اور اُن چارون
کی آپسمین محبت دلی تہی اور یہہ بہی یعنی رافضیونکا مکر ہی کہ جبوقت کوئی تعریف حضرت ابو بکر حضرت
عمر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی کرتا ہی تو کہتی ہین یہ خارجی ہی اور جب ان تینون یارون کو
برا کہوالیتی ہین تو اپنی گروہ مین اوسی داخل کرتی ہین اُن رافضیون کی سی مکر اور فریب ان
لوگون نی سیکہین ہین جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدونسی ناحق برخلاف ہین
پہر جس آدمیکا اعتقاد سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ یا اونکی مریدونپر ہوتا ہی پہر یہ لوگ
کسیطرح کا مکر اور فریب دیکر اوسکو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ سی بداعتقاد کردیتی ہین
تب اوسکو اپنی گروہ مین داخل کرتی ہین پہر اونپر غضب خدا کا پڑتا ہی جیسکہ ایک ملک ہی
افغانون کا کہ سمہ اوسکا نام ہی اوس ملک کی رہنی والونپر غضب پڑا اونکا ملک پہلی سکہون نی
لیا پہر اونسی سکہون نی کہا تمنی اپنی مسلمانون کی ساتہہ کیا کیا جو تم اب ہمسی عذر معذرت کرتی ہو
بعد سکہون کی پہر انگریزون نی لیا اب جو کوئی اسطرحکا کام کریگا انشاء اللہ تعالی اوسپر غضب خدا کا
پڑیگا لیکن سوای سمہ کی اور ملکون کی پٹہانون نی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی
ساتہہ نہ تو لڑائیون مین شریک ہوئی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ساتہہ اور نہ پٹہانون
کی نسبت کی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ پر نہ اونکی مریدون پر مگر بعضی قوم پٹہانونکی
نی طمع زر کی سی اور سکہونکی ڈرسی طرفداری سکہون کی کی **دوسرا بیان شجرہ کی بیان**
مین اب اسجگہہ یون جاننا چاہیی کہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اعظم
صاحب کی مذہب مین تہی اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید بہی امام اعظم

صاحب کی مذہب مین ہین مگر سید احمد صاحب علیہ الرحمۃ جب حج کو تشریف لیگئی تہی وہان
اگر کوئی امام شافعی یا امام مالک یا امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہم ان اماموں ذکر کیے گئے
ہوتی کوئی انکی مذہب والا مرید ہوا ہو تو واللہ اعلم اور یہ عاجز مرید سید احمد صاحب غازی رحمۃ
اللہ علیہ کا ہی اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نقشبندیہ طریق مین مرید مولوی شاہ
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید اپنی قبلہ گاہ شاہ ولی اللہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید اپنی قبلہ گاہ شیخ عبد الرحیم صاحب محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید سید عبد اللہ اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید سید آدم
بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید مجدد الف ثانی شیخ احمد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
کی تہی اور وہ مرید خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ امکنگی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید
مولانا زاہد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ عبید اللہ صاحب احرار رحمۃ اللہ
علیہ کی تہی اور وہ مرید مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ
بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید حضرت میر کلال علیہ الرحمۃ کی تہی
اور وہ مرید خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ ابو علی رامتنی رحمۃ اللہ
علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ عارف
ریوگری رحمۃ اللہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ خواجگان خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ کی تہی اور وہ
مرید خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ کی تہی اور وہ مرید خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ کی تہی اور
وہ مرید امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ
کی تہی اور وہ مرید امام ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ کی تہی اور وہ مرید شیخ ابی بکر شبلی رحمۃ اللہ
کی تہی اور وہ مرید حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کی تہی اور وہ مرید شیخ ابو الحسن سری سقطی رحمۃ اللہ
کی تہی اور وہ مرید شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ کی تہی اور وہ مرید امام علی موسی رضا رحمۃ اللہ کی

تھی اور وہ مرید امام موسی کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
کی تہی اور وہ مرید رئیس فقہای تابعین قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور وہ مرید صاحب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کی تہی اور وہ مرید امیر المؤمنین
افضل الخلفای راشدین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تہی اور وہ مرید سید الانبیاء والمرسلین
محبوب رب العالمین احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی اور سلاسل حسنی قادریہ اور
چشتیہ طریق میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کو مولوی شاہ عبد العزیز صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ سی پہنچا ہی اور ہم کیا جانین کہ وہابی کہان ہین اور کون ہین سوال دوم
اور بعضی شخص یون کہتی ہین کہ تفسیر فتح العزیز اور تفسیر سیدی اور راہ نجات اور مائۃ المسائل
کی اعتقاد رکہنی والون اور عمل کرنیوالون سی کیون تکرار کرتی ہین اور سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کی بہی یہی کتابین عمل اور اعتقاد کی ہین پہر ان لوگون سی کیون
مسئلون مین تکرار کرتی ہین جواب اسکا یہ ہی کہ بعضی مسائل اون کتابون کی کہ خلاف
نفس اور عقیدون ان لوگونکی ہین وہ ان مسئلون کو عمل مین لاتی ہین اور انکو بہی کہتی ہین کہ تم بہی
اسپر عمل کرو تو وہ اونسی تکرار کرتی ہین تو اس بات کو اب یون سمجہا چاہیی کہ ایک شخص ایسا
ہو کہ اوس سی کوئی تکرار نکرتا ہو مسئلونمین بلکہ ہر ایک اوسکی بزرگی کا قائل ہو اور وہ کسی مجمع
کثیر مین یہ کہی مسئلے ان کتابون مذکور کی بیان کرے ایک مسئلہ یہ کہ قبرون پر چراغ جلانا حرام
ہی خواہ وہ قبر ولی کی ہو یا شہید کی چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب نی راہ نجات مین لکہا ہی
اور مشکوۃ شریف مین قبرون پر چراغ جلانا حرام لکہا ہی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ نی مشکوۃ شریف کی شرح مین لکہا ہی کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی اون لوگون
پر کہ جلاتی ہین چراغون کو اوپر قبرون کی ساتہہ قصد تعظیم کی اور نزدیک بعضون کی حرام ہی اگر
قصد تعظیم کا نہو بسبب اسراف کی اور ضائع کرنی مال کے اور بعضی کہتی ہین کہ اگر اوسجگہ راہ گذر
آدمیونکی ہو یا چراغ کی روشنی مین کچہہ کام کرتی ہون جائز ہی اور بیچ اس صورت کی چراغ

جلانا قبر کی سبب سی نہین ہی بلکہ دوسری کام کی سبب سی ہی کہ بیچ اوسکی قبر مقصود نہین
ہی انتہی اور ایک مسئلہ یہ ہی کہ جانور جو ذبح کری اوسمین تقرب اور تعظیم اللہ کی چاہیی اگر سوا
خدا کی اور کسیکی تعظیم اور تقرب اوس جانور مین ہوئی تو حرام ہی کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب
محدث دہلوی نی استفتای ذبیحہ مین ساتہہ سند کتب معتبرہ مثل تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری اور مجمع
اور فتاوی مطالب المومنین اور کتنی کتابون سی حرام لکہا ہی اور اگر اللہ کی نام کا ٹہیرا کر ذبح کری
اور ثواب اوسکا کسیکی ارواح کو بخشی تو روا ہی اور ایک مسئلہ یہ ہی کہ مصافحہ بعد فجر اور عصر کے
خاص کرنی اور ایسی ہی معانقہ یعنی ملنا دن عید کی مکروہ ہی مگر جو سفر سی آوی تو اوس سی ملنا درست
ہی مولانا محمد اسحاق صاحب نی کتاب مائۃ المسائل مین لکہا ہی اور ایسی ہی ایک مسئلہ یہ ہی
کہ مائۃ المسائل مین پہول ڈالنا اوپر قبرون کی منع لکہا ہی ساتہہ سند عبارت شیخ عبد الحق محدث
دہلوی قدس سرہ کی کہ وہ بڑی حنفی مذہب تہی اور ایسی ہی ایک مسئلہ یہ ہی کہ مائۃ المسائل مین
طواف کو سوای خانہ کعبہ کی حرام لکہا ہی ساتہہ سند عبارت بحر الرائق کی اور شرح مناسک ملا علی قاری
رحمۃ اللہ علیہ کی اور کئی کتابون سی اور دف اور مزامیر کی ساتہہ راگ سننی حرام کہی چنانچہ مائۃ المسائل
مین لکہا ہی جیسی یعنی لوگ جو سو مین دف اور مزامیر سی راگ سنتی ہین تو یقین ہی کہ اکثر لوگ
اوسیوقت اوس شخص کی بزرگی سی انکار کرینگی اور اوسکی معتقد نہونگی اور کہینگی کہ یہ وہابی ہی
اور یہ کہنا ہمارا بسبب بدگمانی کی نہین جو چاہی سو آزمالی کیونکہ بدگمانی اوسی کہتی ہین کہ جو اوسمین
ظاہرا ایک چیز نہو اور دوسرا اوس چیز کا گمان اوس مین کری اور یہان یہ بات نہین جو کوئی یہ
مسئلی بیان کری اوسکو آدمی یہ لوگ وہابی کہتی ہین پہر اگر وہ شخص کیسی ہی عبادت کری فرض
و سنت ادا کری اور قرآن مجید اور درود شریف پڑہی اور اقرار شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور شفاعت اور انبیا اور اولیا صلحا شہدا کا کری ساتہہ اذن اللہ کی اور معجزات انبیا اور کرامات
اولیا کا قائل ہو اور اقرار پہنچنی ثواب عبادت بدنی اور مالی کا مردون کو کری یعنی اللہ کی واسطی
کری اور اونکی روح کو ثواب بخشی اور جو ضروریات دین کی ہون اون سبکا اقرار کری اور چارون

مذہبون مین حق دائر جانی اور آپ امام اعظم صاحب کی مذہب مین ہوئی اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ اور آمنت باللہ الی آخرہ باواز بلند پڑہی اسپر بھی اکثر بدگمانی سی کہین گی یہ وہابی ہی اب جو کوئی
اس سمجہانی پر بھی بدگمانی کری تو وہ جانی اللہ عادل ہی ہان اگر کوئی شخص مخالفت کری چارون
مذہب سی اور طعن مجتہدون پر پہر اگر وہ شخص ہزار بار دعوی جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
علیہ کی مریدی کا کری تو وہ اس دعوی مین جہوٹا ہی اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ سی
برخلاف اس واسطی کہ جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی کتاب صراط المستقیم
مین چارون مذہبون کی تعریف لکہی ہی اور فرمایا ہی کہ رواج اونکا تمام اہل اسلام مین ہی بہت
اور اچہا ہی اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ آپ بھی حنفی مذہب تہی اور یہی عمل سید احمد
صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدونکا اور مائۃ المسائل کی ہی اور اوسمین سند کتب حنفیہ سی دی ہی
اور حقیقت چارون مذہبون کی بخوبی تحقیق کی ہی اور وہ عبارت مائۃ المسائل کی یہی اتباع مذاہب
اربعہ بدعت نیست نہ سیئہ نہ حسنہ بلکہ اتباع آنہا اتباع سنت است زیرا کہ اختلاف در مذاہب اربعہ
یا اختلاف صحابہ است و در اقتدار اختلاف صحابہ حدیث اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِہْتَدَیْتُمْ
وارد است یا اختلاف مذاہب اربعہ اختلاف قیاس است و حجیتہ قیاس از نصوص ثابت است پس
اتباع ایشان اتباع نص است و نیز اختلاف درین مذاہب اربعہ اختلاف ظاہر حدیث و استنباط
حدیث است بعضی بظاہر حدیث تمسک می کنند و بعضی عمل باستنباط حدیث چنانچہ حدیث صحیح بخاری
و مسلم وغیرہ مذکور است کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقتیکہ مردمان را سوی بنی قریظہ فرستادن فرمودند
کہ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ بعضی مردمان در طریق نماز عصر خواندند بنابر
آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را منظور بود کہ در رفتن تاخیر نکنند نہ آنکہ نماز را فوت از وقت کنند
و بعضی بموجب ظاہر لفظ حدیث در طریق نخواندند تا آنکہ در بنی قریظہ رسیدند و وقتیکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم شنیدند بر احدی انکار نفرمودند پس عمل بہر دو طور جائز شد ہمین طور است اختلاف در مذاہب اربعہ
پس چگونہ بدعت خواہد شد پس ہرگز مقلد ایشان را بدعتی نخواہند گفت زیرا کہ تقلید ایشان تقلید حدیث

لوگون کی آگی پڑہتی ہین اور سعی اونکی غلط سمجہاتی ہین اور لوگونکو راہ حق سی پہیرتی ہین توپہر وہ لوگ
سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی خلیفہ یا مریدسی سوال کرتی ہین کہ تقویۃ الایمان مین
بعضی شخص انبیا اولیا کی حق مین نسبتین بری بتلاتی ہین پہر وہ لوگ یہ کہتی ہین آپ سی یا کسی کی
سکہائی سی کہ مولوی محمد اسمعیل صاحب اتنی بڑی عالم تہی کہ اونکا علم لوگون پر مشہور ہی اور اونکی
کتاب پر بعضی لوگ طعن کرتی ہین کچہ اسطرحکی عبارت انہون نی اپنی کتاب مین نہین لکہی جس سی
طعن کرنی والونکا طعن اوٹہہ جاوی تو جواب اسکا یہ ہی کہ ہم مرید جناب مرشد کامل خلاصہ
سادات کرام میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہین اور مذہب مین امام اعظم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی ہین ہان مولوی محمد اسمعیل صاحب ہماری پیر بہائی ہین اور اونسی اکثر لوگ بسبب
منع کرنی شرک وبدعت کی عداوت رکہتی ہین ہم واسطی دفع فساد کی عبارت کئی مقام تقویۃ
الایمان کی لکہتی ہین اُس سی صاف معلوم ہو جائیگا کہ تقویۃ الایمان مین لفظ بی تعظیمی کا نہین اگر کوئی
دشمن دین کا بسبب کج فہمی اپنی کی اوس کتاب مین الفاظ بی تعظیمی کی نکالی تو اوسکی قول کا کیا اعتبار بہت
سی بدمذہبون بی دینون نی دین مین فساد ڈالنی کی واسطی دین کی کتابون مین اسپنے طرف
سی کچہہ ملا دیا ہی ایسی ہی اس کتاب مین کسینی ملادیا ہو جسکو خدا نی علم دیا ہی وہ پہچان لیتی
ہین کہ یہ بات کسی بدمذہب نی لگادی ہی اس کتاب مین اور وہ عالم پہچانتی ہین کہ اس
کتاب کا مصنف اہل سنت وجماعت ہی اور تقوی دار وہ ایسی بات اپنی کتاب مین کبہی نہ
لکہتی کہ مخالف قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کی ہووی مگر کسی بدمذہب نی
اس کتاب مین اپنی طرف سی یہ بات لگادی ہی توپہر اسواسطی وہ عالم مشہور کردیتی ہین
کہ فلانی کتاب مین فلانی بات کسی نی اپنی طرف سی لگادی ہی اس بات سی تم خبردار ہوجاؤ کہین غلطی مین نہ
آجاؤ ایسی ہی ہم تمکو تقویۃ الایمان کی حال سی خبردار کری دیتی ہین اگر کوئی انصاف کری اور غور
سی دیکہی اور عداوت سی نہ دیکہی تو انبیا اولیا کی اس کتاب مین تعظیم ہی اور غیر تعظیمی نہین
ہان البتہ خدا تعالی کی سی تعظیم نہین اور خدا تعالی کی سی تعظیم کسی کی نہ کی چاہیی اسواسطی کہ شرع مین

درست نہین اور جس عبارت سی کہ طعن کرنی والونکا طعن اوٹہہ جاوی وہ یہ عبارت ہی جو تقویۃ الایمان
مین لکہی ہی بلکہ آدمی ویسی تعظیم کری جو اللہ تعالی نی تبلائی ہی اور شرع مین جائز ہی انتہی اب جو
کوئی ایسی تقویۃ الایمان لاویگا کہ جس مین اللہکی تبلائی تعظیم نہوگی اور شرع مین جائز نہیگی تو ہم ویسا
تقویۃ الایمان کو کہین گی کہ یہ مولوی محمد اسمعیل صاحب کی نہین تم اپنی طرف سی بنالائی ہو اور تقویۃ
الایمان کا حال یون جاننا چاہیی کہ بعضی لوگون نی بسبب عداوت صاحب تقویۃ الایمان کی کچہہ
کم و بیش نکردیا ہو اور جو تقویۃ الایمان مولوی محمد اسمعیل صاحب کی تصنیف ہی اوسمین کوئی مقام ایسا
نہین جیسا کہ یہ لوگ بہتان کرتی ہین اسواسطی کہ تقویۃ الایمان مین یہ عبارت ہی سب سی بہتر راہ
یہی ہی کہ اللہ اور رسول ہی کی کلام کو اصل کہی اور اوسکی سند پکڑلی اور اپنی عقل کو کچہہ دخل نہدیا
انتہی سبحان اللہ کیا خوب عبارت مولوی اسمعیل صاحب نی اپنی کتاب تقویۃ الایمان مین لکہی ہی
کہ سب سی بہتر راہ یہی ہی کہ اللہ اور رسول ہی کی کلام کو اصل کہی اور اوسکی سند پکڑلی اور اپنی عقل کو
کچہہ دخل نہدیجی اب جاننا چاہیی کہ اللہ کا کلام قرآن ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام حدیثین
ہین اور سب علماء پر ظاہر اور مشہور ہی کہ اجماع امت اور اجتہاد مجتہدون کا یہ دونون حدیث شریف
سی ثابت ہین پس جو مسائل کہ اجماع اور اجتہاد سی ثابت ہوئی اونپر عمل کرنا بہی ثابت ہوا اسیواسطی
ہمنی لکہا ہی کہ کوئی نادان یون نسمجہی کہ دلیلین تو شریعت کی چار ہین ایک تو قرآن شریف دوسری
حدیث شریف تیسری اجماع چوتہی اجتہاد اور مولوی اسمعیل صاحب نی دوہی دلیلونکو لکہا ہی یعنی قرآن
اور حدیث اجماع امت اور اجتہاد مجتہدون کی واسطی کیون نہ لکہا تو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ دونون
دلیلین بہی قرآن اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سی ثابت ہین اگر کسیکو شک باقی
ہوئی تو مصنف تقویۃ الایمان یعنی مولوی محمد اسمعیل صاحب نی رسالہ ایضاح الحق جو مولوی محمد اسمعیل
صاحب کا مشہور اور معروف ہی اوسمین ظاہر کرکی استنباط اور اجماع کو درست لکہا ہی اوس عبارت
سی صاف معلوم ہوا کہ یہ جو چارون دلیلین شرعی ہین انسی جو مسئلہ ثابت ہووی تو وہی مولوی
اسمعیل صاحب کا مذہب ہی اگر کوئی عداوت سی ان چارون دلیلون کی برخلاف کوئی مسئلہ

مولوی محمد اسمعیل صاحب کی کتاب تقویۃ الایمان مین داخل کری تو اوسیوقت کھلجائیگا کہ یہ مسئلہ
مولوی صاحب کی مذہب سی برخلاف ہی کسی شخص نی اپنی طرف سی لکھدیا ہی اور مولوی صاحب پر تہمت
لگائی ہی اور جو تمکو کسی مقام پر شبہہ ہو تو کسی عالم معتبر سی پوچھو اگر وہ تمہین سمجھاوی تو بہتر ہی والا کاتب
کی غلطی جانو یا یون سمجھو کہ کسی نی عداوت سی داخل کیا ہی۔ مولوی محمد اسمعیل صاحب نی لکھا ہی سو اسواسطے
کہ وہ تو خود اپنی کتاب مین لکھہ گئی کہ آدمی ویسی تعظیم کری جو اللہ تعالی نی بتلائی ہو اور شرع مین جائز ہو
پس مسلمانونکو چاہیی کہ کسی مسلمان پر بدگمانی نکرین خصوصا ایسی عالم پر کہ حاجی غازی حافظ محدث
مفسر تابع سنت قامع بدعت تارک الدنیا راضی برضای خدا ہو یہان تک کہ راہ خدا مین کفار سکھہ
کی ہاتہہ سی بالاکوٹ کی لڑائی مین **سید احمد صاحب** غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ساتہہ شہید ہوئے
ایسی شخص پر بدگمانی کرنی نہایت بیجا ہی بلکہ عاقبت کی خرابی ہی ہمنی دفع فساد کردیا آگی تم جانو اب
تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف نسبت
ہو یا اور پیغمبرون کی یا اصحابون کی یا بزرگون کی یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبرکات کی تعظیم ہو ویسی
چاہیی کہ جو اللہ نی بتلائی ہو اور شرع مین جائز ہو اس عبارت تقویۃ الایمان کی سی طعن کرنیوالون
کا طعن اوٹھہ گیا اور مولوی محمد اسمعیل صاحب کی تقویۃ الایمان مین ایسی تعظیم کی لفظ لکھی ہین کہ
تم ہرگز اوس سی زیادہ نپڑھ سکوگی وہ تعظیم کی لفظ یہ ہین ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری جہان
کی سردار ہین کہ اللہ کی نزدیک اونکا مرتبہ سب سی بڑا ہی اور اللہ تعالی کی احکام پر سب سی زیادہ
قائم ہین اور اللہ تعالی کی راہ سیکھنی مین سب اونکی محتاج ہین ان معنون کر اونکو ساری جہانکا
سردار کہنا چاہیی بلکہ ضرور یون ہی جاننا چاہیی انتہی اور دوسری مقام مین یہ لکھا ہی یعنی
سب اولیا انبیا کی سردار پیغمبر خدا تہی اور لوگون نی اونہین کی بڑی بڑی بیخبری دیکہی اور اونہین
سی سب اسرار کی باتین سیکہین اور سب بزرگونکو اونہین کی پیروی سی بزرگی حاصل ہوئی انتہی اور تیسری
مقام مین اوسی کتاب مین لکھا ہی سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
انتہی اور اوسی کتاب مین اور کئی جگہہ تعظیم کی لفظ لکھی ہین یہ عبارتین تقویۃ الایمان کی دیکہکر بہت

تقویۃ الایمان پر طعن کرے تو مولوی محمد اسمعیل صاحب سے کمال عداوت رکھتا ہے خدا اوسکو ہدایت
کرے اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ویسی ہی چاہیے کہ آپ کی جناب
عالی کی مناسب ہو اور پر ایسے ہی اور پیغمبروں اور اصحابوں اور بزرگوں کی درجہ بدرجہ چاہیے جیسے آپ
جو تم کسیطرحکا طعن کروگے تقویۃ الایمان پر تو ہم تمہارے طعن کا جواب تقویۃ الایمان ہی کی عبارت سے
دینگے اور ہم تمسے پوچھینگے کہ جس بات پر تم طعن کرتے ہو یہ بات موافق قرآن اور حدیث کے ہے یا نہیں
اگر تم کہوگے کہ یہ بات موافق قرآن و حدیث کے نہیں ہے تو اسواسطے ہم تقویۃ الایمان کی عبارت پر طعن
کرتے ہیں تو اسکے جواب میں ہم تمسے یہ کہتے ہیں صد آفرین تمہارے اوپر تمنے بہت اچھا کہا کہ ہم اس
بات پر طعن کرتے ہیں کہ یہ بات موافق قرآن شریف اور حدیث شریف کے نہیں ہے اس تمہارے کہنے سے
صاف معلوم ہوا کہ تمہارا اور مولوی محمد اسمعیل صاحب کا ایک ہی مذہب ہے تو اب ہم تمہارے آگے یہی عبارت
پڑھینگے جو تقویۃ الایمان میں لکھی ہے وہ عبارت یہ ہے سب سے بہتر راہ یہی ہے کہ اللہ اور رسول
ہی کے کلام کو اصل رکھیے اور اسیکی سند پکڑیے اور اپنی عقل کو کچھہ دخل نہ دیجیے آپہی تو تمہارا یہ طعن لغو ہے اسیطرح سے
جو تم تقویۃ الایمان پر طعن کروگے تو ہم تمکو یہی جواب دینگے تمہارا طعن کرنا لغو ہوتا چلا جاویگا انشاء اللہ تعالی
اور یہ بات تمسے کہ جو بات قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس مجتہدوں کے سے برخلاف ہے اور پھر
کوئی ہٹ کرے یعنی اڑ جاوے کہ یہ بات ایسی ہی ہے یہ طریق مسلمانوں کا نہیں ہے یا کوئی کہے کہ
یہ بات قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس مجتہدوں کے سے درست ہے اور کوئی کہے کہ یہ بات بدعت
ہے یہ بھی طریقہ مسلمانوں کا نہیں ہے اور یہ بات جو ہمنے لکھی ہے سو تقویۃ الایمان میں کسی نے کوئی بات
بڑھا دی ہو اسواسطے ہمنے لکھا ہے کہ بعضے لوگ اونپر بہتان کرتے ہیں اور یہ بھی ہمنے نہیں لکھا کہ اس تقویۃ
الایمان میں کسی نے کوئی بات بڑھا دی ہے اسواسطے کہ تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ سب سے بہتر راہ یہی
ہے کہ اللہ اور رسول ہی کے کلام کو اصل رکھیے اور اپنی عقل کو کچھہ دخل نہ دیجیے اس عبارت تقویۃ الایمان
کے سے صاف معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ بہتان کرتے ہیں مولوی محمد اسمعیل صاحب پر ایسے تو بہتان کوئی
کرتا ہے نہیں کہ اللہ اور رسول کے کلام کو اصل رکھیے اور اسیکی سند پکڑیے اور اپنی عقل کو کچھہ دخل نہ دیجیے کہ سوا سے

چیز پر بہتان کرتی ہین کہ کسینی ادسمین عداوت سی ملادیا ہوگا سوا قرآن شریف اور حدیث شریف کے حکم کی اور تقویۃ الایمان مین جابجا سند قرآن اور حدیث سی دی ہی اگر کوئی انصاف کری تو پہر طعن کرنیوالونکا طعن کہان ہا مگر بہتان مولوی محمد اسمعیل صاحب پر جو کوئی کری تو وہ جانے اللہ جل شانہ عادل ہی **سوال** اور بعضی جاہل یون سوال کرتی ہین کہ تم اور لوگونکو مشرک کیون کہتی ہو **جواب** اسکا یہ ہی کہ ہم نہ عالم کو مشرک کہین نہ جاہل کو مگر جن باتون کی کرنی سی آدمی پر شرک ثابت ہوتا ہی موجب قرآن اور حدیث کی اور تفسیر اور فقہ کی معتبر کتابون کی تو البتہ ہم اوس آدمیکو منع کرتی ہین کہ ایسی باتین نکرے جن باتون سی تجہپر شرک ثابت ہووی اور ہم تو سوا خدا کی اور کسیکی عبادت سی منع کرتی ہین جیسکہ قرآن شریف مین اللہ تعالی نی کافرونکو بتون کی عبادت سی منع کیا ہی ویسا ہی یہود و نصاری کو اولیا انبیا کی پرستش سی منع کیا ہی چنانچہ سورۂ برائت مین فرمایا ہی اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ **ترجمہ** ٹہیرا لیا انہون نی مولویون کو اور درویشونکو مالک اپنا وری اللہ سی اور مسیح بیٹی مریم کو اور حالانکہ اونکو تو حکم یہی ہوا بندگی کرین مالک ایک کی نہین کوئی مالک سوای اوسکی سو وہ نرالا ہی اونکی شریک بتانیسی انہتی **سوال** اور بعضی ناسمجہ یون کہتی ہین کہ ظاہر ہم سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون مین کوئی برائی نہین دیکہتی کیونکہ چارون مذہبون مین حق دائر جانتی ہین اور ہر مسئلہ مین سند قرآن اور حدیث اور کتابون معتبر فقہ کی سی دیتی ہین اور کسی مذہب رافضی خارجی یا اور بدعتیون کی سند نہین دیتی ہین اور ظاہر لباس اور صورت مین متشرع دیکہتی ہین اور نماز روزہ ورد وظائف ذکر دعا درود قرآن مجید سب کچہہ پڑہتی ہین اور لوگونکو بہی بتاتی ہین اور انبیا اولیا کی تعظیم ویسی کرتی ہین جیسی شرع مین جائز ہی بعضی لوگ پڑہی ہوی ایسی جہگڑتی ہین تو اسواسطی ہمکو شک ہوتا ہی کہ یہ حق پر ہین یا وہ **جواب** اسکا یہ ہی کہ تم آپ کہتی ہو کہ ظاہر ہم انمین کوئی برائی نہین دیکہتی پہر ہمکو کہانسی شک آیا جیسی کہ مشہور ہی كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ **ترجمہ** ہر باسن سی ٹپکتا ہی

بساتھ اوس چیز کی جو اوسمین ہی تو یہ قول شاہ رجال ہمارے پاس ہی اور یہ جو تم کہتی ہو کہ پیری مریدی
لوگ اپنی جھگڑتی ہین اوسواسطی ہمکو شک ہوتا ہی اسکا جواب یہ ہی کہ جن لوگون نی خدا کی واسطی پڑہا
ہی وہ ہرگز کسی سی نہ جھگڑینگی کیونکہ جو عالم دین دار ہین وہ یہی کہینگی کہ اللہ جل شانہ کی سی صفتین تم
اور کسی مخلوق مین نہ جانو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتون کو نہ چھوڑو اور نہ سب
جماعت کی سی مونہہ نہ موڑو اور یہی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید بہی کہتی ہین
جنہون نی علم دنیا کی واسطی پڑہا ہی وہ اپنی نفس کی خواہش کی موافق ہر کسی سی جھگڑتی ہین
نہ پائی دین کی لذت جسی دنیا کی خواہش ہی | ✕ | اصل ہی لذت دنیا حقیقت کی جستجو اور
بیشک تمہارا محض غلط ہی اپنا تم جانتی ہو کہ یہ پڑہی ہوی لوگ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
کی مریدون سی کسواسطی جھگڑتی ہین سبب جھگڑی اونکی کا اسی یہ ہی کہ جسوقت سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کی مرید اونسی کہتی ہین کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی
شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ رفیع الدین صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یہ سب بزرگوار علم تفسیر اور حدیث اور
اور اصول اور جمیع علوم کو خوب جانتی والی تہی اور بڑی تقوی دار اور اپنی کتابونمین سند معتبر
سی دیتی تہی جیسی تحفہ اثنا عشریہ رافضیون کی رد مین مولوی شاہ عبد العزیز صاحب
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی لکہی ہی کہ تمام ہندوستان اور ولایت اور عربستان اور روم و شام او
مسلمانون مین مروج ہی اور ایسی ہی دوسری کتاب فتح العزیز مولوی شاہ عبد العزیز
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کہ اکثر شہرون مین مسلمانون کی مروج ہی اور ایسی طرح موضح
القرآن تفسیر ہندی مولوی شاہ عبد القادر صاحب کی سب مسلمانون مین رواج رکہتی ہی
اسیطرح سی فتح الرحمن ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اور
ترجمہ ہندی شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور اور معروف ہی اور

اکثر علما اور فقرا کی پاس موجود اور ایسی ہی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
کی قول جمیل اور موطا شریف کی شرح اور یہ کتابین سب مسلمانون مین اعتبار رکہتی ہین اور مولوی
محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی کا رسالہ مائۃ المسائل کہ ایک سو بائیس کتابون معتبر اہل سنت
وجماعت کی سی بنا ہوا اکثر شہرون مین موجود اب تمکو چاہیی کہ ان کتابون کی مسئلی تم مانو تو پہر یہ بعضی
لوگ بڑہی ہوئی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدونسی کہتی ہین کہ ہم آپ خوب سمجہتی
ہین ہمکو ان کتابون کی مسئلونکی کچہہ حاجت نہین اور جیسی ہم کہین ویسی تم مانو تو بہلا اس ہماری
وقت کی لوگ بڑہی ہوئی جو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدونسی ناحق جہگڑتی ہین
کون سی کتابین انکی تالیف کی ہوئی معتبر مسلمانون مین مروج ہین کہ ہم اونکا اعتبار کرین ہان
البتہ جو کوئی مسلمان کسی معتبر کتاب اہل سنت وجماعت کی مذہب کی سی کوئی مسئلہ بیان کری تو ہم بسر وچشم
مان لینگی اور بی سند بات کو کوئی نہین مانتا اب لوگون کو چاہیی کہ انصاف کرین اور غور فرماوین کہ
کہ یہ جہگڑنی والی حق پر ہین یا سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید اب حقیقت حال
کی سنا چاہیی کہ ایکروز اس عاجز نی بڑی مولوی پرہیزگار تقوی دار سید احمد صاحب غازی رحمۃ
اللہ علیہ کی مریدسی سوال کیا کہ یہ لوگ سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون کو وہابی کی نسبت
کرتی ہین اور ناحق تہمت لگاتی ہین اور تم جیسی شخصون سی یہ لوگ مسئلونمین جہگڑتی ہین انکا کیا سبب
ہی مولوی صاحب نی جواب دیا کہ ان لوگون کی فتنہ اور فساد اوٹہانی کی چار سبب ہین اول تو
یہ سبب ہی جبکہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ پیرومرشد ہماری جہاد کو تشریف لیگئی بعضی
لوگون کی اقربا بہی جہاد کو گئی اور وہان شہید ہوئی اور بعضی لوگون کی اقرباؤن نی جانیکا ارادہ
کیا تو یہ لوگ اپنی اقرباؤنکی جانی اور ارادہ کرنی سی ناخوش ہوئی اور وہانکی جانی سی منع کرنی لگی اور
سید احمد صاحب پر اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدون پر طعن اور بہتان کرنی لگی اور اپنی
عاقبت کا نقصان کرنی لگی دوسرا سبب یہ ہی کہ ہم ان لوگونکو شرک وبدعت سی منع کرتی ہین اور
تیسرا سبب یہ ہی کہ ہم قوی مسئلی بیان کرتی ہین اور یہ لوگ ضعیف اور چوتہا سبب یہ ہی کہ جناب

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت میں یہود اور نصاریٰ اور فرقہ صابئین تھا اور مجوس اور بت پرست اور قدیہ
وغیرہ ان سبکی آپس میں ایسی عداوت تھی کہ ایک دوسرے کی قتل تک نوبت پہنچتی تھی اور جسوقت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ ہوتا تھا ان لوگونکا تو یہ سب فرقے آپس میں ایک ہو جاتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے جھگڑنے کیواسطے اور لڑنے کیواسطے اسواسطے کہ پیغمبر خدا جیسے فرماتے ہیں ویسا فرماتے تھے اونکی
مقابلہ میں اور جب یہ آیت اوتری تو وہ اور بھی گھبرائے وہ آیت یہ ہے هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ
بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ترجمہ وہی ہے جسنے
بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اوپر رکھے اونکو ہر دین سے اور بس ہے اللہ حق ثابت کرنیوالا
فائدہ اس دین کو ظاہر میں بھی سب سے غالب کر دیا ایکمدت اور دلیل سے غالب ہے ہمیشہ
نقل از تفسیر موضح القرآن تفسیر ہندی شاہ عبد القادر صاحب برادر شاہ عبد العزیز محدث
دہلوی رحمہ اللہ کی تھی یہی سبب تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن اور بہتان کرتے تھے کہ وہ
سب دینوں کو اپنے دین سے زیر کرتے ہیں اور یہ فرقے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جھگڑتے تھے تو یہ بھی
آپس میں ویسے ہی حسد اور بغض اور قتل اور مقابلہ کرتے تھے اسیطرح سے جو کوئی عالم دیندار یا مجدد اپنے وقت
کا دین پر قائم ہوتا ہے اور بدعت اور شرک سے منع کرتا ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دین
پر خوب قائم اور مستقیم ہوتا ہے جیسے سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کی مجدد تھے تو وہ فرقے
جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت میں جھگڑتے تھے اور اسوقت میں جو بہتر فرقے ہیں ان سبکے
آپس میں ایسی عداوت ہے کہ ایک دوسرے کی دین و مذہب کو برا کہتے ہیں اور قتل تک نوبت پہنچی
ہے جسوقت کہ اپنے وقت کی مجدد سے یا کسی عالم تقوی دار متبع سنت سے جھگڑا کرتے ہیں تو سب یہ فرقے
آپس میں ایک ہو جاتے ہیں اور ویسے ہی یعنی جیسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن اور بہتان کرتے
تھے یہ فرقے بھی عالم دیندار پر اور اپنے وقت کی مجدد یعنی سید صاحب پر اور انکی مریدوں پر طعن اور بہتان کرتے
ہیں اسیطرح سے عالم دیندار متبع سنت اور سید صاحب کی مریدوں سے اور متبع سنت لوگوں سے جسوقت یہ فرقے
جھگڑتے ہیں تو آپس میں حسد اور بغض اور لڑائی کو منع کرتے ہیں اب خیر خواہ مسلمانوں کا یہ عرض کرتا ہے کہ جیسے مجدد کا

حال حدیث مین آیاہی اِس رسالہ مین آگی لکہا جائیگا انشاء اللہ تعالی ان فرقون کی تفصیل تفسیر مدارک مین خوب لکہی ہی کہ ایک فرقہ ان مین بہشتی ہی اور سب دوزخی ہین پہر عرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی صحابہ نی اور آپ نی فرمایا ہی کہ تہتر فرقی میری امت کی ہو جاوینگی اور بعضی علما کی نزدیک تہتر مین ایک تو بہشتی اور باقی دوزخی پہر عرض کی صحابہ نی وہ بہشتی فرقہ کونسا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ جس پر مین ہون اور میری اصحاب ہین اور پانچوان سبب یہ ہی کہ یہ لوگ غیر شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی عادت اور رسمون کی کام کرتی ہین کہ وہ باتین کہین اہل سنت اور جماعت کے کتابون مین نہین لکہین اور مولوی صاحب مذکور نی فرمایا کہ ہم ان لوگون سی معتبر کتابون کی یعنی متن کی مسئلی اور شرحون کی مسئلے اور قوی مسئلی بیان کرتی ہین اور یہ لوگ ضعیف ضعیف فتاوینسی بیان کرتی ہین اگر کوئی سوال کری کہ جو شخص پڑہا ہوا ہے وہ جانتا ہی کہ یہ مسئلہ قوی ہی اور وہ ضعیف اور جو شخص پڑہا ہوا نہین وہ کیا جانی اور دوسرا سوال کوئی یہ کری کہ جو بات فتاوون مین بہی نہین لکہی اور یہ لوگ اپنی عادت کی کامون مین اپنی طرف سی برا بہلا کام ٹہیراتی ہین اوس بات کو بن پڑہا ہوا آدمی کیا جانی کہ یہ بات فتاوی مین ہی اور وہ بات نہین اول جواب ان دونون سوالونکا یہ ہی کہ یہ بات علم پر موقوف ہی اور نادانی عذر نہین ہی اللہ تعالی کی نزدیک یعنی کوئی آدمی قیامت کی دن اللہ تعالی سی عرض کری کہ الہی مینی پڑہا نہین تہا علم جتنا میری واسطی ضرور تہا اسواسطی مجہسی تقصیر ہوئی تو مجہکو معاف کر تو یہ عذر اُسکا یہان قبول نہین مگر کچہ تہوڑا سا ان دونون سوالون کا جواب ہم یہان اِس رسالہ مین لکہدینگی اول جو باتین فتاوون مین نہین لکہین اون باتونکا جواب یہ ہی کہ جو کام اپنی عادتون اور رسمونکی غیر شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو یہ لوگ کرتی ہین وہ کام یہ ہین جو مولوی شاہ رفیع الدین محدث دہلوی نی راہ نجات مین لکہی ہین قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور گرداونکی قربان ہونا منت اونکی بدنی اور روشنی اونکی کرنا اور دعا اونسی مانگنی بہت بُری ہی بلکہ اونکی نام پر بیڑیان پہنی یا دوری ڈالنی بدہی پہنی بُری ہی سر پر بال اور چوٹی اونکی نام پر رکہنی گلیمین سیلی کان مین مُندر یا ناک مین بلاق ڈالنا بازو پر پیسا خواہ روپیہ باندہنا نہایت برا ہی اس قسم کی رسمین

جا ہوگی ہین حق تعالی نجات دی خدا ہی تعالی سب نیک کی توفیق دی شب برات کی راتکو مردونکی گور پر نہ چراغ جلانی بلکہ ہر وقت حرام ہین خواہ اولیا کی قبر پا شہید کی پاکسی اور کی قبر ال تا گی پا سیون پر پانہ مردونکی فاتحہ دینی بیہودہ بات ہی جیسی فاتحہ دینی منظور ہو کہانا پانی خدا کیواسطی محتاجون کو دیکی ثواب مردونکو بخشدی زیادہ بکہیڑا بیوقوفی ہی اور شب برات کو گہرونمین بہت سی چراغ جلانی اور آتش بازی چہوڑنی حرام ہی کیونکہ یہ رات بزرگ ہی اس رات مین عبادت کرنی بہتر ہی اور بد حتونسی دور رہنا مناسب اہی اور دوسری بات یہ ہی جو کوئی کہی کہ قوی اور ضعیف مسئلون کو بے پڑہا ہوا آدمی کیا جانی اس بات کا جواب یہ ہی کہ مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی نی مائۃ مسائل مین ایک قاعدہ فقہاؤنکا لکہا ہی اوس قاعدہ سی معلوم ہو جاویگا انشاء اللہ تعالی کہ یہ مسئلہ قوی ہی اور یہ ضعیف وہ قاعدہ یہان لکہا جاتا ہی **تیسرا بیان فقہاؤن کی قاعدہ کی بیان مین** جس سی قوی اور ضعیف مسئلی معلوم ہو جاوین قاعدۂ فقہاست کہ روایات متون معتبر می باشد از روایات شروح و روایات شروح معتبر می باشد از روایات فتاوی انتہی اور معنی اس عبارت کی یہ ہین کہ قاعدہ فقہاؤن کا ہی کہ روایتین متنون کی معتبر ہوتی ہین روایتون شرحون کی سی اور روایتین شرحون کی معتبر ہوتی ہین روایتون فتاوون کی سی یعنی متنون کی کتابون مین ایک بات روایت ہو اور شرحون مین نا روا تو متن کا مسئلہ قوی ہی یا شرحو مین ایک بات نا روا لکہی ہو اور فتاوون مین روا تو شرحو نکا مسئلہ قوی ہی مگر فتاوی قاضیخان یا مثل اسکی اسواسطی کہ فتاوی مذکور کا مصنف صاحب ترجیح ہی اب یون جاننا چاہیی کہ ہزاروں روایتین ضعیف اور ہزارون رسمین غیر شرع ہر قوم مین اور ہر گروہ مین اور جہان مین پہیلی رہی ہین اونکا بیان بڑی بڑی کتابون مین ہی اگر تلاش کری تو پاویگی انشاء اللہ تعالی اور اون مسلمان بہائیون کی خدمت مین عرض ہی کہ جو علم کم رکہتی ہین کہ جس کسی شخص کی بیاہ شادی ہو یا غم ہو یا جو رسمین اسکی قوم مین ہین علی ہذا القیاس جو دین و دنیا کی کام ہین آدمی کیواسطی چاہیی اون کامون کی مسئلی آپ پڑہی یا کسی اہل سنت و جماعت کی عالم معتبر سی معلوم کری جیسی کوئی قصد نکاح کا کری تو کسی عالم معتبر سی معلوم کری

اون پوچھی کہ نکاح کیواسطی مہر کو کیا کیا چیزین شرع مین کرناچاہیی اور لیا کیا ناکرناچاہیی اسیطرحسی
ہی اور دین و دنیا کی کامون کیواسطی اوس عالم سی تحقیق کری اور یون اون عالم سی عرض
کری کہ جو اہل سنت و جماعت کی معتبر کتابون مین لکہاہی اون کتابون کا مسئلہ مجہی بتادو کہ
فلانی کتاب مین لکہاہی تفسیر مین یاحدیث مین یاکسی متن کی کتابون مین یا شرحونمین یا فتاوٰن
مین پہر اگر اوس عالم نی کلام اللہ کی تفسیر معتبر سی مثل تفسیر کبیر و تفسیر نیشاپوری و تفسیر مدارک یا انکی
مثل اور تفسیرونسی مسئلہ بتایا یا اس قسم کی حدیث سی کہ اہل سنت و جماعت کی معتبر علماو ن
محدثین نی اوس حدیث کی سند پکڑی ہو جیسی کہ حدیث صحیح صریح غیر منسوخ تو بہتر ہی اسواسطی کہ فقہ او
عقائد کی کتابون کی آیت اور حدیث جڑ ہی پہر اگر اوس عالم نی متن کی کتابونسی کنز مختصر وقایہ یا
قدوری یا فقہ اکبر امام اعظم صاحب کی یا انکی مثل اور متنون کی کتابونسی مسئلہ بتایا تو متنون کا مسئلہ
قوی ہی شرحون کی مسئلونسی اگر اوس عالم نی جیسی شرح وقایہ یا کنز کی شرح بحر الرائق یا قدوری کی
شرح ہدایہ یا فقہ اکبر کی شرح ملا علی قاری کی یا انکی مثل اور شرحونسی مسئلہ بتایا تو شرحون کا مسئلہ قوی اور
معتبر ہی فتاونکی مسئلونسی پہر اگر اوس عالم نی فتاونسی مسئلہ بتایا تو یہ پوچہنی والا جان لی کہ فتاوی کی
مسئلہ کا بیان اوپر ہوچکاہی قاعدہ فقہاؤنکی سی کہ فتاونکا مسئلہ ضعیف ہی اب یہان لکہی جاتی ہے
راہ نجات کی عبارت قبرستان مین زیارت کیواسطی جانا ثواب ہی پر قبرونکو دیکہکر اپنی موتکو یاد کری
اور خدا سی اپنی واسطی اور مردون کیواسطی دعا رحمت اور بخشش کی مانگے اور الحمد اور قل ہو اللہ اور
الہکم التکاثر یا اور کچہ مسنون کلمہ پڑہ کی ثواب انکو بخشی اول قبرستان مین جاکی یہ دعا پڑہی السلام
علیکم یا اہل القبور من المسلمین والمؤمنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا ان
شاء اللہ بکم لاحقون یرحم اللہ المتقدمین منا والمتاخرین نسأل اللہ لنا ولکم
العافیۃ یغفر اللہ لنا ولکم ویرحمنا اللہ وایاکم ترجمہ سلام ہووی تمپر ای قبرون
والو مسلمانون اور مؤمنون سی تم ہمسی آگے پہنچی ہو اور ہم تمسی پیچہی پہنچتی ہین اور ہم اگر چاہی خدا تمسی ملنی
والی ہین رحم کری اللہ اگلون ہماری پر اور پچہلون ہماری پر مانگتی ہین ہم اللہ سی اپنی واسطی اور

تمہاری واسطی عافیت بخشی اللہ تمکو اور ہمکو اور رحم کری اللہ ہم پر اور تم پر جو عبادت خدا کی واسطی کری
نماز نفل یا روزہ یا حج یا فقیرونکو کہلانا یا پانی پلانا اور اوس عبادت کا ثواب مردیکی روح کو بخشے
اوسی ثواب پہنچتا ہی پر جو نیت اوس عبادت مین خدا کی واسطی نکی جیسا بعضی جاہل پیرونکی نام
پر بکرا یا مرغا پالکر نیاز کرتی ہین ایسی نیاز کچہہ کام کی نہین ایسی باتونسی پیر ناخوش ہوتی ہین
اور یہ لوگ بڑی گنہگار ہوتی ہین بلکہ ایسی بکری مرغی کا گوشت کہانا بعضی علمانی حرام لکہا ہی خدا
مسلمانونکو ان بلاؤن سی بچاوی قبرونکو سجدہ کرنا حرام ہی اور گرد اونکی قربان ہونا منت اون کی
ماننی اور روشنی اونکی کرنی اور دعا اونسی مانگنی بہت زبون ہی بلکہ اونکی نام پر بیڑیان [?] اونکی
ڈوری ڈالنی بہی برا ہی اور سر پر بال چوٹی اونکی نام پر رکہنی بہی نہایت برا ہی یہ رسمین جاہلون کی
ہین حق تعالی نجات دی جیسی دعا اولیا کی وسیلی سی منظور ہو یون کہی یا اللہ میری مراد فلانی
ولی کی طفیل سی بر لاؤ اور یون نکہی یا پیر میری مراد بر لاؤ اور نیاز یون کری یا اللہ میری بیٹا ہو تو تیری
نام کا فقیرون کو کہانا کہلاؤن اور ثواب اوسکا فلانی ولی کی روح کو بخشون یون نکہی یا پیر تو مجہی
بیٹا دیگا تیری نیاز کرونگا ایسی باتین بہت بری ہین خدا نیک عمل کی توفیق دی شب براتکو مردون
کی گور پر چراغ جلانی بلکہ ہر وقت حرام ہین اولیا کی گور ہو یا شہیدکی یا کسی اور کی اور فلان کی بات
پر بانٹکی مردونکی فاتحہ دینی بیہودہ بات ہی جیسی فاتحہ دینی منظور ہو کہانا یا پانی خدا کی رضامندی کی واسطی
محتاجونکو دیکی ثواب مردیکو بخشدی زیادہ بکہیڑ بیوقوفی ہی اور شب براتکو گہرونکی اندر بہت سی چراغ
جلانا اور آتش بازی چہوڑنا حرام ہی کیونکہ یہ رات بزرگ ہی اس رات مین عبادت کری جو ممنون [?]
سبی دور سی تمام ہوئی عبارت راہ نجات کی اب جو کوئی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی
مریدون سی یا سوادنکی جو اور متبع سنت ہین اونسی جہگڑا کری تو اوسکا جہگڑا غلط ہی اسواسطی کہ
مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نواسہ مولوی شاہ عبد العزیز صاحب محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید تہی اونہون نے
اسواسطی سنت جماعت کی مذہب کی کتابونسی کتاب مائۃ المسائل مین جواب دیا ہی اون لوگونکو

کہ جو لوگ ہندوستان وغیرہ کی جن مسلمون مین سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے
مرید ونسی جہگڑتی ہین اور جسکو خدانی توفیق دی ہی وہ مأۃ المسائل کی مسلونکو انصافسی دیکھتا ہی
تو وہ نہ اونکو بُری نسبت کرتا ہی اور نہ یہ اونکو اللہ تعالی سب مسلمانونکو توفیق دی کہ حضرت
کی سنت کی سیدہی راہ پر چلی جاوین اور شرک وبدعت سی اپنی جان بچاوین آمین یارب العالمین
اب ای مسلمانون تمہاری خدمت مین عرض ہی بہلا جبکہ خدا اور رسول خلقت کی طعن اور
بہتان سی نہ بچی تو اور مسلمان خلق کی زبان سی کس طرح سلامت رہین خدا اور رسول کو رضامند
کیا چاہیی اور ان لوگونکی ناخوش ہونی سی خوف نہ کہایا چاہیی کہ آخر دنیا سی جانا ہی اور خدا کو منہہ
دکہانا ہی اور واسطی رغبت دلانیکی اوپر سنت کی اور بدعت سی باز رہنی کی اس مقام مین یہ حدیث
مشکوۃ شریف کی لکہی جاتی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِی
عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِی فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ ترجمہ یعنی جو کوئی چنگل ماری اور عمل کری میری
سنت پر وقت فساد امت میری کی تو اوسکو سو شہیدونکا ثواب ہی فائدہ یعنی شہید اوسکو کہتی ہین
جو اللہ کی راہ مین زخم اوٹہاوی اور جان سی جاوی اور ایسی زمانہ مین کہ ایک جہان بدعت سی
محبت رکہتا ہو اور سنت کی بجالانی مین عار الا ماشاء اللہ پہر اوس وقت مین سنت پر عمل کرتا گویا
جیتی جی مرتا ہی کہ اسمین ایک عالم سی لڑتا ہی اور ہر ساعت تیر اور تلوار طعن اور ملامت کی
سہی اپکو دل افگار کرتا ہی اسواسطی اللہ تعالی ایسی مجاہد کو ثواب سو شہیدونکا عطا کرتا ہی اب
یہ سمجہو کہ جب ایک شہید کا عظیم ثواب ہی تو سو شہیدونکا کیا حساب ہی ایسی بات پر اہل ایمان کو
جان دینا چاہیی چہ جای طعن کی اور لوگ دنیا کی واسطی کیا کچہہ محنت اور ملامت اوٹہاتی ہین اور
ہم تمکو خدا کیواسطی بتاتی ہین اور اسپر بہی نہ سمجہو تو تم جانو موت قریب ہی منکر نکیر قبر مین سمجہاوینگی
اور بموجب اسکی کہ اِتَّقُوْا عَنْ مَوَاضِعِ التُّہَمَۃِ ترجمہ بچو تم جگہہ تہمت کی سی اور اسواسطی اس
عاجز نی اس رسالہ دافع الفساد نافع العباد قاطع الشرک والبدعات کی
بنانی مین کوشش کی کہ بیان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ پر اور اونکی مریدونپر اور

سوای سید احمد صاحب کی مریدون کی اور تبع سنت لوگون پر کہ بعضی لوگ ناحق
اور مسلمانون مین فساد ڈالتی ہین اور اس رسالہ مین بہتان اوٹھانی اور وجہ
بخوبی تمام لکھدی ہی اب جو کوئی اس رسالہ کو سنکی تہمت لگا دی یا تہمت لگانیوالون پہ
یقین لاوی تو وہ یقین کرنی والا نہایت نادان ہی اور فرمایا اللہ تعالی نی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ترجمہ اور جو لوگ تہمت لگاتی
ہین مسلمان مردونکو اور مسلمان عورتونکو بن کیی کام کی تو اوٹھایا اونہون نی بوجہ جھوٹ کا اور صریح
گناہ کا اگر کسی بدمذہب کی بہکانی سی کسی کی دل مین شبہ پڑگیا ہو تو اب اس رسالہ دافع
الفساد نافع العباد قاطع الشرک و البدعات سی صاف معلوم ہوگیا اوس شبہ کا فساد اگر وہابیون کو
کافر جانتا ہی اور پہر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدونپر تہمت کرتا ہی کہ یہ بہی
ویسی کافر ہین یا وہابیونکو فاسق جانتا ہی اور پہر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدونکو
یا اور تبع سنت لوگونپر تہمت کرتا ہی کہ یہ بہی ویسی فاسق ہین اب یہان جاننا چاہیی کہ اسطرح کی
بری نسبت کرنی والا آدمی اگر اللہ پر اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا ہی تو ان
دونون حدیثون صحیح بخاری اور صحیح مسلم سی اپنا حال معلوم کرلی وہ حدیثین یہ ہین عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ
اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ روایت کی
گئی ہی ابی ذر سی کہ کہا اونہون نی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی نہین گالی دیتا ہی کوئی آدمی
کسی آدمیکو فاسق کہکی اور نہین گالی دیتا ہی کسیکو کافر کہکی مگر رجوع کرتی ہی گالی دینی والی پر
جبکہ نہو وہی صاحب اوسکا قابل اوسکی روایت کی بخاری نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
ترجمہ اور روایت کیگئی ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا اونہون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نی جو شخص کہی بہائی کو اپنی جو مسلمان ہی ای کافر پس تحقیق رجوع کریگا یہ کلمہ ایک پر ان

دونونکی روایت کی اسکی بخاری اور مسلم نی اب میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
کی مریدونکو اور جو شخص میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید ونسی مسلمون مین
جہگڑا کرتی ہین اونکو چاہیی کہ ایک دوسری پر بری تہمتین اور بدگمانی نکرین کیونکہ یہ بہی کہتی ہین
کہ ہم اہل سنت وجماعت ہین اور وہ بہی کہتی ہین کہ ہم اہل سنت وجماعت ہین بری تہمتین اور
بدگمانی یعنی کوئی شخص یہ کہی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید ونسی کہ مین اہل
سنت وجماعت ہون اور شرک و بدعت سی بیزار پہر میان سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
علیہ کی مرید یہ بات کہین کہ ظاہر مین یہ ایسی ہی کہتا ہی اور دل مین اسکی شرک او بدعت ہی یا میان
سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید یا اور متبع سنت لوگ اقرار کرین اون لوگونکی
روبرو کہ ہم اہل سنت وجماعت ہین اور شرک او بدعت سی بیزار یہ اقرار سید احمد صاحب
کی مرید ونسی یا اور متبع سنت لوگونسی سنکر پہر یہ بات کہین کہ یہ ایسی ہی ظاہر مین اقرار کرتی ہین
اور دلمین انکی وہی اعتقاد ہی جو اعتقاد وہابی رکہتی ہین باوجود اسکی کہ جناب سید احمد
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مرید یہ اقرار کرتی ہین کہ ہمارا مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی اور
پہر لوگ یہ کہتی ہین کہ یہ وہابی ہین تو پہر انکا قیامت کی دن کہ خدا جل شانہ عادل ہی کیا حال
کریگا اور افسوس کرینگی تو کیا ہوگا ہمنی انکو سمجہا دیا آگی یہ جانین اور ایسی بدگمانی کرنی بہت
بری ہی اب جو کوئی ایسی بدگمانی کرنی کسی مسلمان کو سکہاوی تو وہ شخص مسلمانون مین فساد
ڈالتا ہی سو مسلمان بہائیونکو چاہیی کہ اوس مفسد کی صحبت سی بچین اور فرمایا اللہ صاحب نی
قرآن مجید مین لَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡهُ ظَنَّ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بِاَنۡفُسِهِمۡ خَيۡرًا ترجمہ
کیون نہ جب تمنی اسکو سناتہا خیال کیا ہوتا ایمان والی مردون نی اور عورتون نی اپنی لوگونپر بہلا
خیال فائدہ چاہیی مسلمان جب سنی کہ لوگ ایک نیک شخص کو بری تہمتین لگاتی ہین اونکو
جہٹلاوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کوئی پیٹہ پیچہی بہائی مسلمان کی مدد کری اللہ پیٹہ
پیچہی اوسکی مدد کری اور بی تحقیق تہمتین کرنی ایمان سی بعید ہین نقل از تفسیر ہندی شاہ عبد القادر

صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ برادر شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ اور بھی
مضمون تفسیر حسینی مین بھی بجا لانی کرنی والی کی تحسین فائدہ اب جسکی کہ سینہ ایمان سی روشن
ہی تو ان دونون آیتونکو اور ان دونون حدیثون کو دیکھکر اوسنا آنکو تہمت لگانی و بہتان
اوٹھانی سی باز رہیگا اور جسنی ان آیتون اور حدیثون کی مضمون کو سمجھکر اپنی تئین تہمت لگاکر
لگاوے کہا بچایا تو پہر اوسنی کیا سمجہا اور اوسکی کیا کام آویگا اب یہ لوگ سید احمد صاحب رحمۃ اللہ
کی مرید و پیر جسطرحکی تہمت لگاوین یا بہتان اوٹھاوین تو ان لوگون کی باتونکا جواب یہی ہی جو
شیخ سعدی صاحب نی گلستان مین لکہا ہی بیت آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش ندہی ترجمہ وہ آدمی کہ ساتھ قرآن و حدیث کی اوس سی چہوٹی تو
یعنی جو آدمی قرآن اور حدیث کی بیان کرنی اور سمجہانی سی نہ سمجہی اور جہگڑا کرتا چلا جاوی تو یہی
ہی جواب اوسکا کہ جواب اوسکو نہ دیوی تو اچہی اور جن کتابونکی سند مولوی محمد اسحاق
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی مائۃ مسائل مین دی ہی اون کتابونکا نام یہان
لکہا جاتا ہی تفسیر کبیر امام محمد فخر الدین صاحب رازی کی تفسیر مدارک تفسیر رحمانی
تفسیر بیضاوی تفسیر فتح العزیز تفسیر ہندی شاہ عبد القادر صاحبکی
ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ صاحب کا صحیح مسلم صحیح بخاری مصابیح سنن ابن ماجہ
صحیح ترمذی مشکوۃ شرح عربی مشکوۃ مین تصنیف شیخ عبد الحق صاحب محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ فارسی مشکوۃ شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی کتاب مجمع بحار
لغت حدیث تفسیر معالم التنزیل لبغوی توضیح منار حسامی شاشی
تفسیر در منثور جامع الاصول ابن عساکر موطا مصفی طیبی شرح مشکوۃ
ابن حبان طبرانی حاکم ابن ابی شیبہ جمع الجوامع لسیوطی ہدایہ
کنز الدقائق زیلعی شرح کنز عینی شرح کنز کافی شرح وافی مستخلص شرح کنز
کفایہ حاشیہ ہدایہ فتاوی قاضی خان ظہیریہ متن مواہب الرحمان

في بيب النتان انضاب الاحتساب روضة العلما مدارج النبوة فتح
المبين نهاية جزري خلاصه سنن ابي داؤد دارمي فتاوى علامه
برهان شرح مواهب الرحمان رسالہ محمد عابد الاسندي شرح مهذب
للنووي خزانة الروايات شرح وقايه فوائد الفواد قول جميل رسالہ مولوي
عصمة الله بن اعظم سہارنپوري حاشيه سيد بر مشكوة غنية الطالبين شيخ
عبد القادر صاحب جيلاني رحمة الله عليه فتاوى عالمگيري شرح عين العلم ملا علي قاري
جامع الصغير للسيوطي شرح مختصر للمناوي كتاب شجرة الايمان سراجيه فتاوى غياثيه عن
حقائق السلمي فتاوى صوفيه مضمرات منتقي فتاوى حماديه شرح مناسك
ملا علي قاري غاية البيان معراج بيهقي اشباه النظائر شرح منار سنن
نسائي مجمع البحار جلال الدين سيوطي مسند امام احمد قسطلاني شرح صحيح بخاري موطا
امام مالك حجة البالغه رسالہ مالا بد تصنيف قاضي ثناء الله پاني پتي كتاب شرح الصدور
في احوال الموتى والقبور بزازيه رسالہ شيخ فخر الدين صاحب ابو سعيد عثمان الحياني بن سليمان
الحنفي مواهب لدنيه غاية اليسر شرح السنة فتاوى مجتبي عيني
شرح بخاري تفسير الدرر روضة العلما فقيه ابو جعفر فتاوى مطالب
المؤمنين شرعة الاسلام فتح المبين شرح اربعين للنووي شرح التحفه
ذخيره فتاوى للنسفي صيرفيه نوادر البرهان مبسوط شرح عقائد النسفي حاشيه
خيالي بر شرح عقائد كتاب وجوه القرآن تصنيف فقيه محمد اسمعيل صاحب بن احمد الضريري
كتاب تحفة الملوك درمختار مسلم بزدوي متن المواقف عقائد النسفي رسالہ الفاظ
كفر ملا علي قاري شرح العقائد امام طحاوي شرح فقه اكبر ملا علي قاري قواعد الايمان
ملا علي قاري بحر الرائق نهر الفائق فتح القدير كتاب كشف الغطا شيخ الاسلام
احياء العلوم كبيري توضيح شرح المنظومه چهپا مقصد اب بهائي مسلمانوں كي خدمت ميں

یہ عبارت جس کرتا ہون اگر شاید کوئی کم علم بنام صراط المستقیم جو کتاب سید احمد
صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اوسپر کوئی کسی طرح کا طعن کرے تو ہم اوسکو
جواب صراط المستقیم کی عبارت سے دینگے اور ہم اوس سے پوچھینگے کہ جس بات پر تم طعن کرتے ہو بات
موافق قرآن او حدیث کی ہی یا نہیں اگر وہ کہینگے کہ یہ بات موافق قرآن اور حدیث کی نہین ہی
ہم کہینگے کہ شاباش تمہاری لیاقت کو بہلا او جو صراط المستقیم تصنیف حضرت سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی جو کوئی اوسپر عمل کرے تمہارا اور اونکا ایک ہی مذہب ہی اور ہم اونکی آگی یہی
عبارت پڑھینگی جو صراط المستقیم مین لکہی ہی وہ عبارت یہ ہی لہذا بدون مرشد راہ یابی
نادرست پس می باید کہ مرشد کسی را گیرد کہ ہیچ مخالف شرع شریف نبود و بر طریق مستقیم کہ اتباع
قرآن و حدیث است نہایت راسخ القدم باشد او را مرشد و ہادی خود مقرر نماید لیکن نہ باین طور کہ
بہر حال اتباع وی منظور دارد بلکہ مقتدای مطلق شرع شریف را داند و بالاصالۃ متابع بحکم خدا و رسول
بود آنچہ مرشد از روی شرع شریف فرماید از دل و جان بجا آرد و مباح شرع را از امر وی لازم شمارد و
آنچہ خلاف شرع گوید ہرگز اتباع آن نکند بلکہ رد نماید حدیث شریف است لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ
الخالق یعنی اطاعت مخلوق نمی باید در نافرمانی خالق ترجمہ ہندی عبارت صراط
المستقیم کا یہ ہی اسواسطی کہ بغیر راہ بتانی والی کی راہ پانا نادر ہی پس چاہیی کہ پیر مرشد اوس
شخص کی تئین پکڑی کہ وہ شخص کسی وجہ سی مخالف شرع شریف کی نہووی اور اوپر راہ سیدہی کے
کہ تابعداری قرآن اور حدیث کی ہی نہایت مضبوط اور ثابت قدم ہووی ایسی شخص کی تئین پیر
و مرشد اور راہ بتانیوالا اپنا مقرر کری لیکن نہ ساتہہ اس طور کی کہ بیچ ہر حال کی تابعداری اوسکی
منظور رکہی بلکہ پیشوا مطلق شرع شریف کی تئین جانی اور بیچ حقیقت کی تابعدار حکم خدا اور رسول اوسکی
کا ہووی جو کچہہ پیر و مرشد از روی شرع شریف کے فرماوی امر کی تئین ساتہہ دل او جان کی بجا لاوی اور
مباح شرع کی تئین حکم اوسکی سی لازم گنی اور جو کچہہ خلاف شریعت کی ہووی ہرگز تابعداری اوسکی نکری
بلکہ رد کری بموجب حدیث شریف کی کہ تابعداری مخلوق کی نچاہیی بیچ نافرمانی خالق کی و اگر بعد

عقد با مرشدی طالب حق را امری منکر دران مرشد واضح گردد پس او را ناصح شود و دعا برای او
بجناب ایزدی کند و اگر باز نیاید و آن منکر را نگذارد پس اگر آن منکر از قبیل فساد عقیدہ سنت
وجماعت است عقد بیعت را از وی خلع کردہ او را مرشد و پیر خود نداند و اگر فساد عقیدہ نبود
گو گناہ کبیرہ باشد پس خلع مرشدی وی نکند لیکن مبتلا بہ بلا دانستہ اتباعش در ان کار حرام
انگاشتہ سعی ظاہری و باطنی در نجات وی از ان بلیہ کما ینبغی بجا آرد تمام ہوئی عبارت صراط
المستقیم کی اور معنی عبارت مذکورہ کی یہ ہین بعد عقد بیعت کی یعنی بعد مرید ہونیکی طالب
حق کے تئین کوئی کام برا بیچ اس مرشد کی ظاہر ہووے پس اوسکی تئین نصیحت کری یعنی مرید پیر کو
نصیحت کری اگر باز رہی اور اوس کام کو نچھوڑی پس اگر وہ گناہ برائی قسم فساد عقیدہ
سنت وجماعت کی سی ہی تو عقد بیعت کی اس سی توڑی اور پیر و مرشد اپنا نجانی اور اگر فساد عقیدہ
کا نہووی اگرچہ گناہ کبیرہ ہو پس مریدی اوسکی سی نہ نکلی لیکن بلامین گرفتار جان کر تابعداری
اسکی کی تئین بیچ اس کام کی حرام جانی اور سعی ظاہر اور باطن کی بیچ چھوڑانی اسکی کی اس بلا سی
جیسی کہ چاہیی ویسی ہی بجالاوی یعنی اللہ جل شانہ سی اسکی لیی دعا کری اور موافق شریعت
کی اسکی حق مین کوشش کری تا کہ وہ اس گناہ سی باز رہی تو بس یہ عبارت صراط المستقیم
کی اوس طعن کرنیوالی کی بات کو جہوٹا کر دیگی اسواسطی کہ وہ کہتا تھا کہ یہ بات موافق قرآن اور
حدیث کی نہین ہی اور اس کمترین نی یہ بات ثابت کر دی کہ صراط المستقیم مین لکھا ہی کہ جو
کوئی قرآن اور حدیث کی موافق ہووی اوسکی تئین پیر و مرشد اپنا مقرر کری اور اسیطرح سی
جو کوئی صراط المستقیم پر طعن کریگا اسیطرحکا تو ہم اوسکو بھی یہ جواب دینگی تو اوسکا طعن کرنا جھوٹا
ہوتا چلا جاویگا انشاء اللہ تعالی اب آدمیونکو چاہیی کہ انصاف کرین اور سوچین کہ جب سید
احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی صراط المستقیم مین یہ عبارت لکہی کہ مرید کو پیر کی ساتھہ اعتقاد
اسطرحکا رکھنا چاہیی کہ مخالف قرآن اور حدیث کی نہو اور خود آپ سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کی لاکھون مرید تھی اور یہ کتاب صراط المستقیم سب مریدونکی اعتقادکی ہی اور

سب مسلمان جانتی ہین کہ خلاف قرآن اور حدیث کی لکھنا چاہیی اب جو کسی نی خلاف قرآن
اور حدیث کی اوس کتاب مین لکھدیا ہو مسلمانونکی بہکانیکو تو اوس لکھنیکا کیا اعتبار ہی جنکو
اللہ تعالی نی شرک اور بدعت سی پاک کیا ہی وہ ایسی باتونسی کاہیکو بہکتی ہین اور وہ جانتی
ہین کہ بدگمانی اور بہتان قدیم سی اچہی لوگون پر کرتی چلی آئی ہین اگر ذرا کسیکو عقل ہووی تو
وہ جان لیگا جبکہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی یہ عبارت اپنی کتاب مین لکہی
تو پہر وہ خلاف قرآن اور حدیث کی اور غیر شرع بات اپنی کتاب مین کیونکر لکہتی اگر کسی بد دین نی
اس کتاب مین اپنی طرف سی مخالف شرع کی کچہہ ملا دیا ہو تو وہ بات نرالی ہی خدای
تعالی طعن اور بہتان کرنی والون کو ہدایت کری ما در شی تقلیل و تکثیر و گاہی بمعنی سعد و تم
می آید از غیاث اللغات ساتوان مقصد یہ کہ جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
علیہ کی کرامات اور حالات بابرکات مین شروع کرتا ہون مرتضی خادم الفقراء کمترین مریدون حضرت
سراج السالکین تاج المحبوبین الامام الاوحد سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کا کہتا ہی کہ حق
جل وعلی شانہ نی موافق حکمت کامل اپنی کی ہر نعمت کی تئین ایک وقت معین کیا چنانچہ بیچ
اس زمانہ پر آفات کی بندہ نوازی فرمائی مرشد کامل جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ
اللہ علیہ کی تئین ایسی عنایت فرمائی کہ آثار مجددیت کی شان اونہونکی سی ہویدا اور تمام مراتب
ولایت کی حال اونکی سی پیدا کہ اوپر صدی تیرہوین کی تجدید دین کی کی اکثر آدمیونکی تئین چاہ
ضلالت اور گمراہی کی سی باہر لاکر اوپر راہ راست محمدی کی راہ بتانا کیا چنانچہ مضمون اس
حدیث شریف کا مصداق حال اون ہادی دین کی ہی مصداق تصدیق کنندہ چیزی و آنچہ موافق
صدق چیزی باشد از منتخب حدیث عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْمَا اَعْلَمُ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی
رَاْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ ترجمہ ابی ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی کہ کہتی ہین وہ کہ روایت کرتا ہون مین بیچ اون چیزونکی کہ جانتا ہون مین

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت علیہ السلام نی کہ تحقیق اللہ عزوجل
اوٹھاویگا اس امت کی لیی ہر سو برس کی سری پر ایسا شخص کہ تازہ کردیا کریگا اس امت کی لیے
دین اسکا اب جاننا چاہیی کہ یہ عاجز ایکمدت سی دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک مین
بسبب مہربانی اور شفقت نواب صاحب عالی مرتبت والاشان فیض بخش فیض رسان منبع الجود
والاحسان ملاذ الغربا محب الفقرا ملجا و ماوای نی کسان والی ٹونک نواب صاحب وزیر الدولہ
امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ کی سکونت کرتا تہا اُس عرصہ مین ایک
کتاب مستطاب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی احوال مین نواب صاحب ممدوح نی
زر کثیر خرچ کرکی جو لوگ کہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی حال جلیلہ وافعال جمیلہ
سی واقف تہی اونکو ہر طرف سی بلوایا اور کتاب لکہوانا شروع کروایا اور سید احمد صاحب غازی
رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سی نواب صاحب سی کیا بڑی بڑی کام دین کی ہوی ہین کہ ایک مدت
سی اکثر امرا ونسی ہرگز نہ ہو سکی اول کام یہ کہ اپنی ملک سی یک لخت تعزیہ داری کا موقوف
کردیا اور جو جو کام کہ اومین شرک اور بدعت کی ہوتی ہین اوسکو عالم دیندار جانتی ہین دوسری
یہ کہ ایک قلم شراب اور بہنگ اور چرس وغیرہ اپنی ریاست سی دور کین تیسری یہ کہ جو عورتین
فاحشہ کہ وہ گاتی اور بجاتی تہین اور ناچتی تہین اونکو اپنی شہر اور پرگنونسی نکالدیا اور بعضی
بعضیو نکی اونہین سی نکاح بہی کروادی اور فرقہ کسبیہ اور مخنثین کو بالکل نکالدیا اور سنت نکاح
ثانی کا اللہ تبارک وتعالی کی عنایت سی بخوبی جاری کیا چنانچہ نواب صاحب موصوف کی
ایک برادرزادی کہ پہلی اونکی بڑی بیٹی کی نکاح مین تہین بعد فوت ہونی اونکی کے اللہ
تعالی کی حکم سی نکاح ثانی اون صاحبزادیکا دوسری بیٹی کی ساتہہ کروادیا یعنے اون
بیٹی کی ساتہہ وہ جو اب اپنی والد کی قائم مقام مسند نشین اور نواب ہین اور یہ تو سبہی خاص
وعام جانتی ہین کہ نماز ستون دین کا ہی اور روزہ کہ عمدہ دین کی کامون مین سی ہی
جیسی کہ لوگ ہندوستان مین اس ریاست مین کثرت سی ادا کرتی ہین اور ریاستونمین

کلم وعلی ہذا القیاس نواب صاحب بہادر نی ایک روز اس دعاگو سی فرمایا کہ سید
احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کا حال جو تمکو معلوم ہی او سکو لکہو مینی عرض کی کہ
کتی ایک مدت سی میری دل مین یہ خیال تہا کہ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
کی کرامات اور حالات با برکات مین کچہ لکہونگا مگر اتفاق نہوا اب وہ میری مطلب کہوانیکا خدا کی
فضل سی آپ ہی آپ سبب ہوا جتنی فرمایا اس دعاگو کو کچہ سید احمد صاحب کی حالات
تمکو معلوم ہون وہ لکہو تو کچہ حالات با برکات اور کرامات سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ
علیہ کی نواب ممدوح کی وقت مین مینی لکہی تہین سو اب مین وہ حالات اور کرامات یہان اس
رسالہ مین لکہتا ہون اب شروع کرتا ہون مین جناب سید احمد صاحب رحمۃ
اللہ علیہ کی حالات اور کرامات کی بیان مین اول حال یہ کہ جسوقت سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ رامپور مین تشریف لائی اور لوگ کثرت سی مرید ہونی لگی او حضرت امیر المومنین
نی باواز بلند لوگو سی بیعت لینا شروع کیا بعد چند روز کی حکیم عطاء اللہ نی کہ حکیم غلام حسین
کی بڑی بہائی تہی اور حکیم غلام حسین نواب احمد علی خان والی رامپور کی حکیم
بہی تہی اور نائب اور ماموں میاں محمد مقیم کی تہی جو حضرت جناب سید احمد صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ساتھہ سفر جہاد مین ہمراہ تہی حکیم مذکور نی باادب حضرت امیر المومنین امام
المسلمین سی عرض کی کہ طریقہ چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ مین آپ بیعت
کرتی ہین اور پہر آپ طریقہ محمدیہ مین بہی بیعت کرتی ہین انکی بہید سی مین واقف نہین اگر یہ سب طریقی
محمدیہ ہین تو پہر طریقۂ محمدیہ مین بیعت کرنیکا کیا سبب جناب سید صاحب نی حکیم مذکور کو
اسطرح سی فرمایا کہ اول تو ہم تمکو جواب مجمل دیتی ہین اب یون سمجہا چاہیی کہ چشتیہ اور
قادریہ طریق کی شغل و اشغال اسطرح سی بتایا کرتی ہین کہ ذکر جہر کرو اور یہ ضرب اسطرح سی لگاؤ
اور وہ ضرب اسطرح سی لگاؤ اور نقشبندیہ اور مجددیہ کی شغل اشغال اسطرح بتاتی ہین کہ ذکر خفی کرو اور پہر یون
سمجہاتی ہین کہ یہ لطیفۂ قلب ہی اور یہ لطیفۂ روح ہی اور یہ لطیفۂ نفس ہی اور یہ لطیفۂ سر ہی او

یہ لطیفۂ خفی ہی اور یہ لطیفۂ اخفی ہی اور کماحقہ جو ان طریقون کی لوازمات ہین وہ سب پیر بتایا کرتی
ہین اپنی مریدونکو اور ان طریقون کی بہی نسبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ہی
بطور باطن طریق کی اور طریقۂ محمدیہ کی شغل اشغال اسطرح ہم بتایا کرتی ہین کہ کہانا اسطرح کی
نیت کرکی کہایا کرو اور کپڑا اسی نیت سی پہنا کرو اور جو نکاح کرو تو اسی نیت کی ساتہہ کیا
کرو اور جب تمکو نیند آوی تو اسطرح نیت کرکی سویا کرو اور کہیتی اسی نیت سی کیا کرو اور تجارت
اسی نیت سی کیا کرو اور نوکری اسی نیت سی کیا کرو بطور ظاہر شریعت کی پہر سید احمد
صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا کہ ہم طریقۂ چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ
کی بہی شغل اشغال کماحقہ بتادیا کرتی ہین مگر آدمیکو بغیر سیکہی سکہائی نہین آتی نہ طریقۂ
چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ کی بعضی شغل اشغال اور نہ طریقۂ محمدیہ
کی شغل اشغال اور ہم اب تفصیل جواب دیتی ہین تم کو طریقۂ محمدیہ کی بعضی شغل
اشغالون کی اور بعض شغل اشغال طریقۂ محمدیہ کی یہ ہین جیسکہ ایک شخص ہی کہ
اوسنی نکاح کیا اور کوئی بات اوسنی ایسی نہین کی کہ جس مین فسق وفجور پایا جاوے
اس نیت کی ساتہہ کہ کوئی فرزند بہر اصلاح پیدا ہووی خدا کی راہ سیکہی اور لوگونکو سکہاوی تو مجکو
بڑا درجہ خدا کی درگاہ سی حاصل ہو اور یہ ارادہ کیا کہ اس عورت کا نان اور نفقہ میری اوپر واجب
ہوگیا پہر اوسنی اوسکی نان اور نفقہ کی واسطی کوشش کی موافق شریعت کی حلال وجہ سی
خواہ اوسنی کہیتی کی یا تجارت کی یا نوکری یا اور کوئی پیشہ کیا موافق شریعت کی حلال کی
وجہ کا پہر اوس شخص نی سوداگری کی پہر وہ تجارت کی واسطی اپنی شہر مین یعنی جس شہر
مین رہتا ہی اور شہر کو تجارت کیواسطی گیا اوسنی تو یہ ارادہ اور نیت خدا کیواسطی کی ہی تو یہ
جانا اور آنا اوسکا سب خدا کیواسطی عبادت مین داخل ہی تمام ہوا شغل طریقۂ محمدیہ کا دوسرا
شخص ایسا ہی کہ اوسنی نکاح کیا اور اوسمین فسق وفجور یعنی ناچ ورنگ وغیرہ کیا اور کچہہ
نیت نیک کام کی نہ کی جیسی اوپر مذکور ہوچکا ہی اور نفقہ دیتا ہی تو اس بدنیت سی دیتا ہی

تاکہ لوگون مین شرمندہ نہون اور لوگ بہی برا نہ کہین اور خدا کی خوف سی اور ڈر سی
نان و نفقہ نہین دیتا ہی نوکری یا کہیتی یا تجارت جو کرتا ہی اوسمین شریعت کی حکم پر دہیان
نہین کرتا ایسی شخص سی خدا ناخوش ہوتا ہی اوسکی یہ کام عبادت مین داخل نہین اور یہ
کام خلاف طریقۂ محمدیہ کی ہین اور بعضی لوگ ایسی بدنیتی کی کام کیا کرتی ہین و علی ہذا القیاس اور
دوسرا شغل طریقۂ محمدیہ کا یہ ہی کہ ایک شخص ہی کہ عشا کی نماز کی بعد جو کام ضروریات دین
و دنیا کی ہین اونکو ادا کر کی اس نیک نیت سی سو جاتا ہی تاکہ بہت رات نجاوی ایسی بات
نہو کہ میری صبح کی نماز قضا ہو جاوی تو اوس شخص سی خدا راضی ہوتا ہی اور گویا اوسکا سونا
عبادت مین داخل ہی تمام اشغال طریقۂ محمدیہ کا اور دوسرا شخص ایسا ہی کہ غیر شرع کا مونمین
مشغول ہی گو کتنی ہی رات جاوی اور صبح کی نماز کا خیال نہین کرتا کہ قضا ہو جاوی یا نہ قضا
ہو پہر یہ آپ سی سو جاتا ہی یا اوسپر نیند غلبہ کری اس سبب سی سو جاتا ہی تو اوس سی خدا ناراض
ہوتا ہی و علی ہذا القیاس اور یہ اسطرحکی کام خلاف طریقۂ محمدیہ کی ہین اور بعضی لوگ ایسی ہی
بدنیتی کی کام کیا کرتی ہین اسوقت مین مگر انکو اس بدنیتی سی ثواب نہین حاصل ہوتا پہر حکیم
مذکور نی جناب حضرت امیر المومنین سی عرض کی کہ بی شک طریقۂ محمدیہ یہی ہی اور جو آپ نی
فرمایا سچ ہی اور آپکا طریقۂ محمدیہ مین بیعت کرنا بجا ہی اور حق ہی اور جو جو آپکی جناب مین عرض
کی وہ میری فہم کی ناسمجہی تہی دوسرا حال یہ کہ رامپور کی بیچ مین بڑی ایک کرامت سید
احمد صاحب سی ظاہر ہوئی تہی اوسکو یہان مجملا لکہتا ہون کہ ایک شخص چہہ مہینی سی
دیوانہ ہو گیا تہا اور اپنی بیگانو نکو نہین پہچانتا تہا نام اوسکا کشی باجنان تہا اور ہر طرحکی
اوسکی علاج کئی تہی مگر کچہ فائدہ نہین ہوا تہا ایکدن سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی
پاس چارپائی پر باندہ کر اوسکو لائی تہی وہ تمام رستی مین چارپائی پر کودتا اچہلتا اور گالیان
بکتا آتا تہا پہر وہ اوسکو اوسیطرحسی حضرت کی سامنی لائی آپ نی پانی منگوا کر اوسمین سی تہوڑا
سا پیکر اوسکو پلایا وہ اوسیوقت اچہا ہو گیا اور اپنی بیگانو نکو پہچاننی لگا اور کہنی لگا کہ میری ہاتہ

پاؤن کیون باندہی تہی اور کسواسطی باندہی تہی اور اُس ماجری کواس عاجز نی بچشم خود دیکہا
وہ جو کتاب نواب صاحب نی لکہوائی ہی اوسمین یہ حال مفصل لکہا گیا ہی مگر اوسکی تقریر مجہی
نہین معلوم کہ اسطرح پر لکہی گئی ہی یا کچہہ کم و بیش کرکی لکہی گئی ہی مجہسی سنکی لکہوائی
ہی یا شاید کسی اور سی سنکی تیسرا حال یہ ہی اس مین بہی سید احمد صاحب سے بڑی ایک
کرامت ظاہر ہوئی تہی کہ ایک شخص نی سید احمد صاحب کی دعوت کی تہی مع مریدون یہ عاجز بہی
سید احمد صاحب کے ساتہہ کہانا کہاتا تہا اور میری دل مین یہ خیالات آتی تہی کہ ہماری والدا اون
نواب صاحب کی پاس جاتی تہی جبکہ مین نوکر تہا تو کسطرح سی اونکی قدر اور تعظیم و تکریم کرتی
تہی جہان کہین اونکو سامنی دیکہا تو پشتو کی لفظ کی ساتہہ فرماتی تہی راشا قیمت خانا راشا
قیمت خانا یعنی آو قیمت خان آو قیمت خان سوای اسکی اور باتین محبت آمیز کیا کرتی تہی والدہ موصوف
سی اور پہر میری دل مین یہ خیال آیا کہ تو جو جاتا ہی نواب ممدوح کی پاس نہ وہ کبہی کہتی ہن کہ
تم آو اور نہ کچہہ کلام کرتی ہن اس عرصہ مین سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی
مجہسی فرمایا پڑہنی کیواسطی کلام اللہ شریف کی ایک سورت اور دوسری مرتبہ ارشاد فرمایا کہ جب
امیر کی پاس جایا کری تو اوسکو پڑہ لیا کر تو مین بہت رویا اور مینی عرض کی کہ مجکو دنیا کی
کاموںسی کچہہ مطلب نہین ہی مین تو آپ سی خدا ہی کیواسطی ملا ہون اور یہ جو میری دل مین
خیالات آتی تہی یہ میری اختیار مین تہی اور میری دلکا حال سید احمد صاحب غازی رحمۃ
اللہ علیہ پر اللہ تعالی نی روشن کردیا بغیر میری کہی پہر مجکو ارشاد فرمایا کہ پڑہ لیا کر سورت شریف
کو اسطور سی جسطور سی ہمنی تجکو بتایا ہی بیچ فرمایا شیخ سعدی صاحب نی مثنوی

گہی بر طارم اعلی نشینم	گہی بر پشت پای خود نبینم
اگر درویش بریک حال ماندی	سر دست از دو عالم بر فشاندی

جو آپ نی فرمایا تہا وہ مینی پڑہا چند روز کی بعد اون نواب صاحب
نی اپنی خدمتگارون چوبدارونکو یہ حکم فرمایا کہ اگر وہ شخص ہماری پاس آیا کرین تو میری
انکو لایا کرو اور اگر ایک شخص ہماری پاس بیٹہا ہوا کری تو پہر ہم انکو بلوایا کرین تو انکو لایا

کرو بہت بڑا اعتبار کرنی لگی میری اوپر ہر طرحکا ہر طرحسکی کاموں مین یہان تک کہ جب مین ٹونک
مین آیا وخط مجھکو لکھی کہ ہماری پاس آؤ وہان کیون چلی گئی مینی اون خطوں کی
جواب مین اسطرحسی لکھ بھیجا کہ یہان مین آپ سی نہین آیا ہون مجکو اشارت غیبی ہوئی تھی
اشارات غیبی یہ ہین جسوقت ارادہ مینی ٹونک کی آنیکا کیا تو مینی ایک چپا رہ کیا مولانا حیدر شیخ
صاحب کی مسجد میں رام پور مین ہی تو مین دیکھتا ہون کہ ایک شخص ہین بہت متبرک صورت
وہ بھی مسجد مین بیٹھی ہین مجھسی کچھ فاصلہ سی تو اونکی پاس ایک کاغذ ہی کھلا ہوا تو مین یہ
جانتا ہون اپنی دل مین کہ یہ کاغذ نوابصاحب والی ٹونک نی مجکو بھیجا ہی مگر مین یہ کہتا ہون
کہ پہلی جو نواب صاحب ممدوح نی مجکو کاغذ بھیجا تھا اوسپر مہر تھی اور اسپر مہر نہین ہی اس
عرصہ مین اون شخص نی مجھسی فرمایا کہ تیری چہرہ پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
دستخط کردی ہین پھر جب مین ٹونک کو آیا چند روز یہان سکونت پذیر ہوا پھر میرا ارادہ جا
ہوا رام پور کو تو نواب صاحب ممدوح والی ٹونک نی اس عاجز سی فرمایا کہ ہم تم کو ہرگز
جانی نہ دینگی اور چند کلمات مہربانی اور شفقت کی فرمائی اور جیسا وہ کاغذ مینی دیکھا تھا ویسی ہی
کاغذ کی اوپر نوابصاحب ممدوح نی دستخط کردی مگر جسطرح پر اور لوگونکی چہرہ پر دستخط کرتی
ہین اوسطور پر نہین وہ دستخط کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی میری چہرہ پر کیی تھی اون دستخطون
کی مظہر نواب ممدوح ہوی اور دوسرا اشارہ یہ ہی کہ مینی خواب مین دیکھا کہ ٹونک کو مین
آتا ہون تین کوس کی فاصلی سی ٹونک مجھسی رہی ہی تو ایک جگہ پر تو پین اور بندوقین
اور تلوارین اور طرح طرح کی ہتیار اور باروت اور گولی اور گولی وہانپر کثرت سی موجود ہین اور وہان
کوئی آدمی نہین کہ اوس سی مین پوچھون کہ کیا مکان ہی اور یہ کیا واردات ہی اسی درمیان
مین کیا دیکھتا ہون کہ جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ ہین اور اونکی ہمراہ مولانا
محمد اسمعیل صاحب تن تنہا ہین اور کوئی شخص نہین تو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
نی اوس عرصہ مین مجھسی فرمایا کہ تو اس جگہ نہ رہو اور ہم ٹونک کا بندوبست کرنیکو جاتی ہین

اس عرصہ مین جب ٹہنی جانا کہ ٹونک کا بندوبست ہو گیا موجب فرمان سید احمد صاحب کی
پہر مین رامپور سی ٹونک مین حاضر ہوا اس سبب سی مین یہان پر حاضر ہوا ہون والا مین
تمہاری پاس حاضر ہوتا چوتہا حال یہ ہی کہ اسمین بہی ایک کرامت سید احمد صاحب کی
ظاہر ہوئی تہی جبکہ سید احمد صاحب کو پہلا جمعہ شہر مین ہوا یعنی رامپور مین نماز جمعہ کی جا کے
پڑہی جامع مسجد مین بڑا اژدہام تہا جب نماز پڑہ چکی تو مولوی عبد الحی صاحب نی وعظ
شروع کیا آیت پڑہتی تہی یا حدیث اور اوسکا ترجمہ کرتی تہی پہر اوسکی تفسیر کرتی تہی تو لوگ
اوسکو بہت پسند کرتی تہی اور تعریف کرتی تہی کہ کیا اچہا بیان فرماتی ہین اور لوگ ذوق
شوق مین تہی پہر جب تمام وعظ فرما چکی تو تین شخص مولوی عبد الحی صاحب کے
سامنی آکی بیٹہی اونمین سی ایک تو مولوی عبد الرحیم صاحب کی شاگرد تہی اور دو مفتی
شرف الدین صاحب کی اور بڑی طباع اور قریب فضیلت کی تہی اونہون نی مباحثہ
شروع کیا اور مولوی صاحب سی یہ عرض کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہو تہا یا نتہا
یعنی بہولنا تہا یا نتہا مولویصاحب ممدوح نی اونکو جواب دیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو نسیان نتہا اون باتون اور چیزون مین کہ جو علاقہ رکہتی ہین ساتہہ پہچان نی احکام اسلام
کی اور امور وحی کی البتہ بعضی افعال جو عبادت مین داخل ہین اونمین کبہی سہو واقع ہوا ہی
پہر مولویصاحب کی اس تقریر پر اونہون نی کچہہ دلیل بیان کی پہر مولویصاحب نے اونکی
دلیل کو اوٹہا دیا پہر اونہون نی دلیل بیان کی پہر انکی دلیل کو اوٹہا دیا تو پرلے در مین مسجد کی مولانا محمد اسمعیل
بیٹہی تہی اس تکرار کو سنکی وہ بہی قریب آگئی اس عرصہ مین مولوی عبد الحی صاحب نی فرمایا
کہ بہائیو اگر ہمارا سمجہانا تمہاری سمجہہ مین نہین آتا تو تم وعظ کہو اور ہمین جو کچہہ کہنا تہا وہ ہم تمہید کیوقت سبطرح
کہہ چکی اس درمیان مین سید احمد صاحب نی فرمایا کہ بہائیو میری طرف متوجہ ہو تو مین تمکو
سمجہاؤن اونہون نی عرض کی کہ آپ صاحبزادہ ہین اور یہ علمی تقریر ہی جبکہ سید احمد صاحب
کو اون تینون شخصون نی اسطرحکا جواب دیا تب اس عاجز نی مولوی عبد الحی صاحب سے

یہ عرض کی کہ یہ ہماری شہر مین علماؤن معتبرون مین سی ہین اگر وہ عالم آجاوین جیسی مولوی
عبدالرحیم صاحب و مفتی شرف الدین صاحب وغیرہم تو تم اونسی مباحثہ کر لو اور
اپنی نکرو اسی عرصہ مین تکبیر ہوئی عصر کی نماز کیواسطی سب لوگ کہڑی ہو گئی بعد نماز پڑہنی
کی نہ اون لوگون نی مولوی عبدالحی صاحب سی تکرار کی اور نہ مولوی صاحب نی اونسی بعد اوسکی
سید احمد صاحب نی مجکو بلایا اور فرمایا کہ تم ہماری مقدمہ مین کیون بولی ہماری مدد سوای
خدا کی کوئی نہین کرسکتا اور ہماری مقدمہ مین کبہی بولیو اور جو کبہی بولی جو نفعت تمکو ہمسی
پہنچی ہی چہن جاویگی تو پہر مین حیران ہوا کہ ایسی بزرگ لوگونکی مقدمہ مین کون گفتگو اور تکرار کری
پہر جب سید احمد صاحب حج کو تشریف لیکئی انکی بعد لوگ مجہسی صراط المستقیم کی مسئلو نمین کچہ تکرار
کرنی لگی تو مین نی سید احمد صاحب کے مقدمہ مین کسی سی تکرار نہین کی یعنی جو حق بات مین
کسیکو سنتا ہون اور وہ سنتا ہی تو اوسی سی مین کلام کرتا ہون اور جو حق بات مجہسی نہین
سنتا ہی اور تکرار کرتا ہی اوسی سی مین کلام نہین کرتا ہون جیسی فرمایا خواجہ حافظ نی شعر

نخست موعظت پیر صحبت این حرف است	کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

اور اُن طالب علمون کا مین کیا حال کہون کہ جنہون نی مباحثہ کیا تہا تہوڑی دنونمین
کسیکا کسطرحکا حال ہو گیا اور کسیکا کسطرحکا اور برباد ہو گئی آنکی بربادی ہونی سی معلوم ہوتا کہ نیت بخیر نہی
اسواسطی کہ ایک نوع کی سید احمد صاحب سی بی ادبی کی اور ناحق مباحثہ مولوی عبدالحی
صاحب سی کیا پانچوان حال یہ کہ مولوی محمد جیلانی صاحب بعرف مولوی غلام جیلانی سردار
تہی علماؤن کی کہ نواب احمد علیخان والی رامپور جیسی اونکی تعظیم و تکریم کرتی تہی ایسی کسی
عالم کی نہین کرتی تہی اور اونکو سردار کیا تہا علماؤن کا اور حقیقت مین سردار تہی علماؤن کی اور
مولوی حیدر علی صاحب کی خسر بہی تہی اور اوستاد بہی اونکو باطنی طریق کا بہی بہت شوق
تہا جبکہ سید احمد صاحب رامپور مین تشریف لائی اور بہائی زین العابدین خان صاحب کی
مکان پر ٹہیری اور مولوی صاحب مذکور اور کبیر خان صاحب اور ہاشم خان اور اونکی محلی کی

بہت آدمی سید احمد صاحب کی مرید ہوی اور کبیر خانصاحب رامپور مین بہت معتبر لوگونمین
سی تہی اور جبتک سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی رامپور مین تشریف رکہی جب
تک مولوی مذکور ہر روز چار گہڑی رات پچہلی سی سید احمد صاحب کی خدمت شریف مین حاضر
ہوتی تہی صبح کی نماز سید صاحب کی ساتہہ پڑہتی تہی اور سید صاحب نے اونکو خلیفہ کیا تہا اس عاجز نے
سید صاحب سی عرض کی کہ پہلی ہی یہ کسی شخص کی مرید تہی سید صاحب نی مجہسی فرمایا کہ یہ تو درود
ہی پڑہا کرتی تہی ہاشم خان مولوی ممدوح کی سالی تہی مجہسی یہ حال بیان کرتے تہی کہ جب
مولوی صاحب بہت بیمار ہوی اور قریب المرگ ہوی فرمانی لگی کہ سید صاحب سی مرید ہونا آج
میری کام آیا تہوڑی دیر کی بعد اس جہان فانی سی طرف جہان جاودانی کی رحلت فرمائی چہٹہا
حال یہ ہی کہ کہی ولایتی آئی تہی اپنی ولایت سی اور قوم سی پٹہان تہی اونہون نی سید صاحب
سی عرض کی رامپور مین کہ ہم اپنی ولایت سی آتی تہی اثنای راہ مین ایک گاؤن ملا وہان پر آٹہہ ساتہہ
عورتین پانی بہرتی تہین تو ہمنی جانا کہ یہ سکہنیان ہین اونکی لباس مین کسیطرحکا فرق نہ تہا اونکا
لباس سکہنیونکا تہا ہم وہان کہڑی ہوگئی اور ہمنی کہا کہ یہ زبان تو ہماری سمجہین گی نہین اسوقت
ہتہلی تہہ اوٹہا کی مونہہ کیطرف بطور پانی پینی کی کیا تو اونہون نی ادہر اودہر دیکہا غرض جو آگے
یہ تہی کہ کوئی سکہہ تو نہین ہی پہر ہماری طرف متوجہ ہوئین اور پشتو زبان مین یہ بات ہمسی
کہی کہ اوبو او سکوی بی غیرتو یعنی مطلب یہ تہا کہ لیو پانی پیو بیغیرتو ہمکو تو سکہہ بند مین پکڑ لائی
ہین اور اپنی جورو بین کر لین ہین یعنی ہمکو سکہنیان کر لیا ہی وہ بہت زہیر ہوئین اور ہم بہی
بہت زہیر ہوی اب ہم تمہاری پاس آئی ہین کہ تم سید ہو اور اولیا ہو یہ حال ہم لوگونپر گذرتا ہے
اسکا کچہہ تدارک کرو سید صاحب بہت زہیر ہوی اور فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی پہلی ہم سکہون ہی
پر جہاد کرینگی ساتوان حال یہ ہی کہ ایکدن تکیہ شریف کی مسجد من صبح کی نماز کی بعد بہت مجمع
کثیر تہا خاص و عام کا یعنی علما و طلبا و فقرا وغیرہ اوسوقت موجود تہی سید صاحب نی فرمایا کہ بہائیو
تمکو ایک مثال بتاتا ہون قرآن شریف کی ہندی زبان مین تا کہ خاص و عام سمجہین اسکو کہ کسطرح سی

قرآن شریف نازل ہوا ہی اور کسطرح سی لوگون نی مانا اور کسطرح سی لوگون نی نہین مانا
فرمایا کہ اس بات کو یون سمجہا چاہیی کہ جیسی ایک بادشاہ ہی اوسکی برابر کوئی بادشاہ نہین وہ
سب بادشاہونکا بادشاہ ہی اوسنی اپنی غلامونکو ایک جگہہ سی دوسری جگہہ پر بہیجدی پہر جو بادشاہ
کی یہان سب سی بڑا درجہ رکہتی تہی اونکی ہاتہہ ایک فرمان اپنا دیکر اون غلامون کیطرف بہیجا اور
اونہون نی اون غلامونکو سنایا تو وہ غلام تین فرقی ہو گئی ایک فرقہ نی اوس فرمانکو سنا اور جو مقربان
درگاہ تہی اونکو دیکہا اوس فرقہ نی صاف انکار کیا اور یہ کہا کہ نہ یہ فرمان بادشاہی ہی اور نہ تم بادشاہ
کیطرف سی آئی ہو تم اپنی طرف سی بنا لائی ہو یہ لوگ باغی اور سرکش ہوی ایسی آدمی جو
بادشاہ کی یہان پکڑی جاتی ہین تو بڑی بڑی تکلیف ہر طرحکی اونپر ہوتی ہی اور اوس تکلیف
مین وہ رہتی ہین اور ہمیشہ کی قید شدید مین گرفتار رہتی ہین دوسرا فرقہ فرمان کو
سنکر کہنی لگا کہ بیشک تم بادشاہی کیطرف سی آئی ہو اور فرمان بہی بادشاہی ہی فرمانکو چوما اور
سر پر رکہا اور جو حکم اوسمین گران گران تہی اونسی جانکو بچایا اور جو حکم کہ آسان آسان تہی
اونکو کرنی لگی یہ فرقہ نمک حرام ونمکحرام ہی اب سمجہا چاہیی کہ وہ گران گران حکم کیا ہین
اول تو جہاد کرنا کفار سی خدا کیواسطی نہ ریا و ملک گیری اور دنیا کی واسطی دوسرے
ہجرت کا کرنا کفار کی ملکون سی جو حربی ہین تیسری حج کرنا خدا کی ڈر سی جسپر فرض ہی
یہ سب عیش و آرام کا چہوڑنا اور خدا کی رضامندی حاصل کرنا چوتھی زکوۃ دینا خدا کی خوشی
پانچوین قرض حسنہ دینا خدا کی رضامندی کیواسطی اور پہر اوس قرض حسنہ کی عوض جسپر
شخص کو دیتا ہی اوس شخص سی کچہہ فائدہ نہ لینا چہٹی رسمین چہوڑنا کہ بہت غیر مشروع
رسمین ہر قوم نی اختیار کی ہین شادی اور غمین مین اگر ایک شخص اون رسمون کو خدا
کیواسطی چہوڑتا ہی تو بعضی لوگ اوسکو اپنی برادری سی نکالتی ہین یہان تک جہالت پہیلی ہی
کہ اپنی بیٹی اوسکی بیٹی کی ساتہہ نکاح نہین کرتی اور اوسکی بیٹی کا اپنی بیٹی کی ساتہہ نکاح نہین
کرتی ساتوین نماز کہ اول وقت نماز کی شرطون کی ساتہہ اور امام کی پیچہی اکثر لوگ ادا نہین

کرنا آٹھوین روزہ موافق اوسکی شرطون کی اکثر لوگ ادا نہین کرتی وعلی ہذا القیاس تو
یہ فرقہ نمک حرامون کا ہی اگر یہ فرقی ان کامون کی نہ کرنیکو بالکل نہین جانتی ہین اور اپنی
گناہون پر نادم اور شرمندہ دین اور لیئے توبہ مرگئی ہین تو آخرکو بندگی اور گنتی اور طرح طرح کی
تکلیف اوٹہانی کی انکا چہٹکارا ہو جائیگا فقط اللہ تعالی کی مہربانی سی یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی شفاعت سی **مسافر فرقہ** فرمانکو سنکی کہنی لگا کہ بیشک تم بادشاہ کیطرف سی آئی ہو
اور یہ فرمان بھی بادشاہی ہی اور چوما اور سر پر رکہا اور کہنی لگا کہ اس فرمان مین تو لکہا ہی
کہ مجہ نہین پہر ملوانگی تو ہم مسافر ٹہیری یہ فرقہ نمک حلالون کا ہی پہر فرمایا سید صاحب نی کہ
مسافرونکو اگر اچہا کہانا بہم پہنچ گیا یا اچہا مکان یا اچہا لباس موافق شریعت کی حلال
کی وجہ سی یا اور کسیطرح کی راحت یا خوشی دنیا مین حاصل ہوئی تو اوسپر شکر ادا کرتی
ہین اور کچہہ دل نہین لگاتی اوسپر یا غریبون لاچارون کا سا کہانا یا برا مکان یا برا لباس بہم
پہنچا اور کسیطرحکی تکلیف دنیا مین پہنچی تو اوسپر صبر کرتی ہین اور ناخوش نہین ہوتی
اسواسطی کہ جو عاقبت کا مزا ہی دنیا کی مزی سی اور اوس سی کیا نسبت اور یہ کہتی ہین
جیسا کہ ہمکو حکم ہوا ہی اوسکو ہم بجا لاوینگی تو ہماری واسطی وہان سب کچہہ موجود ہی پہر فرمایا
حضرت امیر المومنین نی کہ اے بہائیو جن شخصون مین مسافرت کی خصلت نہو گی نہیں
اچہی طرحسی دین کی کام نہ بن آوینگی مثلاً جیسی جہاد کا کام کہ جب تک اون لوگون مین
جنہین کہ مسافرت کی خصلت نہین ہی اونکو اچہا کہانا اور اچہا مکان اور اچہی سواری
اور اچہا لباس بہم پہنچا تو خوش رہینگی اگر اچہی شي کی چیزین بہم نہ پہنچین تو ناخوش رہینگی
اونسی بہی اچہی طرح سی جہاد کا کام نہ بن آویگا یا جیسی عالم ہین یا قاضی یا مفتی ہین جو کوئی
انسی دین کی مسئلی پوچہیگا تو اچہی طرحسی صحیح مسئلی بتاوینگی اور جب کسی غریب آدمیکا
معاملہ انکی بہائی بیٹی یا قرابتیون یا کسی امیر سی ہوئیگا اور مسافرت کی خصلت انمین
نہوگی دنیا کی لالچ یا اونکی لحاظ سی غریب آدمی کی طرف نہونگی اگرچہ غریب حق پر ہو اور فرقہ حق

پر اسی طرح سی بادشاہ اور امیر و فقیر و مہاجر اور حاجی اور غازی اور جس شخص پر زکوٰۃ
فرض ہی اگر امنین بہی سخاوت کی خصلت نہوگی تو انسی بہی اچہی طرحسی دین کی کام
نہین آویگی و علی ہذا القیاس آٹہوان خال یہ ہی کہ ایک شخص سید صاحب کا
مرید فرخ آباد سی تکیہ شریف مین حاضر ہوا تہا سید صاحب سے یہ عرض کی کہ اول مرتبہ جو مین حاضر
ہوا تہا خدمت شریف آپکی مین جو لوگ آپکی مرید تہی وہ ذکر او فکر اور مراقبہ او شغل اور اشغال
مین مشغول تہی اور اب کی مرتبہ جو آپکی خدمت شریف مین حاضر ہوا تو سوا تلوار اور ڈہال
اور زرہ اور بکتر بارود اور گولی اور بندوق کی اور چرچا نہین دیکہتا ہون جناب سید صاحب
حضرت امیر المومنین نی فرمایا کہ سچ کہتی ہو مگر اس مطلب کو اب یون سمجہا چاہیے کہ
ایک شخص ہی کہ اوسکی سو دو سو مرید ہین اون مریدون مین سی دو چار یا کم و بیش اپنی پیر کی
طریق پر ہوتی ہین اور باقی مرید جو اپنی خوشی کی کام ہین ویسی ہی کرتی ہین یا ایک شخص
ہی کہ اوسکی ہزار دو ہزار مرید ہین یا کم و زیادہ اونمین سی کمتر تو اپنی پیر کی طریق پر ہین اور
اکثر اپنی رای کی کام کرتی ہین و علی ہذا القیاس اور اب اللہ تعالی نی میری دلمین
سب آدمیونکی خیر خواہی ڈالی ہی یعنی جسوقت ہم جہاد کو گئی اگر شہید ہوی تو اللہ تعالے
بڑی بڑی مراتب عطا کریگا اور جو فتح ہوی کفار پر تو دین و دنیا کی مطلب حاصل ہونگے جو
علما و فضلا و طلبا دین دیندار ہین اونکا مطلب یہ ہی کہ سب آدمی خاص و عام موافق شرع
محمدی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی ہو جاوین جسوقت مسلمان غالب ہوی کفار پر جو مسلمانونکا
امام ہی اوسوقت مین ہر شہر و قریہ مین محتسبونکو قائم کریگا اور وہ احتساب کرنا شروع کرینگی
اور علماؤن دین دیدار و نکا بہی یہی مطلب ہی کہ لوگ گناہونسی بچین اور ہم کہل کی وعظ
کہین اور فقراؤنکا مطلب یہ ہی کہ ہمکو خدا کی رضامندی اور قرب حاصل ہوی اور دل کے
اوپر نور ظاہر ہوی ایسا نور کہ جس سی خدا کی معرفت حاصل ہو اسکی حاصل کرنیکی واسطی قران اور
ذکر فکر تسبیح او تہلیل اور تکبیر و حاور و ذ پڑہتی ہین تسبیح پر یعنی شمار کرتی ہین تسبیح کی دانونپر

اور ساٹھہ ساٹھہ اور ستر ستر برس ہوجاتی ہین تسبیح کی دانون پر پڑہتی ہوئی تسبیح کی دانہ
گہس جاتی ہین اور اکثر لوگونکی دل بسبب نہ ملنی قوت حلال کی ویسی سیہ رہتی
ہین جیسی کہ تہی اور جسوقت کہ امام مسلمانونکا قائم ہوگا تو اونکو روزی حلال کی ملیگی تو چالیس
دنکی بیچ مین انکی دلون کو روشنی حاصل ہوگی تو انکا مطلب حاصل ہوجائیگا اور ہر مسلمان
کو روزی حلال کی ملیگی تو شریعت کی کامون پر قائم ہوجاینگی اور جو کافر کہ امام کو جزیہ دینا
اختیار کرینگی تو ایک طرحکا فائدہ اونکو بہی ہوجائیگا جیسی انکی اولاد کو غلام باندی کرتی ہین
اور انکا مال غنیمت کرکی لاتی ہین تو یہ موقوف ہوجائیگا پہر فرمایا حضرت امیر المومنین نی
کہ جو کوئی مرید ہوتا ہی وہ مبتدی ہوتا ہی پہر متوسط پہر منتہی اور مبتدی اور متوسط جو زہد
اور محنت ذکر فکر کرتا ہی طریقہ نقشبندیہ اور چشتیہ اور قادریہ اور مجددیہ وغیرہم مین
تو اونکی دلون پر طرح طرح کا حال آتا ہی اور ایسی ہی فرمایا شیخ سعدی صاحب نی

گہی بر طارم اعلی نشینم	گہی بر پشت پائی خود نہ بینم
اگر درویش بر یک حال ماندی	سر دست از دو عالم بر فشاندی

اگر اندنونمین ہم ذکر اور فکر کی تعلیم لوگونکو کرین تو اونسی کہی اور چیونٹی بہی نہ مریگی چہ جای قتل و مقاتلہ
کرنا آدمیونسی اور منتہی کو قتل و مقاتلہ کرنی سی نہایت بڑی بڑی درجی حاصل ہوتی ہین اور اب ہم
خاص طریقہ محمدیہ کی شغل اشغالونکی تعلیم کرتی ہین نہ اور طریقون ذکر کی گیونکی تو اوس شخص نی یہ تقریر سید
صاحب کی سنکی جو کہ فرخ آباد سی آئی تہی عرض کی کہ آپ سچ فرماتی ہین اور حق ہی اور یون
ہی ہی جیسی کہ آپ فرماتی ہین اور اوس شخص نی یہ عرض کی کہ آپ میری حال پر مہربانی
کیجئی اور توجہ مجکو دیجئی پہر اوس شخص سی جو کہ فرخ آباد سی آئی تہی اور اس عاجز سی
سید صاحب نی فرمایا کہ کسیکو خبر مت کرو پہر تکیہ شریف مین جو مسجد ہی اوسکی چہت کی اوپر مجکو اور
اونکو توجہ دی مگر پٹہان لوگون کی ولایت مین جو تشریف لیگئی جیسی سمہ اور باجوڑا اور سوات
وغیرہ مین البتہ سید صاحب نی توجہ دی بعضی بعضی لوگونکو اور سید صاحب کی خلیفون نی

بہی اکثر لوگونکو توجہ دی اور توجہ لینی والون کو اکثرونکو فایدہ ہوا اور جو وہان سید احمد صاحب
غازی رحمہ اللہ تہی اور اونکی خلیفون نی توجہ دی تو سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
کو وہان الہام ہوا ہوگا کہ تم بہی توجہ دو اور اپنی خلیفون سی بہی توجہ دلواؤ واللہ اعلم نوان
حال یہ ہی کہ سید صاحب غازی جنگل کو تشریف لیی جاتی تہی اور گہوڑی پر سوار تہے اور آپ اوس وقت
دیوان حافظ کا مصراع آہستہ آہستہ پڑہتی جاتی تہی وہ مصراع یہ ہی مصراع غلام نرگس مست
تو تاجدارانند ۞ اس عاجز نی عرض کی کہ شاہ زرین خان ایک شخص ہین کہ اونکی بہانجی بہائی
زین العابدین خان کو منسوب ہی وہ مجہسی یون کہتی تہی کہ سید صاحب جہاد کو تشریف
لیجاینگی وہانپر دو لڑائین فتح کرینگی اور تیسری لڑائی مین اونکی ایک تلوار لگیگی سینہ کی اوپر جب
وہ زخم اچہا ہو جائیگا تو پہر آپ کی فتح ہوا کریگی یہہ سنتی حضرت امیر المؤمنین سی گذارش کیا
کہ شاہ زرین خان یون کہتی تہی یہ سچ ہی آپنی یون ہی فرمایا ہی آپ نی اوسکی جواب مین
مجہسی یہ فرمایا کہ ہم تو خدا کیواسطی جہاد کو جاوینگی ہمارا سر خاک مین اور خون مین ملا ہوگا اور یا اللہ ہمکو
فتح دیگا آپکی فرمانی سی معلوم ہوا کہ شاہ زرین خان کی بات کی کچہ اصل تہی دسوان
حال یہ ہی کہ ایک شخص نی سید صاحب سی عرض کی کہ امام مہدی کتنی دنون کی بعد ظاہر
ہونگی سید صاحب نی اوسکی جواب مین فرمایا کہ مین جو اپنی حالات مین دیکہتا ہون چالیس برس
تک تو اونکا ظہور نہین معلوم ہوتا آگی اللہ جل علی شانہ جانتا ہی جب چاہیگا ظاہر کریگا
گیارہوان حال یہ ہی کہ میر اسید علی صاحب بہنی والی لکہنؤ کی مجہسی فرماتی تہی
کہ پچیس برس ہوی کہ اللہ تعالی نی میری دلپر یہ الہام کیا تہا قبل سید صاحب کی ظاہر ہونیکی کہ
ہم تم لوگونکا ایک سردار پیدا کرینگی میر اسید علی صاحب کو اور لوگ بہی لکہنؤ کا قطب جانتی تہی
اور سید صاحب بہی فرماتی تہی کہ یہ لکہنؤ کی قطب ہین اور میر اسید علی صاحب نی سید صاحب
غازی رحمۃ اللہ علیہ سی بیعت بہی کی تہی پہر تکیہ شریف کی بیچ مین میر اسید علی صاحب سید صاحب
کی پاس آئی تہی اوسوقت کی بیچ مین ایک گڑہی تہی مضبوط اوسمین آدمی بڑی بہادر تہی فقیر

محمد خان سی اوس گڑہیکا فتح کرنا مشکل ہو گیا تہا اوس عرصہ مین فقیر محمد خان نی سید صاحب
کو عرضی لکہی کہ میر امید علی صاحب کو آپ میری پاس بہیجدیوین تو امید ہی انشاء اللہ تعالی
یہ گڑہی فتح ہو جاوی آپ نی میر امید علی صاحب کی واسطی کہار تلاش کر کی میانہ مین سوار کرا کی
فقیر محمد خانکی پاس بہیجا بعد کئی دن کی میر امید علی صاحب پہر تکیہ شریف مین تشریف لائی
لوگون نی پوچہا اونسی گڑہیکا حال اُنہون نی فرمایا کہ گڑہی فتح ہو گئی بارہوان حال
یہ ہی کہ کسطرح کا سید صاحب کو حلم تہا سبحان اللہ کہ ایک شخص آیا اچہی کپڑی پہنی ہوسے
اوسنی یہ عرض کی کہ مجہی کچہہ دلوایئی آپ نی فرمایا کہ ان بہائی کو چار پیسی دو اوسنی یہ
عرض کی کہ تمنی میری لیاقت کو دیکہا اور نہ اپنی لیاقت کو پہر تمنی فرمایا کہ بہائیکو چار پیسی
دو آپ نی فرمایا کہ تمہاری لیاقت تو بہت بڑی ہی اب چار ہی پیسی لیلو اور آئندہ اور کچہہ نہ
فرمایا اوس شخص کو اور یہ فرمایا کہ مین اپنی لیاقت کی موافق تمکو دیتا ہون تیرہوان حال
یہ ہی کہ جسوقت شیخ فرزند علی غازیپور جمنیا سی سید صاحب کی خدمت شریف مین حاضر
ہوی چار گہوڑی چہہ چہہ سو روپیہ کی لیکر اور چالیس کلام اللہ اسمین بیش قیمت اور کم
قیمت کی اور بہت سی تہان نینو اور جامدانی کی اور بہت سی تہان گاڑہی اور گزہی کی اور
ایک بیٹا کہ نام اوسکا امجد تہا یہ خدا کی واسطی جہاد کی کام مین صرف کرنیکو لائی تہی تکیہ
شریف مین تو اونکی واسطی چہوٹا سا ایک ڈیرہ میان محمد جامع صاحب کی باغیچی مین سید
صاحب نی کہڑا کروا دیا میان محمد جامع صاحب کی بیٹی جو آئی اُنہون نی کہا او کہاڑو ڈیرہ
کسنی کہڑا کیا ہی دور کرو اس ڈیرہ کو یہان سی تو لوگون نی آن کی سید صاحب سی عرض کی
کہ میان محمد جامع صاحب کی بیٹی ڈیرہ کو اکہڑواتی ہین آپ نی فرمایا کہ ہماری طرفسی السلام
علیک کہو اور یہ کہو کہ بہائی جہان تمہاری خوشی ہو وہان کہڑا کرادو اس فرمانی سید
صاحب کیسی اونکو لحاظ آیا اونہون نی اسکی جواب مین کہلا کہ یہین کہڑا رہنی دو
چودہوان حال یہ ہی کہ سید صاحب کیا شافی جواب دیتی تہی سبحان اللہ ایک شخص

آئی اونہون نے سید صاحب سے عرض کی کہ تم بھی سید ہو اور مین بھی سید ہون وہ بیٹیان
میری لائق بیاہ کی ہو گئین ہین مجکو آپ کچہہ دلوائیے تو اونکا بیاہ ہو جاوے آپ نے اونکی
جواب مین فرمایا کہ سید بہائی تمہاری بیٹیان ہماری بہتیجیان ہین تم اتنا کام کرو کہ تم نے اپنے
طرفسے بیاہ کیواسطے اپنی دلمین مقرر کیا ہے کہ یہہ چیز بہی ہو اور وہ چیز بہی ہو اسکو تم موقوف کرو اور
جسطرح اللہ تعالی نے حکم کیا ہے بیاہ کی مقدمہ مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
اوسطرح تم کرو ہم اپنا آدمی تمہارے ساتہہ کر دیتے ہین موافق قرآن اور حدیث کی جو
بیاہ کیواسطے چاہیگا اوسکو یہہ ہم پہنچاویگا پندرہواں حال یہ ہے کہ اسمین سید صاحب
کی بڑی ایک کرامت ظاہر ہوئی تہی کہ یہ عاجز مراقبہ وحدانیت کا کیا کرتا تہا جسطرح سید
صاحب نے فرمایا تہا پہر ایک مدت کی بعد سید صاحب تشریف لیگئے حج کو تو مراقبہ کرنے مین
مجکو بڑی بڑی خلجان پیدا ہوتی تہی اور بہت مین رو یا کرتا تہا اور اون خلجانونکا بیان کرنا
اسوقت مین مناسب نہین ہے اوسوقت مین جو رامپور مین فقیر تہے اور مرادآباد مین اور
امروہی مین اور فرخ آباد مین اور لکہنؤ مین تو مینے اونکی روبرو اون خلجانون کا بیان کیا اور
کہا مینے کہ میرے مرشد مجکو مراقبہ وحدانیت کا فرما گئے تہی تو اوسکی درمیان مین مجکو یہ خلجان اوٹہتے
ہین تو وہ فقیر مجہسے کہتے تہے کہ تم چہوڑدو اسکا کرنا مین انکی جواب مین یہہ کہتا تہا کہ مین تو
بہتیرا چہوڑدون مگر مجہسے نہین چہٹتا آخر الامر ایک درویش نے فرمایا کہ میان کسیکی کہتے سنے کی
حاجت نہین ہے اسوقت مین ہم لوگونکا ایسا مقام ہے کہ جیسے آسمان کی تارے اور سید صاحب
کا مقام ایسا ہے جیسے سورج جسوقت سورج نکلتا ہے تو تارے چہپ جاتے ہین اب تمکو مناسب ہے کہ جہان
کہین سید صاحب تشریف رکہتے ہون وہان اونکی خدمت شریف مین حاضر ہو تو اون کی
صحبت سے انشاء اللہ تعالی یہ خلجان جاتے رہینگے تو مینے ارادہ سید صاحب کی زیارت کا کیا کہ
جہان کہین ہون مین اونکی خدمت شریف مین حاضر ہونگا انشاء اللہ تعالی جبکہ مین کانپور
پہنچا تو مجکو وہان بعضے شخصون نے کہا کہ سید صاحب حج سے تشریف لے آئے اور اپنے مکانمین تشریف رکہتے

مین پہنچی تکیہ شریف پر مین حضرت امیر المؤمنین کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور دوسری جگہ جو
دیکھا او آپ تہری ہوگیی اور فرمایا آو ٹھہان بہائی آو ٹھہان بہائی اور سینہ سی مجکو لگایا جسوقت
کہ سینہ سی مجکو لگایا اوسیوقت وہ خیال جاتا رہی سبحان اللہ کیا بڑی کرامت سید صاحب سے ظاہر
ہوئی یہہ تمام کیے اون خلیفا ونکا ذکر نہی کیا ہی نہین سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سی اونکا سا
باتین مینی سید صاحب سی تحقیق کین بعضی متفرقات او بعضی مقامات نقشبندیہ طریق کی بعضیا
اپنا اسی نقشبندیہ طریق مین انتہا تک آدمی کی اوپر کیا کیا مقامات کہلاتی ہین **ستر ہوان**
حال یہ ہی کہ ایک شخص تہی پٹنہ مین سید رفیع الدرجات اونکا نام تہا فارسی مین تو اونکو بہت دخل تہا
او عربی مین بہی اور بہت بڑی شاعر تہی اونسی مینی کہا کہ ہمارا شجرہ تم نظم مین کر دو انہون نی فرمایا کہ تم
کسی او شخص کی مرید ہوتی تو مین تمہاری کہنی سی تمہارا شجرہ نظم کر دیتا او تم سید صاحب کی مرید ہو
تو تمہاری شجرہ کو مین نظم نہین کرسکتا بغیر سید صاحب کی اجازت کی اس عاجز نی عرض کی سید صاحب سی
آپ اجازت دیجیی تو مین اونسی شجرہ نظم کروا لون اسکی جواب مین مجہ سی فرمایا کہ ای ٹھہان بہائی آدمی کو اتنا چاہیے
جاننا ہی یہ جان لی کہ مین فلانی پیر کا مرید ہون اور وہ انکی مرید ہین اور وہ انکی مرید ہین انتہا تک معلوم کر لی
اور کچھہ شجرہ کا وظیفہ کرنا ضرور نہین جتنی دیر تم شجرہ کا وظیفہ کروا اتنی دیر تم اللہ ہی کو یاد کیا کرو اگر ایک پہر بابا
کی نگاہ تم پر ہو جاوی تو ہزارون آدمی تمہاری جوتیان اٹھائی پہرین **ستر ہوان** حال یہ ہی کہ ایک دن
سید صاحب فرماتی تہی تکیہ شریف کی مسجد مین کہ ای لوگو تم یہ جانتی ہوگی کہ کہانی اور پینی سی
سید احمد کی زندگانی کا سبب ہی یون نہین ہی جو کہ تم جانتی ہو اگر ایکدم خدا کی یاد میری
دل سی اوتر جاوی تو اوسیوقت میرا دم نکل جاوی **اٹھاروان** حال یہ ہی کہ ایک دن
سید صاحب تنہا تکیہ شریف کی مسجد کی چہت کی اوپر بیٹھی تہی مین آپکی خدمت شریف مین
حاضر ہوا مجسی فرمایا جو تمنی تنہائی مین ہمسی پوچہا وہ پوچہا اب ہماری دلمین یہہ آتا ہی
کہ صبح سی ہم کچھہ بیان کیا کرینگی انشاء اللہ تعالی کہ سب لوگون کو فائدہ ہو پہر آپنی صبح سی
بیان کرنا شروع کیا پہر آپ نماز صبح کی پڑھ کی بیان فرمایا کرتی تہی تین گھڑی یا چار گھڑی

ون چڑہی تک یا کم و بیش جب آپ بیان فرماچکتی تو کتنی ایک آدمی کلاہڑیان لیکی جا نہ
ہوا کرتی تہی اور یہ عرض کرتی تہی کہ ہم آج کونسی طرف جاوین لکڑیان چیرنیکو کسی دن آپ
فرماتی تہی کہ ہم بہی تمہاری ساتہہ چلتی ہین اور جسوقت کہ آپ اونکی ساتہہ لکڑیان چیرا کرتی
تہی اور جو شخص وہان حاضر ہوتی تہی وہ آپ سی کلاہڑی مانگا کرتی تہی کہ بس حضرت اب
ہم آپ چیرینگی اونکی جواب مین آپ فرماتی تہی کہ ہم تمسی قوت مین زیادہ ہین ہم کو چہ
دو کئی آدمیونکی برابر چیرتی جب آپ چیرنا موقوف کرتی تہی پہر تب آپ مکانکو تشریف لا
تہی اور لکڑیان اسواسطی چیرا کرتی تہی کہ جو لوگ آپ کی خدمت مین تکیہ شریف مین حاضر
تہی اونکی واسطی کہانا پکا کرتا تہا اونیسوان ۱۹ حال یہ ہی کہ سید صاحب نی حاجی عبد الرحیم
صاحب کو بہیجا تہا کہ اتنی دنون فلانی شہر مین اتنی دنون فلانی شہر مین رہو چلی جا تمہا
جب تم لوٹ کی آوگی تو پہر ہم جہاد کو چلینگی جسوقت کہ رامپور کی بیچ مین حاجی عبد الرحیم
صاحب تشریف لائی تو مین اونکی خدمت مین حاضر ہوا کرتا تہا جبکہ مین عصر کی نماز پڑہ چکا
کرتا تہا تو بغداد شریف کی طرف منہہ کرکی بیٹہا کرتا تہا ذکر فکر یا مراقبہ اوسطرف منہہ کرکی کیا
کرتا تہا تو حاجی عبد الرحیم صاحب نی مجہسی فرمایا کہ قبلہ کیطرف کو بیٹہہ کر ذکر یا فکر یا مراقبہ کیا
کرو اونکی جواب مین مینی یہ عرض کی کہ اسطرف کی بیٹہنی سی مجکو حلاوت اور لذت حاصل
ہوتی ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ مجہسی بغداد شریف کی طرف کا بیٹہنا موقوف نہوا جبکہ میں تکیہ
شریف مین گیا اور سید صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا تو حاجی صاحب نے سید صاحب سے عرض
کی کہ مینی انکو رامپور مین منع کیا تہا کہ بغداد شریف کی طرف بیٹہہ کر مراقبہ مت کیا کرو اور قبلہ
شریف کی طرف بیٹہکر کیا کرو تو انہون نی مجہسی کہا کہ مجکو اسطرف کی بیٹہنی سی بہت حلاوت
اور لذت حاصل ہوتی ہی تو اس سبب سی مین اسطرف کو بیٹہتا ہون سید صاحب نی
مجکو اپنی زبان مبارک سی کچہہ نہ فرمایا کہ اودہر منہ کر کی مت بیٹہہ اور قبلہ کیطرف موتہہ کر کی
بیٹہہ مگر میری طرف کو بہت متوجہ ہوی اور دیکہا پہر مجہسی اودہر کا بیٹہنا چہٹ گیا جب کبہی

بیٹھتا ہون تو قبلہ کیطرف بیٹھتا ہون بلبسوان حال یہ ہی کہ ایکدن اس عاجز نی سید صاحب
سی عرض کی کہ آپکی برکت سی مین اپنا حال اگلی حالسی اچھا دیکھتا ہون اور مین چاہتا ہون کہ
اور جو میری اقربا اور آشنا ہین اونکا بھی ایسا ہی حال ہو جاوی آپ نی فرمایا کہ جسوقت ہم تمکو
خلافت دینگی پہر تم مسلمانونکی خیرخواہی کروگی تو اوسوقت اور لوگونکا بھی حال ایسا ہی ہوگا
انشاء اللہ تعالی پہر جسوقت آپ نی مجکو خلافت عطا کی اوسوقت بہت سی میرے واسطے دعائین کین بآواز
بلند طرح طرح کی اوسوقت مین یہ جانتا تہا کہ یہ دعائین سید صاحب کی میری حق مین قبول
ہونگی انشاء اللہ تعالی اوسمین ایک یہ بہی دعا میری واسطی کی تہی کہ جو اس سی کوئی دین کی
کامون مین جہگڑا کری اور یہ حق پر ہو اوسکو اوسپر غالب بہت کریو اے اللہ پاک پروردگار جب
دعائین میری واسطی کر چکی تو مین نی عرض کی کہ آپ نی فرمایا تہا کہ تو خیرخواہی کریگا تو اونکا
حال بھی ایسا ہی ہو جائیگا انشاء اللہ تعالی اب فرماوی خیرخواہی کسطرح سی کرون آپ نی
فرمایا کہ اونکی خیرخواہی یون کرو جیسی کہ ایک آدمی کہ وہ بہوکا ہی تو اوسکو تمہاری پاس کہانا
ہووی تو کہانا کہلاؤ اگر تمہاری پاس بہت ہی تو اوسکو بہت سا کہلاؤ تا کہ اوسکا مطلب حاصل
ہووی اور اگر تہوڑا ہی تو تہوڑا ہی کہلاؤ اور اوس سی عذر کرو کہ جو ہماری پاس تہا وہ ہمنی تمہاری
آگی حاضر کیا اور جو کپڑی اوسکی پہٹی ہون تو اوسکی واسطی کپڑی بناؤ اپنی مقدور کی موافق
اگر اوسکو روپیہ اور پیسی کی حاجت ہووی تو اوسکو دیو اپنی مقدور کی موافق اگر تمکو وہ کسیکام
کو بہیجی کسیجگہ اگر موافق شریعت کی ہووی تو تم جاؤ اگر بیمار ہووی تو اوسکی خدمت کرو جب
تمکو اپنا دوست جانیگا تو تمہاری کہنی کو مانیگا اور تمکو دوست نہ جانیگا تو تمہارا کہنا کاہیکو مانیگا
آدمی دوست کا کہنا مانا کرتا ہی اور جو کسی سی دوستی نہین کرتا ہی اوسکا کہنا وہ نہین مانا
کرتا ہی اور دشمنونکا کہنا کوئی نہین مانتا ہی جب تمکو دوست کوئی آدمی اپنا سمجھہ لیوی تب
اوسکو نصیحت کرو تو انشاء اللہ تعالی وہ مان لیگا پہلی جو اہل سنت و جماعت کے عقائد ہین وہ اوسکو
بتاؤ پہر نماز روزہ حج زکوۃ اسکی مسائل اوسکو بتاؤ پہر اور نیک کامون کی مسائل موافق

شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو بتاؤ پہر ذکر فکر دعا درود بتاؤ پہر اوسکی بزرگی
اہرسی دعا کرو کہ ای اللہ اوسکو صراط المستقیم پر قائم رکہہ ہمکو اور اوسکو اور سب مسلمین اجمعین مسلمات
یا الہ العالمین بحرمت سید الانبیا والمرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

اکیسواں حال یہ ہی کہ ایکدن سید صاحب کا حال مجہسی حافظ قطب الدین صاحب
پہلتی فرماتی تہی کہ مین اوسوقت کتاب جو حدیث شریف کی سنن نسائی ہی اوسکو مین مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سی پڑہتا تہا مینی دیکہا کہ ایک جوان خوبصورت
چلی آتی ہین انہون نی آکی باآواز بلند سلام علیکم کی جو ہم لوگ کتاب پڑہتی تہی حیران ہوگیی کہ ہم
سب تو سلام علیکم باادب کیا کرتی ہین مولانا صاحب اور یہ سلام علیکم نی دہمک کہنکی کہڑے
ہوگیی اس عرصہ مین مولانا صاحب نی پوچہا کہ تم سید محمد عرفان صاحب کی بیٹی ہو سید صاحب
نی فرمایا کہ مین انہون کا بیٹا ہون پہر مولانا صاحب نی فرمایا کہ شاہ علیم اللہ صاحب کی اولاد
مین ایکمدت کی بعد ایک ایسا شخص پیدا ہوتا ہی کہ دو حصہ ولایت اوسکو اللہ کی فضل سے
حاصل ہوجاتی ہی اپنی مکان پر اور ایک حصہ مین حاجت رہتی ہی پیر کی یہ اون شخصو مین سی

ہی **بائیسوان** حال یہ ہی کہ ایکدن سید صاحب حضرت امیر المومنین فرماتی تہی کہ مین حضرت
شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا تو اوسوقت
آپ کی پاس مولوی رشید الدین صاحب بیٹہی تہی تو میری چاہتا تہا کہ یہ اوٹہین تو مین
مولانا صاحب سی کچہ عرض کرون یہان تک ہوا کہ بہت دیر ہوگئی اور مین دالان میں
اودہر ادہر پہرتا تہا ناگاہ میری دل مین اللہ جل وعلی شانہ کیطرف سی الہام ہوا کہ تو بندو نکی
طرف التجا کریگا تو ہم ایسی ہی معاملہ کرینگی تیری ساتہہ باوجود اس بات کی کہ سید صاحب نی
حضرت شاہ عبد العزیز صاحب سی بیعت کیے تہی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی نزدیک سید صاحب
مقام بہت بڑا تہا جو ایسطرحکا الہام ہوا **تئیسوان** حال یہ ہی کہ جب سید صاحب بیت اللہ شریف
کو تشریف لیگیی تو اثنا راہ مین ٹیپو سلطان کی پوتون اور اونکی اقرباؤنکی سید صاحب سے ملاقات

ہوئی تو وہ سید صاحب کی مرید ہوی اور انہون نی اقسام اقسام کی تحفہ تحائف بخدمت فیضدرجت حضرت امیر المؤمنین کی گذرانی اونمین سی یہ بہی ایک تحفہ تہا چنانچہ بہت عمدہ عمدہ کپڑی سید صاحب کو دیی اون کپڑونکو آپ تکیہ شریف تک لائی پہر ایک دن آپنی میان محمد یوسف جی سی فرمایا کہ ان کپڑونکو لیجاؤ اور لکہنؤ مین بیچ ڈالو یہ اپنی کام کی ہین اور بالعوض اونکی وہانسی روئی اور رضائیان اور گاڑہیکی اور ریزیکی تہان وغیرہ اور جو چیزین کہ انسان کیواسطے ضروریات سی ہین وہ سب لی آؤ پہر میان محمد یوسف جی نی ویسی ہی کیا اور جو آپ کی ساتہہ آدمی تہی اونکو وہ چیزین تقسیم کین جبکہ رضائیان تقسیم ہوچکین تو ایک غالیچہ شیخ غلام علی صاحب سید صاحب کی واسطی لائی تہی آپ نی اوسکو مسجد کی چہت کی اوپر بچہوادیا تہا پہر آپ کبہی کبہی شیخ مذکور کی خوشی کیواسطی اوسکی اوپر بیٹہہ جایا کرتی تہی ایکدن ایک شخص نی سید صاحب سے عرض کی کہ مین جاڑی مرتا ہون اور میری پاس رضائی نہین ہی آپ نی وہ غالیچہ اوسکو دیدیا پہر آپ اوس مسجد کی چہت کی اوپر بغیر غالیچہ وغیرہ کی بچہای بیٹہہ جایا کرتی تہی آپکو اس بات کی پروا نہی کہ ہم زمین پر بیٹہین یا غالیچہ پر چوبیسوان حال یہ ہی کہ ایک مرتبہ مین رامپور مین بہت بیمار ہوا تہا تپ لرزہ آتا تہا اوسمین مین بیہوش ہو جایا کرتا تہا ہر وقت اپنکی تو اقربا ہماری یہ کہتی تہی کہ خدا جانی پہر انکو ہوش ہوگا یا نہ ہوگا پہر ایک دن مینی خوابمین سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکہا تو مجہسی فرمایا کہ تو اتنی ہی صدمہ مین گہبرا گیا اب تجہی تپ لرزہ نہ آویگا انشاء اللہ تعالی بموجب فرمانی سید صاحب رحمۃ اللہ کی اوسیدن سی تپ لرزہ موقوف ہوگیا پہر نہین آیا پہر جب مین سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت شریف مین حاضر ہوا آپکی مکان پر تو ایکدن سید صاحب کی خدمت شریف مین بہت آدمی حاضر تہی اور مین بہی حاضر تہا مینی باواز بلند عرض کی کہ مجہی تپ لرزہ آتا تہا رامپور مین اور مین بیہوش ہو جاتا تہا اور اقربا میری نہیں ہوتی تہی وہ جو آپ نی فرمایا تہا کہ اب تجہی تپ لرزہ نہین آویگا اوسیدن سی پہر مجہی تپ لرزہ نہ آیا جو آپ نی فرمایا تہا اس بات کی آپکو خبر تہی یا نہ تہی اسکی جواب مین

آپ نے مجھسے فرمایا بآواز بلند کہ اس بات کی ہمین کچھہ خبر تہی پہر فرمایا مگر جان لو کہ جس کسی شخص
کا اعتقاد کامل ایک شخص کیطرف ہوتا ہی اوس شخص کی حضور سے اوسکو خوشخبری اللہ تعالی دلوا
دیتا ہی پچپیسوان[۴۵] حال یہ ہی کہ ایکدن سید صاحب رحمہ اللہ نے اس عاجز سے فرمایا کہ اہا
بات کو خوب سمجہہ لے کہ ذکر کرنا خدا کا خدا ہی کی واسطے شریعت کا مددگار ہی اور شریعت کی کام
کرنے ذکر کی مددگار ہین پہر فرمایا آدمیکو تین طرحکی بینائی ہوتی ہی ان ظاہر کی آنکہون سے
جو دیکہتا ہی دین محمدی م کی کتابین یا اور دین کی یا اور جو کچہہ ان ظاہر کی آنکہون سے دکہائی
دیتا ہی اسمین توسب آدمی برابر ہین اور ایک عقل کی آنکہین کہلتی ہین وہ دین محمدی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دین کو دیکہتی ہین پہر عقل کی آنکہین کہلنی کی بعد دل کی آنکہین
کہلتی ہین پہر جو حالات بزرگونپر آتی ہین خواہ نقشبندیہ طریق کی خواہ چشتیہ طریق کی خواہ قادریہ
طریق کی خواہ مجددیہ وغیرہم کی یہ حالات دل کی آنکہین دیکہتی ہین حاصل کلام کا یہ ہی
یعنی باطن طریق کی حالات پہر سید صاحب نے بموجب فرمانے اس کلام ذکر کیے گیے کی
ایک مثال فرمائی کہ دیکہو جو کافر ہین یا اون کافرونمین کوئی فرقہ ایسا ہی کہ اوسکو آدمی
جانتے ہین کہ اس فرقہ کی لوگ بڑی ہوشیار اور بڑی دانا ہین پہر یہ کافر اور وہ فرقہ کہ جنکو
آدمی دانا اور ہوشیار جانتے ہین اگر یہ دانا اور ہوشیار ہوتی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور
کلام اللہ پر ضرور ایمان لاتی چہیالیسوان[۴۶] حال یہ ہی کہ آکہ نورخان ایک شخص ہین انہون
مین وہ مجھسے کہتے تہی کہ نواب امیر الدولہ محمد امیر خان بہادر شمشیر جنگ
کی لشکر مین سید صاحب تشریف رکہتے تہی جس دیرہ مین کہ سید صاحب رہتے تہی اوسے
دیرہ کی بیچ مین مین آپکی خدمت شریف مین ایک مدت رہا تہجد کی نماز قبل اور پہر تہجد
کی نماز پڑہو کی اسقدر نفل پڑہتے تہی کہ صبحکو جو مین دیکہتا تہا تو حضرت امیر المومنین کی پیرونپر
ورم ہوتا تہا اور ایکدن اس عاجز سے سید صاحب یون فرماتے تہی کہ ابتدا کی بیچ مین
جو مین ذکر یا فکر کیا کرتا تہا تو دو دو پہر گذر جاتی تہی اوس ذکر کی مشغولی مین میرا دل اوٹہنے

کو نہین چپا ہتا تہا اسطرح سی جو ہم مراقبہ کیا کرتی تہی تو دو دو پہر تک ویسی ہی بیٹہی
رہتی تہی مراقبہ کی بیچ مین دل اوٹہنی کو نہین چاہتا تہا پہر اس عاجز سی فرمایا جناب سید
صاحب نی کہ جو کوئی آدمیون یا جنون مین سی اللہ تعالی کی ثنا و صفت ذکر اور فکر کیا
کرتا ہی تو اون آدمیون اور جنون کی دین و دنیا مین عزت بڑہ جاتی ہی جو کوئی اللہ تعالے
جل وعلی شانہ کی ثنا و صفت کرتا ہی تو اللہ تعالی کی عزت نہین بڑہتی اور
جو نہین کرتا ہی تو اللہ تعالی کی عزت نہین گہٹتی وہی سبکا عزت دینوالا ہی اور اوسکی
اختیار مین ہی چاہی کسیکو عزت دیوی چاہی کسیکو ذلت اوسکی ذات اور صفات کی ابتدا
نہین ہمیشہ سی ہین اور ہمیشہ ہمیشہ ہینگین اوسکی ذات اور صفات کی انتہا نہین جیسی کہ ہین ویسی
ہی رہینگین یعنی ذات اور صفات اور مفصل حال حضرت سیدنا و مرشدنا جناب
سید احمد صاحب قدس سرہ کا کتاب تاریخ آثار الصنادید سی جو تصنیف جواد
الدولہ سید احمد خان بہادر دہلوی کی ہی معلوم ہوا چنانچہ وہ عبارت کتاب مذکور کی لفظ
بلفظ یہ ہی حضرت سید احمد قدس سرہ جناب ہدایت انتساب زبدۂ
واصلان درگاہ سید احمد صاحب طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ پاک
کری اللہ خاک اونکی اور کری جنت آرامگاہ اونکی سادات کرام
اور مشائخ عظام سی تہی موطن اصلی آپ کا رای بریلی اوائل حال مین شوق طالب علمی
مین وطن سی وارد شاہجہان آباد ہو کر حضرت بابرکت مولانا شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ کی
خدمت سراپا افادت مین حاضر ہو کر مسجد اکبر آبادی مین فروکش ہوی اور صرف و نحو مین
فی الجملہ سواد حاصل کیا ازبسکہ شوق درویشی کا اور مسکینی کا طینت مین پڑا ہوا تہا اکثر خدمت بابرکت
مسجد اور اوس مقام کی واردون خصوصاً درویشان پاک طینت کے جو دور و دراز سی تحصیل علم
باطنی کی شوق مین جناب مولانا عبد القادر صاحب مغفور موصوف کی خدمت مین حاضر
رہتی اونکی حاضر داری اور سرانجام مہام مین ایسی بدل سرگرم ہوتی گویا اس امر کو اہم مہام

سیکھی ہوئی تھی اور اوس زمانی مین بھی اپنے اوقات کو طاعات وعبادات مین ایسا
مصروف کیا تہا کہ جو لوگ صرف ایسی امر کی واسطی کنج نشین اور گوشہ گزین تھی اونسی بھی
اسطرح خاطر مجموع اور حضور قلب سی ظہور مین نہ آتی تہی اکثر مولانا مغفور رحمۃ اللہ فرماتی تھی
کہ اس بزرگ کی احوال سی آثار کمال ظاہر ہوتی ہین اور مادہ اس سعادت منش کا ترقی مدارج
علیا کا قابل نظر آتا ہی اسی اثنا مین سر گروہ علمای انام اسوہ بلغای عظام جامع کمالات صوری و
معنوی خادم حدیث نبوی مولانا و بالفضل اولانا مولوی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ سی بیعت کی بعد چند مدت کی سفر اختیار کیا اور اطراف وجوانب مین چند آشنایان
پاک باطن سی فیض حاصل کرنی مین سرگرم رہی ازبسکہ مقامات عالی روز بروز کہلتی
جاتی تہی اور مراتب علیا آناً فاناً ترقی مین تھی اس دولت بی زوال سی اہل ظاہر کو آگاہی
ہو چلی اور ہر طرف سی لوگون نی ہجوم کیا اور سینی بیعت اور کسینی روای حاجات سی سوال
کرنا شروع کیا چونکہ اخفای حال اور ستر احوال منظور تہا خیال مین یہ آیا کہ اگر اہل دنیا کی
لباس سی ملبس ہو کر علم باطنی کی تحصیل اور تکمیل کی جاوی تو یہ ہجوم عوام کا جمعیت اوقات
مین خلل انداز نہوگا اس خیال سی ٹونک کیطرف تشریف لیگیی اور **نواب امیر خان**
بہادر کی رفاقت مین ایکمدت بسر کی اور ازبسکہ شجاعت اور جوانمردی سادات صحیح النسب
کا جوہر ہی اوس اثنا مین واردات عظیمہ آپ سی ظہور مین آئی اور باین ہمہ تلاش اہل
باطن کی روز ترت پیش نہاد تہی اور اکثرونکو ہدایت کی راہ بہی آپ سی حاصل ہوئی جب
اس عرصی مین جمیع مراتب کی تکمیل ہوگیی آپ ترک دنیا کر کی پہر شاہ جہان آباد مین تشریف
لائی اور مسجد اکبر آبادی مین وارد ہوئی اس اثنا مین مولانا عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال
ہوچکا تہا اور مولوی محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ قائم مقام علوم ظاہری کی درس و تدریس مین
مصروف تہی اور اہل باطن کی طرف چندان ملتفت نہ ہوتی تہی جب اس دفعہ آپ کی
تشریف لانی سی مردم شہر مین ایک غلغلہ پڑگیا تہا اور طالب فیض باطن کی کثرت سی

ہجوم کرنی لگی ایکبار مولوی صاحب موصوف نی باتفاق مولوی عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ کی
آپکی خدمت شریف مین جاکر عرض کیا کہ ہمکو نماز حضور قلب سی کبھی میسر نہین ہوئی اگر
آپکی ہدایت سی یہ امر حاصل ہوجاوی تو عین مدعا ہی حضرت نی کشف باطن سی معلوم
کیا کہ یہ طریق امتحان اسطرح سی کہتی ہین تبسم کیا اور فرمایا کہ مولانا آج شبکو اس ہجری مین
تشریف لاؤ شاید یہ بات ظہور مین آجاوی انکو زیادہ استعجاب ہوا اور شبکو دونون صاحب
تشریف لیگیی اور آپنے اپنی ساتھہ اونکو نماز مین کہڑا کیا اور جب نماز پڑہ چکی فرمایا کہ اب جدا جدا
نیت باندہ کر دو دو رکعت علحدہ پڑہو یہ جب کہڑی ہوئی تو اسطرحکا استغراق ہوا کہ ان دونون
صاحبونکو اونہین دو رکعت مین شب بسر ہوگئی جب یہ فیض باطن مشاہدہ کیا صبح کو دونون
صاحبون نی بیعت کی اور یہانتک آپکی کفش برداری مین حاضر رہی کہ آپکی کفش برداریکو فخر جہتی تہی چند
روز کی بعد آپنی فرمایا کہ مولانا نسبت آپکی پہنچ چکی ہی انشاء اللہ تعالی کہ تکمیل اس علم کی اور تتمیم ان مراتب
کی سفر مین حاصل ہو انکو ہمراہ لیکر مکہ معظمہ کا سفر کیا اور راہ مین قریب ہزار آدمیکی اپنی ہمراہ لیکر
اور اونکی مایحتاج کی متکفل ہو کر حج کا ارادہ کیا اور وہانسی پہر ہندوستان مین تشریف
لائی اور آپ جو ترویج رسوم شرعیہ اور امر بالمعروف بہت کرتی منہیات کا رواج اونکی
قدوم کی برکت سی اکثر اطراف سی اٹھہ گیا طرفہ یہ ہی کہ شہر کلکتہ مین جب تک آپنی تشریف
رکہی شراب مطلق نہ بکنی پائی اور کلالخانہ بند رہا یعنی مسلمان خرید فروخت شراب کی نہین
کرتی تہی اور اس نوح مین آپ کی مریدونکی کثرت لکہوک سی گذر گیی اور آپ کی اکثر خلفائکو
کو قطب اور اوتاد کا مرتبہ حاصل ہوا اور جو کہ از روی کشف باطن کی معلوم ہوگیا تہا آپکو
مع اکثر مومنین پاک اعتقاد کی سعادت شہادت حاصل ہونی والی ہی مولانا اسمعیل و مولانا عبدالحیکو
کو اجازت ہوئی کہ اطراف ہندوستان مین وعظ کہو اور مشتہر جہاد اور فضیلت شہادت بیان
کرو ہر چند یہ اسکا منشا نجانتی تہی اور پی نہ لیگیی کہ اس ارشاد کا سبب کیا ہی لیکن جو مریدان لاجرم
تہی سر موتجاوز نکیا اور فرمان بجالائی اونکی وعظ سی لکہوک مردم شاہزادہ ہدایت پر آئی از شوق

ا ہوا الحق دلمین جم گیا اور جہاد کی فضیلت ذہنو مین نقشہ گئی اور خود بخود چاہنی لگی کہ اگر جان
و مال راہ الٰہی مین صرف ہو توعین سعادت ہی بعد مدت کی ان بزرگون کو حضرت نی کہلا بہیجا
ہمارے پاس چلی آؤ یہ تو جان نثار تہی بمجرد حکم کی مشتاقین نوعظ کو میدان چہوڑکر خدمت بابرکت
مین ساہی ہوئی اور حضرت انکو ہمراہ لیکر کوہستان کو چلی گیی آور یہ ہنوز انکی مشتاقی دل مین تہی
جب پہنچارمین وارد ہوی قوم افغان با آنکہ وحوش سی کم نہین حضرت کی ایسی معتقد ہوئی
کہ آپ کی ہاتہہ پر بیعت امامت کی اور عہد کیا کہ اگر حضرت جہاد کرین تو ہم سر فروشی کو حاضر ہین
آپ نی سکہون کی قوم پر جہاد قائم کیا مردم ہندوستان اس خبر کی سنتی ہی اطراف وجوانب
سی آنا ہی ہوی اور سوای قوم افاغنہ کی مردم ہندوستانی لاکہہ آدمی کی قریب جمع ہوئی اور خطبہ
آپ کی نام کا پڑہا گیا ور اولو الامر ہوگیا چند منزل تک شرع طریقۂ اسلام مین ایک نئی طرح
کی ہی آپ کی پاس آ گئی لا پشاور اور بعض اور مکان سکہون کی قبضہ سی نکلکر غازیان اسلام
کی تصرف مین آگئی سکہون کی باوجود اوس شوکت اور شان ظاہری کی اپکا ایسا رعب دلمین
بیٹہہ گیا کہ کچہہ ملک دینی پر راضی ہوی سچ ہی مصراع ہیبت حق است این از خلق نیست
لیکن حضرت کو چونکہ ترویج اسلام منظور تہی قبول نکیا کئی سال تک یہی سلسلہ یون ہی چلا گیا
اور مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ کو بیماری بدن کی سبب سی سفر آخرت کا ہوا بعد اوسکی چو قوم
افاغنہ نہایت طامع زر ہین سکہون کی اغوا سی ایسی منحرف ہوگیی اور عین معرکۂ جنگ مین
آپ سی دغا کی اور زہر دیا از بسکہ مشیت الٰہی مین دولت شہادت آپ کی نصیب تہی آخر کو
قریب بالاکوٹ کی حضرت نی مع مولوی محمد اسمعیل اور اکثر مومنین صاف اعتقاد کی شہادت
پائی اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت کی شہادت کو چودہ یا پندرہ برس کا عرصہ
گذرتا ہی یہانتک تمام ہوچکی عبارت کتاب مذکور کی طنینت بالکسر وحرف ثالث نون از
انگل وسرشت ونہاد منتخب الہم بفتحتین وتشدید میم سخت دمانمودہ اندازہ وکنایہ از مشکل ترو ضرور
تر از غیاث اللغات مہام بفتح میم اول وتشدید میم آخر جمع مہم واین در اصل مہامم بودہ

در میان ہم اندازندہ وہم بالفتح وشت ہمیم بمعنی اندوہ پس مجازاً امر عظیم وکار دشوار را
مہم گویند چراکہ کار دشوار طبیعت را در اندوہ وفکر مے اندازد وکنایہ از حنیمہ شرح

از غیاث اللغات آٹھواں مقصد یہ کہ اب اون لوگون کا

حال لکھتا ہون جو کوئی اللہ تعالی جل وعلی شانہ کا ذکر کرتا ہی اوسکو دنیا اور آخرت مین اللہ
اپنی کرم سی بڑی بڑی درجی دیتا ہی شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل مین لکھا ہی کہ ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ کی روایت سی بخاری اور مسلم مین ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتی پہرتی
ہین پہر جب ذاکرین کو پاتی ہین تو انکو اپنی پرون سی اول آسمان تک چہپا لیتی ہین پہر
جب حق تعالی فرشتونکو شاہد کرکی فرماتا ہی کہ مینی اونکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی کہ اونمین
تو فلانا بندہ گنہگار بہی ہی جو اونکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تہا سو وہان بیٹہہ گیا تو حق تعالی فرماتا ہی
کہ مینی اوسکو بہی بخشا وہ ایسی لوگ ہین جنکی پاس کا بیٹہنے والا شقی یعنی بی نصیب نہین رہتا
کیمیای سعادت مین لکھا ہی اس آیہ کی ترجمہ کی فائدہ مین فَاذْکُرُونِی اَذْکُرْکُمْ ترجمہ تو تم
یاد رکہو مجہکو مین یاد رکہون تمکو نقل از تفسیر ہندی موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب محدث
دہلوی اور یہ یاد کرنا ہمیشہ چاہیی اور ہمیشہ نہو سکی تو اکثر وقتونمین ذکر کیا چاہیی کہ بہلائی بیچ
اوسکی بہتری ہی اور اسیواسطی فرمایا ہی وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ کہتا ہی اگر
امید فلاح کی رکہو تم کنجی اوسکی ذکر بہت کرنا ہی نہ تہوڑا اور بیچ بہت حالتون کی نہ کم حالتونمی
نقل از کیمیای سعادت اور واسطی اونکی کہا ہی اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا
وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ ترجمہ تعریف اوپر اوس قوم کی کی وہ جو یاد کرتی ہین اللہ کو کہڑی اور بیٹہی اور
کروٹ پر لیٹی نقل از تفسیر ہندی موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی اور
فرمایا اللہ تعالی نی وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَہْرِ
مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ترجمہ اور یاد کر پروردگار اپنی کی
تئین بیچ دل اپنی کی ساتہہ زاری اور خوف کی اور یاد کر پروردگار اپنی کی تئین ساتہہ کلام

کی جو پست ہو بلند آوازی سی صبح او شام اور مت بارہ غافلون سی نقل از ترجمہ شاہ ولی اللہ
صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی پوچھا کہ
کامون سی کونسا کام بہتر ہی فرمایا وہ کہ مری تو اور زبان تیری تر ہو ذکر خدا تعالی کیسی اور فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دار کرتا ہون مین تمہاری تئین بہتر اعمالون تمہارے سی اور
مقبول زیادہ نزدیک خدای تعالی کی اور بہت بڑی درجون تمہاری کیسی اور وہ جو
بہتر ہی سونا اور چاندی صدقہ دینی سی اور بہتر ہی جہاد کرنیسی ساتھ دشمنونکی اسطرح کہ کاٹی
گردن تمہاری یا رین اور تم گردن اونکی مارو عرض کیا صحابہ نی کہ وہ کیا ہی ای رسول اللہ
کی فرمایا ذکر اللہ یعنی یاد کرنا خدای تعالی کا نقل از کیمیای سعادت ما عمل آدمی عملا انجی لہ من
عذاب اللہ من ذکر اللہ ط امص نہ عمل کیا کسی آدمی نی کوئی عمل کہ بہت نجات
دینی والا ہو اوسکو عذاب اللہ کیسی ذکر اللہ کی سی نقل کی یہ طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نی ف
یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی عذاب سی قیامت کو چھٹکارہ نہین کروانی کا یہ سب پر
افضل ہی قالوا ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا ان
یضرب بسیفہ حتی ینقطع قالہ ثلاث مرات ط امص طس صحط عرض کیا
صحابیون نی اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین مگر یہ کہ ماری ساتھ
تلوار اپنی کی یہان تک کہ ٹوٹ جاوی تلوار فرمایا اسکو یعنی ولا الجہاد کو حتی ینقطع
تک تین بار نقل کی یہ طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط اور صغیر مین ف اور نہ
جہاد یعنی جو جہاد خالی ہو ذکر سی اور جب جہاد مین ذکر بھی ہو تو ذکر سی افضل ہوگا حاصل
یہ کہ نرا ذکر افضل ہی اور نری عبادت سی یعنی جو خالی ہو ذکر سی لیکن جب ذکر ملیگا ساتھ
ایک عمل کی پس شک نہین کہ وہ افضل ہوگا نری ذکر سی کذا ذکر العلی رحمہ اللہ اور بیہقی نی
عبد اللہ بن عمر سی روایت کی ہی ولا ان یضرب بسیفہ حتی ینقطع اور کہ ماری ساتھ تلوار
اپنی کی یہان تک کہ ٹوٹ جاوی تو اس سی معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہونچی

تو بہی ذکر پر افضل نہین پس ان دونون حدیثون مین مخالفت ہوئی پس حنفی نی کہا ضرور ہی ترجیح ایک حدیث کی دوسری پر یا کہین کہ کسی راوی کو وہم ہوا اور قہستانی نی توجیہہ سہل نقل کی ہی وہ یہ ہی کہ الا ان یضرب بسیفہ بدل ہی جہاد سی اور کلمہ الا انکار ہی پس اس صورت مین یہ حدیث مخالف نہین ہونی کی ساتہہ حدیث ابن عمر کی کہ بیہقی نی روایت کی ہی او ر ساتہہ حدیث الا اخبرکم بخیر اعمالکم آخر تک کی اور ساتہہ تمام حدیثون کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر فضیلت ذکر کی جہاد خاص پر کذا ذکر الفخر رح نقل از ظفر جلیل شرح حصن حصین نون

مقصد یہ کہ اب ان لوگونکا حال لکہتا ہون مین جو کوئی اللہ تعالی جل شانہ کا ذکر نہین کرتا ہی اوسکو دنیا اور آخرت مین طرح طرح کی خرابی ہوتی ہی اور عذاب الہی مین گرفتار ہوتا ہی فرمایا اللہ صاحب نی وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ اور جو کوئی آنکہین چرا وی رحمن کی یاد سی ہم اوسپر تعین کرین ایک شیطان پہر وہ رہی اوسکا ساتہی وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور وہ انکو روکتی ہین راہ سی اور سمجہتی ہین کہ ہم راہ پر ہین حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ یہان تک کہ جب آوی ہم پاس کہی کسیطرح مجہہ مین اور تجہہ مین فرق ہو مشرق مغرب کا سا کہ کیا برا ساتہی ہی ف یعنی دنیا مین شیطان کی مشورت پر چلتا ہی اور وہان اوسکی صحبت سی پچہتا ویگا اسطرحکا ساتہی شیطان کسیکو جن ملتا ہی کسیکو آدمی نقل از تفسیر ہندی تصنیف شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی اور یہ آیت سورہ جن مین ہی وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ اور جو کوئی منہہ موڑی اپنی رب کی یاد سی وہ پیٹہاوی اوسکو چڑہتی عذاب مین نقل از تفسیر ہندی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ خدا کا ذکر کرنیوالا غافلونمین زندہ کا سا ہی مردون مین اور ہری درخت کا سا ہی سوکہی گہانس مین اور غازی کا سا ہی جو لڑائی مین ٹہیری بہگوڑون کی درمیان

دسواں مقصد یہ کہ اب کتاب فتح العزیز مین سورہ مزمل

کی تفسیر مین جو ذکر الٰہی کا حال لکھا ہی کچھہ اوسی جمال کی
بیان مین سی اس رسالہ مین لکھتا ہون وہ جمال یہہ
جس سی کہ طالب کو رہائی اور جسکا اثر کہین واذکر اسم ربک

اور یاد کر نام اپنی پروردگار کا ہمیشگی کیطور پر ہر وقت اور ہر شغل مین اور ہر حالت مین خواہ اول
خواہ آخر خواہ درمیان مین اوس عبادت کی اور یاد خواہ زبانی ہو خواہ دلی خواہ روح سی
خواہ بطور سر کی خواہ خفی کی اور خواہ اخفی کی اور خواہ نفس سی دنکو ہو یا رات کو اور ذکر لسانی
جہری ہو خواہ خفیہ ہو اور پروردگار کا نام خواہ اسم ذات ہو خواہ اسم اشارہ ہو یا اسمای حسنی مین
سی کوئی نام ہو جو سالک کی نفس اور حال اور وقت سی مناسبت رکہتا ہو چنانچہ حضرت شیخ ابو النجیب
سہروردی بغدادی قدس سرہ سی منقول ہی کہ جسوقت کوئی اونکا طالب اون کی
پاس آتا تو پہلی اوسکو ایک چلہ یا دو چلی کرنیکا حکم فرماتی بعد اسکی اپنی سامنی اسکو لی بیٹھتی اور
نوی نوی نام پاک کو اسکی سامنی آپ پڑہتی اور اپنی آنکہہ اسکی آنکہہ سی لڑا کی رہتی اگر ان اسما
الٰہی سی کسی نام پر اسکا چہرہ متغیر ہوتا اور رنگ اوڑ جاتا یا اچہل پڑتا تو آپ اوسکو فرماتی کہ تیری
کام کی کشایش اسی اسم سی ہوگی اور اوس نام کی ذکر کا طریقہ اوسکو تعلیم کرتی اور اگر کسی
اسم سی ان اسمای الٰہی سی اسکا چہرہ متغیر نہوتا اور کسی طور کی جنبش اسکی بدن مین نہ پائی جاتی تو آپ
اوس سی کہدیتی کہ تجہمین قرب اور جذب کی راہ کی سلوک کی استعداد نہین ہی تجہکو ابرار کی طریق
کو اختیار کرنا چاہیی اور تجارت یا زراعت یا کسبی اور پیشہ مین مشغول ہونا چاہیی اور ہر اسم
پروردگار کا خواہ تنہا ہو خواہ تہلیل کی ضمن مین یعنی نفی اور اثبات مین خواہ تسبیح اور تحمید اور تکبیر
اور لاحول یا دوسری مسنون ذکرون کی ضمن مین ہو اور ذکر کی کیفیت بہی خواہ ایک ضربی
خواہ دو ضربی خواہ اس سی بہی زیادہ ہو اور حبس دم کی طور پر ہو خواہ بے حبس ہو اور برزخ سی

خواہ ہشت رکنی اور خواہ شرائط عشرہ کی ساتھہ ہو خواہ بدون اوس شرائط کی اور شرائط عشرہ
عبارت ہی شد اور مد اور تحت اور فوق اور محاربہ اور مراقبہ اور محاسبہ اور ہوا خط اور تعظیم اور
عزت سی اوسکی دوسری خصوصیات ہی ہین جنکو اس طریقہ کی ماہرون نی نکالا ہی اور
معین کرنا ایک کا دوسی ان خصوصیات مذکورہ سی شیخ اور مرشد کی رای پر مفوض ہے جس چیز
کو جس طالب کی حال کی موافق اور اصلح جانی وہی چیز اوسکو تلقین فرماوی اور پہر ایک
خصوصیت سی دوسری خصوصیت کی طرف انتقال کری چنانچہ دوسری آیت مین فرمایا ہے
فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ سو پوچھو ذکر والون سے یعنی
عاملا سی اگر تمکو نہین معلوم ہی اور بہت عمدہ چیز اس شغل مین یہ ہی کہ کسی لحظہ اور کسی دم غافل
نرہی اور کوئی عمل اور کوئی شغل ہو لیکن اس یاد کو نچہوڑی چنانچہ دوسری آیت مین فرمایا ہی
رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ترجمہ وہ مرد کہ نہین غافل ہوتی سودا
کرنی مین نہ بیچنی مین اللہ کی یاد سی اور اگر خوف اس بات کا ہو کہ فلانی عمل یا فلانی شغل کے
سبب سی یاد الٰہی سی غفلت ہو جائیگی تو لازم ہی کہ اوس شغل اور اوس عمل کو چھوڑ دیوی
وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ اور کاٹ اور علیحدہ ہو ہر عمل سی جو تجہکو یاد الٰہی سی مانع ہو اور اپنی پروردگار کی
طرف رجوع کر تَبْتِيْلًا کاٹنا اور علیحدہ ہونا ایک طریق سی یعنی اوس عمل اور اوس شغل کی
علاقہ کو اپنی طرف اور اپنی اختیار سی کاٹ ڈالنا چاہیی اس واسطی کہ بدون قطع کرنے
اوس عمل اور اوس شغل کی علاقہ کی آپ سی علیحدہ ہو جانا کبہی ظلم کا سبب پڑتا ہی اور خلاف
شرع ہوتا ہی جیسی نوکر کہ بدون نوکری چھوڑی اپنی گھر آپ سی بیٹھہ رہی یا مرد بغیر قطع
کرنی نکاح کی علاقہ کی جورو سی علیحدہ ہو جاوی اور اوسکی صحبت اور اوسکی خاطرداری
سی اور نان نفقہ کی خبرگیری سی علیحدہ ہو کر بیٹھہ رہی تو یہ بات ظلم صریح ہی اور خلاف شرع
کی اسیطرح دوسری چیزونکو قیاس کرلینا چاہیی اور اسی قید کیطرف اشارہ کرنی کیواسطی
تبتیلا فرمایا اسواسطی کہ اس قسم کی انقطاع کا بجا کرنا منظور ہی جسکی قطع کرنی سی کسیطرح کا

علاقہ حاصل ہو انقطاع کی تاکید منظور نہین ہی والا ابتلا فرماتی اور اس قطع اور تبتل کی بہت
فائدی ہین پہلا **فائدہ** ہین ذکر مین ہی یعنی ماسوای اللہ کی خطری دلمین نہ آوین
تاکہ جو ذکر سی غرض ہی وہ حاصل ہووی اور جب خطری دل مین آئی تو ذکر ذکر نہین رہتا ہی
اور مذکور کی طرف خالص توجہ کا سبب ہی نہین پڑتا ہی تاکہ نزدیکی اور کشش اوس سی
حاصل ہوی دوسرا **فائدہ** ذکر کی اثر باقی رہنی مین ہی اسواسطی کہ کسی چیز کیطرف متوجہ
ہونی سی پہلی چیز کی طرف سی توجہ کا اثر مٹ جاتا ہی اور دوسری خطرون کیطرح یہ کام
بہی بیفائدہ ہوجاتا ہی تیسرا **فائدہ** یہ ہی کہ تمام عبادتون مین فارغ البال ہونا شرط
ہی اور مخلوق کی طرف علاقہ رکہنا فراغ بالی کو مانع ہی چوتہا **فائدہ** یہ ہی کہ بہت گناہون سی
مخلصی حاصل ہوتی ہی جیسی زنا اور غیبت اور بدعت اور خوشامد اور منہیات اور بدعات
کا دیکہنا اور بری صحبت کا اثر ہونا پانچوان **فائدہ** یہ ہی کہ ماسوای اللہ کی محبت کو نفی
کرتا ہی جسطرح ذکر الہی محبت الہی کو دلمین زیادہ کرتا ہی بس تبتل تنقیہ کی حکم مین ہی
دوائی کی استعمال کرنی سی پہلی تو جسطرح قبل استعمال دوائی کی تنقیہ شرط ہی اسیطرح
قبل ذکر کی تبتل بہی شرط ہی یہانپر جاننا چاہیی کہ دنیاوی علاقون سی علحدہ ہونا اور اون کی
محبت کی رشتہ کو اپنی دلسی کاٹنا ذکر الہی اور سلوک الی اللہ کی ابتدا مین شرط ہی یعنی
ضروری ہی بدون اس انقطاع کی کچہہ فائدہ نہین ہوتا لیکن انتہا مین یعنی جب استغراق
اور اختلاط کی جمع کی قوت حاصل ہوئی تب شرط نہین بلکہ اسوقت مین اختلاط تبتل سی
بہتر ہوتا ہی اسواسطی کہ اسکی سبب سی سکہلانا اور سیکہنا اور ادب دینا اور ادب لینا اور
ہدایت اور نصیحت اور حقوق کی رعایت ہوتی ہی اور اُن عبادتون کی ثواب حاصل کرنیکا
سبب پڑیگا جو اختلاط پر موقوف ہین جیسی مریض کی عیادت کرنا اور جنازی کی ساتہہ جانا اور
محتاجون کی مدد کرنا اور اپنی خویش اور اقربا کی ساتہہ سلوک اور عاجزی کرنا اور صبر کرنا اور
خلق اللہ کی زیادتی کو سہ لینا اور مسکینون کی خدمت کرنا اور مہمانداری کرنا اور حلال طریق

سی مال حاصل کرنا تا کہ اوسکو صدقون مین آور واجب نفقون مین اور مسجدون کی تعمیرون مین
اور مسافرخانونکی بنانی مین صرف کری اور بعضی فقہانی وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ کو تکبیر تحریمہ
پر اور تبتل کو رفع یدین پر حمل کیا ہی اسواسطی کہ دونون ہاتھہ ابتدای نماز مین اوٹھانا
اس بات کی طرف اشارہ ہی کہ مین دونون جہانسی ہاتھہ اوٹھا کی خدا کی یاد مین مشغول ہو
ہون اور بعضی صوفیہ نی تبتل کو ذکر کی وقت نفی ماسوای اللہ پر حمل کیا ہی اور طریقہ اس
تبتل کا یہ ہی کہ تاریک مکان مین بیٹھی اور سر او منہہ کو کپڑی سی لپیٹ لی اور آنکھین بند کری اور زبانکو
سوای ذکر کی نہ ہلاوی اور یہ اوسوقت کری جب معدہ خالی ہو اور بہونکہ ہو لیکن بہونکہ
کا غلبہ نہو اور کم کہانا اور کم سونا اختیار کری اسواسطی کہ ان دونون چیزونکو دلکی منور کرنے
مین بڑا دخل ہی اس وجہہ سی کہ کم کہانا دل کی خونکو کم کرتا ہی اور جاگنا دل کی
چربی کو پگہلاتا ہی اور کسی شخص کو مقرر کری کہ ضروریات کی خبرگیری رکہی جیسی کہانی
پینی کی اور کپڑی کی اور کہانی مین بڑی احتیاط کری کہ حلال و جیسی ہو محاربہ باکسی جنگ کردن از منتخب
مراقبہ بر دو نوع است یکی آنکہ در حرکات و سکنات ملاحظہ رضای حق تعالی کند اگر رضای
حق تعالی دران باشد بکند و اگر نکند آنکہ ملاحظہ حق تعالی در ہمہ وقت بر اعمال خود دارد کہ وی
حاضرست و ناظرست و ثمرۂ این مراقبہ صفت حیات است و این را مراقبۃ المراقبہ گویند نقل
از کتاب **ہدایت الاعمی** **محاسبہ** باکسی شمار کردن از منتخب **ابرار** بالفتح نیکو
کاران جمع بار و بر بہ تشدید را از منتخب **مفوض** بفتح واو کار بکسی واگذاشتہ شدہ
اصلح بمعنی بہت خوب **تلقین** بمعنی فہمانیدن و تعلیم کردن از **غیاث اللغات**
تبتیلا برای سہ فائدہ آوردہ اند اول برای قسم دوم برای عدد سیوم برای تاکید اینجا برای
قسم است اوپر جو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نی فرمایا کہ کسی شخص کو مقرر کری کہ ضروریات
کی خبرگیری رکہی جیسی کہانی پینی کی اور کپڑی کی اور کہانی مین بڑی احتیاط کری کہ حلال وجیسی
ہو تو اسجگہہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کا یہ مطلب ہی اگر کسی کی پاس حلال

وجہ سی مال و اسباب ہو تو اسطرح سی خرچ کری کہ اوس شخص کا ہی کچہ مقرر کری کہانا پینا
کپڑا اور پہیرا اوس شخص سی کہدی کہ ہماری کہانی پینی کپڑی کی اسطرح خبرگیری کیاکرنا تو ہم
اوس شخص کو دیدی یا اوس شخص سی یون کہدی کہ ہمارا فلانی جگہہ مال و اسباب ہی اسکو
بیچ کی ہماری کہانی پینی کپڑی کی خبرگیری کیاکرو اور ہمکو کسیطرح کا کہنا سننا نہ پڑی کہ ذکر الہی مین
خلل آوی واللہ اعلم بالصواب بحقیقت الحال اور جسکسی پاس مال و اسباب نہو تو تقوی
کری اور پہر خدا کا ذکر کری تو کسی آدمی کی مقرر کرنیکی حاجت نہین ہی جیسیکہ امام محمد غزالی
صاحب رحمہ اللہ نی کتاب منہاج العابدین مین لکہا ہی جو اونکی تصنیف ہی اس آیت شریف
کی سند سی وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ترجمہ
یعنی جو کوئی تقوی کری اوسکو خدای تعالی سب سختیونسی نجات دیتا ہی اور ایسی جگہہ
سی روزی دیتا ہی جسکا حال اسکو نہ معلوم ہو یہ جو اس عاجز نی لکہا ہی کہ اسجگہہ مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مطلب ہی اس مطلب کی عبارت تمام
ہوئی اور فرض اور سنت کی اداکرنی مین اور ذکر دائم مین مشغول رہی لیکن قبلہ رو ہو کر
طہارت سی اور حضور دلسی اول زبانسی ذکر کری یہانتک کہ زبان حرکت سی رہ جائی اور
بی اختیار ساتہہ ذکر کی نہ ہلی پہر اسکی بعد دلمین خیال کرنی سی ذکر کری یہانتک کہ حرف
بہی درمیان مین نرہین فقط معنی ذہن مین جم جاوین پہر اسکی گنتی اور شمار نہین رہتا ہی
بلکہ ذکر بہی ایک حالت ہو جاتا ہی آگی دوسری حالتونسی پہر اوسوقت اسکو شدت کی
محبت پیدا ہوتی ہی اور مذکور کو یعنی جسکو یاد کرتا ہی اوسکو کسی وقت مین بہول نہین سکتا
پہر اوسکی بعد سب چیزونسی ظاہری ہون یا باطنی غیبت حاصل ہوتی ہی یہانتک کہ اپنی نفس
سی اور نفس کی صفات سی بہی غائب ہو جاتا ہی اور ایسی مرتبہ کا نام قرب ہی پہر اسکی
بعد تو یہ نوبت پہنچتی ہی کہ ذکر سی بہی غیبت ہو جاتی ہی فقط مذکور اور محبوب کا شہود اور حضور
باقی رہتا ہی اور یہ مرتبہ فنا کی سرحد ہی پہر بعد اسکی اسکو ایسا اتصال اپنی محبوب کی ساتہہ

حاصل ہوتا ہی جسکی نہ کیفیت بیان ہو سکی اور نہ وہ قیاس مین آوی اور بقا یہی ہی اس شغل والیکو شاہ اور ولی اور واصل کہہ سکتی ہین اور اسکی ماقبل کی رہنی والونکو طالب اور مرید اور شوقین اور جویا کہتی ہین یہانتک شغل کی طریقہ کا بیان ہوچکا **غیبت** بالفتح ضد حضور از **غیاث اللغات** **شہود** بضمتین حاضر شدن وبمعنی حاضر شدگان وگواہان جمع شاہد از منتخب ودر لطائف نوشتہ کہ شہود در اصطلاح سالکان رویت حق است کہ از مراتب کثرات وموہومات صوری عبور نمودہ بمقام توحید عیانی رسیدہ در صور جمیع موجودات مشاہدہ حق نماید وغیریت دور شدہ ہرچہ بیند حق بیند **شغل** بالفتح والضم مانع شدن وباز داشتن از منتخب

گیارہوان مقصد یہ کہ ذکر کی حقیقت کا بیان جو امام محمد غزالی

صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی کیمیای سعادت مین لکہا ہی وہ یہان لکہا جاتا ہی معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالی عنہ نی کہا ہی کہ بہشتیونکو کسی بات کی حسرت نہوگی مگر ایک ساعت پر جو دنیا مین اونپر گذری ہو جسمین خدا کا ذکر نکیا ہو حقیقت ذکر کی معلوم کیجیی کہ ذکر کی چار درجی ہین پہلا درجہ یہ کہ ذکر زبانی ہو اور دل اوس سی بیخبر ہو اگرچہ اس کا فائدہ کم ہی لیکن اثر سی خالی نہین کیونکہ جو زبان خدمت مین مشغول ہو بہتر ہی اوس زبان سی جو بیہودہ گفتگو مین سرگرم ہو یا چپ رہی دوسرا درجہ یہ کہ ذکر دلمین ٹہیرنیوالا نہوا ہو اور قرار نہ پکڑا ہو اور ایسا ہو کہ دل کو تکلف سی اسمین رکہین کہ اگر یہ کوشش اور تکلف نہو تو دل اپنی خواہش کی موافق پہر جاوی غفلت سی یا نفس کی خطرونسی تیسرا درجہ یہ کہ ذکر نی دلمین قرار پکڑا ہو اور ایسا غالب ہوا ہو کہ تکلف سی اسکو دوسری کام کیطرف لیجا سکین یہ بڑا درجہ ہی چوتہا درجہ یہ کہ مذکور یعنی حق تعالے دل پر غلبہ کرنیوالا ہو نہ اسکا ذکر کیونکہ اس شخص مین جسکا دل مذکور کو دوست رکہتا ہی اور اسمین جو ذکر کو دوست رکہتا ہی بڑا فرق ہی بلکہ کمال یہ ہی کہ ذکر اور اسکا خیال دلسی محو ہوکی فقط مذکور ثابت ہووی کیونکہ ذکر خواہ عربی ہو خواہ فارسی سخن نفس سی خالی نہوگا بلکہ عین سخن ہی اور اصل یہ ہی کہ دل سخن عربی و فارسی سی اور جو کچہہ ہو خالی

کہ سب وہی ہو جاوی اور دوسری کسی چیز کی اُس مین جگہ باقی نرہی بڑی محبت ہو تو ایسا
ہوگا اسکو عشق کہتی ہین اور عاشق ہمیشہ معشوق کی طرف متوجہ رہتا ہی اور شاید اسکی
خیال مین اسکا نام بھی بھول جاویگا جب مستغرق ہوا اور اپنی تئین اور ماسوای اللہ کو بھول
گیا اللہ وف کی رستی مین آیا اس حالت کو صوفیہ فنا اور نیستی کہتی ہین جو کچھ اسکی یاد سی جاتا رہا
اور آپ بھی نیست ہو گیا کیونکہ وہ اپنی تئین بھی بھولا ہی جیسا کہ حق تعالی کی بہت مخلوقات ہین
جنکی ہمین کچھ خبر نہین اور وی ہماری حق مین نیست ہین اور موجود ہماری حق مین وہی ہین
جسکو ہم جانتی ہین جب ان مخلوقات کو جو ہماری حق مین موجودات ہین کسی نی بھولا دیا اسکی
حق مین نابود ہو گئی اور جب اپنی خودی بھی فراموش کی وہ بھی اپنی تئین نیست ہو گیا
جب خدا کی سوای کوئی چیز اسکی ساتھ نرہی حق تعالی اسکو موجود نظر آوی جب تو
آسمان و زمین کو دیکھی جو کچھ ان مین ہی اسکی سوای کچھ نہین دیکھتا پھر کہتا ہی کہ سارا جہان
یہی ہی اسیطرح اس شخص کو بھی خدا کی سوای کچھ نظر نہین آتا کہتا ہی کہ ہمہ اوست یعنی سب وہی
ہی اور اسکی سوای کوئی نہین یہان خدا اور بندہ مین جدائی نہین رہتی اور یگانگی حاصل
ہوتی ہی توحید و وحدانیت کا یہ پہلا قدم ہی یعنی جدائی کی بات اُٹھ جاتی ہی کیونکہ اسکو
جدائی اور دوئی سی آگاہی نہین جدائی وہ شخص معلوم کری جو دو چیز کو یعنی اپنی تئین اور
حق تعالی کو جانتا ہو یہ شخص اس حال مین اپنی سی بیخبر ہی ایک کی سوای دوسری کو نہین
پہچانتا پھر جدائی کسطرح سمجھیگا جب آدمی اس درجہ کو پہنچی ملکوت کی صورت اسپر منکشف
ہو گی ملائک اور انبیا کی ارواح اچھی صورتون سی اسکو نظر آنی لگین گی اور وی باتین
جو خاص درگاہ الٰہی سی علاقہ رکھتی ہین اور نادر حالت مین جنکا بیان ہو نہین سکتا ظاہر
ہو وینگی جب پھر ہوش مین آیا اور دوسری کاموں کو پہچاننی لگا اس محویت کا اثر اسکی ساتھ
رہیگا اور شوق اس حالت کا اس پر غالب ہوگا دنیا و مافیہا اور لوگونکی کام کاج اسکی
پسند نہین آوینگی تن سی لوگو نمین رہیگا اور دل سی غائب اور متحیر رہیگا کہ لوگ دنیا کی کام

کاج مین کسطرح مشغول هین اور رحمت کی نظرسی انهین دیکهیگا کیونکه
کام سی محروم هین اور لوگ انسی کہتے هین که کیون یه دنیا کی کام مین مشغول نهین
یه دیوانه هو جاویگا پس اگر کوئی شخص فنا کی درجه کو نه پهنچی یه احوال و مکاشفات
ظاهر نهون لیکن یاد الهی اسپر غالب هوتی هی یه بهی کیمیای سعادت هی کیونکه جب
غلبه هوتا هی تو محبت و انسیت غالب هوتی هی یهانتک که حق تعالی کو دنیا و
زیاده دوست رکهتا هی اور اصل سعادت یهی هی جب آخر خدا کی پاس جاتا هی موت
کمال لذت اسکی دیدار سی بقدر محبت حاصل هوا اور دنیا جسکی محبوب هو دنیا کی جدائی کا غم
محبت کی برابر هوگا چنانچه عنوانمین اسکا بیان هوا هی پس اگر کوئی شخص بهت ذکر
اور وه احوال جو صوفیه کو هوتا هی ظاهر نهو تو چاهیی که بیزار یعنی بهاگنی والا نهووی کیونکه سعادت
اسپر موقوف نهین سبب اسکا یه که جب دل نور ذکر سی آراسته هو تو کمال سعادت کی لیاقت
پیدا کرتا هی اور جو چیز اس جهانمین حاصل نهو موت کی بعد اسکو حاصل هوگی چاهیی همیشه
دل خدا سی لگاوی اور بالکل غافل نرهی که ذکر دائمی عجائب ملکوت اور حضرت الهیت
کی کنجی هی اور وه جو رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فرماتی هین جو شخص چاهتا هی که بهشت
کی باغون کی سیر کری چاهیی که خدا کا ذکر بهت کری اس سی یهی مراد هی اس بیان سی
معلوم هوگا که ساری عبادتون کا خلاصه ذکر هی اور ذکر حقیقی وه هی که اوامر و نواهی مین خدا
کو یاد کری معصیت سی باز رهی اور حکم بجالاوی گر ذکر اسکو اس بات پر نه لاوی تو دلیل اس
بات کی هی که وه ذکر کلام نفس اور بی حقیقت تها والله اعلم تمام هوئی عبارت کیمیای سعادت
کی ذکر کی لیی چار چیزین چاهیین تا قابل اعتبار کی هووی پهلی اخلاص دوسری تعظیم تیسری
حلاوت چوتهی حرمت اسواسطی که ذکر بی اخلاص کی منافقون کا هی اور ذکر بی تعظیم کی
ذکر بدعتی لوگونکا هی اور ذکر بیحلاوت کی ذکر فاسقون کا هی اور ذکر بیحرمت کی ذکر ریاکار
ونکا هی اور ذکر ساته اخلاص و تعظیم و حلاوت و حرمت کی ذکر خدا کی دوستونکا هی معنے

اخلاص کی یہ ہین کہ ذکر ہو یا کوئی دوسری عبادت ہو بجز خدا کی اور کسی کیواسطی نہو نقل از
تحقیقات خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ اور کتاب ہدایت الاعمی کی مصنف نقشبندیہ
طریق کی بڑی کاملینومین سی تہی اور انہون نی بہت کتابین تصنیف کی ہین اور بہت کتابین
تصوف کی سوا اونکی جو اورون نی بنائی تہین اور عبارت اونکی مشکل تہی جو لوگون کی
سمجہہ مین نہین آتی تہی اون کتابونکی شرحین اکثر ہدایت الاعمی کی مصنف نی بنائی ہین
اور نام اونکا حسین ہی اور کشمیر مین اونکی زیارت ہی اور امام محمد غزالی صاحب رحمہ اللہ
نی کیمیای سعادت مین ہمہ اوست کا ذکر کیا ہی اور حقیقت ہمہ اوست کی کتاب ہدایت
الاعمی کی مصنف نی خوب لکہی ہی اور سب کاملینونکا یہی مذہب ہی وہ عبارت ہدایت
الاعمی کی یہ ہی اگر کوئی بیچ علم اور حالات باطنی کی کہ سلوک ہی بقدر حال کی بیچ توحید کی
آوی ۱ مبتدی گوید ہمہ منم ۲ متوسط گوید ہمہ اوست ۳ منتہی گوید ہمہ از وست اب جاننا چاہیے
کہ مبتدی باطن طریق کا یہ کہتا ہی جب اونکی اوپر اول حال آتا ہی تو کہتا ہی ہمہ منم یعنی
سب مین ہون اور جب حال اوسپر متوسط یعنی بیچ کا حال آتا ہی تو کہتا ہی سب تو ہی
ہی اور منتہی اس بات کا یہ کہتا ہی سب اوسی سی ہی یعنی سب مخلوق اوسنی پیدا کی ہی
اور وہ اپنی ذات کا نرالا ہی اور ہدایت الاعمی مین یہ بیت لکہی تہی **فرد**

	تو او نشوی ارچہ بسی کوشی		جائی برسی کز تو توئی برخیزد

تو وہ نہین ہوگا تو اگر بہت کوشش کریگا تو توالیسی جگہ پہنچیگا تو کہ تجہسی تیری توئی اوٹھہ
جائیگی یعنی تجہسی مین کہنا اوٹھہ جائیگا کہ مین ہون اور منتہی کہ ساتہہ کا [illegible] کی اور تی
پہنچتا ہی تو مظہر کی تین اور اسماون کی تین اور صفاتون کی تین اور ذات کی تین فرق
کرتا ہی اور موافق عقائد مجتہدونکی ہوتا ہی **بارہوان مقصد** وعظ کہنی والی اور وعظ
سننی والیکی بیان مین اور توجہ دینی والی اور توجہ لینی والیکی بیان مین اور اسکی
بیان مین کہ عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ غار حرا کی بیچ اوس خلوت کی

ساتھہ کس قسم کی تھی بعضون نی کہاہی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ فکر کی تھی اور بعضون نی کہاہی ساتھہ ذکر کی اور یہی قول صحیح زیادہ ہی اور یہان جتنا ذکر کاحال لکھا جائیگا وہ نقشبندیہ طریق کی ذکر کاحال لکھا جائیگا مگر کچہہ حال نفی کا اور مراقبہ وحدانیت کا اور مراقبہ صمدیت کا قادریہ طریق سی لکھا جائیگا جیسا کہ کتاب صراط المستقیم مین لکھاہی اسواسطی کہ نقشبندیہ طریق مین نفی کاحال کتاب صراط المستقیم مین مجمل لکھاہی اور طریقہ قادریہ مین مفصل اب جاننا چاہیی کہ اصل مطلب نقشبندیہ طریق اور قادریہ طریق اور چشتیہ طریق اور مجددیہ طریق کا ایک ہی ہی مگر فرق ہی باعتبار فروع کی اب جاننا چاہیی کہ مرید کسطرح ذکر کری پہر ذکر کرنیکی بعد مرید پر کیا کیا حالات آتی ہین قادریہ طریق اور چشتیہ طریق کا ذکر یہان نہین لکھا جائیگا کہ ان دونون طریقون مین ذکر جہر کرتی ہین یعنی نہ بہت زور سی کرتی ہین نہ بہت ہلکی سی اور نقشبندیہ طریق مین جو ذکر کرتی ہین زبان سی تو اتنی آہستہ کرتی ہین کہ جو دوسرا آدمی قریب ہو تو وہ سنی آپہی سنی پہر یہان تک ذکر کرتی ہین کہ زبان تہک جائی زبان تہکنی کی بعد یا آپ سی چہوان لطیفہ و نیز ذکر ہونی لگی یا یہ متوجہ ہو کے لطیفون کیطرف ذکر کری اب شروع ہوئی عبارت صراط المستقیم کی لطیفہ قلب زیر پستان چپ یعنی دو انگل کی نیچی بائین پستانکی لطیفہ روح زیر پستان راست یعنی دو انگل نیچی سیدہی پستانکی لطیفہ سر میان ہر دو کہ وسط سینہ است یعنی لطیفہ درمیان سینہ کی ہی لطیفہ نفس عین ناف پر لطیفہ اخفی بیچ پیشانی کی کہ بیچ مقام نہایت بالون سر کی کہ شروع پیشانی کا او سجگہہ سی ہی بسبب سجدہ کی او سجگہہ نشان ہوجاتا ہی لطیفہ اخفی بمقام کام درمیان مقدم سر بجا ہی کہ جنبش وران در سر کودکان محسوس میگردد یعنی لطیفہ اخفی بیچ مقام تالو کی جس جگہہ لڑکو نکا تالو کودتا معلوم ہوتا ہی یہ چہہ مقام لطیفون کی ہین تلقین کرنیوالا کہ اوسنی بیچ لطیفہ اپنی کی ذکر جاری کیا ہی ساتھہ ہمت تمام کی القا کری اوس ذکر کا بیچ طالب کی قصد کری اور مدد ساتھہ واسطی دعا اور آرزو محض کی فضل اللہ کی سی ڈہونڈہی ساتھہ قوت

ہمت کی توجہ کری اور اوس نشانی توجہ کی ظاہر ہونا جنبش کا ہی ان لطیفوں کی جنبش ایسی معلوم
ہوتی ہی جیسی نبض کی حرکت مگر نبض کی حرکت ہاتھ رکھنی سی معلوم ہوتی ہی بلکہ ان لطیفونکی حرکت
ساتھ التفات کی معلوم ہوتی ہی بلکہ ترقی کرکی بیچ میں ذکر کرنیکی ساتھ کام دوسریکی آدمی کی
اوطرف التفات نکرنی دی اور طرف اپنی خیال کرنیوالا کرنی اور چھوڑدی کہ بالکل اوس سی
یعنی ذکر سی غفلت قبول کری یعنی یہ چھون لطیفہ تو یہ چاہتی ہین کہ ہم خدا کی یاد مین مشغول
رہین مگر یہ آدمی تھوڑی سی اور کام کیطرف رجوع کرتا ہی ساتھ اس حرکت کی نام پاک اللہ کا نکلنی
کر ساتھ اس حرکت کی اللہ اللہ کہتا ہی یعنی ہر لطیفہ سی اللہ اللہ نکلتا ہی بہ ذکر کی کثرت سی خدا کی حضوری
اور دوستی پیدا ہوتی ہی اور ہر لطیفہ مین نور جدا ہوتا ہی پس ہر لطیفہ کی اوپر ذکر کری جدا جدا اور
اوسکی خوب کثرت کری پھر ایکبارگی سب لطیفون سی ذکر کری ذکر سب لطیفونکا ایکبارگی
معلوم ہونی لگی ادنی مرتبہ اسکا وہ کہ ہر وقت کہ چاہی مشغول ساتھ اوسکی ہووی تعین
کرنی والا اگر واسطی زیادتی اوسکی فرماوی یعنی ذکر کرنی کی تو فرمانبرداری حکم اوسکی کی کری
یعنی ان چھون لطیفونکی پھر نفی و اثبات کری طریقہ کرنیکا اوسکا اس طور پر ہی کہ مودب دو زانو
قبلہ کیطرف بیٹھی اور دم اپنی کی تئین بند کرکی زبان کی تئین ساتھ تالو کی چپٹا کرکی لا کی
تئین لطیفہ نفس سی کھینچی اور اوپر لطیفہ سر کی تھوڑا سا توقف کرکی پھر لطیفہ خفی کی توجہ
کرکی ساتھ لطیفہ اخفی کی پہنچا دی حاصل کلام کا یہ ہی حرکت خیالی نفس سی اخفی تک
کری اور لا کی تئین لطیفہ اخفی سی کھینچ کی طرف لطیفہ روح کی متوجہ کری اور الا اللہ
کو بیچ لطیفہ قلب کی ضرب کری اور بیچ اس حرکت خیالیہ کی ہلانا ظاہری بیچ کسی عضو
کی اعضا سی یہان تک کہ سر اور منہہ اور لب اور زبان کو جنبش ہووی ساتھ گنتی طاق
کی اوسکی تئین بیچ عمل کی نہ لاوی ایکبار ذکر کرنیکی پیچھی چھوڑدی پھر جب اسکا اکیس پر لیجانی
لگی اور قرار پکڑی پھر دوسری بار ذکر کری اور ادنی مراتب ذکر بہت کرنیکا وہ اکیس مرتبہ
ہی یعنی ایکدم کی بیچ مین اکیس مرتبہ کری اور جب کثرت اوسکی کریگا تو بیچ ایک مجلس

کی لتنی سیکڑون مرتبہ کی پہنچکے گرمی اور صفائی البتہ بیچ لطیفون اوسکی کی پیدا ہوگی اور اس ذکرسی ایسا معلوم ہوگا کہ ایک شعلہ جوالہ ہی کہ تمام لطیفون اوسکی کی شیئین اٹھا کر کی مثل خط آتشین کی دراز ہوا **تلقین** کرنیوالا بمعنی سمجھانیوالا ازغیاث **ہمت** بمعنی قصد دل ازغیاث اللغات **القا** ی بمعنی پہچانا اور ڈالنا **استمداد** بالکسر مدد چاہنا **محض** ہر چیز خالص **فضل** بمعنی بخشش **توجہ** بمعنی منہہ طرف کسی چیز کی یا طرف کسی آدمی کی لانا ازغیاث اللغات **التفات** بمعنی گوشہ چشم نگریستن وچپ وراست نگریستن اور اسجگہ مراد خیال کرنیکی ہی ازغیاث اللغات **رسوخ** بمعنی استوار و پایدار بودن ازغیاث اللغات **شعلہ جوالہ** بفتح جیم عربی وتشدید واو وتخفیف واو نیز بمعنی شعلہ کہ گرد بر گرد بسیار گردندہ باشد و آن چنان تیز باشد کہ بہر دو سر بی شعلہا بستہ گرد سر و دوش خود میگردانند بسرعت تمام ترہندی ان بنیٹی گویند ازغیاث اللغات **افادہ** بعد مزاولت نفی و اثبات کی سلطان الذکر کری یعنی جسطرح نفی اور اثبات کی کرنیکا طریق ساتھ حبس دم کی بیان اوپر ہوچکا اوسیطرحسی مزاولت نفی و اثبات کی کرکی پہر سلطان الذکر کری پس حقیقت سلطان الذکر کی وہ ہی جیسیکہ چہون لطیفونپر ذکر ہوتا تہا ویسی ہی تمام بدنمین ذکر جاری ہاتھہ پاؤن کان ناک سر آنکہین چہاتی وعلی ہذا القیاس اور بال بال مین سی جاری کہ میری ذکر ہوتا ہی یا مرشد کی توجہ سی معلوم ہووی یا ذکر کی کثرت سی معلوم ہونی لگی سلطان الذکر اللہ تعالی فرماتا ہی وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝ اور کوئی چیز نہین جو نہین پڑہتی خوبیان اوسکی لیکن تم نہین سمجہتی اونکا پڑہنا بیشک وہ ہی تحمل والا بخشتا اور اثر اوسکا ذ ہوتا تمام بدن مین ہی کبہی ہاتھہ پاؤن دوسری اعضا اوسکی بغیر ارادہ اوسکی سی جگہ اپنی سی نقل کرین اور کبہی جیسی رعشہ والی کو حرکت ہوتی ہی یعنی مرض سی جیسے ہاتھہ پاؤن آپ ہی آپ ہلنی لگتی ہین اوس آدمی کو تمام بدن اپنا ایسا معلوم ہونی لگتا ہی جیسی

رعشہ والی آدمیکو اور کبھی بطور قشعریرہ کی معلوم ہوتا ہی جیسی آدمی کی بدن پر سردیسی
پھریری آتی ہی اور بال اور رونگٹا رونگٹا اوسکا بدن پر کھڑا ہو جاتا ہی اور یا ایسا
معلوم ہونی لگتا ہی جیسیکہ چیونٹیان اوپر بدن اوسکی کی پھرتی ہین اور کبھی اوسی
آدمیکو ایسی سردی اوسکی بیچ بدن ذکر کرنیوالی کی معلوم ہوتی ہی کہ بیچ وقت تپ
لرزہ کی اوسکی تئین سردی معلوم ہوتی ہی اور اسطرح سی بدن اوسکا ہلکا ہو جاتا ہی
جیسی کوئی اوسکی بدن کو حمام مین ملتا ہی اور رد ہوتا ہی کہ جو کوئی اوسکی بدن کو
ملتا ہی تو اوسکی جلد پر ہلکاپن معلوم ہوتا ہی اور بیچ سلطان الذکر کی اندر سی شعاعی
پاتا ہی اور ایک قسم حرقہ حادث سی ہی کہ شل پھڑکنی بہت کی تمام بدن اوسکا بیچ
قابو کی نہین رہتا اور ذکر است خفیہ ہی کہ تمام بدن سی او در و دیوار سی اور خس و خار سی
اور سنگ و خاشاک سی وہ ذکر جہر بغیر شبہ کی بیچ کان صاحب سلطان الذکر کی پہنچتا ہی اور
سنا نزدیک کی بیٹھنی والون کی تئین زیادتی ہی بیچ کرامت ذکر کی گئی کی اور شیخ
سعدی صاحب فرماتی ہین بیت بذکرش ہر چہ بینی در خروش است ۞ ولی داند درین
معنی کہ گوش است ۞ یعنی اس بیت کی یہ ہین بیچ ذکر اوسکی کی جو کچھ دیکھی تو
بیچ شور کی ہی ولیکن جانی بیچ اسِ معنی کی کہ کان ہی اور کبھی نور صاحب سلطان
الذکر کی تئین معلوم ہوتا ہی اسِ نور کی مثال سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ
نی اسطرح فرمائی ہی کہ ہر ہر بال مین سی اسطرح نور معلوم ہوتا ہی جیسی کہ بال بال مین سی فوارہ
نور کا نکلتا ہی افادہ طریق معلوم کرنی صاحب تلقین و ارشاد کا اوپر حاصل ہونا ذکر
لطیفون سلطان الذکر وغیرہ کی تئین بیچ طالب کی وہ ہی کہ صاحب تلقین اپنی تئین
خالی کر کی متوجہ اوسکی طرف ہووی یعنی طالب کی اوسوقت جو کچھ بیچ اپنی پائی جانی
کہ وہ جو معلوم ہوتا ہی عکس اثر طالب کا ہی پس وہ جو اوسوقت بیچ صاحب تلقین
کی ظاہر ہووی فرمایا ہی بیچ طالب کی کیفیت اور کیفیت تمام شغل منکشف ہوگا انشاء اللہ تعالی

عکس بالفتح بازگونه کردن و برگردانیدن سخن وانچه درآب وآئینه وامثال آنها دیده

شود کمیت یعنی کتنا ہونا **کیفیت** یعنی کسطرح ہونا **افاق اور جبکہ**

سلطان الذکر ساتہہ قدر مذکورہ کی بیچ قابو کی آوی وبروقت ارادہ کی بلارنج معلوم ہووی

یعنی سلطان الذکر معلوم ہووی پہر شغل نفی کا کری اور ہمراہ شغل نفی کی شغل یاد داشت

بہی چاہیی کر بیچ بیچ اوسکی شغل نفی اثبتی کا بیچ عمل کی لاوی پس ضرور اوپر سالک

کی یا توحید صفاتی کہلنی والی ہوگی یا پردی نورانیت کی ظاہر ہونگی اور امر دوسرا طریقہ

مطلب پانی کا ہی او بیچ طی کرنی پردونکی ساتہہ مراقبہ صمدیت کی مداولت کری تاکہ ساتہہ

آخر پردون کی کہ نام رکہا گیا ساتہہ نسبت بیرنگی کی ہی پہنچی اگرچہ نسبت اس طریقہ کی

ساتہہ پانی دریا کی کہ صاف ہووی آلودگی خس وخاشاک اور ریت وخاک سی تشبیہ دیتی

ہین اپر پیچہی دیکہنی گہری نظر کی کوئی چیز قابل تعبیر کی معلوم نہین ہوتی اور بعد تجاوز

کرنی نسبت بیرنگی کی معرفت ذات بحت کی ہاتہہ دیتی ہی اور سلوک متعارف ساتہہ

اختتام کی پہنچتا ہی اور سیر فی اللہ آگی آتی ہی تو بیچ اثنای ان حالات کی پس عجائب

اور مقامات بس عجیبہ آگی آتی ہین اور وہ مرشد کہ ساتہہ حضور اوسکی طالب بیچ سیر فی اللہ

کی ترقی پاوی وہی مرشد اوسکی تئین اوپر حقائق مقامات اوس جگہہ کی آگاہ کردیگا

اب جاننا چاہیی کہ طریقہ نقشبندیہ میں بعضی لفظونکو مجمل لکہا ہی صراط المستقیم

مین اور اونکی تفصیل اور مقامونمین لکہی ہی کتاب موصوف مین وہ جو مجمل لفظ لکہین

ہین وہ یہ ہین شغل نفی شغل یاد داشت شغل نفی النفی توحید صفاتی پردہ نورانیت اور

بیچ طی کرنی پردونکی مراقبہ صمدیت اور مراقبہ وحدانیت اب ان لفظون کی تفصیل بیان

لکہی جاتی ہی وہ جو لکہا ہی کہ شغل نفی کا کری اوسکی تفصیل یہ ہی **بیان اوسکا وہ کہ**

ساتہہ خواہش اشارہ اللّٰہُ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ کی انوار آلہی بیچ ہر جگہہ کی موجود

ہین مانند وجود ہستی کی ہر جگہ ثابت ہین جیسیکہ بیچ مراقبہ وحدانیت کی واضح ہوا اور انوا

لوازم اوس وجود کی پس جس جگہہ کہ وجود ہی سب جگہہ انوار ثابت ہین اور جو احاطہ وجود کا علم
ہوا ساتہہ اوسیطور کی احاطہ انوارون اوسکی کا سمجہنا چاہیی اور باوجود اسکی کہ انوار ہر جگہہ
موجود ہین لیکن قوت پانی والی انسان کی بسبب اوسکی کہ خیالات اشیای کثیفہ ظلمانیہ سی
کہ جسم فلکی اور عنصری ہین ان نورون کی سی حجاب کی گیی اور محروم ہی بسبب پوشیدگی
اور دوری کی اونکی بیچ پہنچنی ذات بحت کی لپٹنا پر دونکا کہ عبارت انوار سی ہی واجب ہوا لپٹنا انکا
بدون دریافت کرنی اونکی بیچ حق اکثر آدمیونکی منع کرنیوالا ہی اور وہ خود حجاب پیدایش
تاکہ بیچ بغیر کہلنی انوارون کی پہنچنا ساتہہ ذات بحت کی حاصل ہوتا ہی تو خدا آگاہ کری
پس بیچ حجاب ہونی اکثر لوگونکی بیچ کہلنی نورون کی طمع نہین کرتا ہی پس واسطی دریافت
کرنی اوسکی کی قوت درا کہ اپنی کو خیالات مذکورہ سی پاک اور صاف چاہیی کرنا تو کہ انوار الہی
پای جاوین اسواسطی کہ آئینہ قوت دراکہ اوسکا زنگ خیالات ذکر کیی گیون سی صاف ہوا پس
انوار ہر جگہہ موجود ہین بلا رنج دریافت ہونگی اور طریق پاک کرنی اوسکا یہ ہی کہ شغل نفی
کری اور خلاصہ شغل نفی کا نیست کرنا اشیا کا ہی خیال اپنی سی آسان طریقہ نفی اپنی اور سب
عالم کی کرنیکا یہ ہی کہ اسطرح پر خیال کری کہ بیچ سینہ کی یا پیٹ اپنی کی خلا خیال کری ساتہہ نام
اوسکی جیسی کہ ایک گولہ توپکا ایکطرف سی ساتہہ دوسری طرف کی پہنچا مقام بدن کی تئین خالی
کردیا یعنی بیچ مین سوراخ ہوگیا اوسکی بدن مین پہر آدمی سوراخ کو آہستہ آہستہ فراخ تر اور کشادہ
کری تاکہ ساتہہ انجام کی پہنچی یعنی اوس سوراخ کو اپنی خیال مین بڑہاتا چلا جای یہانتک
کہ وہ سوراخ چوڑا ہووی کہ سب اوسکا بدن خالی ہوجای تاکہ نفی تمام بدن اوسکا
کی ہوجای جو اوسکو کوئی جگہہ سخت معلوم ہووی کہ اوسکی نفی نہوسکتی ہو تو ان دونون
کلمون کو پڑہی لا موجود الا اللہ لا فاعل الا اللہ نہین ہی کوئی موجود سوا خدا کی اور نہین کوئی
کوئی کام کرنیوالا سوا خدا کی معنی ان دونون کلمونکی سمجہہ کی ساتہہ قوت خیال کی اوس
اوسجگہہ کی ضرب کری انشاء اللہ تعالی یہ شغل واسطی نفی اوسجگہہ کی کافی ہوگا اور سخت یا نفی

کرسکی یعنی اپنی جان کی یہ صورت ہے کہ ایک چیز غیبی معنوی کہ عبارت فنا سے ہی عالم غیب سے
متوجہ اوپر اوسکی ہووی ایکبارگی جسم اسکی کی تئین لاشی اور نابود کر دیا مثل سنگ سخت
کی کہ اوپر ٹھیکری کی سست پہنچکی پاش پاش کرکی لاشی اور نابود کرتا ہی اب اس جگہہ
یون سمجھا چاہیی کہ اس آدمیکی کرتی ہی اور جان بی نسی اس آدمی کی جان کی نفی اور
عالم کی نفی نہین ہوتی ہی مگر اسطرح یون مرید خیال کیا کرتی ہین اور پیر اسطرح مریدونکو
بتایا کرتی ہین کہ تم یون کوشش کرو پہر مرید اسمین کوشش کیا کرتی ہین پہر خدا کی طرف سی
ایکبارگی کشش ہوتی ہی وہ اسکی ہستی کو نیست و نابود کر ڈالتی ہی شغل نفی سی نور دلکا
حاصل ہونا معلوم ہوگیا یہ جو لکہا ہی کہ ہمراہ شغل نفی کی شغل یادداشت ملاتا کری تفصیل
اوسکی یہ حقیقت اوسکی یعنی یادداشت کی التفات دائمی ہی طرف ذات بیچون و بیچگون کے
بیچ تمام وقتون کے بیٹھتی اور اوٹھتی اور عرض اور مکاسب اور مصائب کی
اور وقتون کہانی اور پینی کی ساتھہ اس طرحکی کہ کوئی کام منع کرنی والا التفات کا
نہووی یعنی جس قدر کہ خدا کسی آدمیکو توفیق دیوی کہ شغل نفی مین مشغول ہووی جب
شغل نفی کرچکی جسقدر کہ خدا کی توفیق دی ہووی بعد اوسکی التفات دائمی مین مشغول
رہی وہ جو لکہا ہی کہ بعد نفی النفی کی دو صورتین پیش آتی ہین اونکی تفصیل اب یہان لکہی
جاتی ہی پہلی صورت کی تفصیل یہہ ہی جبکہ نفی اپنی اور تمام عالم کی بیچ قابو طالب کی آچکی
پہر نفی النفی کری ایسی چیز کی نفی کہ ساتہہ اوسکی بے نفی وجود اپنی کی اور تمام موجودات
کی کرتا تہا اوسکو بہی منتفی اور نہونا تصور چاہیی کیا جبکہ نفی النفی یعنی نہونا محض ہی اور
علامت اوسکی غفلت محض ہی بیچ قوا ادراک کی یہان تک کہ اگر بیچ اس شغل کی ملازمت
کریگا بدن اوسکا معدوم ہو جائیگا اور اثر اوس سے باقی نرہیگا اور مجمل وہ کہ صاحب اس شغل
کا اپنی تئین مصدر ایسی کثرت کا کہ بیچ عالم کی ہی گمان لیجاتا ہی صورت اوسکی اسطور
پر نمودار ہوتی ہی کہ بدن اوسکی کی تئین فراخی اور چوڑائی خیال کی گئی ہوتی ہی اور وہ

نواحی اور چوڑائی ساتہہ اس مرتبہ کو پہنچتی ہی کہ بیچ خیال اوسکی کی عالم اجسام سی کہ
اوپر تمام اوسکی عرش مجید ہی گذرنیوالا تمام طرفون سی ہوتا ہی اور تمام عالم کو بیچ اپنی
کی دیکہتا ہی افلاک و عناصر و جبال و بحار و اشجار و احجار و حیوان و انسان تمام کی تئین
جسم اپنا جانتا ہی اور بیچ اس حالت کی آنکہین پہیرنا اوپر کانون افلاک کی اور سیر
بعضی مقامات زمین کی دور و دراز جگہہ اوسکی سی ہووی بطور کشف کی حاصل آتا ہی
اور وہ کشف اوسکا اگرچہ جانتا ہی الحمد مطابق واقع کی ہوتا ہی لیکن اپنی تئین جامع
کل تمام عالم کا نجانی بلکہ یہ خیال مخالف واقع کی نشانیون اس مرتبہ کی سی حقیقت
کری اور بیچ اس حالت کی ٹہیرنا نکری کہ رستہ سیدہا منزل مقصود کا نہین ہی جو سیدہا
رستہ ہی اوپر وہ بہت راہ سیدہی ہی دوسری صورت مین طریقہ مطلب پانیکا ہی وہ یہ
کہ جو پردہ اوسپر کہلی اور جو کچہہ اوسی معلوم ہووی اوسکو یہ کہوی کہ یہ خدا نہین ہی اور اوسکی
نفی کری اور جو کچہہ کہ اوسکی سامنی آوی اور جو کچہہ کہ اوسکی عقل مین اور فہم مین اور سمجہہ مین
اور خیالات مین آوی وہ خدا نہین ہی اور اوسکی نفی کرتا چلا جاوی اور فرماتی تہی پیر
و مرشد میری جناب سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کہ ہزارون نورانی پردون کی
بعد اسکو اپنی دلمین ایسا معلوم ہونی لگتا ہی کہ جیسی ایک شمع جلتی ہی پہر اوس شمع
کی روشنی کم ہوجاتی ہی پہر جتنی اوسکی روشنی کم ہوتی جاتی ہی وتنا ہی یہ بیہوش ہوتا جاتا ہی
جب اوسکی سب روشنی جاتی رہتی ہی تو یہ بالکل فنا ہوجاتا ہی جیسی شیخ سعدی صاحب
رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین **بیت** این مدعیان در طلبش بیخبر انند ٭ کانرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد ٭
معنی بیت کی یہ ہین یہ دعوی کرنیوالی بیچ طلب اوسکی کی بیخبر ہین اوس کسیکی تئین کہ خبر
ہوئی خبر اوسکی پہر نہ آئی جب تک خدای تعالی چاہتا ہی اوسکو فنا رہتی ہی پہر جب ہوش مین
ہوتا ہی تب موافق اہل سنت و جماعت کی اوسکا اعتقاد ہوتا ہی اور ساتہہ کمال کی اوپر
شریعت کی قائم ہوتا ہی اور اپنی عاجزی اور لاچاری اظہار کرتا ہی اور خلق اللہ پر مہربانی

کرتاہی اور ہر آدمی سی موافق شرع کی معاملہ کرتاہی اور قوت (روزی کا) حلال کا کہاتاہی
اور تکبر اور غرور اور ریا اور دنیا کی حرص اور جو غیر شرع باتین ہین اونسی دور ہوتاہی یہ نشانیان
ہین فنا کی اور کبہو بہول چوک کی چہوٹا گناہ اوس سی ہوجاتاہی اوسپر نہایت ندامت اور شرمندگی
خدا کی روبرو اوسکو ہوتی ہی اور روتاہی اور خدا سی معاف کراتاہی وہ جو لکہاہی کہ مراقبہ
صمدیت کا کری تفصیل اوسکی یہ ہی مراقبہ صمدیت کی تئین دو مرتبی ہین ایک اول کا درجہ ہی اور
دوسرا نہایت کا درجہ ہی ای پر اول درجہ اوسکا یہ ہی کہ ملاحظہ کری بیچ حاجت ہر چیز کی طرف اوس
سبحانہ تعالی کی سب کامون کی اور بی پروائی اوسکی تمام چیزونسی پس جب یہ مراقبہ مضبوط
اور مستحکم ہوجاوی طلب حاصل کرنی انتہا اوسکی کا کری وہ یہ ہی ملاحظہ احتیاج اپنی کا بیچ کامون
اسباب زندگانی اور آخرت کی ساتہہ نہایت محبت اور الفت اور نہایت تضرع اور عجز کی ایسا
ملاحظہ کری کہ ہر چیز کی احتیاج طرف اوس سبحانہ تعالی کی ہی اور کوئی کام بدون عنایت
اوسکی کی سرانجام نہین ہوتا کام عمدہ ہووی یا آسان معاش کا ہو یا معاد کا اور ساتہہ اس
مراقبہ کی اوسکی تئین الفت اور محبت اور رداء کبریائی کی متحقق ہووی کہ اوپر اوسکی قربان جان
اور مال اور عزت اور آبرو اپنی کی تئین بیچ مرضی اوسکی کی یعنی اللہ تعالی کی بلکہ اوپر تمام اوسکی
کی سہل اور آسان دکہائی دی بلکہ اوس مراقبہ کرنیوالی کی تئین موجب افتخار اور اعتبار
زیادہ ہونا عزت اور جاہ اپنی کا ہووی اور یہ کام بیچ اعتقاد اوسکی کی تمام قرار پکڑنی والا اور
مستحکم ہووی **اور مثال اس مراقبہ کی یہ ہی** کہ ایک شخص ہی کہ بادشاہ کیطرف سی
انعام اور اکرام ہمیشہ سی وہ اور اوسکی باپ دادی پاتی چلی آتی ہون اور تمام کاروبار معاش
اور عزت اور اعتبار کی ساتہہ وسیلہ بادشاہ کی حاصل ہوی ہون اگر اوس شخص کو واسطی کسی
کام کی بادشاہ کیطرف سی حکم ہوا ہو تو سرانجام اوسکی کی تئین ساتہہ جانبازی کی بہی فخر اپنا
جانتاہی اور اس مراقبہ سی یعنی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی بخوبی ثابت ہوتی ہین
اور ثمرات اس مراقبہ کی کہلنا توحید اللہ تعالی کی ہی کہ باوجود کثرت افعال اور فواعل صاحب

اس مراقبہ کی تین ایک فاعل اور ایک موثر کہ ذات فاعل حقیقی کی ہی نتیجہ ہر فعل
جنبش اور ہر رنگ کی ظاہر ہوتی ہی وہ جو لکہا ہی کہ مراقبہ وحدانیت کا کری آگی
تفصیل اسی قصد کی اخیر مین جہان توجہ دینوالیکا بیان لکہا ہی بخوبی معلوم ہوجائیگی

کتاب صراط المستقیم کا حال اب یون جاننا چاہیی کہ حضرت سید
احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ اولاد سید شاہ علم اللہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کی تہی اور شاہ علم اللہ صاحب کا تکیہ قریب

رای بریلی کی ہی اور اوسی تکیہ مین آپ کا مزار ہی اب یون سمجہا چاہیی کہ حضرت سید احمد صاحب
تقریر ہندی زبان مین فرمایا کرتی تہی خواہ شریعت کا مسئلہ ہو خواہ طریقت کا یعنی خواہ راہ
نبوت کی خواہ راہ ولایت کی تو جو کچہ تقریر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ سی سنکے
مولانا عبد الحی صاحب نی فارسی زبان مین لکہی ہی اور کچہ تقریر مولانا محمد اسمعیل صاحب
نی لکہی ہی اسطرح یہ کتاب جمع ہوئی اور نام اسکا صراط المستقیم رکہا گیا اور
بعضی جگہہ مولانا عبد الحی صاحب نی یا مولانا محمد اسمعیل صاحب نی شاہ ولی اللہ
صاحب محدث دہلوی کی تصنیفات سی یا مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی
کی تصنیفات سی جو کچہ صراط المستقیم مین لکہا ہی تو اسواسطی لکہا ہی تاکہ لوگ معلوم کریں
کہ انکی پیشوا بہی اسطرح لکہہ گئی ہین یا مولانا عبد الحی صاحب نی یا مولانا محمد اسمعیل
صاحب نی جو کوئی مثال لکہی ہی صراط المستقیم مین تو اسواسطی کہ سید احمد صاحب کی
تقریر کا مطلب مفصل معلوم ہوجاوی مگر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نی فقط شریعت
یا طریقت کا مطلب بیان کیا ہی اور مثالین نہین دیی ہین اب جاننا چاہیی کہ کتاب
صراط المستقیم مین مجددیہ طریق کا حال اسطرح پر لکہا ہی وہ عبارت یہ ہی تمہید اب
جاننا چاہیی کہ مقامات لطیفون کی نزدیک اکابر طریق مجددیہ کی مثل شیخ عبد الاحد صاحب

اور اشغال اونکی کی مقدس اللہ اسرارہم ساتھہ اسطور کی ہین کہ مقام لطیفہ قلب کا نیچی
بائین پستانکی اور لطیفہ روح کا مقابل لطیفہ قلب کی نیچی سیدہی پستان کی اور لطیفہ سر
اوپر بائین پستانکی بقدر دو انگل کی مائل ساتھہ وسط سینہ کی اور مقام لطیفہ خفی کا اوپر سیدہی
پستانکی بقدر مذکور کی مائل ساتھہ وسط سینہ کی اور لطیفہ اخفی درمیان سینہ کی اور
لطیفہ نفس کا بیچ مبدء پیشانی کی ہی اوس جگہہ کہ لطیفہ خفی کا نزدیک غیر اونکی کے
ہی تو اول چاہیی کہ لطیفون ذکر کیی گیون کی تئین جاری کرین اور ان لطیفونکی تئین
ذاکر کرین اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ طالب مودب باوضو ساتھہ خضوع اور خشوع اور التجای
تمام کی روبرو مرشد کی بیٹھی اور خاموش ہوئی اور دل اپنی کی تئین ایکطرف کرکی اور
خیالات دور کری اور بالکل زبان اور تمام اعضا کی تئین جنبش سی باز رکھہ کی
دل سی اسم مبارک یعنی لفظ اللہ کی تئین کہلاوی اور مرشد کی تئین چاہیی کہ ساتھہ خشوع
تمام کی متوجہ تلقین طالب کا ہووی اور بیچ لطیفون اپنی کی ذکر کری ساتھہ ہمت درست
کے القا اوسکا بیچ لطیفون طالب کی کری اور جبکہ ذکر چہون لطیفونکا معلوم ہو جاوے
تو واسطی حاصل کرنی سلطان الذکر کی اوپر لطیفہ نفس کی توجہ بہت کری اسواسطی کہ بہت
توجہ سی اوپر لطیفہ نفس کی سلطان الذکر حاصل ہوتا ہی اور بعد ذاکر ہونی لطیفونکے
اور حاصل ہونی سلطان الذکر کی ساتھہ اوس حد کی کہ غفلت نہ آوی ذکر لا الہ الا اللہ کا
کہ نفی اور اثبات ہی ساتھہ عمل کی لاوی اور مقصود اس ذکر سی نفی بدن اپنی کے
ہی لیکن چونکہ نفی تمام جہان کی اسسے آسان زیادہ ہی اور بیچ نفی بدنکی دخل ہی کہتی ہی
تو ضرور ہی کہ اول نفی تمام جہان کی تئین بیچ خیال اپنے ثابت کری اور بعد اسکی طرف
نفی بدن کی ساتھہ ذکر لا الہ الا اللہ کی متوجہ ہووی اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ لفظ لا کے
تئین ناف سی کہینچ کی ساتھہ دماغ کی پہنچاوی اور نفی اپنی اون جگہون سی کہ لا اوپہ
اونکی گذرتا ہی خیال کری اور لفظ الہ کے تئین بیچ لطیفہ روح کے پہنچا کے

الا اللہ کی تئین بیچ قلب کی ضرب کری اور مقام لطیفہ روح اور تمام اسکی کو طرف بدن کی
ہمراہ لفظ الا کی نفی کری اور ساتھہ لفظ الا اللہ کی مقام لطیفہ قلب و تمام بدن باقی کی تئین
نفی کرکی اثبات ذات حضرت حق کا ملاحظہ کری اور یہ ذکر اور نفی دونون ساتھہ قوت خیالیہ
کی بیچ دل کی لاوی اور اصلا زبان سی تلفظ نکری اور ساتھہ مداولت اور تکرار اس ذکر کی
اور خیال کرنی نفی کی بیچ قوت خیالیہ کی نفی بدن اوسکی کی انشا اللہ تعالی راسخ اور مستحکم
ہوجاوی گی ساتھہ اوس حیثیت کی کہ نفی تمام وجود اپنی کی بلکہ نفی تمام جہان کی بیچ قوت
خیالیہ اپنی کی ہمیشہ قدرت کرنی والی ہوگی اور جسوقت کہ شغل نفی کا بیچ کاٹنی خیال سب جا
کی مضبوط ہوتا ہی معاملات درویشی کی بیچ ظہور کی آتی ہین خاص کرکی انکشاف دوائر
کا کہ بدون شغل نفی کی انکشاف اونکا کماحقہ متصور نہین ہی اور جسقدر کہ نفی کامل ہوگی
انکشاف بھی بڑھتا جاویگا پس جانیی کہ آگی مراقبات دوائر سعی بیچ تکمیل اور ترقی
نفی کی کرتا ہی اور نیست جاننا بدنکا مطلقا کمال نفی کا ہی اور بیچ کمال نفی کی سوا اوس چیز کی
کہ مدرک انوار دوائر کا ہی باقی نہین رہتا ہی اور بعد اوسکی نفی النفی اور فنا الفنا آگی
آتی ہی اور وہ چیز مدرک بھی باقی نہین رہتی اور غفلت محض ظاہر ہونی والی ہووینگی
اور اس عاجز نی اس رسالہ مین جو ضروریات مجددیہ طریقہ کی تہی وہ لکھہ دئی جبکہ
معاملات درویشی کی کسی طالب پر کھلنی لگین گی تو کتاب صراط المستقیم کو آپ تلاش کرلیگا
اور صراط المستقیم مین اون دوائر کا حال خوب مفصل لکھا ہی تمام ہوا مطلب کتاب صراط المستقیم

کا عوض بمعنی عارض شدن مکاسب بمعنی کسبہا مصائب بفتح میم و کسرہ
کہ حرف چہارم است و بار موخذہ مکروہات و شدائد و نحوہا از غیاث اللغات مشتغل
بالضم و ضمتین و بالفتح و بفتحتین بہر چہار و خبہ درست بمعنی کاہیفر صیتی و باز داشتن از غیاث
اللغات منتقی بمعنی نیست شوندہ از غیاث قوا بضم اول جمع قوت در اصل قووا
واو متحرک ماقبل او مفتوح آن واو را بالف بدل کردند قوا شد دراک بالفتح و تشدید

رانیک دور یابنده از منتخب کثرت بمعنی بسیار شدن از غیاث اللغات احجار
بالفتح جمع حجر بمعنی سنگ است از غیاث اللغات بحت بمعنی خالص خلا از
بمعنی جای خالی از غیاث اللغات شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
سفر السعادت کی شرح مین لکھا ہی کہ علما کی تئین اس مسئلہ مین دو قول ہین کہ عبادت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیچ غار حرا کی بیچ اوس خلوت کی ساتھہ کسطرح کی تھی
بعضون نی کہا ہی عبادت اونکی ساتھہ فکر کی تھی اور بعضون نی کہا ہی کہ ساتھہ ذکر
کی اور یہی قول صحیح زیادہ ہی اوپر قول اول کی اتنی تصریح اور التفات نہین ہے
اسواسطی کہ مرتبہ ذکر کا بہت بڑا اور اعلی ہی فکر سی اس سبب سی کہ ذکر بندہ کا خاص مولی
کی طرف کہینچنی والا اور پہنچانی والا ہوتا ہی خاص بندہ کی تئین اور کوئی احوال بندہ
سی نہین ہوتا کہ صفت اللہ تعالی کی برابر اوسکی پڑی مگر ذکر اور محبت جیسا کہ فرمایا
فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ پس یاد کرو تم میری تئین تو یاد کرون مین تمہاری تئین
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ دوست رکہتا ہی وہ انکی تئین اور وہ دوست رکہتی ہین اوسکی
تئین اور محبت اور ذکر لازم ایک دوسری کی ہین مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ جو آدمی
کہ دوست رکہتا ہی کسی چیز کی تئین بہت کرتا ہی ذکر اوسکا اور یہی ذکر ساتھہ ذات
حق تعالی کی متعلق ہوتا ہی اور فکر ساتھہ نعمتون اوسکی کی اور ذکر سبب بہولنی نفس اور
فنا ذکر کرنیوالیکا ہوتا ہی بیچ مذکور کی اور تفکر اوپر نفس اپنی کی اور احوال اوسکی کی
ٹہہرتا ہی اور فکر بہی اگرچہ احوال شریفہ لاتی ہی جیسا کہ بیچ آیات اور آثار قدرت الٰہی
عز شانہ کی کرتی ہین معرفت پیدا ہوتی ہی اور اگر بیچ نعمتون اوسکی کی کرین شکر لاتی
ہی اور بیچ وعدہ کی امید و رغبت اور بیچ وعید کی ڈر اور ہیبت ولیکن ذکر جب غلبہ
اور استیلا پاوی فنا اور غیبت اور بہولنا کل ماسوا اللہ اور صفائی سر اور اتصال ساتھہ
ذات اقدس کی بخشتا ہی مصراع اتصالی بی تکیف بی قیاس * اور یہی حق تعالی

کی تئین ذاکر کہتی ہین اور متفکر نہین کہتی ہین فکر صفت حق تعالی کی اور فکر صفت بندہ کی ہی اور نا چار دو چیز
صفت حق تعالی کی ہووے وہ فضل اور مدد اور تحمل ہی اور سے جو چیز کہ صفت بندہ کی ہی وہ یہی خلوت طلب کرنیوالون
رستہ حق تعالی کی اور چلنی والون طریقہ اوسکی تعالی و تقدس اور کئی قسم کی ہی قسم پہلی یہ ہو وے کہ خلوت اونکے واسطی
طلب کرنی زیادتی علم کی ساتہہ حق تعالی کی ہووی حق تعالی سی ساتہہ ظاہر ہوتی نور ذات اقدس کی
نیچ باطن طالب کے اور روشن ہوتا لطیفہ مدرکہ اوسیکا ساتہہ اوسکے اور اوسکی تئین علم
لدنی کہتی ہین اور نہ فکر اور نظر سی کہ رجوع ہی ساتہہ نفس کی اور تلاش کرنا علوم کا
کہ رکہی گئی ہین بیچ خزینہ خیال کی اور ترتیب اور تالیف اونکی تا ملنی اونکی سی علم دوسرا
پیدا ہووی کہ اوسکی تئین نتیجہ کہتی ہین اور یہ لیا علم لدنی کا حق تعالی سی بیچ اصلی فکر کے
نہایت مقصود ہون اہل حق اور طالبان قرب درگاہ کا ہی پس جو کوئی بیچ خلوت کے
ساتہہ کسی حالت کی حالتون سی خواہ ذات اپنی اوسکی ہووی یا علوم کی کہ رکہے گئے
بیچ خزینہ خیال اوسکی کی بیچ سخن کے آوے اور یا بیچ اوسکے فکر کرے اگرچہ ظاہر مین
بیچ خلوت کی لوگونکو دیکہتا ہی مگر حقیقت مین بیچ خلوت کی نہین ہی ایک طالب نی
کہ خلوت مین سوای گوشہ خالی کی بیٹہنا اور ساتہہ خداوند تعالی کی ساتہہ دل کی یا ساتہہ زبان
کی مناجات کرنا اور حاجات اور مطالب کی چاہنے کے نہین جانتا تہا ایک بزرگ کی تئین
کہ صاحب خلوت حقیقی کا تہا کہا اُذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فِي خَلْوَتِكَ یعنی مجکو یاد کریا
حق تعالی کی جب ساتہہ حق تعالی کی بیچ خلوت کی ہووی تو اوس بزرگ نے
بیچ جواب اونکی کی کہا اِذَا ذَكَرْتُكَ فَلَسْتُ مَعَهُ فِي خَلْوَتِهِ یعنی جسوقت تجکو
یاد کرون مین پس ساتہہ حق تعالی کی بیچ خلوت کی کہ حقیقت اوسکی بہول جانا ماسوا
حق تعالی کا ہی نہین ہونگا مین اور اس جگہہ سی حقیقت ذکر کی بیان کیے ہمنی بیچ حدیث
قدسی اَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي یعنی مین بیٹہنی والا اوس کسیکا ہون کہ یاد کرتا ہی میرے
تئین معلوم ہوتا ہی یعنی مراد ساتہہ ذکر کی اس جگہہ حقیقت ذکر کی ہی کہ بہول جانا

ماسوا کاہی اورہم نشین مراد حقیقت خلوت کی سی ہے کہ بیچ اوسجگہہ کی غیر کی تئین گنجایش نہووے
بہید معنی اس حدیث کا اور حقیقت اوسکی یہ ہی اور اگر نہین تو جو کوئی خدا کی تئین
یاد کرتا ہی ساتہہ جس طرحکی ہووی خواہ ساتہہ زبان کی خواہ ساتہہ دلکی بیچ ہر حال کے
رحمت حق تعالی کی اور عنایت اوسکی نزدیک حال اوسکی کی ہوتی ہی اور شرط اس
خلوت حقیقی کی کہ سات اوسکی اشارہ ہوا وہ ہی کہ ذکر بیچ اوسکی ذکر نفسی اور جانی ہووے
نہ نفسی اور زبانی مراد نفس سی اس جگہہ ذات ہی اور ذکر نفسی سی ذکر قلبی کہ مراد توجہہ
او حضور ساتہہ حق تعالی کی بغیر تلفظ کرنیکی ساتہہ ذکر کی او خیال کرنا اوسکا ساتہہ
اوسطرح کی کہ بہولنا ماسوا کا لاوی اور نقش غیرونکی صفحۂ دل سی چہیلی اور قبلہ باطن
کا سوای احدیت حق تعالی کے نہووی ذکر حقیقی و ذکر صافی کہ کہا ہی یہ ہی اور اس معنی
کی تئین بیچ طریقۂ عالیہ نقشبندیہ کی ذکر خفی اور وقوف قلبی و توجہ بوجہ خاص و شہود و ول
و وجود کہتی ہین اور حقیقت وقوف قلبیکی جیسا کہ حضرت خواجہ احرار نی بیچ بعضی کلمات قدسیہ
اپنی کی لکہا ہی مراد آگاہی و حضور دلسی ہی بیچ جناب حق سبحانہ تعالی کی ساتہہ اوس
وجہ کی کہ دل کی تئین کچہہ حاجت اور تعلق ساتہہ غیر حق کی نہووی اور جس قدر یہ نسبت
ساتہہ دیوی اگرچہ ایک لمحہ و ساعت ہووی جو بندہ غیر حق سی الگ ہووی اوس وقت
مین ساتہہ حق تعالی کی واصل ہووی اور جو یہ نسبت ملکہ ہو جاتی ہی او ہمیشگی قبول
کرتی ہی سالک بیچ مقام فنا کی پہنچی اور خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی
کتاب تحقیقات مین لکہا ہی وہ عبارت یہ ہی اختلاف قولون مشائخ کا بیچ تعریف فنا
و بقا کی منسوب ہی ساتہہ اختلاف احوال سوال کرنی والون کی ہر کسی کی تئین لائق
فہم و صلاح اوسکی کی جواب کہا ہی بعضون نے کہا ہی مراد فنا سی فنا مخالف چیزون کی
ہی اور بقا سی بقا موافق چیزون کی اور یہ معنی لوازم توبہ نصوح سی ہی اور بعضون نی
کہا ہی فنا دور ہونا حظوظ اور لذتون دنیوی کا ہی اور بقا باقی رہنا رغبت آخرت کا

اور یہ معنی لازم مقام زہد کا ہی اور بعضون نے کہا ہی فنا دور ہونا لذتون دنیوی اور اخروی کے
کا اور بقا باقی رہنا طلب حق سبحانہ تعالے کا اور یہ معنی لازم صدق و محبت
والی کا ہی اور بعضون نے کہا ہی فنا غائب ہوجانا ہی سب چیزون سے اور بقا حاضر ہونا
ساتھ حق تعالی کے اور یہ معنی نتیجہ سکر کا ہی یعنی سکر کی مستی اور مست ہونا پہلا بیان ۱۰

وعظ کہنے والی کی بیان مین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی
نے سورۂ نون کی تفسیر مین لکہا ہی وعظ شرعی کا بیان وہ وعظ شرعی کی عبارت سے ہی
اللہ جل و علا شانہ فرماتا ہی سورۂ نون مین وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ۔ وہ چاہتے
ہین کہ کاشکی تو اپنی آئین اور وضع سے سستی کرے یہ پیغمبر خدا کو فرمایا پہر وے بہی سستی اونکی
حمیت مین غرض اس کلام سے یہ ہی کہ حقانی آدمیکو مخالفون کی بات ہرگز سننا نچاہیے
اور اونکی رضامندی کو منظور نرکہنا اسواسطے کہ آخر کو یہ بات دین کی سستی کا سبب پڑتی
ہے لیکن مدارات یعنی تواضع اور خلق نیک ہر شخص سے بہتر ہی مگر اسقدر کہ اپنی وضع اور
آئین مین فتور نہ پڑے اور دین مین سستی نہونے پاوے اور یہ مقام نہایت مشکل ہی اور
مدارات اور مداہنت مین فرق کرنا بہت دشوار ہی اکثر لوگ اس جگہ پر لغزش کہا جاتے
ہین بعضے خلق اور چاپلوسی اور خاطرداری مین اسطرح ڈوب گئے ہین کہ دین کی باتون پر
صراحۃ سستی اور ڈہیل کرنے لگے اور بعضے تعصب اور دین کی جانبداری مین اسقدر
بڑہ چلے کہ سخت گوئی اور گالی اور بدخلقی کو عین عبادت سمجہے اور سیدہی راہ شریعت
کی نپہچانا سو تو معنی مدارات اور مداہنت کے یہہ ہین سو اپنے حق کو چہوڑ دینا جیسے تعظیم
اور بزرگی اور احسان کسی سے نچاہنا اور جسقدر ہوسکے ہاتہہ اور زبان سے عیب اسکے
چہپانا اور خلق اللہ کی خیر خواہی کرنا اسکو مدارات کہتے ہین اور یہ بات بہتر ہی اور اپنے
حق لینے مین سستی کرنا جیسے اچہی باتکو نکہنا اور بری بات سے منع نکرنا اور شرع
کی حد جاری کرنے مین سستی کرنا اور حق بات کی بیان کردینے مین اگرچہ کسیکو بری

معلوم ہووی غفلت کرنا اسکو مداہنت کہتی ہین اور یہ بات بہت بری ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ منکرون کی ساتھہ موافقت رکہنا اگرچہ ظاہر مین ہو بدایت عامہ کلیہ مین خلل ڈالتا ہی اور اجر غیر مقطوع کی مستحق ہونی سی باز رکہتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ اِذَا لَقِیتَ الْفَاجِرَ فَالْقَهُ بِوَجْهٍ خَشِنٍ یعنی جب ملاقات کر تو فاجر کی یعنی شریر یا بدعتی کی تو ملاقات کر ترش روئی سی اور حقائق التنزیل مین مذکور ہی کہ سہل بن عبد اللہ تستری کہا کرتی تہی کہ مَنْ صَحَّحَ اِیْمَانَہٗ وَاَخْلَصَ تَوْحِیْدَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَاْنَسُ اِلٰی مُبْتَدِعٍ وَّلَا یُجَالِسُہٗ وَلَا یُؤَاکِلُہٗ وَلَا یُشَارِبُہٗ وَیُظْہِرُ لَہٗ مِنْ نَّفْسِہِ الْعَدَاوَۃَ وَمَنْ دَاھَنَ بِمُبْتَدِعٍ سَلَبَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ یُّحِبُّ اِلٰی مُبْتَدِعٍ نُزِعَ نُوْرُ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِہٖ یعنی مرد صحیح الایمان کو چاہیی کہ بدعتی لوگونسی محبت اور الفت نرکہی اور اونکی ساتھہ بیٹہنی اور کہانی اور پینی کی عادت نڈالی اور دل سے اونکی ساتھہ عداوت رکہی اور جو شخص بدعتی لوگونسی ملتا ہی اور اونکی خاطر سی دین کی بات مین سستی کرتا ہی تو اُس سی ایمان کی حلاوت اللہ تعالی لی لیتا ہی اور جو بدعتی لوگون سی دل سی دوستی رکہتا ہی تو اوسکی دل سی ایمان کا نور نکال لیا جاتا ہی علی الخصوص ایسی منکرونسی جنکی نفس رذیل ہین یعنی شریر اور بدخلق ہین اونسی ہرگز موافقت نرکہی اگرچہ ظاہری ہی موافقت ہو اسواسطی کہ اونسی ظاہری بہی موافقت رکہنا نیک خلق کی کمال کی نقصان کا سبب پڑتا ہی پس جس شخص کو اللہ تعالی توفیق نیک عنایت کری اُس شخص کو ایسی لوگونسی احتراز کرنا او بچنا ضرور ہی تاکہ بسبب ہمنشینی او مصاحبت ایسی بدبختون اور رذیل نفسونکے اسکی نیک اخلاق مین نقصان نڈال دی چنانچہ حکم ہوتا ہی ولا تطع اخر الآیہ او رکہا نمان او ر تا بعداری مت کر ان سب منکرون مین سی اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ط وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ٥ ترجمہ آیت شریف کا یہ ہی کیا تم مسلمان چاہتی ہو

یہ سوال شروع کرو اپنی رسول سے جیسی سوال ہو چکی ہین موسی سے پہلی اور جسکو لی انکار لیکی
بدلی یقین کی ہو جاتا سیدہی راہ سے اس آیت کی تفسیر مین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی
نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی کہ ابو جعفر نحاس نی حضرت امیر المومنین مرتضی علی
کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہی کہ یہ ایکدن بیچ مسجد کوفہ کی داخل ہوی دیکھا کہ ایک شخص وعظ
کہتا ہی پوچھا کہ یہ کون ہی آدمیون نی عرض کی کہ یہ واعظ ہی کہ آدمیون کی تئین خدای تعالی
سی ڈراتا ہی اور گناہون سی منع کرتا ہی فرمایا کہ غرض اس شخص کی وہ ہی کہ اپنی تئین مشہور
آدمیونمین کری اس سی پوچھو کہ ناسخ کی تئین منسوخ سی جدا جانتا ہی یا نہین اوسنی کہا کہ یہ علم
آپ ہی نہین رکھتا ہون فرمایا کہ اسکی تئین مسجد سی باہر نکال دو تمام ہوئی عبارت فتح العزیز کی
ثابت اس جگہہ جاننا چاہیی کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کسی عالم دیندار اہل سنت و جماعت
سی پڑہی اور جو آیت پڑہی تحقیق کری کہ یہ آیت منسوخ ہی یا نہین اگر وہ عالم
معتبر کہدیوی کہ یہ منسوخ نہین ہی تو پہر اوس آیت شریف کا وعظ کہی اور
بغیر جانی ناسخ منسوخ آیات کی ہرگز ہرگز اوس آیت شریف کا وعظ نہ کہی
اسیطرح سی حدیث شریف بہی پڑہی اور اوسی عالم معتبر سی دریافت کری کہ یہ حدیث
منسوخ ہی یا نہین اگر وہ کہین کہ یہ حدیث منسوخ نہین ہی تو پہر اوس حدیث کا وعظ کہی اور بغیر جانی
ناسخ و منسوخ حدیث کی وعظ نہ کہی اور اسیطرح سی جو فقہ کی کتابین اوس عالم دیندار معتبر سی پڑہی اور
پوچھی کہ کسی اور بددین اور بد مذہب کا مسئلہ تو کسی نی اس کتاب مین نہین ملا دیا ہی ذرا غور
کرکی فرماییی اگر وہ عالم دیندار معتبر کہدی کہ یہ کتاب جو تونی مجہسی پڑہی ہی اسمین کسی بددین و بد
مذہب کا مسئلہ نہین ملا ہی پہر اوس کتاب مین جو مسئلہ لکہا ہی اوسکا وعظ کہی اور کتاب فقہ کی عالم
معتبر سی پڑہی اور قوی و ضعیف مسئلہ دریافت کری تو قوی مسئلہ کا وعظ کہی یہ بہتر ہی اگر کوئی
اس جگہہ سوال کری کہ ناسخ اور منسوخ آیت شریف اور حدیث شریف کا قوی اور ضعیف فقہ کی
مسئلہ کا جاننا اور کسی کتاب مین کسی بددین اور بد مذہب نی کچہہ ملا دیا ہو اپنی طرف سی اوسکا

پہچاننا بہت مشکل ہی اسکا جو ثبت ہی کہ وعظ کہنی والیکو بہت بڑا ثواب ملتا ہی خدا کی درگاہ سی اور اسکو
کوشش کرنا بہت چاہیی اور وعظ کہنی والا ایسی عالم سی پڑہی کہ اوسنی تفسیر اور حدیث اور اصول اور فقہ
اور عقائد کی کتابین یہ سب پڑہی ہون تو وہ عالم اوسکو سمجہا دیگی یا ایسی عالم کی شاگرد سی پڑہی جو اونہی تحقیق
کیا ہووی اوستاد سی وہ اوسکو پڑہا دیگا اب جاننا چاہیی کہ ناسخ اور منسوخ کی پہچاننی مین علماؤن اہل
سنت وجماعت کی نی رسالی بنائی ہین اور اونمین ناسخ اور منسوخ آیتین لکہدی ہین اور جلال الدین سیوطی
رحمہ اللہ نی ایک چہوٹا سا رسالہ عربی زبانمین نظم کیا ہی اور اوس رسالہ کی اول کی دو شعر لکہی جاتی ہین وہ یہ ہین

قد اکثر الناس فی المنسوخ من عدد	وادخلوا فیه آیا لیس تنحصر	
وهاك تحریر آی لا مزید لها	عشرین حررها الحذاق والکبر	

ترجمہ تحقیق زیادتی کی لوگون نی بیچ آیات منسوخہ کی شمار سی اور داخل کین اوسمین اتنی آیتین کہ شمار
مین نہین آتین اور یہ چن لینا اون آیتونکا ہی کہ نہین ہی زیادتی واسطی اونکی وہ بیس آیتین ہین چن
لین ہین اونکو علمای حاذقین اور فضلای کبار نی انتہی اور آگی ان بیس آیتونکی اونہون نی تفصیل لکہی
ہی کہ یہ آیت منسوخ ہی اور اسکی ناسخ فلانی آیت ہی اور فلانی سورتمین اس آیت کا ناسخ ہی تمام ہوا مطلب
ان دونون شعرونکا اور جلال الدین سیوطی کا رسالہ اس عاجز کی پاس موجود ہی اور جگہہ بہی تلاش
کری تو ملجای انشاء اللہ تعالی ایک اور رسالہ ہی وہ رسالہ اس عاجز کی پاس ہی اور مفتی شرف الدین
صاحب کی کتبخانہ مین رامپور مین ہی اور بہت معتبر ہی اور انکی تصنیفات سی ہی اور سب سورتون کا
اول قرآن شریف سی آخر تک لکہدیا ہی کہ اس سورتمین فلانی آیت منسوخ ہی اور فلانی سورتمین اس
آیت کا ناسخ ہی اسیطرح سی سب سورتون کو جدا لکہدیا ہی کہ ان سورتونمین ناسخ اور منسوخ نہین
ہین اور قرآن شریف کی ناسخ اور منسوخ کا پہچاننا کچہہ مشکل نہین اگر کوئی کوشش کری تو معلوم کرلی
اور حدیث شریف کی ناسخ اور منسوخ ہونی کی بیان مین بہی رسالہ ہین اگر کوشش کریگا تو معلوم
ہوجائیگا اور دوسری یہ بات ہی کہ جسکو ہدایہ کی پڑہانی مین یا سننی ہدایہ کی ملکا ہوگا وہ بہی
اکثر ناسخ اور منسوخ حدیثون کو معلوم کرلیگا جیسی کہ ہدایہ امام اعظم صاحب کی مذہب کی کتاب ہی

اور اوسمین اختلاف لکہا ہی امام شافعی صاحب کی مذہب کا اور امام مالک صاحب کے
مذہب کا اور امام احمد حنبل صاحب کی مذہب کا اور امام ابو یوسف صاحب کے
کی مذہب کا اور امام محمد صاحب کے مذہب کا اور امام زفر صاحب کی مذہب کا
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اب جو کوئی حدیث کسی محدث سی پڑہیگا تو یا عبادات کی حدیث
ہوگی یا معاملات کی جب ایک یا دو حدیث پڑہ چکیگا تو اوستاد سی پوچہیگا کہ
یہ حدیث منسوخ ہی یا نہین اول تو اوستاد جواب دیگا جیسی اوسنی اوستاد سی
تحقیق کری ہوگی اوسیطرح سی جواب دیگا شاگرد کو اور کہدیگا کہ یہ حدیث منسوخ ہی
یا نہین یا یون جواب دیگا جسکو خوب ملکہ فقہ مین ہی اس حدیث کا مطلب فلانی مجتہد
کی مذہب سی موافق ہی تو اوستاد کہیگا کہ یہ حدیث فلانی مجتہد کی مذہب سی
منسوخ نہین ہی اب سنا چاہیی کہ آپسمین تو ان مجتہدونکا بعض بعض جگہ اختلاف ہی
مگر یہ سب اہل سنت وجماعت ہین اور یہہی مسئلہ مشہور ہی کہ حق چارون مذہب
مین دائر ہی اور دوسرا یہہی مسئلہ مشہور ہی کہ جو کوئی مقلد ہی اوسکو دلیل کی حاجت
نہین اسطور سی جو کوئی کہی کہ مین فلانی مجتہد کا مقلد ہون یہ مسئلہ اونہون نی کس
دلیل سی لکہا ہی اسطرح دلیل پوچہنیکی مقلد کو حاجت نہین منسوخ آیت اور حدیث کا
دیکہنا ہرگز درست نہین مسلمانونکو چاہیی کہ آپسمین بہت کوشش کرین اور جو عقائد کی مسئلہ
کی تحقیق کریگا تو سنت وجماعت کی عقائد کہلی ہوئی ہین وہ عالم کہدیگی کہ اسمین تو سنت وجماعت کی مذہب کے
مسئلہ کی اور کسی مذہب کا مسئلہ نہین ہی اور نہی تو قید لگادی ہی کہ جامع عالم سی
پڑہی یا جامع عالم کی شاگرد سی اور قوی اور ضعیف مسئلہ تو قاعدۂ فقہاؤن
کی سی معلوم ہو جائیگا جیسی مولوی اسحاق صاحب نی مائۃ المسائل مین لکہا ہی
اور وہ قاعدہ اس عاجز نی اس رسالہ کی پانچوین مقصد مین لکہدیا ہی اور دوسرا
یہ کہ فتاوی قاضیخان جسکی چار جلدین بڑی بڑی ہین اوسمین لکہا ہی کہ اول

جو مسئلہ ہم بیان کرینگی تو قوی بیان کرینگی اور دوسرا ضعیف اکثر اوسکے معلوم ہوجاویگا
اور وعظ کہنی والیکو چاہیی کہ جن لوگونکو وعظ سناتا ہی اونسی دنیا کی طلب نکری اور
اونسی اپنی بڑائی نچاہی اور نرم زبانسی بیان کری اور سخت زبانسی بیان نکری اور محبت
اور شفقت سی سمجہاوی اور غصہ نکری اور ایک کی طرف مخاطب ہوکے نکہی جیسی ایک شخص کو
کہی اوسی مجلس مین کہ تو زنا مت کریا ایک چور ہی کہ اوسکو بعضی لوگ جانتی ہین اور بعضی
نہین جانتی ہین کہ یہ چوری کیا کرتا ہی اور اوسکو کہی اوسی مجلس مین کہ تو چوری مت
کیا کریا ایک شخص شراب پیا کرتا ہی بعضی لوگ اوسکو جانتی ہین اور بعضی نہین جانتی ہین
کہ یہ شخص شراب پیا کرتا ہی تو اوسکے کہی کہ تو شراب مت پیا کر وعلی ہذالقیاس واعظ کو
یون چاہیی کہنا کہ مسلمانون شراب پینی کا بڑا گناہ ہی مسلمانون کو چاہیی نہ پیا کرین اور
زنا کرنیکا بڑا گناہ ہی مسلمانونکو چاہیی کہ زنا نکرین اور چوری کرنیکا بڑا گناہ ہی مسلمانونکو
چاہیی کہ چوری نکرین اور خدا کو کسیکی ساتہ شریک کرنا کفر ہی مسلمانون کو چاہیی کہ خدا
کی ساتہ کسیکو شریک نکرین وعلی ہذالقیاس اگر کوئی شخص کسی عالم کو یا کسی واعظ کو اکیلا ملے
اور وہ آدمی غیر شرع کام کرتا ہو تو اوسکو راستی سی اوسی کی طرف مخاطب ہو کی
سمجہاوی کہ تو ایسی غیر شرع کام مت کیا کر تو اسطرحکا سمجہانا بہتر ہی اور ایک کی طرف
مخاطب ہو کی نکہی جیسی اوپر بیان ہوچکا اور پہلی جو وعظ شروع کری جو سنت و
جماعت کی عقائد ہین اونکو بیان کری آدمیون کی [illegible] جب وہ سنت جماعت کے
عقائدون پر سمجہ جاوین وضو اور تیمم اور پہر نماز کی مسائل بیان کری پہلی فرض
پیچہی واجب پہر سنت موکدہ پہر مستحب پہر مباح پہر روزہ کی مسائل بیان کری
پہر حج وزکوۃ کی مسائل بیان کری پہر حیض ونفاس کی پہر عبادات اور معاملات
کی مسائل بیان کری پہر سب شریعت کی حکم بیان کری اور واعظ کو چاہیی کہ وعظ
سننی والون کو نہ تہکاوی کہ وہ تنگ ہوجاوین اور وعظ کہنی والا اخلاص سی وعظ کہی

یعنی خدا ہی کی رضامندی کیواسطی کہی اور مطلب اسکا یہ ہوا اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہی کہ جو کوئی
آپ نیک کام پر عمل نکری اور دوسری کو کہی کہ تو نیک کام پر عمل کر تو روا ہی وہ آیت یہ ہی
اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ ترجمہ کیا حکم کرتی ہو تم لوگونکو نیکی کا مانند پڑہنی نماز اور دینی زکوۃ
اور پورا کرنی وعدہ اور بیان کرنی حق بات کی وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ترجمہ اور فراموش
کرتی ہو تم ذاتون اپنی کو جو اپنی تئین نیکی پر برانگیختہ نہین کرتی ہو اور اصلاح اپنی نفس کی نہین کرتی
ہو اور تلاش احوال اپنی نفسون کی سی ایسی غافل ہوتی ہو تم جیسا کہ چیز فراموش کی ہوئی سی غافل
ہوتی ہو تم وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ترجمہ وحالانکہ تم ہمیشہ تلاوت کرتی ہو کتاب الٰہی کو اور اور لوگ جسی
وہ کتاب سنکر اوسکی مضمون پر عمل کرتی ہین سو حق تمہارا یہ ہی کہ تم سب سی پہلی اور سب سی زیادہ
اوسکی مضمون پر عمل کرنی مین کوشش کرو تم اور یہ بہی ہی کہ کتاب الٰہی مین جابجا تم پڑہتی ہو
کہ جو کوئی برخلاف امر الٰہی کی جہ کام کریگا اور قول اوسکا مخالف عمل کی ہوگا وہ مستحق وبال
وعقاب کا ہی جیسا کہ قرآن مجید مین اس مضمون کو تین مقام مین ارشاد فرمایا اول اس آیت مذکورہ مین
دوسرا اس آیت مین لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ ترجمہ یعنی کیون کہتی ہو جو عمل نہین کرتی اور تیسرا
اس آیت مین وَمَا اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَا اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ترجمہ اور مین نہین چاہتا
کہ پیچہی آپ کرون جو کام تمسی چہڑاون اور عاقل سی بہت بعید ہی کہ اصلاح عاقبت غیر اپنی
کی مین کوشش کری اور اپنی نفس کی ہلاک سی چشم پوشی کری اور ہمیشہ تلاوت کلام الٰہی
کرتا ہی اور کبہی اوسکی حکم پر عمل نکری اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ترجمہ سو کیا تم سمجہتی نہین کتاب کی
معنی اور اپنی کام کی برائی کو وحالانکہ صریح عقل اس کام کی قباحت پر دلالت کرتی ہی جہ کہ مقصود
امر معروف اور نہی عن المنکر سی یہ ہی کہ لوگ مصلحت اپنی سمجہین اور ضرر سی اجتناب کرین اور ظاہر
یہ بات کہ مصلحت نفسی اپنی نفس کی اور دفع ضرر اپنی نفس سی اہم اور مقدم ہی مصلحت رسانی غیرون اور
دفع ضرر اوغیرون کی سی سو جو کوئی اور ونکو نصیحت دیوی اور آپ نکری تو وہ شخص ایسا کام کرتا ہے

کہ جسکو عقل صحیح قبول کری اور اسمین یہ بہی ہی کہ ایسی نصیحت لوگون کی حق مین گناہ پر دلیر کرنیکا سبب ہوتی ہی وہ یون خیال کرتی ہین کہ ان باتون کی واعظ کی نزدیک کچہ اصل نہین اور ڈرا اور تاکید اوسکی اگر سچہ ہوتی تو آپ اوسکی برخلاف کیون کام کرتا سو معلوم ہوا کہ یہ سب پند اوسکی بی اصل ہی اور یہ شبہ اونکو سبب سبک جانتی احکام دین کا اور گناہ پر جرأت کرنی کا ہوتا ہی اور یہ منافی غرض وعظ و نصیحت کی ہی اور عاقل لوگ کام ایسا نہین کرتی کہ عین کام کی اندر اوس کام کی غرض کو نقض کرین اور یہ بہی ہی کہ ایسا واعظ کہ جسکا قول اور عمل مخالف ہو اوسکی کلام مین کچہ تاثیر و اثر نہین ہوتا اور بات اوسکی دلمین نہین لگتی اور لوگ اوسکی سخن کو قبول نہین رکہتی سو اب سب محنت اوسکی بیچ نصیحت دینی لوگون کی ضائع جاتی ہی اور کیا نکیا برابر ہو جاتا ہی اور اسجگہہ جاننا چاہیی کہ بعضی ظاہر بین اس آیت مذکورہ اور آیت سورۂ صف کی لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ پر تمسک کرتی ہین کہ عاصی کو جائز نہین کہ امر بمعروف و نہی عن المنکر کری لیکن حق یہ ہی کہ آدمی مامور ہی ساتہ دو چیز کی کہ آپ ترک گناہ کری اور دوسرون کو گناہ سی منع کری سو اگر آپ گناہ سی بچ نہ سکی تو دوسرون کو گناہ سی روکنی مین آپ باز نرہی اور سستی نکری کیونکہ ترک ایک حکم الٰہی کا سبب سقوط تکلیف کا ساتہ امر دوسری کی نہین ہی اور جو عتاب اور مذمت کہ ان آیات مین وارد ہی واسطی منع واعظ بی عمل کے وعظ سی نہین ہی بلکہ واسطی تاکید کی اوپر اصلاح اور پاکیزہ کرنی نفس اپنی کی اور کامل کرنے اوسکی کی ہی اور قاعدہ مقررہ اصول کا ہی کہ جب انکار متوجہ طرف مجموع دو چیز کے ہووی تو اوپر ہر ایک کی جدا جدا اون دو چیزون سی انکار سمجہنا خطا ہی بنابر اس قاعدہ کی اس آیت مین بہی انکار اوپر مجموع دو چیز کی یعنی امر کرنی دوسری کی اور نسیان اپنی نفس کی وارد ہی گویا یہ انکار بسبب نسیان اپنی نفس کی وارد ہوا ہو آدمی اس قسم کے عالم بی عمل کو بروز قیامت بلکہ دنیا مین بہی فضیحت اور رسوائی بہت ہووی گی چنانچہ

حدیث معراج مین کہ جو صحاح ستہ مین ہی انس بن مالک کی روایت سی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مینی شب معراج مین ایک جماعت دیکھی کہ اونکی لبون کو آتشین مقراض سی کترتی تہی اور جب کترنی سی فارغ ہوتی تہی لبین اونکی پہر درست ہوجاتی تہین جبرئیل سی مینی پوچہا کہ یہ کون لوگ ہین بولی یہ خطیب یعنی واعظ امت تیری کی ہین کہ لوگون کو نیکی کا حکم کرتی اور اپنی نفس کو بہول جاتی اور صحیحین مین اسامہ بن زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کرتی ہین روز قیامت کی ایک مرد کو لاوینگی اور آتش دوزخ مین ڈالینگی اور اوسکی انتڑیان باہر نکل پڑینگی اور اون انتڑیون کو کہینچکر ایسا پہریگا جیسی گدہا چکی کا چکی کو کہینچتا ہی اور چکر پہرتا ہی اور دوزخی نزدیک اوسکی آوینگی اور کہینگی ای فلانی تجہکو کیا بلا ہوئی تو تو ہمکو کار نیک بتاتا تہا اور بری کاموسی منع کرتا تہا وہ کہیگا مین تمکو بتاتا اور فرماتا تہا اور آپ نہین کرتا تہا اور تمکو منع کرتا تہا اور آپ کیا کرتا تہا تمام ہوئی عبارت تفسیر فتح العزیز کی اب ایک حدیث باب الامر بالمعروف کی مشکوۃ شریف کی شرح مظاہر حق نواب قطب الدین خان کی سی کہ جو شاگرد خاص مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہین اوس سی لکہی جاتی ہی باب الامر بالمعروف باب ہی بیچ بیان امر معروف کی ف معروف معرفت سی ہی یعنی پہچانتی کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور شرع ساتہ اوسکی وارد ہوتی ہی شل مرد آشنا کی کہ سب اوسکو پہچانتی ہین اور مقابل اوسکی منکر ہی ساتہ زبر کاف کے یعنی نہ پہچانی گئی کی شرع مین کہ نہ وارد ہوئی ہو ساتہ اوسکی شرع جیسکہ مرد ناآشنا کہ کوئی اوسکو نہ پہچانی اور عجب ہی مؤلف سی کہ شروع باب مین والنہی عن المنکر نہ لکہا بعد باب الامر بالمعروف کی باوجودیکہ اکثر کتابون مین دونون اکہٹی آئی ہین اور بعضی حدیثو مین بہی کہ اس باب مین مذکور ہین صحیح بیان نہی منکر کا ہی

اور شاید کہ ترک اسلیے کیا کہ امر معروف شامل ہی نہی منکر کو بھی ح ع الفصل
الاول فصل پہلی عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع
فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم روایت ہی ابی
سعید خدری سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت
نی جو شخص کہ دیکھی یعنی جانی تم مین سی کوئی امر خلاف شرع پس چاہیی کہ تغیر کری اوسکو
ساتھہ ہاتھہ اپنی کی یعنی مثلا باجی توڑ ڈالی اور نشہ کی چیزین اوندہادی اور غصب کی چیز
مالک کو دلوادی پس اگر طاقت نرکھی ہاتھہ سی تغیر کرنیکی بسبب ہونی فاعل اوسکی قوی
اوس سی پس تغیر کری اپنی زبان سی اور پڑہی آیتین وعید کی اوسکی آگی اور نصیحت کری
اور ڈراوی اور سخت سست کہی اگر سیدہی طرح نہ مانی پس اگر تغیر نکرسکی زبان سی پس تغیر کری
ساتھہ دل کی یعنی مکروہ رکھی دل سی اور سوزش دل کی اور ارادہ رکھی اوسکی تغیر کرنیکا ہاتھہ اور زبان سی
پر تقدیر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ کری اوسکی کرنیوالی سی نہ انکار اور بی رضا ہو اور
یہ تغیر کرنا ساتھہ دلکی سست ترین ایمان کا ہی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی یہ سست ترین
زمانہ ایمان کا ہی اسلیی کہ اگر ہوتی اہل زمانہ کی قوی تو قادر ہوتی اوپر انکار قولی اور فعلی کی
اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کی اوپر انکار قلبی کی یا یہ معنی ہین کہ یہ شخص فقط دل ہی سی
انکار کرتا ہی ضعیف ترین اہل ایمان کا ہی اسلیی کہ اگر ہوتا وہ قوی دین مین تو نہ اکتفا کرتا
اوسپر اور موید ہی اوسکی یہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمة حق عند سلطان جائر
ترجمہ بہترین جہاد کا کلمہ حق کا نزدیک بادشاہ ظالم کی اور فرمایا اللہ تعالی نی ولا یخافون
لومة لائم ترجمہ اور نہین ڈرتی وہ ملامت ملامت کرنی والی کی سی اور کہا ہی بعضی
علما ہمارے نی کہ امر اول واسطی امرا کی ہی یعنی تغیر کرنا ہاتھہ سی اور دوسرا واسطی علما کی
یعنی تغیر کرنا زبان سی اور تیسرا واسطی تمام مومنین کی اور بعضون نی کہا کہ معنی اسکی

یہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل سیتے ہے یعنے ضعیف ترین مراتب ایمان کا
ہے اسیلئے کہ جب دیکھی ایک چیز خلاف شرع لوکہ معلوم ہی دین مین بالضرورہ
یعنی بنص قطعی سی ثابت ہوا ور نہ مکروہ رکھی اوسکو اور راضی ہو ساتھ اوسکی اور اچھا جانی اوسکو
تو ہوگا کافر پہر جاننا چاہیی کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہی منع کرنا اوس سی اور
اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بہی تابع ہی اوس چیز کی کہ حکم کیا جاتا ہی ساتہ
اوسکی پس اگر وہ چیز واجب ہی تو امر معروف بہی واجب ہی اور اگر مستحب ہی تو امر بالمعروف
بہی مستحب ہی اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر کی یہ ہی کہ نہ باعث ہون فتنہ کی جیسیکہ
جانا گیا اسی حدیث نبی اور اور شرط یہ ہی کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کری کہ وہ نہین
قبول کرینگا تو واجب نہین لیکن مستحسن ہے واسطی ظاہر کرنی شعائر اسلام کی اور لفظ من
شامل ہی ہر ایک کی لیی یعنی یہ امر بالمعروف اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا پہنچتا ہی خواہ
مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق اگرچہ مستقبح ہی یہ فاسق سی یعنی اگرچہ یہ امر بالمعروف قبیح
معلوم ہوتا ہی فاسق سی بسبب عمل کرنی اوسکی جاننا چاہیی کہ بیچ واجب ہونی امر معروف کے
یہ شرط نہین ہی کہ امر کرنیوالا خود بہی کرتا ہوا ور بغیر اوسکی درست نہوا سلیی کہ امر کرنا نفس
اپنی کا واجب ہی اور امر کرنا غیر کا واجب دوسرا پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا
دوسرے واجب کا جائز نہین ہوگا اور یہ جو کلام اللہ مین آیا ہی لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا
تَفْعَلُوْنَ ٥ ترجمہ کیون کہتی ہو وہ چیز کہ نہین کرتی تم * برتقدیر تسلیم کی کہ ورود اوسکا
امر معروف اور نہی منکر مین ہی مراد اوس سی زجر اور منع کرنا نکرنی سی ہی نہ کہنی سے
یعنی مراد یہ ہی کہ آپ کیون نہین عمل کرتی اور یہ مراد نہین ہی کہ کہین نہین لیکن اسمین
شبہ نہین کہ اگر آپ بہی کرین تو بہتر ہی اسلیی کہ جو شخص آپ عمل نہین کرتا اوسکا
کہنا تاثیر نہین کرتا اور کہا نووی نی کہ امر معروف اور نہی منکر بترتیب مذکور واجب ہے
ساتھ کتاب وسنت اور اجماع امت کی اور نہین مخالف ہین اسمین مگر بعضی روافض اونکا

کچھ اعتبار نہین اور جسنی کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نی قبول نکیا واجب اوسکی
ذمہ سی ساقط ہوگیا اور بعد اوسکی کچھ اوسپر لازم نہین اور کہاہی علما نی کہ فرضیت
اوسکی بطریق کفایہ کی ہی یعنی بعضون کی کرنی سی سبکی ذمہ سی فرض ساقط ہوجاتا ہی
اور جو کوئی قادر ہوا اوسپر اور نکری اوسکو بلا عذر تو گنہگار ہی اور کبھی فرض عین بھی ہوجاتا ہے
جیسیکہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہین جانتا ہی اوسکو کوئی سوا اوسکی یا نہین قادر ہی اوسکی ازالہ پر
کوئی سوا اوسکی جیسیکہ دیکھی اپنی بیوی کو یا بیٹی کو برا کام کرتی تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہے
اور نہین ساقط ہوتا ہی مکلف سی بگمان اسکی کہ نہین فایدہ کریگا بلکہ واجب ہے اوسپر
کرنا اوسکا فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ پس تحقیق نصیحت کرنا نفع دیتا ہے
ایمان والون کو وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ترجمہ اور نہین لازم رسول پر
مگر پہنچا دینا صاف اور کہا تہا کہ اس صورت مین واجب نہین ہوتا اور نووی نی وجوب اسکا
نقل کیا پس اختلاف روایت ہوا اور امر معروف اور نہی منکر نہین مخصوص ہی حاکمون ہی
کی لیی اور امر حاکم کا بہی اوسمین شرط نہین ہی بلکہ عوام الناس کو بہی پہنچتا ہی کہ امر
معروف اور نہی منکر کرین لیکن مارپیٹ کی لیی امر حاکم کا شرط ہی اگلی بزرگ امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کرتی تہی حاکمون پر اور مسلمان اوسکو جائز رکہتی تہی اور سرزنش
نہین کرتی تہی اونکو پہر امر معروف اور نہی منکر وہ کری کہ علم رکہتا ہو اوس چیز کا کہ امر
کرتا ہی اوسکا اور نہی کرتا ہی اوس سی اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتہ اختلاف اوس چیز
کی پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سی مانند نماز اور روزہ اور زنا اور
شراب اور مانند اونکی کی تو تمام مسلمان علم رکہتی ہین انکا کرین شوق سی اور اگر
ہو دقائق افعال اور اقوال سی اوس قبیلہ سی کہ متعلق ہی ساتہ اجتہاد کی نہین ہی
عوام کو دخل اوسمین اسلیی کہ انکار اوسپر علما ہی کو پہنچتا ہی اور انکار متفق علیہ مین ہے
اور مختلف فیہ مین انکار نہین چاہیی خصوصا بموجب مذہب اونکی کہ کہتی ہین ہر مجتہد

معصیت ہی یعنی حنفی کو شافعی پر احتساب نہین پہنچتا بسبب کرنے اوس چیز کی کہ اونکی
یہان درست ہی اور اوسکی یہان نہین اور نہ شافعی کو حنفی پر اسیطرح اور یہ مراد نہین ہی
کہ مثلا حنفی کی یہان ایک چیز حرام ہی اور شافعی کی یہان نہین اور حنفی وہ کرتا ہی تو نہ احتساب
کری بسبب مختلف فیہ ہونیکی بلکہ کری اونسپر ہیات آداب الصالحین مین حضرت شیخ نے
لکھی ہی اور لائق ہی کہ امر معروف اور نہی منکر بطریق نرمی کی کری اور واسطی خدا کی کری
نہ واسطی نفس کی تا تاثیر کری اور ثواب پاوی اور نصیحت پوشیدہ کری کہ ظاہر کرنی فضیحت
ہی ع ح اب جاننا چاہیی کہ نواب قطب الدین خان جو شاگرد خاص مولوی محمد
اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہین اونہون نی اپنی کتاب ہادی الناظرین ترجمہ آداب الصالحین
کی باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر کی دوسری فصل مین لکھا ہی وہ عبارت کتاب
مذکور کی یہ ہی ف حاصل حضرت شیخ کی کلام کا یہ ہی کہ پہلی قسم تو یہ ہوئی کہ مکروہ یہی کہ وہ
چیزین حاصل ہین اور جانتا ہی کہ اگر احتساب کرونگا تو وہ چیزین جاتی رہنگی پس اس صورتمین
ترک کرنا احتساب کا جائز ہی اور قسم اخیر یہ ہوئی کہ وہ چیزین ہاتھ مین نہین لیکن ممکن اور متوقع
ہی حاصل ہونا انکا اس صورت مین ترک کرنا احتساب کا وقت ضرورت کی جائز ہی بیان
مفصل اسکا یہ کہ اگر نہ جانتا ہو ضروریات دین کو اور سوا ایک تعلیم کرنیوالیکی شہر مین کوئی اور
ہو نہین یا ہو لیکن سب مطیع اور تابع اوسکی ہوں اور ظن غالب سی معلوم اسکو ہو کہ اگر احتساب
کرونگا تو راہ حاصل کرنی علم کی بند ہو جاویگی اگر اس صورت مین احتساب ترک کری تو جائز ہی اور
بغیر ضرورت کی جائز نہین اور اگر بیمار ہو اور معالجہ مین انتظار صحت کا ہو اور جانتا ہی کہ اسکی تاخیر
مین حرج شدید ہوگا اور کوئی طبیب بہتر اوس سی ہی نہین اگر اس صورتمین بری بات سی منع
نکری تو جائز ہی اور اگر ایک شخص ہو عاجز کسب اور سوال سی اور توکل مین یقین قوی ہو وی
نہین اور سوائی ایک شخص کی کوئی ہی نہین کہ اسکو کچہہ دیوی اور جانتا ہی کہ اگر احتساب
اسکو کرونگا تو راہ رزق کی بند ہو جاویگی اور مارے بہوک کی ہلاک ہو جاؤنگا اور بال بچی

حرام مین پڑ دیگا تو اسمین بہی اگر یہ بات سی منع نکری تو جائز ہی اور اگر لوگ شریر دری اسکی ایذا کی ہون اور اسکی دفع کرنیکی کوئی راہ ہو نہین سوا اسکی کہ آگی سلطان یا حاکم کی جاہ رکہتا ہو اور حاکم ایسا ہو کہ شراب پیتا ہی اور حریر پہنتا ہی پس ان سب صورتون مین اگر ظن غالب کہ قریب یقین کی ہو حاصل ہو تو شاید کہ ترک کرنی احتساب کی اجازت ہو لیکن چاہیی کہ اپنی دلکو مفتی ٹہیراوی اور دونون ضررون مین سی ایک ضررکو دوسری کی ساتہہ وزن کری اور ایک ضرر تو ہی ان چیزون کی نہونی کا اور ایک ضرر ہی ترک کرنی احتساب کا ان دونون کو تولی جونسا غالب ہو اوسکی رعایت کری اور مد نظر اسکو رکہی اور دین کو بہانہ حاصل کرنی دنیا کا نکری حق تعالی کو نظر نیت پر ہی اگرچہ نظر لوگونکی ظاہر پر ہی اور اگر سکوت کرنا اسکا بسبب دین کی ہو اوسکو مدارات کہینگی اور اگر بسبب نفس کی ہو اوسکو مداہنت کہینگی وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا

احتساب بالکسر نہی کردن از چیزہا کہ در شرع ممنوع باشد از **منتخب** اب پہر ایک حدیث باب الامر بالمعروف کی مشکوۃ شریف کی شرح مظاہر حق سی لکہی جاتی ہی وہ حدیث یہ ہی **عَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ روایت ہی حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی البتہ امر کروگی تم ساتہہ نیکی اور البتہ منع کروگی تم برائی سی یا قریب ہی کہ بہیجیگا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنی پاس سی پہر البتہ دعا مانگوگی تم اور نہ قبول کیجاویگی واسطی تمہاری نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی قسم ہی اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزونمین سی ہونی والی ہی یا امر معروف اور نہی منکر تمسی یا عذاب بہیجنا تمپر خدا کی طرف سی یعنی اگر امر معروف اور نہی منکر نکروگے

تو عذاب بہیجیگا خدای تعالی تمپر پہر دعا کروگی تم اللہ تعالی سی اوسکی دفع کی لیی اور قبول
نہین کی جاویگی دعا تمہاری یعنی اور عذاب اور بلائین دعا سی احتمال دفع ہونیکا رکہتی
ہین لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کی ترک کرنی پہ نازل ہوتا ہی احتمال دفع کا نہین
رکہتا اور دعا اوسمین قبول نہین ہوتی اور روایت کی ہی بزار نی اور طبرانی نی کتاب اوسط
مین ابی ہریرہ سی کہ البتہ امر معروف کروگی تم اور البتہ منع کروگی تم منکر سی یا البتہ مسلط کریگا
اللہ تمپر تمہاری بدون کو پہر دعا کرینگی نیک تمہاری اور نہین قبول کیجائیگی دعا اونکی
ح ع اب یہہ عبارت کتاب ہادی الناظرین ترجمہ آداب الصالحین کی لکہی جاتی ہے
وہ عبارت یہ ہی اور تحقیق یہ ہی کہ احتساب کی لیی کئی مرتبی ہین اول تعریف یعنی معلوم
کروا دینا اور دوسری وعظ یعنی نصیحت کرنی اور تیسری سب و تعنیف یعنی برا اور سخت
کہنا جیسیکہ کہی ای جاہل ای احمق اور مانند انکی اور چوتہی منع کرنا زبردستی مانند توڑ
ڈالنی کہیل کی چیزون کی اور اوندہا دینی شراب کی اور چہین لینی کپڑی غصب کی اور
پانچوین ڈرانا اور تہدید کرنا ساتہ ضرب و عذاب کی اور جو احتساب کہ موقوف ہی اوپر
اذن امام کی یہ مرتبہ پانچوان ہی اسلیی کہ اسمین احتیاج ہی مددگارونکی اور لڑنی مارنی
کی ای پر تعریف و وعظ تو خود ظاہر ہین کہ موقوف ہونا انکا اوپر اذن امام کی کچہہ معنی
نہین رکہتا اور جاہل کہنا اور احمق کہنا کلام سچا ہی اور ہیچ سبب سی جگہ معقول ہی ای ناخدایا
مگر یہ کہ یہ مراتب پہنچین مرتبہ پانچوین کو یعنی مثلاً اول نصیحت کرتا تہا اور انجام کو نوبت تہدید کی
پہنچی تو پہر اسمین بہی حاجت اذن امام کی ہوگی واللہ اعلم اب وعظ سننی والی کی
واسطی بعضی چیزین ضرور ہین اول یہ کہ ارادہ کری یہ وعظ جو مین سنونگا اسپر مین
عمل کرونگا پہر خدا سی توفیق چاہی نیک عمل کی اور جیسی لوگ کہانی یا پہیلی کہتی ہین اور
بادشاہون اور امیرون کی قصی کہتی ہین تو کبہی کہانی کہنی والی مزہ دیتی ہین اور
کبہی وہ سننی والی آدمی ہنستی ہین اور بعضی بات اونمین سی پسند کرتی ہین

اور بعضی بات پسند نہین کرتی اور مسلمان کو چاہیی کہ جو دین کی بات سنی اوسکو پسند کری اور نفس کی خوشی اور شیطان کا کہنا نمانی اور جو دین کی بات ہو اوسکو ہرگز ہرگز نجانی وعظ کی مجلس مین مسلمان نہ ہنسی اور بادب سنی جیسی کہانی کہنی والی اور سننی والی ہنستی ہین جو کوئی وعظ کہی خدا کی رضامندی کیواسطی کہی اور لوگون کو سمجہای دین کے مسائل وہ واعظ ہیی وعظ کی مجلس مین نہ ہنسی اور وعظ کہنی والی کا ادب کری موافق شرع کی اور عورتون کی واسطی شریعت مین یہ حکم ہی کہ عورت کا باپ یا بہائی یا خاوند یا سسرا اوسکو دین کی مسئلی پڑہاوی اور جو خود نپڑہی ہون تو اور کسی سی سیکہہ کی اوس عورت کو مسئلی پڑہاوین اور جو ان چارون مین سی کوئی اوس عورت کو نہ پڑہاوے تو یہ چارون گنہگار ہونگی اور وہ عورت اور عورت کو بلوا کی اپنی گہر اوس سی مسئلی پڑہی اور جو وہ نہ آئی آپ اوسکی گہر جا کی مسئلی پڑہی جو مسئلی اوسپر فرض واجب سنت موکدہ ہین وہ سیکہی اور اگر عورت میسر نہو تو کسی ضعیف آدمیکو کہ وہ لائق شہوت کی نہوئی اوسکو اپنی گہر بلاکر مسئلی سیکہی یا اوسکی گہر جا کی سیکہی اور جو جاوی تو اسطور پر جاوی کہ ایک رضائی اوڑہ لی نیچی نظر رکہی اور انکہین کہلی رہین رستہ تو دیکہی اور کسی غیر شرع چیزون اور کامون کی طرف نہ دیکہی اور ہاتہ مین لٹہیا لی لی اور کبڑی ہو کی چلی اگر خاوند اجازت دیوی تو بہتر ہی ورنہ بغیر اجازت جاوی فرض واجب سنت موکدہ سیکہنی کو اسطرح عورت کا جانا اور آنا صلوٰۃ مسعودی مین لکہا ہے

اب شروع کرتا ہون توجہ دینی والیکی بیان مین فرمایا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نی بیچ قول جمیل کی اور اس

قسم کی تصرفات کاملین نقشبندیون کی نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کی لوگ ہین تو اونکی اور ہی شان عظیم ہی اور اکابر کی سوا باقی متوسطین کی نزدیک طالب پر تاثیر کرنیکا یہ طریقہ ہی کہ مرشد طالب کی نفس ناطقہ کیطرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی

ہمت سی بکھرای ہوئی ڈوب جاوی اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سی اور یہ تعریف اوسکی بعد
ہوگا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگونکی نسبتونمین سی اور اس نسبت کا
اوسکو ملکۂ راسخہ ہو کر ہر دم اوسکی قابو نہین ہو پہر مرشد کی نسبت طالب کیطرف منتقل ہوجاوے
اوسکی لیاقت اور استعداد کی موافق اور بعضی نقشبندی اس توجہ کی ساتہہ ذکر کو اور طالب
کی دلپر ضرب لگانی کو بہی ملا دیتی ہین اور جبکہ طالب غائب ہو تو اوسکی صورت کو خیال
کرتی ہین اور ہما اوسکی طرف متوجہ ہوتی ہین یعنی غائب کو توجہ دیتی ہین اوسکی صورتکو
خیال کرکی اور ہمت تو عبارت ہی اجتماع خاطر اور قصد کی مضبوط ہو جانی سی بصورت آرزو اور
طلب کی اسطرح پر کہ دلمین کوئی خطرہ نہ سماوی سوا اس مراد کی جیسی پیاسی کو پانی کی طلب ہوتی
ہی اور مجکو خبر دی اوسنی جسپر مجکو اعتماد ہی کہ بعضی شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے
ہین اور لا الہ الا اللہ سی یہ ارادہ کرتی ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنی والا نہین اور کوئی ترو تازہ
دینی والا نہین یا اسکی مناسب جو مدعا ہو سوای اللہ کی تمام ہوئی عبارت قول جمیل کی
اب جاننا چاہیی کہ توجہ دینی والی کیواسطی یہ بات بہت مشکل ہی کہ دل کی بیچ مین کوئی
خطرہ نہ آوی اور اپنی خداہی کو اوسوقت موجود جانی اور اسطرح سی متوجہ ہووی خدا کیطرف
اوس کام کیواسطی جیسی کہ پیاسا پانی کیطرف متوجہ ہوتا ہی تو جب خدا چاہتا ہی توجہ دینی
والی کا مطلب حاصل ہوتا ہی اگر دل اور طرف متوجہ ہووی اور خدا کیطرف تہوڑی تو توجہ
دینی والیکا مطلب حاصل نہین ہوتا شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ نی یعنی اپنی تصنیفات
مین فرمایا ہی ایک کی تین شیخون سی پوچہا کہ اصل بات تصوف کی کیا ہی کہا اس سی
آگی ایک طائفہ تہا یعنی گروہ بیچ جہانکی بیچ ظاہر کی پریشان اور معنی مین جمع اب ایک
خلق ہی بیچ ظاہر کی جمع اور ساتہہ دلکی پریشان قطعہ

چو ہر ساعت از تو بجائی رود دل		
بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی	اگرت مال و جاہست زرع و تجارت	چو دل با خدا ہست خلوت نشینی

معنی اسکی یہ ہین جو ہر ساعت تجہسی بیچ ایک جگہہ کی جاوی دل بیچ تنہائی کی صفائی نہ

ندیکھی تو اگر تجھکو مال اور مرتبہ ہی او کہیت اور سوداگری جو دل ساتھہ خدا کی ہی خلوتکا بیٹھہنی
والا ہی تو مراد شیخ سعدی صاحب کی اس جگہہ یہ ہی اگر ایک شخص کی پاس مال ہی یا موافق
شریعت کی اوسکو حاصل ہوا ہی یا صاحب مرتبہ کا ہی تو اوسکو چاہیے کہ تکبر اور غرور نکری اور
موافق شریعت کی کام کیا کری یا کہیتی کرتا ہی یا سوداگری کرتا ہی تو موافق شریعت کے کرتا ہی
ایسی آدمی کا جو دل ساتھہ خدا کی ہی تو وہ خلوت کا بیٹھہنی والا ہی اور غیر شرع کام کرنیوالا ہی
کہ میرا دل ساتھہ خدا کی ہی اور خدا کی ساتھہ میری محبت ہی تو وہ اس دعوی مین جہوٹا ہی
اللہ تعالی فرماتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ تو کہہ اگر تم محبت رکہتی ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو
چاہی اور بخشی گناہ تمہاری اور اللہ بخشنی والا مہربان ہی انشاء اللہ تعالی خطری نہ آنیکی صورت
یہان لکہی جاتی ہی اگر اسطرحسی فکر ساتھہ فکر کی کری تو خدا چاہی آدمی کی دلمین خطرہ آکی جل
جاوی یعنی خطرہ تو آئیگا دلمین مگر جل جائیگا اسطرحسی کتاب نافع المسلمین مین اخوند شاہ گدا صاحب
نی لکہا ہی خدا کی ذکر کرنی سی دلمین ایک گرمی پیدا ہوتی ہی اور دل مثال تنور کی ہوجاتا ہی
بمثال اوسکی نی دیی ہی جیسیکہ گہاس کوئی گرم تنور مین ڈالی تو اوسیوقت جل جاتی ہی
اسیطرحسی جو دلمین خطری بد آتی ہین تو وہ خدا کی ذکر کی گرمی سی جل جاتی ہین جیسیکہ خطرہ چوری کا
یا زنا کا یا غیر شرع دنیا کمانیکا وعلی ہذا القیاس اب یون سمجہنا چاہیے جیسیکہ ایک شخص کی دلمین
خطرہ آیا کہ فلانا امر لڑکا یا عورت بہت خوب صورت ہی اوسکو دیکہنا چاہیے یا فلانی
جگہہ مال ہی اوسکو چرایا چاہیے یہ خطری جو اوسکی دل مین آئی یہ معاف ہین اور اسکے
تفصیل اٹھائیسوین مقصد مین وسوسونکا بیان جو اس رسالہ مین لکہا گیا ہی اوس سی
خوب معلوم ہوجائیگی اب جاننا چاہیے جیسیکہ ایک شخص کی دل مین آیا کہ فلانی عورت بہت
خوب صورت ہی اوسکو دیکہا چاہیے یہ تو شریعت مین معاف ہی مگر ذکر اور فکر کرنیوالون کی
دلمین اسطرح کی باتین نہین آتی ہین کہ اب اوسکی دیکہنی کی تدبیر کری اور یہہ دلمین خیال کری

کہ فلانی عورت یا فلانی مرد کی بات اوسکو یہ چیز بہولی پہر اوسکو بلوانی اور پہر خیال کرنے
لگے کہ کونسی جگہہ اوسکو بلواکر بٹہلاوی اور اوس سی برا کام کری اور ایک عزم ہی اور وہ قرار پانا
نفس کا ہی اوپر گناہ کی اور جد وجزم اوپر اوسکی جیسیکہ اسکی جانب سی کوئی بات مانع نہین
ہی اسواسطی کہ بیچ خارج کی اسباب اوسکا تیار نہین ہی اور اگر تیار ہووی تو یہ کری البتہ
اوپر اس قسم کی مواخذہ ہی یعنی حاصل کلام کا یہ ہی کہ حاکم کی ڈرسی یا اوس عورت کی
اقرباؤن کی ڈرسی نہین کرتاہی اگر انکا ڈر نہووی تو اوسکی ساتہ بہ کاری کری ایسی ہی
مشکوۃ کی شرح مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی لکہاہی اور یہ بات بہی لکہی ہی کہ
بادشاہ کی ڈرسی یا عورت کی اقرباؤنکی ڈرسی زنا نہین کرتاہی اور اگر اونکا ڈر نہین ہوتا
تو زنا کرتا مگر ابہی اس شخص نے زنا کیا نہین جو کوئی کرتاہی جیسا اوسپر گناہ ہوتاہی ایسا
اوس شخص پر گناہ نہین ہی اسواسطی کہ اسنی ابہی زنا نہین کیاہی مگر مواخذہ ہوتاہی اسطرح کا
عزم اور جد اور جزم ذکر اور فکر کرنیوالیکے دلمین انشاء اللہ تعالی نہین ہوتاہی جبکہ ذکر اور فکر سی
غافل ہوگا تو البتہ نفس اور شیطان اسکو فریب دیکر گناہ کرداوینگی اور ذکر کی ایسی کیفیت جیسے دربارہوین
گیارہوین مقصد مین ذکر کی حقیقت کا حال جو امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی کیمیای
سعادت مین لکہاہی وہ اس عاجز نی اس رسالہ مین لکہدیاہی اوس سی خوب معلوم
ہوگیا حاصل کلام کا یہ ہی کہ جو غیر مشروع خطری اوسکی دلمین آتی ہین تو وہ جل جاتی
ہین شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین لکہاہی کہ اس
قطع اور تبتل کی بہت فائدی ہین پہلا فائدہ حین ذکر مین ہی یعنی ماسوی اللہ کی خطری
دلمین نہ آوین تاکہ جو ذکر سی غرض ہی وہ حاصل ہووی اور جب خطری دلمین آئی
تو ذکر ذکر نہین رہتاہی اور مذکور کیطرف خالص توجہ کا سبب بہی نہین پڑتاہی تاکہ
نزدیکی اور کشش اس سی حاصل ہووی یعنی جسوقت اللہ جل وعلی شانہ کا نام پاک
لیوی جیسی اسم ذات پڑہی اور جسوقت کہی اللہ اپنی جان کو اور سب عالم کو بہلادیوے

اور اللہ کو موجود جانی اور جگہ اسطرحسی کری یعنی مراقبۂ وحدانیت کا کری جیسیکہ کتاب صراط المستقیم مین لکہا ہی پیر و مرشد میری سیّد احمد صاحب غازي رحمۃ اللہ علیہ نی مگر تمہید مراقبہ وحدانیت کي یہ عاجز بیان کرتا ہی تاکہ مراقبۂ وحدانیت کی مطلب کو سمجہہ جائیں اب جاننا چاہیی کہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہي قدس سرہ جو دہلی مین اونکی مزار ہی اونکی ایک خلیفہ تہی کہ نام اونکا سید علاؤ الدین تہا اونکي ایک کتاب ہی اونام اوسکا مفتاح العاشقین ہی اوسمین یہ بیت لکہي ہی بیت ای کہ در ہیچ جا نداري جا ہمہ بو العجب ماندہ ام کہ ہر جائی ایکہ ہیچ کسي جگہ کی جگہ نہین رکہتا ہی تو بڑی عجب مین رہا ہون مین کہ ہر جگہ ہی تو کتاب ارشاد المسلمین شرح عقائد نسفي تصنیف برہان رحمۃ اللہ علیہ کی ہی عبارت عقائد نسفي کي یہ ہی وَلَا یَتَمَکَّنُ فِي مَکَانٍ اور جگہہ پکڑنی والا نہین ہی ہیچ کسي مکان کی اسواسطی کہ وہ پیدا کرنیوالا مکان اور جہت کا ہی اور پیدا کرنی والا آگی پیدا کئی گئی سی ہوتا ہے وَلَا یَجْرِيْ عَلَیْہِ زَمَانٌ اور جاري نہین ہوتا اوپر ذات اوسکي کی کوئی زمانہ اسواسطی کہ ساتہ تمام زمانون کی اور پیچہی تمام زمانون سی موجود ہی اور بی پرواہی تمام زمانی سی اور کوئی زمانہ طرف اوسکی نہین ہی بسبب اوسکی کہ زمانہ عبارت ہی نو پیدا چیز سی کہ اندازہ کرتی ہین ساتہ اوسکی دوسري نو پیدا چیز کو یعنی یون اندازہ کرین کہ حضرت آدم علیہ السلام سی لیکر پیغمبر خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کسیکام کا نام لیوی کہ حضرت آدم علیہ السلام سی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ کام روا ہی ایسی ہي ہوتا چلا آیا ہے یا فلانا کام حضرت آدم علیہ السلام کی وقت مین روا تہا اور ہماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین نار وا ہو گیا وعلی ہذا القیاس اور اللہ تعالی نو پیدا نہین ہے قدیم ہی یعني ہمیشہ سی ہی اور ہمیشہ رہیگا اور تکمیل الایمان مین لکہا ہی جو تصنیف شیخ عبد الحق محدث دہلوي رحمۃ اللہ علیہ کي ہی بیچ جہت کی نہین ہی یعني اوپر اور نیچی اور آگی اور پیچہی اور اولٹی اور سیدہی اور بیچ جگہہ کی نہین ہی اور بیچ زمانی کی

نہین ہی اسواسطی کہ یہ سب صفات عالم کی ہین اور پروردگار عالم کا اور صفات عالم کی
نہین ہی اور مراد ساتہ اوسکی یہ کہ بیچ زمانیکی نہین ہی وہ ہی کہ زمانہ شامل اور محیط اوسکی
نہین ہی اور وجود اوسکا موقوف اوپر زمانیکی نہین ہی اسواسطی کہ بیچ اوس حالت کی
کہ زمانہ نہ تہا اور وہ تہا اور اب بہی کہ زمانہ ہی اور وہ موجود ہی پس وہ بیچ زمانہ کی نہین
ہی ولیکن ساتہہ زمانہ کی ہی اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نی اپنی کتاب
قول جمیل مین لکہا ہی کہ اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو عبادت کری اللہ کی گویا تو اوسکو دیکہہ رہا ہی سو اگر تو اوسکو
نہ دیکہہ سکی تو یہ دہیان کر کہ وہ تجکو دیکہتا ہی تو سالک اپنی زبان سی کہی کہ اللہ حاضری
اللہ ناظری اللہ معی یا اسکو اپنی خیال کری بیچ بغیر تلفظ کی پہر اللہ تعالی کی حضور اور نظر اور
اوسکی معیت یعنی ساتہ ہونکو خوب مضبوط تصور کری باوجود پاک ہونی اوس ذات مقدس
کی جہت اور مکان سی یہان تک تصور کو جاوی کہ اوسمین ڈوب جاوی کتاب مالابد منہ تصنیف
قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ کی ہی اوس کتاب کی یہ عبارت ہی تعریف اور تعریف
خاص خدا کی تئین ہی کہ ساتہہ ذات اپنی کی موجود ہی اور سب چیزین ساتہہ پیدا کرنی
حق تعالی کی موجود ہین جبکہ یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالی زمان اور مکان سی پاک ہی اور
زمان اور مکان نہ تہا اور اللہ تعالی اپنی ذات پاک سی موجود تہا اور موجود ہی یہ جو اون
بزرگ نی فرمایا ~~ای کہ دو ہیچ جا نداری جا * بو العجب ماندہ ام کہ ہر جائی *
مراد اس بیت کی یہ ہی کہ آدمی زمان اور مکانمین ہوتا ہی یہ ممکن نہین کہ آدمی زمان مین
اور مکان مین نہو پہر جو یہ دہیان کرتا ہی اور جانتا ہی کہ اللہ اپنی ذات پاک سے
موجود ہی جو عقائد اہل سنت و جماعت کی سی معلوم کرتا ہی تو اللہ تعالی زمان اور
مکان سی پاک ہی اور جو اپنی دہیان کی طرف غور کرتا ہی تو اوس وقت جانتا ہی کہ
اللہ اپنی ذات پاک سی موجود ہی اور یہ دہیان کرنیوالا زمان اور مکان مین ہی اور

زبان اور مکانکی نسبت بندون کی طرف ہی نہ خدا کی طرف کہ خدا زمان اور مکان سے پاک ہی
کہڑا یا بیٹہا یا لیٹا دہیان کرتا ہی از راہ شوق و محبت کی عقیدہ کی راہ سی تو یہ جانتا ہی
کہ اللہ تعالی زمان اور مکان سی پاک ہی اپنی دہیان اور شوق و محبت سی یہ جانتا ہے
کہ اللہ تعالی اپنی ذات پاک سی موجود ہی او سوقت مین اسیر اللہ کی محبت ایسی غالب
ہوتی ہی کہ سوا خدا کی ذات پاک کی اور کسی چیز کا دہیان نہین رہتا مگر یہی جانتا ہی کہ
خدا اپنی ذات پاک سی موجود ہی یعنی عقیدہ کی راہ سی جو دیکہتا ہی تو اللہ تعالی زمان اور
مکان سی پاک ہی اور اپنی دہیان اور شوق و محبت سی جس مکان اور زمان مین ہے یہ
تو اوسی زمان اور مکان مین جانتا ہی کہ اللہ تعالی اپنی ذات پاک سی موجود ہی تو پہر یہ
کہتا ہی ع ای کہ در ہیچ جا نداری جا ✦ بو العجب ماندہ ام کہ ہر جائی ✦ اب یون سمجہا چاہیے
کہ مراقبہ وحدانیت مین بہی یہ لکہا ہی ہر جگہہ لحاظ کری کہ بیچ ہر زمان اور مکان کی وہ ذات
پاک ایک ہی تو اسسی مراقبہ کی عبارت کو بہی ایسے بیت کی تفسیر پر قیاس کر لینا
چاہیی تو یہ دہیان بعض آدمی مسجد مین کرتا ہی اور بعض آدمی گہر مین کرتا ہی بعض آدمی
جنگل مین کرتا ہی اور بعض آدمی پہاڑون پر کرتا ہی وعلی ہذا القیاس تو زمان اور مکان کی
نسبت آدمیون کیطرف ہوتی ہی نہ اللہ پاک پروردگار کی طرف جو کوئی زبان سی
یا دلسی خدا کا ذکر کرتا ہی اور یہ دہیان کرتا ہی کہ اللہ تعالی اپنی ذات پاک سی موجود ہے
اسیطرح کا ذکر اسیطرح کی فکر ہی کری جیسا اسجگہہ لکہا گیا جب شیطانی اور نفسانی
خطرون سی انشاء اللہ تعالی یہ باز رہی تو پہر کسی پر اللہ تعالی فضل کری ایک لمحہ دو لمحہ
ایک گہڑی یا دو گہڑی یا چار گہڑی یہ پہر جبتک اللہ تعالی چاہی اپنی طرف آدمیکا
دہیان رکہی اور نفسانی اور شیطانی خطرون سی اوسکو بچاوی مراقبہ پہلا مراقبہ
وحدانیت کا ہی اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ وحدانیت حق تعالی کی تئین کہ لاشریک لہ
نہین شریک واسطی اوسکی ہر جگہہ لحاظ کری کہ بیچ ہر زمان اور مکان کی وہ ذات

پاک ایک ہی اور اسکے ملاحظہ کی تئین صورتین بیچ خیال کی آتی ہین پہلی وہ کہ ہر چیز کی تئین
نفی کر کی بیچ جگہہ اوسکی وجود حق تعالی کا سمجہی اور دوسری وہ کہ وجود حق تعالی کی تئین
عین ان چیزونکا خیال کری یہ دونون طریق مراد نہین بلکہ ان دونو طریقون سی پرہیز اور
اجتناب لازم گنی صورت تیسری کہ مراد بیچ اسجگہہ کی ہی یہ ہی کہ وجود اوسکی کی تئین یگانہ
غیر تمام اشیا سی ہر جگہہ تصور کری نہ ان چیزون کی تئین نفی کری اور نہ عین حق جانی مثال
اوسکی یہ کہ ہر شخص جانتا ہی کہ ہست بیچ فارسی کی کہتی ہین اور ہی بیچ ہندی کی ہر جگہہ موجود ا
اور عین کسی چیز کا نہین بلکہ غیر ہر چیز کا ہی باوجود اسکی کہ کوئی چیز اوس سے خالی نہین
یعنی ہی کی اور نہ ہی کسی چیز مین گہس جاتی اور نہ ہی مین کوئی چیز گہس تی ہی اب اس
ہی کی لفظ کی تفصیل کی جاتی ہی اب یون سمجہا چاہیی کہ ایک شخص ہی یون کہتا ہی کہ یہ میرا
بیٹا ہی میرا قبیلہ ہی میرا مکان ہی میرا روپیہ ہی میرا اسباب ہی میرا باغ ہی میرا ہتیار ہے
یہ آسمان ہی یہ زمین ہی اسیطرحسی اور چیز و نپر قیاس کر لینا چاہیی تو اسیطرح جیسے
اور سب چیزین ہی ہین اور اللہ تعالی اپنی ذات پاک سی موجود ہی اسیکا دہیان کر
کہ اللہ تعالی سات ذات پاک اپنی کی موجود ہی اب یون سمجہنا چاہیی کہ اہل سنت وجماعت
کی عقائد کی کتابون مین لکہتی ہین کہ خدا ہی تعالی ایک ہی پہر یون سمجہا دیتی ہین.
عقاید کی کتابون مین کہ یون مت سمجہی کہ جیسی گنتی کا ایک ہوتا ہی پہلی ایک پہر دو
پہر تین پہر ایسی ہی گنتی چلی جاتی ہین اللہ تعالی پاک پروردگار اپنی ذات اور اپنی
صفات مین اکیلا ہی نہ کوئی اوسکی ذات مین شریک ہو سکتا ہی نہ کوئی صفات مین
جب اوسکا کوئی شریک نہوا تو وہ ایک ہی رہا اور اس ہی کو جو بیان کیا ہی یہ تو
مثال کیواسطی بیان کیا ہی جیسکہ آسمان ہی زمین ہی میرا قبیلہ ہی میرا بیٹا ہے
علی ہذا القیاس یہ تو فانی ہی جب اسکی کہنی والی فانی ہوی اور یہہ بہی فانی ہوگئے
اور اللہ تو موجود ہی اللہ تعالی جل وعلی وشانہ فرماتا ہی کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ تہا اللہ اور اوسکی ساتہ کچہ نہ تہا اور اللہ اپنی ذات
پاک سی موجود ہی بی مثل اور بیچون و بی چگون اور ہی کا لفظ تو اللہ تعالی نی بندون
کی زبانسی بندون کی سمجہانیکی واسطی جاری کیا ہی تاکہ وہ سمجہہ جائین کہ یہ میرا بیٹا ہی
یہ میرا مکان ہی یہ اسمان ہی یہ زمین ہی وعلی ہذالقیاس اگر کوئی یون کہی کہ بیٹا بیٹا یا مال
مال یا قبیلہ قبیلہ یا اسباب اسباب تو یہ اچہی طرحسی آدمیون کی سمجہہ مین نہین آنیکا
جب تک یون نہ کہی میرا بیٹا ہی میرا مال ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ بغیر ہی کی ملائی کوئی بات
سمجہہ مین اچہی طرح نہین آتی ہی جیسیکہ یہ ہی سب چیزون کی ساتہ ہی اور عین کسی چیز کی
نہین ہی سب چیزون سی غیر ہی ایسی ہی اللہ تعالی اپنی ذات پاک سی موجود ہی اور عین
کسی چیز کا نہین ہی سب چیزون سی غیر ہی اور سب چیزین اوسکی پیدا کرنی سے
پیدا ہوئی ہین اسطرح سی ذکر کری جیسیکہ اس مقصد مین اوپر لکہدیا ہی اور اسیطرح
کی فکر سی ذکر کری جیسی مراقبہ وحدانیت مین لکہا ہی خطری آئینگی تو اسکی دلمین
لگر جل جائینگی جیسیکہ خطرون کی جل جانیکا بیان اوپر ہوچکا ہی اب ذکر اور فکر کرنی
مین کوشش کری اور کثرت کری اللہ تعالی جل وعلی شانہ کلام مجید مین فرماتا ہی
وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ترجمہ اور جنہون نی محنت کی ہمارے
واسطی ہم سمجہاوینگی اونکو اپنی راہین اب باقی رہی بات کہ اس آدمی کو جو نفی ہوتی ہے
خواہ اپنی خیال سی کرتا ہی خواہ اللہ کی طرف سی جذبہ آتا ہی کہ اسکی وجود کو نفی کر دیتا ہے
آیا یہ کل عالم بہی نفی ہو جاتا ہی یا نہین اب جاننا چاہیی کہ صراط المستقیم میں عبارت
لکہی ہی کہ کل عالم کی نفی نہین ہوتی اس عبارت سی معلوم ہو جائیگا وہ عبارت
یہ ہی کہ بیان اوسکا وہ کہ بمقتضای اشارہ اللہ نور السموات والارض انوار الٰہی بیچ
ہر مکان کی موجود ہین مانند وجود اور ہستی کی کہ ہر جگہہ ثابت ہی جیسیکہ بیچ مراقبہ
وحدانیت کی واضح ہوا اور انوار لازم ہین اوس وجود کو پس جس جگہہ کہ وجود ہے

تمام جگہہ انوار ثابت ہین باوجود اسکی انوار ہر جگہہ موجود ہین لیکن قوت پانیوالی انسان کی
بسبب اوسکی کہ خیال کرنی چیزون کثیفہ ظلمانیہ کی سی اجسم فلکی او عنصری ہین معلوم کرنی انوار
نورون کی سی پردہ کی لگی اوسپر نصیب ہے یعنی وہ قوت انسانی زنسبب پوشیدہ ہونے
اور دور ہونیکی اونکی پہنچنی ساتہ ذات بحت کی یعنی ساتہ ذات خالص کے واسطی کرنا محجوبون کا
عبارت نورون سی ہی یعنی ضرور اولیشا وبکا بغیر معلوم کرنی اون نورون کی بیچ حق اکثر
آدمیون کی مانع ہی یعنی ذات بحت تک پہنچنا مانع ہی وہ جو صاحبون پیدایش اعلی کی
تئین بغیر کہلنی نورون کی پہنچا ساتہ ذات بحت کے بار دیتا ہی یہ مرتبہ خاص الخاص لوگونکا ہی
اور اکثر آدمیون کو بغیر کہلنی نورون کی پہنچنا مانع ہی پس بہی واسطی معلوم کرنی اون نورونکے
قوت معلوم کرنی والی اپنی کی تئین خیالون مذکورہ سے پاک اور صاف چاہیئی کیا
تاکہ انوار الہی معلوم ہووین جبکہ آئینہ قوت پانیوالی اوسکی کا زنگ خیالون مذکورہ سے
صاف ہوا پس انوار ہر جگہہ موجود ہین بغیر تکلیف کی دریافت کریگا اور طریق پاک کرنی
اوسکی کا یہ ہی کہ شغل نفی کا کری اور خلاصہ شغل نفی کا نفی کرنا اشیا کا ہی خیال اپنی سے
اگرچہ بیچ حقیقت کی کوئی چیز نفی نہوگی اور بیچ حقیقت کی اوسکی تئین نیست جاننا خیال
باطل اور وہم کاذب ہی جو کچہ کہ موجود ہی ساتہ پیدا کرنی موجود حقیقی کے سو جو چیز وہی
نیست نفی کرنا وجود چیزونکا فی الواقع ممکن نہین ہی اور مقصود اس کام کا کرنا گویا تعالی
خالق کی ہونا ہی اور کچہ غرض نہین ساتہ نفی واقعی کی متعلق نہین اسواسطی کہ غرض
صاف کرنا مدرکہ اپنی کا ہی جو قوت مدرکہ صاف ہولی مدعا اپنا آپ حاصل ہو جائیگا
نفی واقعی سی کچہ کام نہین ہی تمام ہوئی عبارت جیسے لطیفہ کی اور اہل حق نی یہہ کہا ہی
حقائق الاشیاء ثابتۃ حقیقتین چیزون کی ثابت ہین بیچ مدار تمام عقائد اور احکام کا
اوپر اسی اعتقاد کی ہی کہ ہر چیز کی تئین ایک حقیقت ہی بیچ نفس الامر کی کہ ساتہ
قطع نظر کی علم اور اعتقاد اور وہم سی ثابت اور واقع ہی اور مجرد وہم اور خیال

نہین ہی اور تابع علم اور اعتقاد کی نہین ہی یعنی پانی پانی ہی ہی اور آگ آگ ہی ہے
بیچ نفس الامر اور حقیقت کی نزد وہ کہ اگر آگ کی تئین مثل پانی کی اعتقاد کرین ہم پانی ہووی
پانی کی تئین اگر آگ کہین ہم آگ ہووی اور گرم کی تئین اگر سرد کہین ہم سرد ہی اور سرد
کی تئین اگر گرم اعتقاد کرین ہم کہ گرم ہی اس فرقہ کی تئین کہ اسطرح کی اعتقاد کرتی ہین
اس فرقہ کو سوفسطائیہ کہتی ہین اور یہ بات ساتہ حکم عقل اور شرع کی یاوہ اور باطل ہے
کوئی عاقل نہین کہتا ہی کہ حقیقت پانی اور آگ کی مجرد وہم اور خیال ہی نقل از تکمیل
الایمان تصنیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور سوفسطائیہ کی تئین
فرقی ہین ایک اونمین سی منکر حقیقت چیزون کی ہین اور گمان لیجاتی ہین کہ سب چیزین
وہم اور خیالات ہین اور اس فرقہ کی تئین عنادیہ کہتی ہین اور دوسرا اونمین سی
انکار ثبوت چیزون کا کرتی ہین اور ایسا گمان کرتی ہین کہ چیزین تابع اعتقاد کی
ہین اگر انکی تئین جوہر اعتقاد کرین جوہر ہین اگر عرض اعتقاد کرین عرض ہین اور اس فرقہ
کی تئین عندیہ کہتی ہین اور تیسرا اونمین سی علم ثابت ہونی شی کی تئین اور نہ ثابت ہونی
شی کی تئین منکر ہین اور اس فرقہ کی تئین لاادریہ کہتی ہین نقل از ارشاد المسلمین
شرح عقائد نسفی تصنیف برہان رحمۃ اللہ اب جاننا چاہیی کہ یہ تینون فرقی اہل
سنت وجماعت کی مذہب سی خلاف ہین یاوہ بمعنی گم وناپدید وبیہودہ
از غیاث اللغات جوہر وہ چیز ہی کہ ساتہ ذات اپنی کی قائم ہوا اور یہ جوہر
ضد عرض کی ہی اور عرض اوسکی تئین کہتی ہین کہ ساتہ ذات اپنی کی قائم نہو
بلکہ قائم ہوتا عرض کا ساتہ وسیلہ جوہر کی ہوتا ہی جیسا کہ کپڑا اور رنگ کہ کپڑا جوہر ہے
اور رنگ عرض ہی نقل از غیاث اللغات شروع ہوئی عبارت کتاب تحقیقات
کی جو تصنیف ہی خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ کی وہ حوالہ دیتی ہین ترجمہ عوارف کا عوارف کی
ترجمہ مین ہی پہلی باب مین جو اعتقادات کی بیان مین ہی پانچوین فصل مین جو کلام الٰہی

لی بیا نمین ہی کہ کچھہ شک نہین ہی کہ قدر اور مرتبہ کلام کا موافق قدر کلام کرنیوالی کی
ہوتا ہی جسقدر کلام کرنیوالا بہت بڑی مرتبی کا ہوتا ہی کلام اوسکا بہت بلند ہوتا ہی اور
مرتبہ اوس کلام کا محکم زائد ہوتا ہی اور جو ذات قدیم حق سبحانہ کی اکیلی ہی ساتھہ بزرگی
بڑائی کی کلام اوسکا اسیطرح اکیلا ہی ساتھہ بزرگی اور بڑائی کی اگرچہ از روی فائدی
کی اور نفع دینی کی آدمیونکو بہت نزدیک ہی لیکن بلندی مرتبہ کی جہت سی اور بلندی
کی جہت سی بہت دور ہی ساتھہ مثال سورج کی کہ جسم کی ساتھہ خلق سی دور ہی اور تماشا
کرنی کی نزدیک اگر اوسکی اثرون اور نفعون کو دیکھی تو بیچ نہایت قرب اور نہایت ظہور
کی اوسکو دیکھی تو اگر ساتھہ کنہ حقیقت اوسکی دیکھی تو بیچ نہایت دوری اور پوشیدگی
کی اوسکو پاوی تو بہی قریب ہی اور بہی بعید اور بہی ظاہر ہی اور بہی باطن اور کلام بعض
جابرون کی سی بہی رحم کری اوپر خدای عز وجل بیچ تحقیق مکان اور زمان کی اونہون
نی یہ فرمایا ہی پہچان معرفت مکان کی جان تو کہ مکان ایک قسم مکان جسمانیات ہی اور ایک
قسم مکان روحانیات ہی اور جسمانیات یا کثیف ہی یا لطیف ہی پس مکان جسمانیات
کثیف کا زمین ہی اور تنگی اوسمین ظاہر ہی جب تک ایک نہ ہٹی دوسرا اوسکی جگہہ نہین
بیٹھہ سکتا ہی اور دوری اور نزدیکی اوسمین ظاہر ہی جیتا پورب سا بہت نزدیک ہی پس
ہر ایک [illegible] اور بعد بہت دور ہی اوس مکان مین ایک جگہہ سی دوسری جگہہ مین جانا ساتھہ چلنی قدمون
اور ساتھہ طی کرنی مسافت کی ہوتا ہی اور مکان جسمانیات لطیف کا مکان ہوا کا ہی اور
بیچ اس مکان کی بہی تنگی ہی جبتک ہوا کہ بیچ کہڑکی ہو وی جو سوراخ سی باہر نجاوی
دوسری ہوا اوسمین نہین جا سکتی لیکن جسمین مسافت کو کہ بیچ مدت دراز کی بیچ مکان
جسمانیات کثیف کی جا سکین تہوڑی مدت مین بیچ مکان جسمانیات لطیف کی جا سکین
جانور اوڑنی والا جو اس مکان مین اوڑی ایک ساعت مین اسقدر جاوی کہ ایک مدت
دراز مین اوپر زمین کی نجا سکی اور اس مکان جسمانیات لطیف کی لیی بہی بعد اور مسافت

ہی جیسی کہ اگر بیچ مکان ہوا کی چاہین کہ جانور اوڑنی والا مشرق سی مغرب کو جاوی ایک
مدت چاہیی کہ وہان پہنچی مکان جسمانیات الطف کا مکان نورون کسی صورت کا ہی جیسے
نور سورج کا اور چاند کا اور تارونکا اور آگ کا اور مانند اونکی اور جو کہ مکان جسمانیات لطیف
مین دور ہی مکان جسمانیات الطف مین نزدیک ہی اور دلیل اسکی یہ ہی کہ جب سورج سر
مشرق سی نکالتا ہی اوسیوقت اوسکا نور مغرب کو پہنچتا ہی بی توقف اور نور آگ کا اور چراغ
کا بھی یہی حکم رکہتا ہی وہان تک کہ منقطع ہوجاوی یا دلیل دوسری اسپر یہ ہی کہ جو شمع اون
گہر مین لیجاوی تو جسمین ہوا بہری ہی نور شمع کا پہیل جاویگا بی اسکی کہ ہوا باہر جاوی پس
جانتی ہین ہم کہ نور کیواسطی درمیان ہوا کی اور مکان ہی لطیف تر ہوا کی مکانسی کہ ہرگز
ہوا اوس مکان مین نہین جاسکتی ہی بسبب کثافت کی اور نور بہی ہوا کی مکان مین نہین
جاسکتا بسبب لطافت کی بر تقدیر خالی ہونی مکان ہوا کی ولیکن ان دونون مکانونکے
نہایت نزدیکی کی سبب سی ساتہہ ایک دوسریکی تمیز ایک دوسری سی نہین اگر سکتے اور
پہر انکی پہچانی کی سوا دلیلون عقلی کی اور مکاشفون قلبی کی اور مشاہدون سری کی اور معاینون
روحی کی صورت نہین بندہتی ہی اور دوسری مثال فہم سی بہت نزدیک ہی کہ کہین ہم
کہ آگ ضد پانی کی ہی ساتہہ طبیعت کی اور جمع ہونا پانی کا ساتہہ آگ کی ایک مکانمین اجتماع
ضدین ہی اور یہ اجتماع واقع نہین ہی جو یہ جانا تو نی جان تو کہ گرم پانی مین سوزشس
آگ کی موجود ہی اور وہ آگ ہی جو ہاتہہ جلاتی ہی نہ پانی اور آگ کا درمیان پانی کی اور
مکان ہی سوای مکان پانی کی اور نہ کی مکان مین آگ نہین ہی اور آگ کی مکان مین
پانی نہین ہی اس سبب سی کہ پانی اور آگ ایک مکان مین جمع نہین ہوتی ہین تا کہ اجتماع
ضدین لازم نہ آوی لیکن یہ دونون مکان ساتہہ ایک دوسریکی نہایت نزدیک ہین کوئی
مگر اگرم پانی سی نہین کہہ سکین کہ یہ پانی ہی نہ آگ کی اور یہ آگ ہی بی پانی کی ان دونون
مکانون کی بہت نزدیک ہونی کی سبب سی ساتہہ ایک دوسریکی تمیز ایک دوسری سی نہین

کر سکتی جیسے کہ سکی مینقبض اور جو یہ مکان جسمانیات الطف معلوم کیا تو تو نی جان تو کہ اس
مکان مین تنگی نہین ہی بخلاف مکان جسمانیات کثیف اور لطیف کی جیسی کہ گہٹا اور گذرا
اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ اگر ایک شمع گہر مین لاوی تو نور اوس شمع کا سب گہر کی کونون مین اور
گہر کی ہوا مین پہیل جاویگا اور سو شمعین اور لاوی تو نور سبکا ایک مکان مین جمع ہو جاویگا بی اسکی
کہ شمع اول باہر لیجاوی اور جان تو کہ اس مکان کی لیی بہی بعد نہی اور مسافت ایسی کہ نور
آفتاب کا گاہی پردون سی نہین گذر سکتا ہی اور جو بعد مشترط ہو جاوی تو منقطع ہو جاوی اثر
یہ کہ روحانیات قسمین اونکی بہت ہین جسقدر روح بہت لطیف ہی مکان اوسکا بہت لطیف
ہی اور حاصل اوسکا چار قسمون پر پہرتا ہی اول فرشتی جو موکل ہین اس زمین پر اور اوپر
اون زمینون کی جو ہماری زمین کی نیچی ہین دوسرے فرشتی جو اوپر دریاؤن اور جنگلون اور پہاڑون
کی موکل ہین واسطی پرورش اور بندوبست عالم سفلی کی اور روش اونکی بیچ چیز ہی
کی آسمان اول تک زائد نہین ہی اوس جگہہ سی البتہ نہین گذرتی ہین اگرچہ قدرت
گذرنی کی رکہتی ہین ولیکن تربیت کی راہ سی اونکو رکہا ہی ہرگز ایک پور وا برابر اوس
سی اگی نہین ہو سکتی جیسی فرمایا اللہ تعالی نی وما منا الا لہ مقام معلوم ترجمہ اور نہین
کوئی ہم مین سی مگر اوسکی لیی جگہہ مقرر ہی اور اونکی درجون مین اور مقامون مین تفاوت بہت
ہی لیکن سب پہلی درجی مین گنی گئی کہ بات نہ بڑہ جاوی دوسری درجی مین فرشتی آسمان
کی ہین اور رہنی والی ہر آسمان کی اونچی آسمان پر رہتی ہین اور اسیطرح فرشتی عرش کی
اوٹہانی والی اور آس پاس پہرنی والی عرش کی کہ نیچی عرش کی ہین اور انکی مقامون کی تفاوت
کی بہی نہایت نہین تہی اور اوپر روحانیات اعلی کہ تیسری درجی مین ہین مقرب درگاہ
اللہ تعالی کی ہین اور تفاوت کاریگری کی زیادہ ہی اونہونکی مرتبون کی بہی نہایت نہین ہی
اور مقامات اونکی عالمون غیبی مین ہین اور یہہ بہت لطیف ہین اور لطافت اونکی اس حد
کی کہ اگر چاہین آپکو فرشتونکی گروہ سی جو انکی نیچی ہین چہپالین کسیطرح انکو وہ نہ دیکہ سکین

بہت لطافت کی جہت سی گہس آوین دیوارسی جسطورسی دروازیسی گھستی ہین اوراونکے
مکانون مین بہی ایک قسم کا بعد ہی اسلیی کہ انہون کی واسطی طرف حرکت کی حاجت ہی
اگرچہ ایک پلک مارتی مین مطلب کو پہنچ جاوین لیکن ای پرحاجت طرف حرکت کی انہون کے
کمال کی منافی نہین ہی بیچ روحیت کی اورجو تہا درجہ درجہ ارواح کا ہی اور درجی ارواح کی
بہی متفاوت ہین موافق تفاوت روحون کی بیچ لطافت کی اور کمال بیچ لطافت کی
روح انسانی کی لیی ہی اور یہ روح بہت لطیف ہی اور کوئی مخلوق ساتہہ لطافت کے
اوسکی درجہ کو نہین پہنچتی اور کوئی ذرہ عرش سی تحت الثری تک اوس سی دور نہین ہی
اور اوسکو طرف حرکت کی کچہہ حاجت نہین ہی جہان ڈہونڈی تو پالیوی تو نہ وہ متصل ہے
نہ منفصل نہ داخل ہی نہ خارج نہ متحرک ہی نہ ساکن اور یہ سب عقلی دلیلونسی معلوم ہی اور عقلی
دلیلین اوس کسی کی کام آتی ہین جو مکاشفات قلبی اور مشاہدات سری اور معانیات
روحی نرکہتا ہو اورجب سورج معرفت کا طلوع کرنیوالا ہوا تو عقل کی چراغ کیطرف حاجت نہین
پڑتی ہی روح انسانی جو کمال کو پہنچتی ہی قالب کو روحانیت کی مکانمین کہنچتی ہی بیچ
آگ کی جاتی ہین اور نہین جلتی بیچ دوزخ کی آتی ہین واسطی سچ ہونی وعدہ کی جیسے
فرمایا اللہ تعالی نی وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہین ہی تم مین سے کوئی آدمی مگر گذرنیوالا ہی اوسپر
اور باہر آتی ہین اور دیوارسی اسطور گہس آتی ہین جیسی دروازہ سی اور آپ کو جسکی آنکہہ
سی چاہین چہپالین اور یہ سب ممکن ہی اور ہی اور ہوویگا ای پر نہین ہوسکتا اور صورت
نہین بندہتی اور روا نہین ہی کہ حق سبحانہ تعالی کسی چیز مین جسمانیات کی مکان سی اور
روحانیات کی مکانسی کہ بیان کیا ہمنی آوی یا ساتہہ اوسکی ملجاوی یا برابر اوسکی ہووے یا کوئی
مخلوق اوسکی مکان کی بلندی کو اور اوس جل وعلی کی پاکی کی درجہ کو پہنچی وہ سبحانہ پاک
ہی سب اوس چیز سی جو لیاقت نہین رکہتی ہی ساتہہ بزرگی ذات پاک اوسکی کے
صفاتون نقصان والیون مخلوقات سی سب سی اور پاک ہے اون سب چیزونسی کہ گنا جاتا ہے

کمال نسبت غیر اوسکی کی موجودات سی مجرد ہون یا مجرد نہون اور وہ سبحانہ و تعالی
اور کمالات اوسکی جو ذاتی ہین بہت بڑہ کر ہین اوس کمال سی جسکو ادراک کرچکی
ہی عقل یا فہم یا خیال ذات پاک جون اوسکی نسبت شان اور مکان کی سی پاک ہی
اور بری ہی اور صفتین پاک اوسکی تشبیہ اور تمثیل کی امیزش سی خالی ہین مثنوی

ذات او نزد عارف و عالم		برتر از ما و کیف و از ہل و لم	
پاک از آنہا کہ غافلان گفتند		پاک تر زانچہ عاقلان گفتند	

ترجمہ یعنی ذات پاک اوسکی نزدیک عارف کی اور عالم کی برتر ہی ما سی اور کیف سی
اور ہل سی اور لم سی یعنی اوسکی ذات پاک ان چارون لفظون سی سوال کیجاوی پاک
ہی کیونکہ ما کی معنی کیا چیز اور کیف کی معنی کیسا اور ہل کی معنی کیا اور لم کی معنی کسواسطی اور اللہ
تعالی کی ذات پاک ہی اس سی کہ ان چیزون سی سوال کیجاوی اور دوسری شعر کی معنی یہ ہین
پاک اون چیزون سی ہی جو غافلون نی کہا پاک تر اوس چیز سی جو عاقلون نی کہا اور
وہ جو حدیث مین وارد ہی بیچ روایت انس رضی اللہ عنہ کی یَقُولُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَعِزَّتِیْ
وَجَلَالِیْ وَوَحْدَانِیَّتِیْ وَفَاقَۃِ خَلْقِیْ اِلَیَّ وَاسْتِوَائِیْ عَلَی الْعَرْشِ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ
اِنِّیْ اَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ یَشِیْبَانِ فِی الْاِسْلَامِ اَنْ اُعَذِّبَھُمَا ترجمہ یعنی فرماتا ہی اللہ
برتر کہ قسم ہی میری عزت کی اور میری بزرگی کی اور میری وحدانیت کی اور احتیاج خلق
کی جو میری طرف ہی اور میری بیٹھنی کی اوپر عرش کی اور بلندی مکان میری کی کہ البتہ
مین حیا کرتا ہون اپنی بندہ اور بندی سی جو بوڑہی ہو جاوین بیچ اسلام کی یہ کہ عذاب دون
مین اونکو اور وہ جو دوسری حدیث مین وارد ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قول
سی یَقُوْلُ اللّٰہُ وَعَظَمَتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَحَدٌ وَقَلْبُہٗ
مُظْلِمٌ ترجمہ یعنی فرماتا ہی اللہ تعالی قسم ہی عظمت میری کی اور بڑائی میری کی اور بلندی
مکان میری کی کہ نہین داخل ہوگا جنت مین کوئی اور حال یہ ہی کہ دل مین اوسکی تاریکی

فرق ہی ہوا اور سوا اسکی اور حدیثین کہ عبارت ارتفاع مکانی کی اوسمین ائی ہی وہ مکان بی مکانی سی اور وہ ارتفاع اشارہ طرف بلندی ذاتی کی ہی اور بلندی مکان کی اور پاکی ذات کی اشارہ طرف اوس رفعت کی ہی قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ ترجمہ یعنی فرمایا ہی اللہ تعالی نے وہ ہی بلند کرنیوالا مرتبونکا صاحب عرش کا معیت روح کی ساتھہ بدن کی مثال معیت حق سبحانہ کی ہی ساتھہ کل کائنات کی مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ترجمہ یعنی جسنی پہچانا اپنی جانکو پس تحقیق پہچانا اپنے رب کو اور پر روح کی عرضون جسمونسی جیسی دخول اور خروج اور اتصال اور انفصال اور سوا اسکی جائز نہین ہی پہر کیسی اوپر حق سبحانہ کی جائز ہوا اور بیچ کلام بعضی عارفونکے رحم کری اونپر خدا ای تعالی کہا کہ آدمی مرکب ہی چار عنصر متضادسی یعنی خاک اور ہوا اور پانی اور اگ اور یہ چارون بیچ قالب کی ساتہہ حقیقت کی جمع ہین مکان خاک کا بیچ قالب کے ظاہر اور ظاہر بیچ خاک کی پانی کا مکان اور ہی لطیف لائق لطافت پانی کی اور بیچ اس پانی کی ہوا کا مکان اور ہی لطیف تر پانی کی مکان سی اور بیچ ہوا کی اگ کا اور مکان ہی لطیف تر ہوا کے مکانسی اور روح ساتھ سب ذرون قالب کی ساتھ حقیقت کی موجود ہی بی حلولکے بیچ مکان حلول اور انتقال عوارض جسمونکی سی ہی اور کوئی شی عوارض جسمونکی سی اوپر روح کی جائز نہین سی پس اسیطرح جان تو کہ ذات پاک رب العالمین جل ذکرہ ولا الہ غیرہ کی ساتھہ سب ذرون مخلوقات کی بیچ حقیقت کی موجود ہی بی حلولکی اور اتصالکی اور بی مماسہ کی اور بی مقابلہ کی ساتھہ سبکی بی سب کی سب سی دور سب سی نزدیک متصل نہ منفصل کیا خوب ہی نزدیکی اور دوری بندیکی کیا خوب ہی حاضری اور غائبی بندہ کی کیا خوب ہی جان بانحمال اور نابینائی بندیکی کیا خوب ہی ناگذران درمیان دل اور جان کی کیا خوب ہی حاصل دلکا اور دل اوس سی بی حاصل بیچ حدیث قدسی کی ہی لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَیَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا دَعَانِیْ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ

انه قال قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول الله عز وجل انا مع عبدي ما ذكرني
وتحركت بي شفتاه اخرجه في شرح السنة باسناده عن الاوزاعي باسناده عن ابي هريرة
رضي الله تعالى عنه ترجمه گنجایش نہین رکہتی ہی میری زمین میری اور نہ آسمان میرا اور
گنجایش رکہتا ہی میری دل میری بندہ کا جو مومن ہی مین ہم نشین اوس شخص کا ہون جو
یاد کری مجکو اور مین اوسکی ساتہہ ہون جب پکاری مجکو اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی الله
عنہ سی یہ کہ البتہ کہا اوس ابو ہریرہ رضی الله عنہ نی کہ فرمایا نبی صلی الله علیہ وسلم نی کہ فرمایا
الله تعالی کہ مین اپنی بندہ کی ساتہہ ہون جب یاد کری مجکو اور ہلین ساتہہ یاد میری کی دونون
ہونٹہہ اوسکی روایت کی اسکو بیچ شرح السنہ کی ساتہہ اسناد اسکی کی اوزاعی سی ساتہہ
اسناد اسکی کی ابی ہریرہ سی راضی ہووی الله تعالی اوسسی ای پر توحید علمی ہو تو نہ
ہی زمان اور مکان کی پہچاننی کو کہ تحقیق ہووی کہ حق سبحانہ تعالی ساتہہ کسی چیز کی نہین
رہتا ہی اور کوئی چیز ساتہہ اوسکی نہین رہتی ہی جان تو کہ حق تعالی نہ اندر عالم کی ہی
اور نہ باہر عالم کی ہی نہ متصل ہی ساتہہ عالم کی اور نہ منفصل ہی عالم سی اور ایک ذرہ
کل عالم سی اوس سی دور نہین ہی اور وہ سبحانہ کلام کرنیوالا ہی ازلا ابدا بلا انقطاع کے
اور کلام اوس سبحانہ کا ایک ہی کہ بدلنا اور گہٹنی نہین قبول کرتا ہی اور جاننا اسکا کہ ایک سو
اور چودہ کتابین کہ حق تعالی نی طرف پیغمبرون کی بہیجین ہین ایک کیسی ہو سکتی ہین اور
پیغمبر بہلی موسی علیہ السلام کی اور پہاڑ کوہ طور کی موسی علیہ السلام کو کیسی کہا اور کیونکر
موسی علیہ السلام نی عبرانی مین سنا فاخلع نعليك انك بالواد المقدس طوى یعنے
پس باہر کرو دونون جوتیان اپنی البتہ تو میدان پاک مین ہی کہ نام اوسکا طوی ہی اور
عیسی علیہ السلام نی سریانی مین سنا اور محمد مصطفی صلی الله علیہ وسلم سی جو کلام کیا تو عربی مین سنا باوجود
اسکی کہ کلام اسکا ایک ہی ہمیشہ ہی اور ان سب سی پاک اور یہ حق تعالی ساتہہ ایک علم کے
سب معلومات نامتناہی کو جانتا ہی اور ساتہہ ایک قدرت کی سب معدومات کو وجود

مین لاتا ہی اور ساتھہ ایک شنوائی کی سب مسموعات کو سنتا ہی اور ساتھہ ایک بینائی
کی سب دیکھی گئی چیزونکو دیکھتا ہی اور ساتھہ ایک ارادہ کی سب مرادون کو چاہتا ہی اور
جاننا ان سب کا موقوف ساتھہ جاننی زمان اور مکان کی ہی اور بیچ کلام بعضی عارفونکی
ہی رحمہم کری اوپر خدای تعالی بیچ معرفت زمان کی اور بیچ معرفت معنی قول اللہ
تعالی کی اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ یعنی تحقیق امر اوس
خدای تعالی کا جسوقت ارادہ کرتا ہی کسی چیز کی تئین یہ کہی اوس چیز کی تئین ہوجا پس
ہوجاتی ہی زمان بہی یا زمان جسمانیات ہی یا زمان روحانیات قسم پہلی کہ زمان
جسمانیات ہی دو مرتبی رکہتی ہی پہلا مرتبہ زمان جسمانیات کثیف ہی اور یہ زمان حرکتون
آسمان سی اوٹہتا ہی جیسی سال گذشتہ اور یہ سال اور کلکا دن اور آجکا دن اور جو کل
دن آویگا اور دراز اور کوتاہی اس زمانہ سی ظاہر ہی سال دراز ہی اور مہینہ کوتاہ بہ نسبت
سال کی اور بیچ اس زمانہ کی ماضی اور حال اور استقبال ہوتا ہی اور بیچ اس
زمانہ کی تنگی ہوتی ہی جب تک کل کا روز نہ گذر جاوی آج کا دن نہ آویگا اور جب تک آج
کا دن نجاوی کل کا روز نہین آویگا اور دوسرا مرتبہ زمان جسمانیات لطیف ہی اور وہ زمانہ
جنونکا ہی اور جو کہ زمان جسمانیات کثیف مین دراز ہی اس زمانہ مین کوتاہ ہی اور جو کہ
بیچ اس زمانہ کی کام کری ایک دمین اسقدر کام کری کہ ایک سال مین یا ایک
مہینہ مین بیچ زمان جسمانیات کثیف کی نہین کر سکیگا جیسی کہ سنتا ہی تونی جلدی کام
جن اور شیاطین کی سی اور یہی اولاد جنون کی ایک دمین اتنی بڑہتی ہین کہ آدمی کی اولاد
دس برس مین بسبب اوسکی کہ بڑہنا اونکا بیچ زمانہ کی ہی کہ تہوڑا اوسکا بہت ہی اور
کوتاہ اوسکا دراز اور اس زمانہ کی لیئی بہی ماضی اور حال اور استقبال ہی آج اور کل
اونکا پار سال اور مثال آدمیونکا ہی اور یہ معنی بطریق تقریب کی ہین نہ بطریق تحدید کی
اور اسپر دلیل نہین لا سکتے ہی پر صاحبان بینائی کو اسمین شک نہین ہی اوپر تشبیہ

دوسری زمانہ روحانیات اور ارواح کا ہی اور اوسکی بہی قسمین بہت ہین جو کہ بیچ
زمانہ جنونکی دراز ہی اور بہت بیچ زمانہ ملائکہ کی کوتاہ ہی اور تہوڑا ہی ہزار برس اس زمانہ کی ایکدم
ہوتی ہین اور جو کہ بیچ اس زمانہ کی کام کری ہزار برس کا کام ایکدم مین کری اور اس زمانہ مین
بہی تنگی ہی لیکن گذشتہ ساتہہ ہزار برس آئندہ کی بیچ اس زمانہ کی جمع نہین ہو سکتی
ہین اور یہ زمانہ ازل اور ابد کو محیط نہین ہی اور نہین جمع سکتا ہی اس سبب سی کہ یہ زمانہ نہایت
ہی اور نہایت والا ساتہہ بے نہایت والی کی محیط نہین ہوتا ہی اور یہ زمانہ فرشتونکا ہی اور ایسا
اسکی اختصار کیا اور تو کہ تجہکو نمودار ہوا اور تو جانی کہ جناب پاک جل ذکرہ کہ ضرورت ہونا وجود کا
تہمت ابتدا سی اور نقصان انتہا سی بہت پاک ہی اور ذات بیچون اوسکی نسبت مکان
اور زمان سی بلند ہونیوالی ہی یعنی پاک ہی تنگی زمانہ کی سی کہ آسمان کی گردش سی
اوٹہتا ہی پاک ہی اور پاک ہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات مین زمان
اور مکان کی تنگی سی باہر آئی اور ازل اور ابد کی تنگی سی کہ مفہوم خلق کا ہی بدر آ لئے
عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دیکہا اور اوس کی ساتہہ باتین کین بیچ حال جانی
اوسکی کی بیچ بہشت کے کام حقیقی نہ مجازی بیچ اس حالت کی کہ جانا بیچ اوسکی معمور تکی بعد پانچ
ہزار برس کی ہو سکتی تہی بیچ معراج کی قصہ کی فرمایا رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبْوًا یعنی دیکہا مینی عبد الرحمن بن عوف کو کہ داخل ہوتا تہا جنت مین
گہٹنون کی بل چلکر پس فرمایا حضرت نی کہ کہا مینی اوسکی تئین کہ کس لیی دیر مین آیا تو کہ
یا رسول اللہ وہ سختیین کہ مجہپر آئین لڑکونکو بوڑہا کرین اور اون سختیونسی یون جانتا تہا مین
کہ آگی کبہی تمکو نہ دیکہونگا آخر حدیث تک حق تعالی سبحانہ ساتہہ ایک قدرت کی اوپر سب مقدورات
کی انتہا کی قادر ہی بنسبت قدرت اوس سبحانہ کی ازل اور ابد کم ایک پلک مارنی سے
دکہتا ہی پاک سے ہے اور ماضی اور مستقبل اور گذرے اور آئی اور تعدد اور تجدد سی اور
فرا تالم قدم کا ہی اہل بہشت جو خدا کی نزدون کی بندی سی پردہ مین رہی مگر قدیم ہونی زمان

کی ہوی اور کہا جب موسی علیہ السلام تہی اوپر کوہ طور تہا خداوند تعالی نی اون سی کیسی
فرمایا کہ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى پس اوتارو دونون جوتیان اپنی البتہ
ہی تو میدان پاک مین جسکا نام طوی ہی بیچارہ اگر زمانہ کی تنگی کچہہ گذری ہوتی اور عالم
صورت کی تنگی سی ایکدم پہر چہوٹی ہوتی اور ساتہہ زمانہ روحانیات کی بہی اونکو سفر اور گذر
ہوتا توشہ اور خیال ساتہہ اس غلطی کی راہ ایمان کی اوپر انکی نمار تاجان تو اگر روح انسانی
قوت پکڑی اور ساتہہ قسمون تصفیہ اور تزکیہ کی اور ساتہہ متابعت صاحب شریعت صلوۃ
اللہ وسلامہ علیہ کی موصوف ہووی ہو سکتا ہی کہ جلدی قالب کثیف کو طرف زمانہ
جسمانیات لطیف کی کہینچی اور بیچ ایکدن کی اسقدر کام کری کہ دوسرا ایک برس مین
نکر سکی اور بیچ قصہ حضرت خضر علیہ السلام کی رحمۃ اللہ کی ہمارے نبی پر اور اونپر منقول ہی
کہ بیچ اوس صورت بندہ ہونی کی بیچ ایکروز کی اوس پہاڑ کے ٹکری کو اوکہیڑا اور بنایا
اوسکی کو ساتہہ زمین کی برابر اور سید ہا کردیا اور وہان کی خاک کو دوسری جگہہ لیگیی اور
یہ قصہ آخر مین نوادر الاصول کی ساتہہ درازیکی نقل کیا گیا ہی اور شیخ ابو الحسن خرقانی
سی پاک کری اللہ تعالی روح اونکی منقول ہی کہ ایک رات مجہسی مجکو لیا اور سب وظیفہ
میری اوپر میری لگی جو مجکو مجہی پہیردیا مونہہ میرا وضو کی پانی سی بہیگا تہا صاحب ان مقولون
اور حالونکا کہتا ہی کہ ہمارے یار روشنی کوئی ہی کہ ایک ساعت سی کم مین ستو یار سب قرآن
ختم کیا ہی حرف حرف آیۃ آیۃ پڑہی ہی اور یہ حالت اوسکو بہت پڑی ہی اور جو قوت روح
کی کمال کو پہنچی ہو سکتا ہی کہ قالب کو طرف زمانہ روحانیات کی کہینچی اور ایک ساعت مین
کام ستو ہزار برس کا کری اور قصہ معراج سید عالم علیہ الصلوۃ والسلام کا بہی اسی مقام مین
تہا کہ ایک ساعت مین تفصیلین ملکون کی ایک ایک اونپر ظاہر فرمائین اور نوی ہزار کلمہ
حق تعالی سی سنی جو پہر آئی ابہی بستر گرم تہا اور دوسری بزرگان طریقت نی پاک کرے
اللہ تعالی روحین اونکی فرمایا کہ ایکدم سالک کا عام کی ہزار برس کی طاعت سے کے

قیمت پاتا ہی اور جو کچھ کہا گیا زمان اور مکان کی اسرار سی ایک قطرہ ہی اون دریاؤن
بیکران سی اور بہت در شاہوار بیچ گہراؤ دریا کی جی بہت ہین پوشیدہ گئین تا پہچون
جانین تو کہ حق تعالی و تقدس ازلی اور ابدی ہی اور سخن اوسکی سبحانہ کا ایک ہی اور
تعدد اور تجدد اوس سی نہین ملتا ہی ازل سی بی اول کے ابد تک بی آخر کی ساتہہ
اوس کلام کی کلام کرنیوالا ہی بی انقطاع کی سب مخلوقات کو ایک کن فیکون
کی کلمہ سی پیدا کیا اور یہ کلمہ ازل اور ابد کو محیط ہی اور ساتہہ ایک ارادہ کی ارادہ کرنی والا
ہی سب مرادونکو ازل سی ابد تک اور اسی قیاس پر باقی صفتین سب مرادین موافق
ارادہ اوسکی سبحانہ کی ہین نہ کم نہ زائد آگی پیچہی مثلا طینت آدم علیہ السلام کی تعین
فرمایا ہو فلانی وقت مین فلانی جگہہ لاجرم درمیان مکہ اور طائف کی چالیس برس
تک تہی جیسی کہ حق تعالی نی چاہا اور اگر تقدیرا ایک پلک جھپکنی مین بیچ وجود کے آتا
تو خلاف ارادہ اور خلاف کن فیکون کی ہوتا اور محال جاننا خاموشی حق سبحانہ کا اور جاننا یہ کہ وہ اللہ تعالی
کلام کرنیوالا ازل سی ابد تک بی انقطاع کے ہی باوجود اسکی کہ سخن اللہ تعالی کا ایک ہی بے
تعدد اور تجدد کی اور بی تبعض اور تفکر کی اور جاننا ان قسمون معانی جلالی کا بالحقیقت موقوف
ہی اوپر مشاہدون لطیفون کی اوپر قبول کرنا ساتہہ ایمان کی اول مین شرح حق ہی
تو کر آخر مین ساتہہ قسمون تصفیہ اور تزکیہ کی اوپر طریق متابعت صاحب شریعت صلی
اللہ علیہ وسلم کی روشن ہو اور ظاہر ہو جاوی اور لہراؤ مین اوس دریا کی ہیبت اثر ہی
عرفا کی چہپی ہین اور اللہ سبحانہ ہادی ہی واسطی صاحب کوشش کی طرف رستہ
مکاشفہ اور مشاہدہ کی اور واسطی اہل شوق کی طرف رستون ذوق کی اور ساتہہ اللہ
سبحانہ کی توفیق ہی اور وہ زبردست اور صاحب ہدایت کا ہی اور تحقیق کا اب
شروع کرتا ہون مین توجہ لینی والی کی بیان مین اب سنا
چاہیی کہ پیر مرشد اس عاجز کی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ برکی

کامل اور مکمل نہین سی تہی اور اپنی وقت کی مجدد جبکہ سید احمد صاحب رامپور مین تشریف
لائی تو آدمی کثرت سی مرید ہوی سید صاحب نی اپنی مریدونکو توجہ دینا شروع کیا او
یعنی مرید کی یہ ہین مرید ہاتہہ پیش بیم کی ارادہ کرنی والا ساتہہ ایک چیز کی توجن لوگونکا
ارادہ پکا اور مضبوط تہا خدا کی فضل سی اور سید صاحب کی توجہ سی اونکو فائدہ ہوا اور
جن لوگونکا ارادہ کچا تہا اونکو فائدہ نہوا اسیطرح سی کوئی اور کسیکا مرشد ہوا ایسا مرشد
قائم ہونی والا اوپر شرع کی اور ترک کرنی والا شرک اور بدعت کا کامل اور مکمل اوسکی مرید
کا بہی ایسا ہی حال ہی جیسی کہ اوپر مذکور ہوچکا ہی اگر اوسکا ارادہ پکا ہی تو فائدہ ہوگا
اور جو کچا ہی تو کچہہ فائدہ نہوگا جیسی سرمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین **قطعہ**

سرمد غم عشق بوالہوس را ندہند	سوز دل پروانہ مگس را ندہند	عمری باید کہ یار آید بکنار	این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

ترجمہ سرمد غم عشق کا بوالہوس کی تئین نہین دیتی ہین سوز دل پروانہ کا مکہی کی تئین
نہین دیتی ہین عمر چاہیی کہ یار آوی بیچ بغل کی یہ دولت سرمد سب آدمیون کی تئین
نہین دیتی ہین اور اگر کچہہ تہوڑا سا فائدہ ہوا تو وہ قرار نہین پکڑتا ہی اسکا حال شاہ
عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نی اپنی کتاب فتح العزیز مین لکہا ہی وہ چار طرح
پر ہی اور وہ چارون طرحکی توجہ کی قسمین ہمنی اس رسالہ کی تیسوین مقصد مین لکہدی
ہین اونکی دیکہنی سی قرار پکڑنی اور نہ پکڑنیکا حال معلوم ہوجائیگا اور پکا ارادہ کرنیکا اور نہ
کرنیکا حال شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نی جو نفس انسانیکی تکمیل کیواسطی ضرور
ہین جو اپنی تفسیر فتح العزیز مین لکہی ہین اور اس عاجز نی اسکا بیان اونتیسوین مقصد مین
لکہا ہی اوسکی دیکہنی سی خوب حال معلوم ہوجائیگا کچا ارادہ کرنی اور پکا ارادہ کرنے کا

تیرہوان مقصد یہ کہ اب یہ خیرخواہ شفاء العلیل ترجمہ قول جمیل کی عبارت لکہتا ہی کہ جسپہ
نقشبندیہ طریق کی بنا ہی وہ یہ ہی اور مشایخ نقشبندیہ کی چند اصطلاحات ہین جن پر اونکی
طریقہ کی بنا ہی بعضی اصطلاحین تو اونہین اشغال مذکور کیطرف اشارہ ہی اور بعضی اونکی

تاثیر کی شرطو نپر تو ہمکو اونکا ذکر کرنا چاہیی ہوش در دم ۱ نظر بر قدم ۲ سفر در وطن ۳
خلوت در انجمن ۵ یادکرد ۶ بازگشت ۷ نگہداشت ۸ یاد داشت تو نیہ آٹہہ کلمات خواجہ
عبدالخالق غجدوانی سی منقول ہین اور اونکی بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند سی
مروی ہین آو قوف زمانی ۲ و قوف قلبی ۳ و قوف عددی تو ہوش در دم کی
معنی ہوشیاری اور بیداری ہی ہردم کی ساتہہ تو ہمیشہ بیدار اور تجسس رہی اپنی
سی ہر سانس مین کہ وہ غافل ہی یا ذاکر اور یہ طریقہ ہی مبتدی کو دوام حضور کی حاصل
کرنیکا اور اسطرحکی ہوشیاری مبتدی کی واسطی مخصوص ہی پہر جب آگی بڑہی اور سلوک
کی درمیان مین اوی تو چاہیی کہ توجہ کرتا رہی اپنی ذات کا تہوڑی تہوڑی مدت
مین اسطرح کہ تامل کری ہر ساعت کی بعد کہ اس ساعت مین غفلت آگئی
یا نہین سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کری اور اینده اوسکی چہوڑنیکا ارادہ کرے
اسیطرح مدام تفحص کرتا رہی یہانتک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوی اور یہ پہلی طریق
کی ہوشیاری سی جو وقوف زمانی ہی اسکو خواجہ نقشبندی استخراج کیا اسیواسطی کہ
اوہون نی معلوم کیا کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہردم مین کسی
متوسط کی حال کو پریشان کرتا ہی اوسکی مناسب تو استغراق ہی توجہ الی اللہ
مین اس طرح پر کہ اسکو اپنی متوجہ ہونیکی دانست بہی نرہی اسم حال تہو فائدہ
مترجم کہتا ہی ہر ہر دم کا محاسبہ عنایت ہی ہوش در دم سی سو یہ مبتدی کی مناسب
ہی نہ متوسط کی اور قدری مدت کا محاسبہ جسکا نام وقوف زمانی ہی لائق مرتبہ متوسط
سی مولانا نی فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتی ہین حدیث وارد تہی کہ ہوشیار
وہ شخص ہی جسنی اپنی نفس کو ذلیل کیا اور مابعد موت کی واسطی عمل کیا اور امیر المومنین
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نی خطبہ مین فرمایا کہ اپنی جانون کا محاسبہ کرو قبل اسکی کہ
تمسی حساب لیا جاوی اور اونکو وزن کرو قبل اسکی کہ وزن کیی جاو اور مستعد ہو جاو

غرض اکبر کی واسطی یعنی خدا کا سامنا جو قیامت مین ہوگا اوسدن تم سامنی کیئے جاؤوگی تمہاری کوئی چیز چھپ سکی گی اور **نظر بر قدم** کی تو یہ مراد ہی کہ سالک پر واجب ہی کہ اپنی چلنی پہرنی کی وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالی سوائی اپنی قدم کی اور نہ اپنی بیٹھنی کی حالت مین دیکہی مگر اپنی آگی اسواسطی کہ نقوش مختلفہ کا دیکہنا اور عجب انگیز رنگون کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور اوس سی روکتا ہی جسکے وہ طلب مین ہی اور درحکم نظر ہی لوگونکی آوازین اور اونکی باتونکی طرف کان لگانا اپنی والد مرشد سی مینی سنا فرماتی تہی کہ یہ یعنی نظر کو نیچی رکہنا بنسبت مبتدی کی ہی اور منتہی کی قدم کا حال اس رسالہ مین نہین لکہا جائیگا اسواسطی کہ بنا اس رسالہ کی اوپر اختصار کی ہی اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی رسالہ قول جمیل مین مفصل لکہا ہی جو چاہی وہان دیکہہ لی اور **سفر در وطن** کا تو مطلب نقل کرنا ہی صفات بشریہ خسیسہ سی صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہی کہ اپنی نفس کا متفحص رہی کہ آیا اوسمین کچہہ حب خلق باقی ہی پہر جب اوسکو جان جاوی تو سر نو سی توبہ کری اور جانی کہ یہ میرا بت ہی اسواسطی کہ جو تجکو خدا سی باز رکہی وہ فی الواقع تیرا بت ہی پہر کہی لا الہ الا اللہ لا الہ سی ارادہ کری کہ مینی فلانی چیز کی محبت کو نفی کردیا اور الا اللہ سی قصد کری کہ اللہ کی محبت مینی اوسکی مقام پر ثابت کردی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ غیر خدا کی محبت کی رگین دل کی اندر بہت چہپی ہوی ہین اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص اور تلاش سی اور سالک پر واجب ہی کہ تلاش کری کہ ایا اوسکی دلمین کسیکا حسد یا کسیکا کینہ یا اعتراض موجود ہی تو اوسکو توڑا کری اس کلمہ کی مداومت سی **فائدہ** صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نی فرمایا جسنی اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکہا تو اوسنی اوسکو طلب دنیا سی باز رکہا اور سب لوگونسی اوسکو وحشی کردیا **بیت** از درون شو آشنا واز برون

بیگانہ وش پس چنین زیبا روش کم می بود اندر جہان اور جلوت در انجمن کا یہ
مطلب ہی کہ دل سی خدا کی ساتھہ مشغول رہی اپنی جمیع حالات مین پڑہانی
مین اور کلام کرنی اور کہانی اور پینی اور چلنی مین تو سالک کو واجب ہی کہ خدا
کیطرف متوجہ رہنی کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہنچاوی ان اشغال مذکورہ کے
مشغولی کی وقت خواجہ نقشبندی فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہی حق تعالی کی قول
مین رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کہ مرد انی وہ لوگ ہین جنکو
سوداگری اور خرید فروخت ذکر اللہ سی غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہی دل بیار دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہی بلکہ حق یہ ہی کہ بلباس فقر ایشان مقید ہونا اور ہمیشہ
متعلق بذکر خدا رہنا اسطرح پر کہ لوگون پر مخفی رہی اسمین اگر دکہانی اور سنانی کا
منظنہ ہی تو بہتر یہی کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات
کا لباس ہو اور دل ہمیشہ حق تعالی سبحانہ کی ساتھہ رہی چنانچہ خواجہ علی رامیتنی
نی یہی مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنی اندر سی آشنا اور باہر سی بیگانہ
کی مانند ایسی پیاری چال کمتر ہی جہان مین **فائدہ** مترجم کہتا ہی مصنف ا
حقانی نی حق فرمایا کہ اس زمانہ مین دفع ریاکاری کی واسطی اس سی بہتر کوئی
وضع نہین با خدا کیواسطی کہ علما کی وضع اور لباس اختیار کری اور با حق رہی اگرچہ
عوام کو اوسکی ساتھہ عقیدت نہو گی یہی گمان کرینگی کہ یہ ملا ہین کتاب کی کیڑی
انکو درویشی اور ولایت سی کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کی یا مطلق ترک لباس
کی **حکایت** ایک شخص نی خواجہ نقشبند سی پوچھا کہ کار بار کی عین مشغولی مین
توجہ الی اللہ رکہنا اور غافل نہونا کیونکر متصور ہو اور اسپر کیا دلیل ہی خواجہ علیہ الرحمہ
نی اس آیت سی استدلال کیا رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
وہ مرد کہ نہین غافل ہوتی سوداگری مین یہ یعنی اللہ کی یاد سی از تفسیر موضح القرآن

اور **یاد کرد** سی مراد ذکر اللہ ہی یا نفی اور اثبات یا باثبات مجرد یعنی یا فقط زبان سی
اللہ اللہ کہنا یا دل سی چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی **فائدہ** یاد کرد سی مراد یہ ہی کہ
ہمیشہ اوس ذکر کو تکرار کرتا ہی جسکو مرشد سی سیکھا ہی یہان تک کہ حق جل شانہٗ
کی حضوری حاصل ہو جاوی خواجہ نقشبند قدس سرہ نی فرمایا کہ مقصود ذکر سی یہ ہی
کہ دل ہمیشہ حضرت حق کی ساتھہ حاضر رہی بوصف محبت اور تعظیم کی اسواسطی کہ
ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہی **کذا فی الحاشیۃ العزیزیہ** اور **بازگشت**
یعنی رجوع کرنا اور پہرنا اس سی عبارت ہی کہ قدری ذکر کی بعد تین بار یا پانچ بار
مناجات کی طرف رجوع کری سو یون دعا کری اللہ عزوجل سی بحضور دل کہ ای میری
رب تو ہی میرا مقصود ہی مینی دنیا اور آخرت کو چہوڑا تیری ہی واسطی اپنی نعمت کو
مجہپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجکو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سی مینی سنا فرماتی
تہی کہ یہ شرط عظیم ہی ذکر مین تولائق نہین کہ سالک اس سی غافل ہو اسواسطی کہ
جو ہمتی پایا اسیکی برکت سی پایا **فائدہ** مولانا نی فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دلسی
کہی تو اسکی بعد اوسیطرح کہی الٰہی تو ہی میرا مقصود ہی اور تیری رضا میرا مطلوب
ہی یعنی اس ذکر سی تو ہی مقصود ہی اسواسطی کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی
ہی تو دم بدم اخلاص تازہ کر کی ذکر کو خالص کرنا چاہیی تاکہ باطن ماسوای حق
سی صاف ہو جاوی واگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوی تو دعای مذکور کو بطریق تقلید مرشد
کیا کری تو مرشد کی برکت سی اوسکو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جاویگا اور
بازگشت سی اخلاص حاصل کرنا اسواسطی ذکر مین شرط عظیم ٹہیرا کہ ذاکر کی دل مین
وسوسہ آتا ہی سرور خاطر سی تو اوسپر مغرور ہو جاتا ہی اور اوسیکو مقصود ذکر
قرار دیتا ہی حالانکہ اوسکی حق مین یہ زہر سی زیادہ تر مضر ہی اور **نگاہداشت**
تو عبارت ہی خطرات اور احادیث نفس کی ہانکنی اور دور کرنی سی تو سالک کو

لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار رہی سو کسی خیال اور خطرہ کو اپنی دل مین چہوڑی کہ خطور کر سکی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا کہ سالک کو لائق ہی کہ خطری کو ابتدای ظہور مین روک دی اسواسطی کہ جب ظاہر ہو چلیگا تو نفس اوسکیطرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پہر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہی حاصل کرنی ملکہ خلو تختہ ذہن کا خطرات اور وساوس کی خطور کرنی ہی **فائدہ** مولانا نی فرمایا کہ خطری کو ساعت دو ساعت بہی دل مین رکہنا نچاہیی بزرگونکی نزدیک یہ اہم ہی اور اولیای کاملین کو یہ دولت تازمان دراز حاصل رہتی ہی اور یاد داشت تو عبارت ہی توجہ صرف سی جو خالی ہی الفاظ اور تخیلات سی واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہی ہی کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فنای تام اور بقای کامل کی بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کی دہیان کا نام ہی جو بلا ذریعہ الفاظ اور تخیلات کی یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہی اور **وقوف زمانی کی** تفسیر کو نو ہمنی ہوش در دم کی تفسیر مین بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کی تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین درصورت غفلت استغفار کرنا اور آیندہ کو اوسکی ترک پر ہمت باندہنا اور **وقوف عددی** تو عدد طاق کی محافظت کرنیکا نام ہی اور اوسکا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا جہت اور **وقوف قلبی** عبارت ہی اوس قلب کیطرف جو بائین طرف چہاتی کے نیچی موضوع ہی اور حکمت اس توجہ کی دل سی جیسی ضربات کی رعایت مین حکمت ہی مشایخ قادریہ کی نزدیک یعنی تا اپنی غیر کی سوا توجہ نہ باقی رہی اور خطرات بیرونی کا دل مین دخل نہو تا بتدریج جناب الہی مین توجہ منحصر ہو جاوے **فائدہ** مولانا نی فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ ادہیر واقف رہی اثنای ذکر مین اور دل کو ذکر حق سی مشغول کرلی اور اوسکو ذکر اور اوسکی مفہوم سی مہمل اور بیکار نہ چہوڑی

خواجہ نقشبندی حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین لازم نہین فرمایا اور وقوف قلبی تو اونکی نزدیک اثنای ذکر مین لازم ہی جیسیکہ مراقبی لازم ہین اور مراقبی اس رسالہ مین لکہدی ہین بلکہ مقصود ذکر سی دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہین بدون وقوف قلبی کی اور کیا خوب کسیتی کہا ہی **شعر** عَلٰی بَیْضِ قَلْبِكَ كُنْ كَاَنَّكَ طَائِرٌ فَمِنْ ذٰلِكَ الْاَحْوَالِ فِیْكَ تَوَلَّدُ یعنی اپنی دل کی انڈی پر چڑیا کی طرح ہوجا اسواسطی کہ اس لزوم سی تجہہین حالات عجیبہ پیدا ہونگی **استغراق** بالکسر ہمہ را فراگرفتن وبتمام توانائی خود کاری کردن وغرق شدن از منتخب **غرق** بفتحتین مصدر است بمعنی تمام فرورفتن درآب واز سرگذشتن اب وغیرہ ومستعمل بسکون راست وبفتح اول وکسر را بمعنی غریق از غیاث اللغات **خساست** بالفتح ناکس وزبون شدن از منتخب **موضوع** نہادہ شدہ وساختہ شدہ ۱۲ از غیاث اللغات **چودہوان مقصد** کہ کتاب منہاج العابدین جو امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہی اوسمین شیطان کی مکرون کا بیان لکہا ہی وہ **بیان یہ ہے** اب شیطان کی مکرونکو معلوم کرنا چاہیی کہ شیطان آدمی سے سات طرح پر مکر کرتا ہی پہلی کہ خود عبادت ہی سی روکتا ہی اوسوقت اگر خدای تعالی توفیق دی تو دلکو یہ سمجہا کر شیطان کو ہٹہا دیوے کہ مجکو عبادت کرنا ضروری ہی اسواسطے کہ مجکو آخرت کی توشہ بغیر چارہ نہین اور دنیا مین آخرت کا توشہ عبادت ہی سے ہوسکتا ہے اب دوسرا جال پہیلاتا ہی اور آخرت کی توشہ کی لیی ڈہیل کرنی کو کہتا ہی یعنی کہتا ہی کہ پہر کرلیجو اوسوقت بہی اگر خدای تعالی توفیق دی تو کہدیوی کہ میری موت میری اختیار پر نہین ہی نہین معلوم اتنی دیر تک زندہ رہون یا نہ رہون اور اگر آجکی کام مین کل تک کا توقف کرون تو کل کا کام کب کرونگا کیونکہ ہر روز کی لیے

ایک کام مقرر ہی تب تیسری طرحسی مکر کرتا ہی اور عبادت مین جلدی کرنیکو کہتا ہی تاکہ جیساحق عبادت کا ہی ویسا ادا نہوا اور سمجہاتا ہی کہ جلدی فارغ ہو فلان فلان کام کرنیکو ہی پہر اگر خدا تعالی توفیق دی تو یہ کہکر اوسکو رد کردیوی کہ تہوڑی عبادت احتیاط اور آہستگی کی ساتہہ ادا ہو تو بہتر ہی بہت سی کام بیکار ہونی سی پہر چوتہی طرحسی آکر کہتا ہی کہ لوگون کی دکہلانیکو خوب عبادت کرنی چاہیی اور غرض اوسکی یہ ہوتی ہی کہ ریا مین ڈالکر خراب کری پس اگر اللہ تعالی کا فضل شامل ہو تو کہدیوی کہ لوگونکا دیکہانا میری کسکام آویگا خدا کا دیکہنا کافی ہی پانچوین طرح یون سامنی آتا ہی اور عجب کی باتین سکہلاتا ہی کہتا ہی کہ آج تجہسا کونسا دوستدار بندہ ہی تیری تلم اور تیری شب بیداری کی کون برابری کرسکتا ہی اوسوقت خدا تعالی اگر توفیق دیوی تو یہ کہدیوی کہ خدا تعالی کا شکر و احسان ہی جو مجکو ایسا پیدا کیا اگر اوسکی توفیق شامل نہوتی تو میری اور میری عبادت کی کیا قدر ہوتی چہٹی ایسی طرح ہی کہ اوسکی کسیکو خبر نہین ہوتی مگر جو عالم کہ دانا اور بیدار ہون وہ یہ ہی کہ کہی عبادت کو خوب چہپا کر ادا کر خدا تعالی بندون پر تیرا حال آپ ظاہر کردیگا اور اوسکی غرض اس سی ریا خفی مین ڈالنی کی ہوتی ہی اللہ تعالی کی مدد سی اوسکو اسطرح ہٹا دیوی کہ ای ملعون اوسوقت تک تو عبادت فاسد کرنیکی لیی پیش اتا تہا اب درستی کیطور پر فاسد اور تباہ کرنیکو سامنی آیا ہی مجہکو عبادت کی ظاہر ہونی سی کیا کام ہی مین تو بندہ ہون بندگی کرنا میرا کام ہی خدا تعالی کو اختیار ہی خواہ ظاہر کری یا پوشیدہ رکہی اور خلقت کی اختیار مین کیا ہی جو اونکی آگی عبادت ظاہر کرنی سی کچہہ مجکو حاصل ہوگا ساتوین طرح معہ دلیل کہتا ہی کہ تجہی عمل کی کیا ضرورت ہی اسواسطی کہ اگر تجکو ازل سی سعید اور نیک بخت بنایا ہی تو عمل کی کچہہ حاجت نہین اور اگر بدبخت اور شقی پیدا کیا ہی تو عمل کرنی سی کیا

کچھہ فائدہ نہین اگر خدا تعالی بچاوی تو اوس وقت خدا کی توفیق سی اوس سی کہی کہ ای ملعون
مین بندہ ہون مجہ پر فرمانبرداری پروردگار کی لازم ہی جو حکم کہ سعادت یا شقاوت کا اوسنی کیا ہی
وہ جانی مجکو اوس سی کچھہ کام نہین قطع نظر اسکی مین ہر طرحسی عمل کا محتاج ہون اگر نیک بخت ہون
تو ثواب کی زیادتی چاہتا ہون و اگر نعوذ باللہ بدبخت ہون تو بہی محتاج ہون
کیونکہ اپنی نفس کو ملامت کرنی سی باز رہون یعنی یہ نکہون کہ یہ بدبختی تیرے
سبب سی ہوئی ہی سوای اسکی آگ مین فرمانبردار ہو کر جانا نافرمانی کر کے
جانی سی بہتر ہی باوجودیکہ مین جانتا ہون کہ خدا تعالی کسیکو عبادت پر عذاب نہین
کریگا بلکہ ثواب کا وعدہ فرمایا ہی اور اوسکا وعدہ خلاف نہین ہو گا پندرہوان
مقصد روکنی والا نفس ہی طالب عبادت کو نفس سی بہی بچنا لازم ہی جو ہر
وقت خرابی کی طرف بلاتا ہی اور نفس سب دشمنون سی زیادہ ہی اور اوسکی
بلا بہی تمام بلاؤنسی سخت ہی اور اوسکی دوا اور علاج بہی بہت مشکل ہی دو سبب
سی اول یہ کہ یہ دشمن اپنی اندر کا ہی اور گہر کی چور کا دفع کرنا بہت دشوار ہی
بیت ہی پیمبر سی روایت مجکو یون + بین جنبیکم اعدا عدوٌ
یعنی اس حدیث کی یہ ہین کہ سب سے بڑا دشمن تمہارا تمہاری پسلیو نمین ہے
یعنی نفس دوسرا سبب یہ ہی کہ یہ دشمن آدمیکا محبوب ہی اور محبوب کا عیب معلوم
نہین ہوا کرتا ہی اپنی نفس کی سب خرابیان بہتر معلوم ہوتی ہین اسکی سوا اس
آدمی سی بہت نزدیک ہی اس لیی اوسکا عیب معلوم نہین ہوتا کیونکہ سرمہ
کی سلائی جب تک دور ہوتی ہی تو نظر آتی ہی اور جب آنکہہ مین ڈالتی ہین تو دیکہہ
نہین سکتی پس جسکہ نفس کا یہ حال ہو تو کیا عجب ہی کہ بہت جلد آدمی کو فضیحت
اور ہلاکت مین ڈالی اور اوسکو خبر تک نہو مگر یہ کہ خدا تعالی اپنی فضل سی رحم فرماوے
یہان اب ایک لطیف بات سنی چاہیی کہ اگر خوب غور کیا جاوی تو سب فتنون کے

اصل یہی نفس امارہ معلوم ہوتا ہی نفس امارہ یعنی حکم کرنیوالا برائی کا اور جتنی فتنی
خلقت کو پیش آئی ہین یا قیامت تک پیش آوینگی سبکا سبب یہی نفس ہی جو کوئی ا
کسی بلا مین گرفتار ہوا ہی یا تنہا نفس کی سبب سے ہوا ہی یا نفس اور شیطان کی
دونون کی سبب سی کیونکہ پہلی نافرمانی خدا تعالی کی شیطان سی ہوئی ہی اور
سبب اسکا بعد تقدیر الٰہی کی جو سب سی پہلی ہی ہوا ہی نفس تہی بعد اتنی ہزار
برس کی عبادت کی کبر و حسد نی اوسکو دریای ضلالت مین گرا دیا چنانچہ ہمیشہ
کو غرق ہوا وہانپر شیطان تہا نہ خلق بلکہ نفس کی تکبر اور حسد نی اوسکی ساتھہ
یہ کچھہ معاملہ کیا بعد اسکی گناہ حضرت آدم علیہ السلام سی سرزد ہوا ہی اور اوسکا
سبب بہی شہوت اور نفس تہا کیونکہ نفس نی اپنی ہمیشگی زندگی کی لالچ سی اونکو بلا
مین ڈالا یہانتک کہ شیطان کی بہکانی سی اور نفس کی خواہش کی سبب سے
خدا تعالی کی ہمسایہ اور بہشت سی نکلکر دنیا مین آئی اور بسنی اونکی اولاد پر کیا
کیا خرابیان گذری ہین اور ہمیشہ گذرینگی بعد اسکی ہابیل قابیل کی حکایت کو دیکھنا
چاہیی کہ حسد اور بخل کی سبب سے نافرمانی کی اوسکی بعد ہاروت اور ماروت کا حال
دیکہو کہ شہوت کی سبب سی گنہگار ہوی اسیطرح سی قیامت تک خلقت مین
نفس کی سبب سے فتنہ اور فساد رہیگا اور اگر نفس کا سبب نہو تو سب خلقت نیکی
کرنی مین مصروف رہی پس جب نفس ایسا دشمن ٹہیرا تو اسطرحکی دشمن سی بچاو کرنا
عقلمند کو ضروری ہی اور طریق اور حیلہ اسکی دفع کرنیکا بہت مشکل ہی اسواسطی کہ اور دشمنون
کی طرح ایک دفعہ مغلوب کرنی سی اسکا ضرر دور ہونا ممکن نہین کیونکہ یہ مرکب
اور آلہ ہی اور اوسکی برائی کی سبب سی دفعۃً اسکو مطلق العنان بہی نہین کرسکتی
پس ضرور ہی کہ ان دونون طریقونکی درمیان مین ایک طریقہ اختیار کرے
یعنی اوسکی پرورش اور تقویت تو اتنی کری کہ نیک کام کی برداشت کرسکے

اور اوسکو اتنا ناتوان کری اور قید مین رکہی کہ وہ اپنی اختیار مین رہی غرضکہ نفس کی علاج مین آدمیکو بڑی باریک بات اور دشوار طریقہ کا محتاج ہونا پڑتا ہی اور وہ طریقہ یہ ہی کہ نفس کو روک کر تقوی کا لگام دی تاکہ دونون فائدی کورہ حاصل ہون اب اگر کوئی کہے کہ نفس تو جانور نافرمان اور سرکش ہی اسکو کیونکر قابو مین لاوین اور کس حیلی سی ایسی سرکش کو لگام دیا جاوی تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ بات بہت درست ہی نفس ایسا ہی بیقابو ہی تاہم اسکا حیلہ یہ ہی کہ پہلی اوسکو نرم کر لینا چاہیی تاکہ اوسکو لگام دی سکین اسکام کی جاننی والون نی بیان کیا ہی کہ نفس کا نرم کرنا تین چیزونسی ہو سکتا ہی اول تو یہ کہ تمام شہوتون اور لذتون سی روک رکہی کیونکہ سرکش جانور کو جب گہاس دانہ نملی تو تابع ہوجاتا ہی دوسری یہ کہ اوسپر عبادت کا بہت سا بوجہہ لاددی اسواسطی کہ جب گدہی پر بہت بوجہہ لادتی ہین تو نرم ہوجاتا ہی خاص کر اسوقت مین کہ جب گہاس کم ملی تیسری یہ کہ خدا تعالی سی مدد چاہی اور اوسکی سامنی روئی کیونکہ بغیر مدد خدا تعالی کی اوس سی چہٹکارہ نہین ہوسکتا ہی حضرت یوسف علیہ السلام نی باوجود پیغمبر ہونی کی کیا فرمایا تہا اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ترجمہ اور مین پاک نہین کہتا اپنی جیوکو کہ جیو تو سکہاتا ہی برائی مگر جو رحم کیا میری رب نی بیشک میرا رب ہی بخشنی والا مہربان کہ نفس ہر وقت بدیکا حکم کرتا رہتا ہی مگر یہ کہ خدا تعالی اپنا رحم فرماوی جب ان تینون چیزونپر عمل کریگا تو نفس نافرمان فرمانبردار ہوجاویگا اوسوقت جلدی سی تقوی کا لگام اوسکو دیکر اوسکی بدیسی بی کہٹکی ہوجانا چاہیی مطلق العنان آزاد و بی تعرض و گذاشتہ شدہ عنان از غیاث اللغات

سولوان مقصد تقوی کی بیان مین

اب تقوی کو جاننا چاہیی کہ وہ کیا چیز ہی تقوی ایک بہت نایاب خزانہ ہی اگر اوسکو قابو مین کر لیا تو تمام نیکی اور رزق سی مراد رزق

غیب کا کہ آدمی کو اللہ کی طرف سی تائید اور آشنائی ہوتی ہی اور ثواب اور بڑی کرامت حاصل ہوئی گویا تمام بھلائیان دنیا و آخرت کی اپنی پاس اکھٹی کر لین اس ایک خصلت مین جسکا نام تقوی ہی سب نیکیان جمع ہین قرآن شریف مین غور کرو تو بہت جگہہ پر اسکا ذکر فرمایا ہی اور بہت ثواب اسکی ساتھہ مین لگایا ہی اور بہت بھلائیان اوسکی طرف نسبت کی ہین اونمین سی بارہ باتین جو تقوی کی ساتھہ بیان فرمائی ہین گنوائی دیتا ہون ایک تو صرف مدح اور ثنا ہی جیسا کہ فرمایا ہی وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ترجمہ یعنی اگر تم صبر کرو اور تقوی کرو پس یقینا وہ عزم کی کامون سی ہی یعنی ایسی کامون مین سی ہی جسکا ارادہ کرنا ضرور ہی دوسری دشمنون سی حفاظت حاصل ہوتی ہی قولہ تعالی وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ترجمہ یعنی اگر صبر کرو اور تقوی کرو تو تمکو اونکا مکر کچھہ نقصان نکریگا تیسری خدا تعالی کیطرف سی مدد ملتی ہی قولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ ترجمہ یعنی اللہ تعالی ایسی لوگونکی ساتھہ ہی جو تقوی کرین اور ان لوگونکی ساتھہ ہی جو نیک کام کرین چوتھی سختیون سی نجات ملتی ہی اور رزق حلال حاصل ہوتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ترجمہ یعنی جو کوئی تقوی کری اسکو خدا تعالی سب سختیون سی نجات دیتا ہی اور ایسی جگہہ سی روزی دیتا ہی جنکا اسکو حال نہ معلوم ہو پانچوین عمل کی درستی قولہ تعالی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ترجمہ یعنی ای ایمان والو تقوی کرو اور سچی بات کہو تا کہ خدا تعالی تمہاری عملون کی درستی کری چھٹی گناہ بخشی جاتی ہین جیسا کہ اسی آیت کی بعد وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ترجمہ فرمایا ہی یعنی علاوہ اصلاح عمل کی تقوی سی یہ فائدہ کہ تمہاری گناہ بخشدیگا ساتوین خدا تعالی کی محبت حاصل

ہوتی ہی قوله تعالی اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ ترجمہ یعنی اللہ تعالی متقیون کو دوست
رکہتا ہی آٹہوین عبادت قبول ہوتی ہی قوله تعالی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ
ترجمہ یعنی اللہ تعالی متقیون کی سوا اسیکے عبادت قبول نہین کرتا یہان تقوی
سی مراد تقوی کفر سی ہی کیونکہ بدون ایمان کی کوئی نیکی قبول نہین نوین خدا
کی نزدیک بزرگی حاصل ہوتی ہی قوله تعالی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ترجمہ
یعنی خدا کی نزدیک تم مین سی بزرگ وہ ہی جو متقی زیادہ ہے دسوین دونون جہان
کی خوشخبری قوله تعالی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
وَفِی الْاٰخِرَةِ ترجمہ یعنی جو لوگ ایمان والی ہین اور تقوی والی اونکو دنیا و آخرت مین
خوشخبری ہی گیارہوین دوزخ کی آگ سی نجات ملتی ہی قوله تعالی ثُمَّ نُنَجِّی
الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ترجمہ یعنی دوزخ پر کوسب گذرینگی پہر ہم متقیون کو بچالاوینگی بارہوین
بہشت مین ہمیشہ رہنا خدا تعالی فرماتا ہی اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ ترجمہ یعنی بہشت
متقیون کی لیی بنائی گئی ہی غرض کہ دونون جہان کی خوبیان تقوی مین کہی
ہین پس اس تقوی سی بہولکر بہی بی نصیب نہونا چاہیی اور یہ بہی یاد رہی کہ
عبادت مین تین چیزین اصل ہین ایک توفیق و تائید خدا تعالی کی یہ خاص
متقیون کی لیی ہی جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ترجمہ یعنی خدا تعالے
متقیون کی ساتہہ ہی دوسری عمل کی درستی اور نقصان کا بہرنا یہ بہی متقیونکی
لیی ہی جیسا اللہ تعالی نی فرمایا ہی یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ترجمہ یعنی اگر تم تقوی
کروگی تو درست کریگا تمہارے لیے تمہارے کام تیسری عمل کا قبول ہونا یہی
متقیون کو حاصل ہوتا ہی جیسا اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝
ترجمہ یعنی متقیون کی سوا اسکا عمل قبول نہین کرتا ہی انہی تینون چیزون پر
عبادت کا مدار ہی اسواسطی کہ عمل کرنی سی پہلی توفیق ہونی چاہیی بعد اسکی

غیب کا کہ آدمی کو اللہ کی طرف سی تائید اور آسانی ہوتی ہی اور ثواب اور بڑی لوٹ
حاصل ہوئی گویا تمام بہلائیان دنیا و آخرت کی اپنی پاس اکٹہی کر لین اس
ایک خصلت مین جسکا نام تقوی ہی سب نیکیان جمع ہین قرآن شریف مین غور
کرو تو بہت جگہہ پر اسکا ذکر فرمایا ہی اور بہت ثواب اسکی ساتہہ مین لگایا ہی اور بہت
بہلائیان اوسیکی طرف نسبت کی ہین اونمین سی بارہ باتین جو تقوی کی ساتہہ
بیان فرمائی ہین گنوائی دیتا ہون ایک تو صرف مدح اور ثنا ہی جیسا کہ فرمایا ہی وَاِنْ
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ترجمہ یعنی اگر تم صبر کرو اور تقوی کرو پس یقینا
وہ عزم کی کامونمین سی ہی یعنی ایسی کامون مین سی ہی جسکا ارادہ کرنا ضرور ہی
دوسری دشمنون سی حفاظت حاصل ہوتی ہی قولہ تعالی وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا
لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ترجمہ یعنی اگر صبر کرو اور تقوی کرو تو تمکو اونکا مکر کچہہ
نقصان نکریگا تیسری خدا تعالی کیطرف سی مدد ملتی ہی قولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ ترجمہ یعنی اللہ تعالی ایسی لوگونکی ساتہہ ہی جو
تقوی کرین اور ان لوگونکی ساتہہ ہی جو نیک کام کرین چوتہی سختیون سی نجات
ملتی ہی اور رزق حلال حاصل ہوتا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ترجمہ یعنی جو کوئی تقوی کری اسکو خدا
تعالی سب سختیون سی نجات دیتا ہی اور ایسی جگہہ سی روزی دیتا ہی جسکا اسکو
حال نہ معلوم ہو پانچوین عمل کی درستی قولہ تعالی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا
قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ترجمہ یعنی ای ایمان والو تقوی کرو اور سچی بات
کہو تاکہ خدا تعالی تمہاری عملون کی درستی کری چہٹی گناہ بخشی جاتی ہین جیسا کہ
اسی آیت کی بعد وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ترجمہ فرمایا ہی یعنی علاوہ اصلاح
عمل کی تقوی سی یہ فائدہ ہوگا کہ تمہاری گناہ بخشدیگا ساتوین خدا تعالی کی محبت حاصل

ہوتی ہی قولہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ ترجمہ یعنی اللہ تعالی متقیونکو دوست رکہتاہی آٹہوین عبادت قبول ہوتی ہی قولہ تعالی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ترجمہ یعنی اللہ تعالی متقیون کی سوا کسیکے عبادت قبول نہین کرتا یہان تقوی سی مراد تقوی کفرسی ہی کیونکہ بدون ایمان کی کوئی نیکی قبول نہین نوین خدا کی نزدیک بزرگی حاصل ہوتی ہی قولہ تعالی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ترجمہ یعنی خدا کی نزدیک تم مین سی بزرگ وہ ہی جو متقی زیادہ ہے دسوین دونون جہان کی خوشخبری قولہ تعالی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ترجمہ یعنی جو لوگ ایمان والی ہین اور تقوی والی اونکو دنیا و آخرت مین خوشخبری ہی گیارہوین دوزخ کی آگ سی نجات ملتی ہی قولہ تعالی ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ترجمہ یعنی دوزخ پر کو سب گذرینگی پہر ہم متقیون کو بچالاوینگی بارہوین بہشت مین ہمیشہ رہنا خدا تعالی فرماتاہی اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ ترجمہ یعنی بہشت متقیون کی لیی بنائی گئی ہی غرض کہ دونون جہان کی خوبیان تقوی مین رکہی ہین پس اس تقوی سی بہولکر بہی بی نصیب نہونا چاہیی اور یہ بہی یاد رہی کہ عبادت مین تین چیزین اصل ہین ایک توفیق اور تائید خدا تعالی کی یہ خاص متقیون کی لیی ہی جیسا اللہ تعالی فرماتاہی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ترجمہ یعنی خدا تعالے متقیون کی ساتہہ ہی دوسری عمل کی درستی اور نقصان کا بہنا یہ بہی متقیونکی لیی ہی جیسا اللہ تعالی نی فرمایاہی یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ترجمہ یعنی اگر تم تقوی کروگی تو درست کردیگا تمہارے لیے تمہارے کام تیسری عمل کا قبول ہونا یہی متقیون کو حاصل ہوتاہی جیسا اللہ تعالی فرماتاہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ ترجمہ یعنی متقیون کی سوا کسیکا عمل قبول نہین کرتاہی انہی تینون چیزون پر عبادت کا مدار ہی اسواسطی کہ عمل کرنی سی پہلی توفیق ہونی چاہیی بعد اسکی

نقصان کی درستی چاہیے تاکہ عمل تمام ہووے اوسکے پیچھے جب عمل تمام ہوجاوے
تو قبول ہونا ضروری ہی اسیواسطے سب عابد اسکی خواہش رکھتے ہین اور
اسیلیے ہمیشہ عاجزی کیا کرتے ہین یون کہا کرتے ہین کہ خدا ہمکو
عمل کی توفیق دی اور ہمارے عمل کے نقصان پوری کرا اور جو کچھہ ہم عمل کرین
اوسکو قبول کر اور ان سبکا خدا تعالی نی تقوی کی ساتھہ وعدہ فرمایا ہی اور یہ سب کام
متقیون کو عنایت ہوتی ہین گو وہ خواہش کرین یا نکرین پس تمکو بھی تقوی کرنا
ہی اگر عبادت کرنا چاہتی ہو بلکہ اگر دنیا اور عقبی کی سعادت لینا چاہتی ہو تقوی کرو
اس جگہہ ایک بات کو خوب سوچکر دیکھو کہ تمام عمر تمنی عبادت کی اور تکلیف
اٹھائی یہان تک کہ مطلب حاصل کیا یہ غرض ہوگی کہ یہ ساری عبادت مقبول
ہو مگر اسد تعالی جل شانہ فرمایا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی تقوی والون
سوای خدای تعالی کسیکی عبادت قبول نہین کرتا پس مدار کار عبادت کی
قبولیت کا تقوی پر ٹھیرا اور اس وجہ سی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نی فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی کوئی چیز خوش نہین آتی تھی جیسا کہ تقوی
خوش معلوم ہوتا تھا اور قتادہ رضی اللہ عنہ نی فرمایا ہی کہ توریت مین لکھا ہی
کہ ای فرزند آدم تقوی کر اور جس جگہہ چاہی سورہ اور بیان کرتی ہین کہ عامر بن
قیس رات دن مین ہزار رکعتین نماز کی ادا کرتی اور جسوقت بستر پر آتی تو نفس سی کہتی
کہ ای سب برائیون کی گہر خدا کی قسم ایک پل بھی مین تجہہ سی راضی نہین ہوتا ہون
جب تک تقوی نکری اور مرتی وقت رونے لگی اوسنی پوچھا کہ روینکا کیا سبب
جواب دیا کہ خدا تعالی کا فرمانا رولاتا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ترجمہ
یعنی متقیون کی سوا کسیکا عمل قبول نہوگا اب ایک اور اصل الاصول کو غور کر
دیکھنا چاہیی کہ ایک بزرگ نی اپنی پیر سی کہا کہ مجکو کچھہ وصیت فرمائی میری

جو ابتک نہین کیی ہین تاکہ ایسی طاقت حاصل ہوجاوی کہ اس گناہ کی نکرنی کا
پکا ارادہ کرسکی اور گناہ مین ہمیشہ مین پرین پڑجاوی اور قرآن شریف مین تقوی
کو تین معنو نمین ارشاد فرمایا ہی ایک خدا تعالی کا خوف او ہیبت جیسا فرمایا ہی
وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ترجمہ یعنی مجھہ ہی سی ڈرو دوسری اطاعت اور عبادت کی معنونمین
جیسی يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
اسکی ترجمہ مین فرمایا ہی کہ ای ایمان والو خدا تعالی کی اطاعت کرو جیسا اوسکا حق ہی تیسری
معنی دلکا پاک کرنا گناہونسی اور تقوی کی اصلی او حقیقی معنی یہی ہین وہ دونون پہلے
نہین ہین کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ترجمہ یعنی جو لوگ خدا تعالی کی اور اوسکی رسول کی اطاعت کرین
اور اللہ تعالی سی ڈرین اور تقوی کرین وہی ہین چھٹی والی اس آیت مین پہلے
اطاعت اور خوف کا ذکر کیا بعد و تقوی کا ارشاد فرمایا اس سی معلوم ہوا کہ تقوی
اطاعت اور خوف کی سوا ہی اور وہ دل کا پاک کرنا ہی جیسا ہمنی کہا ہی اور بزرگون
نی کہا ہی کہ تقوی کی تین درجی ہین تقوی شرک سی اور تقوی بدعت سی اور تقوی گناہون
فرعیہ سی ان تینون کو خدا تعالی نی ایک آیت مین ذکر کیا ہی قولہ تعالی لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا
وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ترجمہ یعنی ڈر نہین ہی اون
لوگونکو جو ایمان لای اور نیک کام کیی اون چیزونمین کہ کھاتی ہین جبکہ تقوی کرین اور ایمان
لاتی ہین او نیک کام کیی اور تقوی کیا اور ایمان لاے اور تقوی کیا او نیکی کی خدا تعالی
نیک کام والونکو دوست رکھتا ہی پس پہلی جگہہ تقوی شرک سی ہی اور ایمان
کرا وسکی ساتہہ ذکر کیا ہی اوس سی توحید مراد ہی دوسری جگہہ تقوی بدعت سی
مراد ہی اور اوسکی ساتہہ ایمان جو ذکر کیا ہی اہل سنت وجماعت کی اقرار کرنی سے

غرض ہی تیسری جگہہ تقوی گناہون فرعیہ سی مقصود ہی چونکہ استقامت اسپر دشوارتہی اسلیے اوسکو احسان کی مقابل کیا اور احسان کی معنی طاعت کرنا اور تہیڑنا ہی تقوی پر معاصی فرعیہ سی اس ایک آیت مین تینون مرتبی اکہٹی کیے مرتبہ ایمان کا اور مرتبہ سنت کا اور مرتبہ استقامت کا اطاعت پر علما نی جو تقوے کی معنی بیان کیے ہین وہ تو یہی ہین لیکن تقوی کی معنی بچنا فضول حلال سی بہی شرع مین مستعمل ہی جیسا کہ حدیث شریف مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی مشہور ہی کہ متقیونکو متقی اسلیے کہتی ہین کہ وہ مباح کو چہوڑ دیتی ہین یعنی جن چیزون مین کچہہ ڈر نہین انکو اسواسطے چہوڑ دیتی ہین کہ کہین ڈر والی چیزون مین نہ پڑ جاوین اسلیے مجکو بہتر یہ معلوم ہوتا ہی کہ تقوی کی ایسی معنی بیان کرون جسمین علما کی قول کے بموجب بہی معنی پائی جاوین اور حدیث شریف کی بموجب بہی تاکہ تعریف جامع اور مانع ہو جاوی اور وہ معنی یہ ہین کہ تقوی بچنا ہر ایک شی سی ہی جس سی دین مین ضرر کا خوف ہو اسواسطیکہ جو بیمار پرہیز کرتا ہی اوسکو محاورہ عرب مین متقے کہتی ہین اسلیے کہ وہ ہر ایک مضر چیز سی خواہ کہانی کی ہو یا پینی کی بچتا ہی پس جو چیزین کہ دین مین مضر ہین دو طرح پر ہین ایک تو صرف حرام اور گناہ ہی اور صرف حرام سی مراد یہ ہی کہ شریعت مین اوسکی ممانعت آئی ہی اگر اوسپر کچہہ تہدید و تنبیہ ہو تو اوسکو کبیرہ کہتی ہین اور اگر نری ممانعت ہی تو صغیرہ اور ترک اولی اور مکروہ بہی ممانعت مین داخل ہی کیونکہ اوسکی شریعت مین ممانعت صریح یا دلالت سی ہوتی ہی اور باقی مباح اور حلال دو طرح پر ہین ایک وہ کہ بی اوسکی گذارہ نہین اور زندگی آدمکی اوسپر بظاہر موقوف ہی دوسری جو ضرورت سی زائد ہین اُسکو فضول حلال کہتی ہین دوسری فضول حلال اسواسطے کہ فضول مین مشغول ہونا نوبت گناہ اور حرام تک پہنچا دیتا ہی جو کوئی دین کی مضرات اور بڑی گناہون سے پرہیز کرنا

چاہی تو وہ فضول حلال کو چہوڑی غرضکہ تقوی کی تعریف جامع اور مانع یہ ہی کہ
ہر ایک شی دین کی مضر سی بچی اور مضر دین کی فضول حلال اور گناہ ہین یہ تفصیل
ہی تقوی کی اسے جاننا چاہیی کہ تقوی حرام سی فرض ہی اگر ایسا نکریگا تو لائق عذاب
کی ہوگا اور فضول حلال مین تقوی کرنا بہت بڑا کام ہی اگرچہ فرض نہین مگر بڑی رتبہ
کا کام ہی اسکی چہوڑنی مین گناہ نہین مگر کرنا بہت افضل ہی کیونکہ یہ تقوی پہلی تقوی
کا یعنی حرام سی بچنیکا سبب ہوتا ہی اور نور التقوی حاصل ہوتا ہی حاشیہ مولوی محمد یعقوب
بر کتاب منہاج العابدین اسکی چہوڑنی سی قیامت مین حساب اور ملامت اور جنت
سی روکی رہنی کی سزا کی قابل ہوگا جو آدمی کہ حرام سی تقوی کری وہ تقوی کی نیچی
والی درجی مین ہی اور فضول حلال سی تقوی کرنی والیکا بڑا مرتبہ ہی اور شخص دونون کو
جمع کری یعنی فضول حلال اور گناہ سی بچی اسکا تقوی پورا ہی جیسا چاہیی یہ تقوی
کی معنی اور اسکا بیان ہی اسکو خوب طرح سمجھہ بوجھہ لینا چاہیی اب باقی رہا یہ کہ ان عضوون
کیونکر عمل کرین اور ان عضونکی رو سی نفس کو تقوی کا لگام کسطرح دیا جاوی تو اسکی
تفصیل نفس مین اسطرح ہی کہ اپنی تمام طاقت کی موافق اسپر قیام کری اور نفس
کو سب گناہون سی روکی اور فضول حلال سی بچا دی اور جب یہ عمل آنکہہ اور کان
اور زبان و دل و شکم و فرج سب عضوون مین ملحوظ رکہا تو تقوی کر لیا اور نفس کو
تقوی کا لگام دیا لیکن یہان یاد رکہنی اور جاننی کی یہ بات ہی کہ جو کوئی تقوی کرنا چاہی
تو ان پانچون عضوونکو جو جڑ ہین یعنی آنکہہ کان زبان دل شکم انکو اوس چیز سی بچاوی
کہ دین مین نقصان لاتی ہی جیسی گناہ اور حرام اور فضول حلال جب یہ محفوظ رہینگی
تو امید ہی کہ سب عضو بچی رہینگی اور تقوی جامع اور مانع پر قیام حاصل ہوگا
توفیق کی معنی درست ہونا سامان کا خدا کی مدد سی جیسی عمل ہو سکی اور کوئی
حرج جو رو کی پیش نہ آوی **احسان کی معنی** لغت مین اچہا کرنا کسی کام کا اور نیکی

کرنا سیکی ساتھہ اور مراد اسجگہ وہ معنی ہین کہ مغز عبادت کا ہی چنانچہ حدیث شریف مین
یہی تفسیر ارشاد ہوئی ہی والاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ
یراک اور احسان یہ ہی کہ تو عبادت کری اللہ کی جیسی تو دیکھتا ہی اوسکو اور اگر نہین
دیکھتا تو وہ تجکو البتہ دیکھتا ہی اور یہی حاصل ہی عبادت کا کہ اوسپر مضبوطی
ہوجاوی اور استقامت کہتی ہین ٹہیر جانیکو ایک حال پر اور یہ گناہ وغیرہ سی تقوی
کرنیکی بدولت حاصل ہوسکتا ہی حاشیہ مولوی محمد یعقوب صاحب کا جو اوپر منہاج
العابدین کی لکھا ہی **اصل الاصول کی معنی** جڑونکی جڑ مراد بڑی بات **قیام
کی معنی** جماؤ ٹہیرانا **سترہوان مقصد** حلال کہانی اور حرام اور شبہہ
کی چیزون سی بچنی اور بہوکا رہنی کی اور شکم کی حفاظت کی بیان مین کتاب منہاج
العابدین امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سی لکھا جاتا ہی وہ جو شاہ عبد العزیز صاحب
محدث دہلوی نی سورۂ مزمل کی تفسیر مین لکھا ہی کہ کہانا حلال کا کہای اور جسوقت
کہ بہوک غالب ہوا وسوقت کہانا کہای پہر ذکر کری اوسکا حال یہان منہاج
العابدین کی عبارت سی لکھا جاتا ہی جو امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف
ہی وہ عبارت یہ ہی **شکم کی حفاظت کا بیان** حفاظت شکم کی اور اوسکی اصلاح
لازم ہی اور درستی شکم کی دشوار ہی اور سالک کی لیی بہت بڑی مہم ہی اور اوسکا ضرر
بہت ہی اور اثر قوی اسواسطی کہ پیٹ سب گناہونکا چشمہ اور کہان ہی سب اعضا
مین قوت اور ضعف اور عصمت اور معصیت شکم ہی سی پیدا ہوتی ہی پس اگر ہمت
عبادت کی ہو تو لازم ہی کہ شکم کی حفاظت کری اول حرام اور شبہ حرام سی اور پہر
فضول حلال سی اور بچنا حرام اور شبہ حرام سی تین چیزونکی سبب سی ضرور ہی اول
یہ کہ خدا تعالی نی فرمایا ہی الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونہم
نارا وسیصلون سعیرا ترجمہ یعنی جو لوگ کہ یتیمونکا مال ظلم سی کہاتی ہین وہ حقیقت

مین اپنی پیٹ مین آگ کہاتی ہین اور آخر کار دوزخ مین جاوینگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو گوشت حرام سی پیدا ہو اوسکی لیے آگ سب سے بہتر ہی دوسری یہ کہ حرام یا شبہ کا کہانی والا درگاہ خدا سی نکالا ہوا ہی اسکو عبادت کی توفیق حاصل نہین ہوتی کیونکہ وہ خدا تعالی کی درگاہ کی لائق نہین جب تک کہ پاک نہو مین کہتا ہون کہ جبکہ خدا تعالی نی حالت جنابت مین مسجد مین آنی سی منع فرمایا ہو اور بی وضو قرآن شریف کو چہونی سی روکا ہو حالانکہ یہ دونون امر مباح سی ہوا کرتی ہین اور مباح سی مراد یہ ہی کہ وضو کا ٹوٹنا یا جنابت حاصل ہونا جن چیزونسی ہوتا ہی وہ چیزین شرع مین مباح مین منع نہین مگر پہر بہی بی وضو کو قرآن شریف کا چہونا یا ہاتہہ لگانا اور حاجت غسل والی کو مسجد مین جانیسی منع کیا تو ظاہر ہی کہ جو شخص حرام یا شبہ کی ناپاکی مین آلودہ ہو وہ کب لائق بارگاہ خداوندی کی ہی حاشیہ مولوی یعقوب صاحب کا جو اوپر منہاج العابدین کی لکہا ہی تو جو شخص حرام اور شبہ کی نجاست مین غرق ہوگا اوسکو کیونکر اپنی بارگاہ مین بلالیویگا اور جو زبان کہ حرام یا شبہ سی آلودہ ہوا سکو خدا تعالی کی ذکر کیے توفیق کیونکر ہوگی یحیی ابن معاذ رازی رحمہ اللہ نی فرمایا ہی کہ عبادت خدا تعالی کی خزانہ کی اندر ہی اوس دروازہ کی کنجی دعا ہی اور دندانی کنجی کے حلال کہانا ہی پس جس کنجی کی دندانی نہو وہ دروازہ نہین کہول سکتی اور نہ بی دروازہ کی کہولی خزانہ کی اندر سی عبادت کا ہاتہہ آنا دشوار ہی تیسری یہ کہ حرام اور شبہ کا کہانیوالا نیک کامونسی محروم رہتا ہی اور اگر اتفاقاً کوئی نیکی کری تو قبول نہین بلکہ اولٹی اوسکی سر مارے جاتی ہی پس ایسی فعل سی محنت کی سوا کچہہ حاصل نہین چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ بہت ایسی شب بیدار ہین جنکو جاگنی کے سوا کچہہ فائدہ نہین اور بہت ایسی روزہ دار ہین جنکو بہوک پیاس کے سوا کچہہ حاصل نہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نی فرمایا ہی کہ جسکی پیٹ مین حرام کا کہانا ہو اللہ تعالی اوسکی نماز نہین قبول فرماتا یہ حرام کا حال ہے

اب فضول حلال کو معلوم کرو کہ فضول حلال عابدون کی لیی آفت ہی اور
مجاہدہ کرنیوالونکی واسطی بلا اور ہم نی فضول حلال کہانیکی بابت مین فکر کیا تو دس
آفتین ایسی پائین کہ جو عبادت کی خرابی مین اصل ہین پہلی یہ کہ زیادہ کہانی سی
دل سخت ہوجاتا ہی اور نور اوسکا زائل ہوجاتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ دلونکو زیادہ کہانی پینی سی مت مار ڈالو کیونکہ دل مثل زراعت کی ہی اور
کہیتی زیادہ پانی سی بگڑجاتی ہی بیت اندرون از طعام خالی دار ✻ تا درو نور معرفت بینی ✻
دوسری یہ کہ بہت کہانا سب اعضاؤنکی لیی خرابی لاتا ہی جب آدمیکا پیٹ بہر
جاوی تو اوسکی آنکہونکو واہیات دیکہنی کی آرزو ہوگی اور کانون کو فضول سننی
کی خواہش ہوگی اور زبان کو بیہودہ بکنی کی طاقت ہوگی اسیطرح ہاتہہ پاؤن شرمگاہ
وغیرہ کا حال ہوگا اور اگر بہوکا رہیگا تو سب عضو ہکانی سی ٹہیری رہینگی اوستاد ابو جعفر
رضی اللہ عنہ نی فرمایا ہی کہ شکم ایسا عضو ہی کہ اگر بہوکا رہی تو سب عضو گناہ کیطرف سی
سیر رہین اور اگر یہ بہرجاوی تو سب عضو گناہ کی بہوکی رہین حاصل اس قول کا
یہ ہی کہ جب پیٹ خالی رہتا ہی تو اور دوسری اعضا گناہ کی طرف نہین جہکتی جیسی پیٹ
بہرا آدمی کہانی کیطرف نہین رغبت کرتا اور جب پیٹ بہرتا ہی تو ہر عضو مین رغبت
گناہ کی پیدا ہوتی ہی تو گویا وہ گناہ کی بہوکی ہوتی ہین غرض یہ کہ سب قول اور فعل
آدمی کی اوسکی کہانے اور پینے کے موافق ہوتی ہین اگر آدمی کے پیٹ مین حرام کا
کہانا ہوگا تو قول اور فعل حرام پیدا ہونگی اور اگر کہانا فضول حلال کہاویگا تو قول
اور فعل سب لغو صادر ہونگے گویا کہ کہانا سب اقوال و افعال کا تخم ہی اور اقوال و
افعال اوسکی پودہی ہین جو اوسمین سی نکلتی ہین مثل مشہور ہی کہ آدمی کی پیٹ
مین پانؤ ہین اور یہ سچ ہی کہ بدون کہائی پیی سب قوتین کمزور ہوتی ہین اور کہانی
پینی سی سبکو زور ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ جیسا بیج بووی ویسا پہل کہاوی شعر

هرکه گاو و جو خورد قربان شود	هرکه نور حق خورد قرآن شود

تیسری یہ کہ بہت کہانی سی سمجہ اور عقل کم ہو جاتی ہی کیونکہ پیٹ بہرنی کے سبب سے زیرکی جاتی رہتی ہے شیخ سعدی فرماتی ہین

تہی از حکمتی بعلت آن	کہ پری از طعام تا بینی

یہ بات قابل یاد رکہنی کی ہے کہ کہانا بعد ہضم کی قوت پیدا کرتا ہی اور پہلی ہضم بڑا بوجہ اور وبال جان ہوتا ہی اسلیے جب آدمی کہانا کہاتا ہی تو سب ہاتہ پانو تمام اعضا سست ہو جاتی ہین نیند اور سستی غلبہ کرتی ہی اور دماغ مین بخارات جمع ہو کر ہوش وحواس پریشان ہوتی ہین اور آدمی کہ اشرف مخلوقات ہی گروہ حیوانات مین سی گنا جاتا ہی جب کہانا ہضم ہو چکا اور پیٹ فضلہ سی پاک صاف ہوا بدن مین چستی اور عقل مین درستی آئی اور ہر قوت اپنی خوبی سی ظاہر ہوئی ہی اسی دلیل پہ یہ قول ہی کہ ہر کام کی انجام کی پہلی کہانا نہ کہاوی جب فارغ ہو تب کہاوی کیونکہ کہانا کہانی کی بعد انجام ہر کام کا مشکل ہی ابو سلیمان دارانی رضی اللہ تعالی عنہ نی فرمایا ہی کہ اگر دین دنیا کی کسیے کام مین معروف ہونا چاہتی ہو تو کہانا مت کہاو جب تک اوس کام کو انجام نکر لو کیونکہ کہانے سی عقل زائل ہو جاتی ہی اور حقیقت مین بہی ایسا ہی ہی جیسا اونہون نی فرمایا ہی جسنی آزمایا ہو وہ اسکا حال خوب جانتا ہی چوتہی یہ کہ بہت کہانی سی عبادت بہی کم ہوتی ہی اسواسطی کہ جب آدمی بہت کہاوی گا تو تمام بدن سست ہو جاویگا اور نیند غلبہ کریگی پہر کتنی ہی کوشش عبادت مین کرے ہرگز نکر سکیگا نیند مین مردی کی مانند پڑا رہیگا اور کبہی اتفاقا عبادت کی بہی تو حلاوت اور لذت حاصل نہوگی کسی بزرگ نی کہا ہی جسوقت آدمی کا پیٹ بہری تو اسکو آپا ہیچ جانی حضرت یحیی علیہ السلام نی شیطان کو دیکہا کہ اوسکی ہاتہ مین پہندی ہین اونہون نی

پوچہا کہ یہ کیا چیز ہی شیطان نی کہا کہ یہ شہوتون کی پہندی ہین جنکی سبب سی مین
آدمیونکا شکار کرتا ہون حضرت یحیی علیہ السلام نی فرمایا کہ انمین کوئی ایسا پہندا بہی
ہی جس سی مجکو پہنسالیوی اوسنی کہا نہین مگر ایک رات تم زیادہ کہا کر سست
ہوگیی تہی اوسوقت مینی نمازسی روک رکہا تہا حضرت یحیی علیہ السلام نی فرمایا کہ اب
ہرگز پیٹ بہر کی نہ کہاونگا شیطان نی کہا کہ مین بہی اب کبہی سچ نکہونگا اور کسیکو
نصیحت کی بات نکہونگا یہ اونکا حال ہی جنہون نی تمام عمر مین ایک رات زیادہ
کہایا تہا پس انکا کیا حال ہوگا جو تمام عمر مین ایک رات بہوکا نرہ سکین اور عبادت
کرنی کی طمع رکہین سفیان ثوری رحمہ اللہ نی فرمایا ہی کہ عبادت ایک پیشہ ہی اور اسکی
دوکان گوشہ اور اوسکی اوزار بہوک اس قول کی یہ معنی ہین کہ جیسی ہر پیشہ کی
دوکان اور اوزار ہوتی ہین اسیطرح عبادت کی لیی بہی دوکان اور اوزار ہین دوکان
تو گوشہ اسواسطی کہ دوکان مال کی رکہنی کی جگہہ ہوتے ہی اور گوشہ عبادت کی
جیسی تجارت بی دوکان ٹہیک نہین اسیطرح عبادت بی گوشہ انجام نہین
پاتی اور اوزار بہوک ہی یعنی جیسی کوئی کام اپنی اوزار ونکی بدون نہین بن سکتا اسیطرح
عبادت بہی بدون بہوک کی نہین ہوسکتی پانچوین یہ بہت کہانی سی حلاوت عبادت
کی جاتی رہتی ہے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نی فرمایا ہی کہ جسدن سی مین مسلمان
ہوا ہون پیٹ بہر کر کہانا نہین کہایا تا کہ عبادت کی حلاوت حاصل ہو
اور اپنی پروردگار کی شوق کی سبب سی پانی سیر ہوکر نہین پیا حق یہ ہی کہ طالب
خدا کا بصفت فرشتون کی ہی اوسکی غذا ذکر الہی ہی نرظاہر کی لیی کہاتا پیتا ہی اور
حقیقت مین کم کہانا اور کم پانی پینا اور کم سونا کہ انکی سبب سی ہوتا ہی حقیقت
ایمانی نصیب کرتا ہی جیسا حدیث زید بن حارثہ مین مذکور ہی وہ فرماتی ہین کہ مین
راتون کو جاگ کر کاٹتا اور دنون پیاسا رہا پانی نہ پیا تب یہ حقیقت ایمانی نصیب ہوئی

ہی سو تن زیر کین خویش چون خالی کنی شہ پرز گوہر ہای اجتلالی کنی شہ اور
اوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا کہ میری نزدیک عبادت با حلاوت
اوسوقت ہی کہ میرا پیٹ پیٹھ سی ملا ہوا ہو چنانچہ بہت کہانی سی حرام او رشبہین کرنا
ہونیکا ڈر ہی اسواسطی کہ حلال توت سی زیادہ حاصل نہین ہوتا اور حرام بہت
ملتا ہی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مرحوم نی ہمعات مین کم کہانی کی چند
مبتدی کی لیی فرمائی ہی کہ اکثر وقت فکر پیٹ بہرنی او رخالی کرنے کا ہو ظاہر
ہے کہ اگر زیادہ کہاوے گا توان باتو نہین وقت بہت صرف ہو گا او رکم کہانی
مین وقت بہت فارغ رہیگا ساتوین یہ کہ بہت کہانی سی دل اور تن کا مشغول
کرنا ہی پہلی تو حاصل کرنی مین بعد تیار کرنے مین بعد اوسکی کہانی مین بعد اوسکی
پایخانہ جانی مین اللہ تعالی فرماتا ہی قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ
ترجمہ تو کہ نہین برابر ہوتی ناپاک اور پاک اور اگرچہ عجب معلوم ہوتی ناپاک
کی بہتایت یعنی ناپاک جو کثرت سی ملتا دیکہی اور پاک کم تو ذہو کا نہ کہاوی ایسا نہو
کہ حرص سی پانو ڈگاوی تو فرمادیا کہ پاک اور ناپاک برابر نہین ہر ایک کا اثر جدا
جدا ہی پاک سی جنت ملتی ہی اور ناپاک والا جہنم جہانکتا ہی آٹھوین یہ کہ سکرات
موت کی سختی زندگی کی لذت کی بموافق ہوتی ہی جسکو زندگی مین مزا بہت
حاصل ہو گا اوسپر موت کی سختی بہت او رگی نوین یہ کہ کہانی کی زیادتی
سی ثواب کا نقصان ہی یعنی بہت کہانی سی آخرت مین ثواب کم ہو جاتا ہی حدیث
شریف مین ہی کہ جب آخرت مین اہل مصائب کو ثواب کثرت سی ملین گے
تو آرام والی لوگ آرزو کرین گی کہ کاش ہماری کہال مقراضو نسی کترتی جاتی اور
اوسیکی ہی دنیا کی آرام دنیا کی محبت کی سبب ہوتی ہین اور آخرت کی بہولنی
کی سبب سی جیسا کہ خدا تعالی ارشاد فرماتا ہی أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ

الدنیا فاستمتعتم بہا فالیوم تجزون عذاب الہون بما کنتم تستکبرون
فی الارض بغیر الحق وبما کنتم تفسقون یعنی تمنی اپنی آرزونکو دنیا مین پورا کیا اور اوسنی
نفع اٹھا چکی اس سبب سی سخت عذاب کا بدلہ پاوگی کیونکہ تم زمین مین ناحق کی
تکبر کرتے تہی اور تم نافرمانی کیا کرتی تہی اسی وجہ سی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے سامنی دنیا کو پیش کیا اور فرمایا کہ اس شرط سی قبول کرلو کہ آخرت
مین نقصان نہ آوی پس تبہی فقر کو اختیار کیا یہ بات اور لوگونکو بڑی دلیل ہی کہ دنیا
کی سبب سی آخرت مین نقصان ہوتا ہی اگرچہ حکم تہا کہ آخرت کے مدارج
مین کچہہ فرق نہوگا مگر وہ فضائل کہ فقر وفاقہ کی ہوتی البتہ رہ جاتی حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عالی کب ایسی حقیر پونجی پر پڑتے تہے آپ نے
انکار کیا اور فرمایا مین یہ چاہتا ہون کہ ایک دن بہوکا رہون اور صبر کرون اور
ایک دن کہاؤن اور شکر کرون حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا حال بیان
کرتے ہین کہ ایک دفعہ پیاس کی وقت پانی طلب کیا ایک شخص نی اپنی برتن
مین سے پانی دیا کہین اوسمین خرمی بہگو رکہی تہی جب حضرت عمر رضی اللہ تعالی
عنہ نی پانی پیا تو میٹہا اور ٹہنڈا پایا اوسیوقت منہہ مین سے الگ کیا اور آہ کہینچی
اوس شخص نی کہا کہ پانی تو میٹہا اور سرد ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی فرمایا
کہ اسی سبب سی مینی نہین پیا ای نیکبخت اگر مجکو آخرت کا ڈر نہوتا تو مین بہی تمہاری
کہانے پینی مین شریک ہوتا روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ نکلے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساعت مین کہ نکلتی تہی اوسمین اور نہ دیکہتا تہا آپکو
اوس ساعت مین کوئی پس آئی آپ پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمایا حضرت
نی کہ کیا چیز لائی تمکو ای ابوبکر کہا نکلا مین تو کہ ملاقات کرون آپ سی اور دیکہون طرف
چہرہ مبارک آپکی پس نہ ٹہیری کہ آئی عمر رض پس فرمایا حضرت نے کہ کیا چیز لائی تمکو ای عمر

کہا کہ بہوک یا رسول اللہ فرمایا حضرت نی کہ مینی بہی پایا یعنی بہوک کو بعد اسکی
چلی طرف گہر ابو الہیثم بن تیہان انصاری کے کہ تہا وہ ایک شخص کثیر النخل اور تہا واسطی
اوسکی کوئی خادم پس نپایا اوسکو پس کہا اونہون نی اوسکی بیوی کو کہ کہان ہی
خاوند تیرا پس کہا اوسنی کہ گیا ہی پانی میٹہا لینی واسطی ہماری پس نہ ٹہیری تہوڑی دیر کہ
آیا ابو الہیثم اپنی مشکیزہ کو گہسیٹتا ہوا پس رکہدیا اوسکو پہر آیا خدمت مین آپکی یہ کہتا ہوا کہ فدا
ہوجیو ماں باپ میری آپ پر یا رسول اللہ پہر لی گیا حضرت کو طرف باغیچہ اپنی کی پہر بچہایا
واسطی آپکی فرش پہر چلا طرف نخل اپنی کی پہر لایا ایک خوشہ روبرو حضرت کی پہر فرمایا
حضرت نی کیون نہین چن لیتا واسطی ہماری رطب اوسنی کہا یا رسول اللہ مین چاہتا ہون
کہ آپ پسند کرلین اسکی رطب و بُسر مین سے پہر کہائے آپنی وہ خرمی اور پیا وہ پانی
پہر فرمایا قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری بیچ ہاتہ اوسکی کے ہی یہ
وہ نعمتین ہین کہ سوال کیجاوگی اوس سی دن قیامت کی گہنا سایہ اور خرمی بہتری
اور پانی سرد نقل از معالم التنزیل دسوین یہ کہ بہت کہانیکی سبب سی قیامت مین حساب دینا
اور ملامت سننا اور رُکا رہنا اور عتاب الہی سننا ہوگا اس سبب سی کہ فضول حلال
اور خواہشون کے طلب مین ادب کا لحاظ نہ کیا کیونکہ دنیا کی حلال حاصل کرنی مین
حساب ہوتا ہی اور حرام مین عذاب اوٹہانا حساب کی زیادتی جیسے ایک عذاب
ہی اور جنت کی داخل ہونے مین دیر ہوئی اس سے زیادہ کیا مصیبت ہوگی
اور یہ سزا بی ادبی کی ہے کہ گستاخانہ خوان الوان بادشاہی پر بیٹہہ کر ہاتہ ماری
اور اپنی حرص کی سبب سی منعم سی غافل اور نعمت مین مشغول یہ وہ دس
چیزین ہین جو کہ بہت سا حلال کہانی سی پیش ہوتی ہین اور آدمی دیندار اور
پرہیزگار کو اونمین کی ایک ہی بہت ہے اب حرام اور شبہ کا حکم اور ہر ایک
کی تعریف معلوم کرنی چاہیے بعضی عالمون نی تو کہا ہے کہ جس چیز کو آدمی

یقینا جانی کہ یہ دوسری کی ملک ہی اور شرع مین اسکا لینا منع ہی وہ بالکل
حرام ہی اور جس چیز کا حال یقیناً معلوم نہو بلکہ ظن غالب یہ ہی کہ وہ دوسری کے
ملک ہی وہ شبہہ مین داخل ہی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے دو قول بیان کیے اور
اول قول کے موافق حکم حرام اور شبہہ کا بیان نہین کیا اور دوسری قول کے
موافق حکم ہی دونون کا بیان کیا اور یہی ظاہر بہی ہی اور نسخہ عربیہ کی موافق
اور نسخہ فارسیہ مین اسجگہہ ایک قول اول ہی بیان کیا ہے اور یہ حکم اسی کے
نسبت کیا ہی اور یہ ظاہر کے خلاف ہی اسواسطیکہ جس چیز کی نسبت ظن
غالب ممنوع ہونیکا ہو اوس سی پرہیز داخل فتوی ہے نہ از قبیل تقوی نسخہ
فارسیہ مین یہان عبارت رہ گیی ہی واللہ اعلم حاشیہ مولوی محمد یعقوب صاحب
بر منہاج العابدین اور بعضی علمانی کہا ہی کہ حرام وہی جسکا حال یقینی یا ظن غالب
سے معلوم ہو کہ شرعاً ممنوع ہے اور جسکا حال معلوم نہو کہ حلال ہے یا حرام
اور دونون طرفین برابر معلوم ہوتی ہون تو وہ شبہہ ہی پہر حرام سی بچنا واجب
ہے اور شبہہ سی پرہیز کرنا تقوی اور ورع اور دونون قولون مین ہمارے
نزدیک یہی اولے ہی مراد یہ ہے کہ آخر کا قول یعنی غالب ممنوع سے بچنا
واجب اور شبہہ وہی جسکے حلت و حرمت شرع سے صاف ظاہر نہو ہماری
نزدیک اولی ہی حاشیہ مولوی محمد یعقوب بر منہاج العابدین اور یہ جو ہماری
زمانہ کے بادشاہ صلہ اور انعام دیتی ہین اوسمین علمانے اختلاف کیا ہی
بعضی کہتی ہین کہ جس چیز کی حرام ہونیکا آدمیکو یقین نہو اوسکو لینا جائز ہی اور
بعضی کہتی ہین کہ روا نہین جب تک یقیناً نجانے کہ یہ حلال ہی اسواسطی کہ
ہمارے زمانہ کی بادشاہون کا مال اکثر حرام کا ہی بلکہ حلال بہت نادر ہی اور
بعضون نے کہا ہے کہ بادشاہونکا صلہ لینا غنی فقیر سبکو درست ہی کیونکہ اوکی

حرام ہونیکا یقین کامل نہین اسکا گناہ دینی والی کی سر پر ہی اور وہ دلیل لاتی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا قبول فرمایا ہی اور یہودیون سے قرض لیا ہی حال آنکہ یہودیون کے حق مین خدا تعالے نے فرمایا ہی کہ اکالون للسحت یعنی وہ بہت کہاتے ہین حرام یعنی خاص حرام سے کے کہانیوالے ہین اور یہہ بہی دلیل لاتی ہین کہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نی ظالم بادشاہون کا زمانہ دیکہا ہے اور اوس وقت مین اونکا صلہ لیا ہے جیسا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور بعضی کہتی ہین کہ بادشاہونکا دیا ہوا کیسے غنی فقیر کو لینا درست نہین اسواسطے کہ وہ ظالم ہین اور اکثر اونکا حال ظلم اور حرام کا ہے اور حکم اکثر پر ہے اونکی مال سے بچنا ضروری ہے اور بعض متاخرین نی کہا ہے کہ جنکا حال یقینی معلوم نہین اونکا لینا فقیر کو جائز ہے غنی کو درست نہین البتہ اگر فقیر کو بہی یقینی معلوم ہو کہ یہ مال غصب کا ہی تو اوسکو بہی لینا درست نہین اور اگر لیکر مالک مال کو دیدیوے تو جائز ہی اور فقیر کو بادشاہون سی لیتے ہین کچہہ حرج نہین اسواسطے کہ اگر وہ بادشاہ کا مال ہے تو مالک کی ہاتہہ سی فقیر کو ملا اور اگر مال غنیمت یا عشر یا خراج ہے تو اوسمین فقیر کا حق ہے اور اسیطرح عالم کو بہی جائز ہی مال غنیمت وہ مال جو کفار سے جہاد مین لوٹ کر لاوین اور یہ حق مجاہدین اور ساری مسلمانونکا ہے اور عشر دسوان حصہ مین کے پیداواری مین سے جو لیتی ہین اوسے کہتے ہین وہ حق فقیرون اور مسکینون کا ہے اور خراج وہ محصول ہے کہ جن زمینو پر عشر نہو اون پر مقرر کرین اسمین سب مسلمانون کی حق جیسے پل اور سڑک اور تیاری لشکر اور خبرگیری فقیرون اور مسکینون و علما اور قاضیون و مفتیونکی ہی

حضرت علي ابن ابي طالب رضي فرمایا ہی که جو شخص اپني خواہش سی مسلمان ہوا و ظاہر
مین قرآن پڑہی مسلمانونکی بیت المال مین اوسکا حق دوسو درہم سالانہ ہی اور بعضي روایت
مین دوسو دینار سالانہ ہین اگر دنیا مین نه ملیگا تو آخرت مین پاویگا جب یہ حال ہی تو گویا فقیر
اور عالم اپنا حق ہي لیتی ہین اور حق کی لینی مین حرج نہین یعني شریعت کی طرف سی اسمین
که اپنا حق کسیطرح لی کچہ ممانعت نہین ہی اور یہ ایسی مسئلی ہین جو بادشاہ اہل اسلام
ہون تو اونکی باب مین یہ سب خلاف ہی اور اگر کافر کسي ملک پر مسلط ہون تو مذہب
حنفي کی قواعد پر انکا دیا ہوا ہر طرح حلال ہی کیونکہ کافر تسلط سی اگرچہ ظلم ہی پر مالک مال کا
ہوجاتا ہی مگر اہل اسلام کی مال مین امام شافعي کا خلاف ہی اونکی نزدیک ملک نہین
ہوتي یہ حاشیہ مین مولوي محمد یعقوب کی جو اوپر کتاب منہاج العابدین کی ہی لکہا ہی کہ نہین
بغیر بہت سي تلاش اور تحقیق کی فتوی نہین ہوسکتا اور تحقیق مین مطلب رہ جائیگا اور اگر
کسیکو ان مسائل مین کمال تحقیق حاصل کرنا منظور ہو تو احیاء العلوم مین کتاب حلال اور
حرام کی بیان کو دیکہنا چاہیی رہي بات یہ که بازاري لوگ یا بہائي برادر کچہ ہدیہ بہیجین توکیا
کرنا چاہیی کیونکہ بازاریونکا حال جہوٹ بولنی اور معاملات کی باب مین بی پروائي کرنیکا
معلوم ہی تو اسکا جواب یہ ہی که جب کسي شخص کا ظاہر درست اور نیک ہو تو اوسکا
ہدیہ لی لینی مین مضائقہ نہین اور زیادہ تلاش کرني اور یہ کہنا که زمانہ خراب ہی واجب
نہین کیونکہ یہ مسلمان پر بدگماني کرني ہی اور ہمکو نیک گمان کرنیکا حکم ہی اور اصل اس باب
مین یہ ہی که یہان دو چیزین ہین ایک حکم شرع اور اوسکا ظاہر دوسری حکم
تقوی اور اوسکا حق شرع کا حکم یہ ہی که جب آدمي کوئي چیز دیوی جو بظاہر نیک ہی
تو اوسکو لی لی اور یہ نہ پوچہی که یہ کیسي ہی اور کہانسی آئي ہی جبتک اسکو
یقینًا معلوم ہو که یہ چیز چہیني ہوئي ہی یا ترسیے حرام سے ہے اور تقوی کا حکم
یہ ہی که کیسے سے کچہ نہ لیوی جبتک اوسکو خوب دریافت نکرلی جب معلوم

ہوجاوی کہ اسمین کچہ شبہ نہین تو لیوی اور نہین تو عطا دیوی مصنف نے حل اربعین نے
کہاہی یہان ایک باریک دقیقہ ہی جس سی اہل ورع غافل ہین وہ یہ ہی کہ جب کوئی
نیا آدمی جسکا حال معلوم نہو کوئی چیز دیوی اگر تو آپ اوس سی پوچہی کہ کہانسی لایا ہی تو وہ
رنجیدہ ہوگا اور بدگمانی ہوگی اور یہ دونو حرام ہین اور اگر کسی دوسری سی تحقیق کریگا تو یہ
بدگمانی اور مسلمان کی عیب کا ڈہونڈہنا ہی اور یہ بہی حرام ہی اور ترک ورع کا حرام نہین
ایسی جگہ اگر کسی لطیف طرح سی بچا جائی تو بچی اور نہین تو قبول کرلی اور کہاہی اسواسطی کہ
دل خوش کرنا کسی مسلمان کا ایک جائز بات مین ایسی ورع سی افضل ہی بیان کرتی ہین
کہ ابوبکر صدیق رضہ کا ایک غلام اونکی واسطی دودہ لایا جب پی لیا تو غلام نی کہا کہ اگر آپ
کی پاس اس سی پہلی کچہ لیکر آتا تہا تو آپ اوسکا حال مجہسی پوچہتی تہی یہ کیا بات ہی کہ
دودہ کا حال مجہسی نہ پوچہا حضرت ابوبکر صدیق رضہ نی فرمایا کہ اسکا حال کسطرح ہی غلام
نی کہا کہ مین نی ایک قوم کی لیی زمانۂ جاہلیت کی منتر پڑہی تہی اوسکی بدلی مین مجکو
یہ دودہ ملا تہا حضرت ابوبکر صدیق رضہ نی یہ سنکر گلی مین اونگلی ڈالی اور سب قی
کردیا اور فرمایا کہ یارب اتنی بات میری اختیار مین تہی جو کچہ گوشت پوست مین
پیوست ہوگیا ہی اوسکو تو کافی ہی لیکن اس بیان سی ایسا نہ سمجہنا چاہیی کہ شاید تقوی
شرع کی مخالف ہی کیونکہ شریعت آسانی پر ہی اور تقوی دشواری پر جیسا کہا ہی کہ
تقوی متقی پر نوی کی عقد انامل سی بہی زیادہ تنگ ہی عقد انامل مینی اونگلیونپر گننا بطور
عرب کی اور وہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی بہی ثابت ہی اور اسمین نوی تک
ایک ہاتہ پر گنا جاتا ہی اسمین نوی کی یہ صورت ہوتی ہی کہ شہادت کی اونگلی کا سر
انگوٹہی کی جڑ مین ہتیلی کیطرف رکہی اور یہ ایک بہت تنگ حلقہ بنتا ہی یہ حاشیہ نے
مولوی محمد یعقوب کی جو اوپر کتاب منہاج العابدین کی ہی لکہا ہی باوجود اسکی تقوی
شریعت کی مخالف نہین ہی بلکہ دونون کی ایک اصل ہی اسواسطی کہ شریعت کا

دو حکم ہین ایک جواز دوسرا افضل جواز کو حکم شرع کا کہتی ہین اور افضل کو تقوی کہتی ہین
حقیقت مین یہ دونون ایک ہی ہین اگرچہ ظاہر مین ایک دوسری کی مخالف ہین اب
اگر کوئی کہی کہ جب مین سب کامونین بہت احتیاط اور تلاش کرونگا تو سب کام ایکبار
ہی مجہپر دشوار ہوجاوینگی اور اس زمانہ مین موافق قوت کی بہی حلال روزی حاصل
نہوگی تو اوسکا جواب یہ ہی کہ تقوی کا طریقہ بہت دشوار ہی جو کوئی تقوی کرنا چاہی تو
سختیون کی برداشت کری پر جہاتی ٹہوک لی نہین تو تقوی ہرگز میسر نہوگا اسیوجہ
سی بہت سی عابدون نی کوہ لبنان وغیرہ مین رہنا اختیار کرلیا اور گہاس اور جنگلی میوون
کی کہانی پر اکتفا کیا کیونکہ انمین کسیطرح کا شبہ نہین پس جو کوئی صاحب ہمت تقوی
مین بڑا مرتبہ حاصل کرنا چاہی تو سختیونکی برداشت کری اور صبر کری اور متقیونکا طریقہ
اختیار کری تب اونکی مرتبہ کو پہنچی بیت متقی ہونا بہت دشوار ہی + اصل تقوی صابرونکا
کا رہی اور جو شخص خلق کی ساتہ رہی اور جس جگہ سی وہ کہائین وہ بہی کہائی اوس
صورت مین چاہی کہ اپنی کہانی کا حال مردار کا سا سمجہی کہ بی ضرورت اسکی خواہش
نکری اور اسقدر کہاوی کہ عبادت کرسکی اتنا کہانا نقصان نہین کرنا اگرچہ اسکی اصل مین
کچہ شبہ ہی ہو کیونکہ اس مقدار تک معذور رہی اسی سبب سی حضرت حسن بصری رح
نی فرمایا ہی کہ بازار خراب ہوگئی تمکو قوت پر اکتفا کرنا لازم ہی اور وہب بن ورد رح
سی نقل ہی کہ ایکدن یا دو دن یا تین دن بہوکی رہتی پہر ایک روٹی لیتی اور پانی مین
بہگو کر کہالیتی اور کہتی کہ ای میری رب تو جانتا ہی کہ اگر مین نکہاؤن تو عبادت نکر سکونگا
اسواسطی کہاتا ہون نہین تو ہرگز نکہاتا ای رب میری اگر یہ کہانا حرام ہی یا مشتبہ
مجہی معذور رکہیو کیونکہ وقت شدت بہوک اور حال اضطرار کی کہ جان پر آبنی مردار بہی
حلال ہی مگر اس مسئلہ مین مذہب حنفیون کا یہ ہی کہ اتنا ہی لیوی جس سی زندہ رہی کچہ
زیادہ نکہاوی اور امام مالک کی مذہب مین ہر طور حلال ہی حالت اضطرار کی نہونی

چاہیی یہ حاشیہ مین مولوی محمد یعقوب صاحب کی جو منہاج العابدین پر ہی لکہا ہی مین
کہتا ہون کہ یہ دونون طریقی اون لوگون کی ہین جو بڑا مرتبہ تقوی کا حاصل کرنا چاہین اور
جو لوگ اونکی سوا ہین اونکو بقدر تلاش اور احتیاط کی تقوی ہو سکتا ہی یہان تک حرام کا
بیان تہا **فضول حلال** کہانی تین یہ کہ حاجت سی زیادہ کہاوی معلوم رہی کہ کہانا
تین طرحپر ہی ایک مستحب دوسرا مباح تیسرا مکروہ مستحب اتنا کہانا ہی جس سی آدمی اپنی
حاجات اور ضروریات اور عبادات کر سکی دوسری مباح کہ اس سی زیادہ کہاوی مگر
نہ اتنا کہ جس سی خلل ہو اور اگر خلل ہو تو مکروہ ہی اور تیسری قسم مکروہ کہنا ہی جس سی خلل
پیدا ہو حدیث شریف مین کم کہانی کی مقدار ایک تہائی پیٹ کا بہرنا کہانی سی اور ایک
تہائی پانی کی لیی اور ایک تہائی سانس لینی کی لیی مقرر ہوئی ہی اور بزرگان دین نی آدہی پیٹ
تک کہانیکو جائز سمجہا ہی اور پورا پیٹ بہرنا اہل غفلت کا کام ہی اور بعضی
بزرگون نی اسکی مقدار ایسی لطیف فرمائی ہی کہ اتنا کہانا کہاوی کہ جسکی بوجہ
یا انتظار مین اکثر وقت اسکا صرف نہو یعنی نہ اکثر اوقات ایسا ہو کا رہی کہ اسکی کہانی
ہی مین لگا رہی اور اتنا بہی نکہاوی کہ سارا وقت اوسکی ہضم ہونی اور پیٹ خالی کرنی
مین گذری **بیت** نہ چندان بخور کز دہانت برآید ❊ نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید ❊
یہ حاشیہ مین مولوی محمد یعقوب صاحب کی جو اوپر منہاج العابدین کی ہی لکہا ہی
سکرات بفتحتین بی شعوری و بیہوشیہا و تکلیفی کہ بوقت مرگ باشد از **غیاث اللغات**
صلہ بکسر اول و فتح لام انعام و عطا دادن از **غیاث اللغات** **حرج** تنگی و تنگ شدن
از منتخب **مال غنیمت** وہ مال جو کفار سی جہاد مین لوٹ کر لاوین اور یہ حق
مجاہدین اور ساری مسلمانونکا ہی اور **عشر** دسوان حصہ زمین کی پیداوری مین
سی جو لیتی ہین اوسی کہتی ہین وہ حق فقیرون اور مسکینون کا ہی اور **خراج** وہ محصول
ہی کہ جن زمینون پر عشر نہو اون پر مقرر کرین اوسمین سب مسلمانونکی حق جیسی پل

حاصل کرینمین خیر اور نیکی اور ادب ہی اگر ان دونونمین سی ایک بہی نکریگا تو وہ خوبیون
داخل نہوگا اب اگر کوئی کہی کہ دنیا کی خواہش کی لیی حلال حاصل کرنی مین گناہ ہی یا نہین
تو اوسکا جواب یہ ہی کہ عذر کی حالت مین لینا تو فضیلت ہی اور یا وسکو خیر اور حسنہ بولتی
ہین اور خواہش اور شہوت کیواسطی لینا شرع جسپر حبس اور حساب اور ملامت اور
عیب لازم آتا ہی ایسا گناہ نہین کہ دوزخ کی آگ کی قابل ہو اب حبس و حساب کو معلوم
کرنا چاہیی کہ حساب وہ ہی کہ قیامت کی دن پوچہا جائیگا کہ تونی کہان سی حاصل کیا اور
کس جگہ صرف کیا اور حاصل کرنیکی وقت کیا غرض تہی کہ کیون لیتا ہون اور کس جگہ
صرف کرونگا اور حبس اوسکو کہتی ہین کہ ایک مدت قیامت کی میدانمین بہشت تک
جانی سی خوف اور سختیون کی ساتہ بہوکا اور پیاسا اور ننگا رُکا رہیگا حدیث شریف مین
آیا ہی کہ فقرا اس امت کی غنیونسی پانسو برس پہلی جنت مین جائینگی یہ حاشیہ مین
مولوی محمد یعقوب کی جو اوپر کتاب منہاج العابدین کی ہی لکہا ہی پہر اگر کوئی کہی کہ جب
خدا تعالی نی حلال کر دیا تو ملامت اور عیب کرنیکا کیا سبب ہی اسکا جواب یہ ہی کہ ملامت
اور عیب کرنیکا سبب ترک ادب ہی مثلاً کسی شخص کو بادشاہ کی دسترخوان پر بٹہلاویں
اور وہ قواعد اور آداب کا کچہ لحاظ پاس نکری تو ضرور قابل عیب اور ملامت کی ہوگا
اگرچہ اوسکو کہانیکی اجازت ہی اور اس باب مین اصل یہ ہی کہ خیال کر لیوی کہ بندہ کو
عبادت کی لیی پیدا کیا ہی پس بندہ کو ضروری کہ وہ اپنا ہر ایک کام اسطرح کری کہ وہ
کسی نہ کسی وجہ سی عبادت مین شامل ہو اور ہر طرح سی اوسکی عبادت کیطرف متوجہ
ہو اور جو ایسا نکری بلکہ نفس کی پیروی کری جسکی سبب سی پرور دگار کی عبادت سی
رہ جاوی تو البتہ مستحق ملامت اور عیب کا ہوگا اسواسطی کہ دنیا خدمت بجا لانیکی
لیی ہی نہ نعمتین اوڑانیکو اور اسیکی موافق شیخ سعدی رح فرماتی ہین بیت خوردن
برای زیستن و ذکر کردن است ٭ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است ٭

یہ بات سکا بیان تہا کہ انسان کو تقوی کا انجام دینا چاہیے اسکو خوب سمجہوا اور اسپر عمل
کرو تاکہ دنیا و آخرت میں نیکی حاصل ہو انشاء اللہ تعالی اور اللہ توفیق دینی والا ہے وہ جو
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے بعد نقل کہانیکی اور بہوکا رہنیکی ایسی بہوک
کہ غالب آدمی پر نکری اور وہ جو رواتب میں بجالاوی لکہا ہے بہوک کا اعتدال کہانیکا
حال کتاب منہاج العابدین کی عبارت سی معلوم ہوگیا اور رواتب کا حال یہ ہے
اخوند شاہ گدا صاحب علیہ الرحمۃ کی کتاب کہ نام اوسکا نافع المسلمین ہے اونکی ایک
خانقاہ کہ رام پور میں محلہ صحیب خان چوک والی اونکی ایک پہلوا ہے اور وہان اونکی
مزار ہے اور نام اونکا ملا شیخ احمد اخوند تہا وہ بڑی بزرگ گذری ہین اور بڑی بڑی کرامتین
اونسی ظاہر ہوئین تہین نافع المسلمین میں یہ لکہا ہے کہ فرائض اور واجبات اور سنت
موکدہ یہ تو ہر کام میں ادا کری جیسی نماز روزہ حج زکات کہانی تجارت نکاح وغیرہ علی
ہذا القیاس انمین جو فرض واجب سنت موکدہ ہو وین بجالاوی اگرچہ فرض واجب
سنت موکدہ کی کرنیمین وقت تہوڑا پاتا ہو اوسکی بعد ذکر الہی میں مشغول رہی کوئی لحظہ
اوسی نوافل بہتر اظہار دوان مقصدیہ کرلی دو حدیثین مشکوۃ شریف
کی شرح سی لکہی جاتی ہین واسطی ترغیب دلانی ذکر کی وہ حدیثین یہ ہین حدیث
قدسی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ
تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ
فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ترجمہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرماتا ہی اللہ
تعالی کہ مین نزدیک گمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتہ میری رکہتا ہی اور مین ساتہ
اوسکی ہون جب یاد کرتا ہی مجکو یعنی دل سی یا زبان سی پس اگر یاد کری مجکو ذات
اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون

ثواب اوسکو اور متولی ہوتا ہون آپ اوسکی ثواب کا اور کسی سپرد نہین کرتا اوسکو
اور اگر یاد کری مجکو جماعت مین یاد کرتا ہومین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہی
اوسنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی فائدہ نزدیک گمان بندہ اپنی کی یعنی معاملہ
کرتا ہون بندہ سی موافق گمان اور توقع اوسکی کی اگر امید عفو کی رکہتا ہی عفو کرتا ہون
اور گمان عذاب کا رکہتا ہی عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہی امید پر کہ امید اللہ تعالی
کی خوف پر غالب رکہی اور گمان اچہا رکہی کہ بخشیگا مجکو ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ
تعالی ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارۂ دوزخ پر کہڑا ہویگا تو عرض
کریگا ای رب میری میرا گمان تیری ساتہ اچہا تہا فرماویگا اللہ تعالی پہیر لاؤ اوسکو انا عند
ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہ ہی کہ عمل کری پہر امید وار بخشش کا رہی اور بغیر عمل کی
امید رکہنی لو باسر دکوٹنا ہی یعنی بی فائدہ اور مین ساتہ اوسکی ہون یعنی توفیق دیتا ہون
اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ع فخر و عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشیطان جاثم علی قلب ابن آدم فاذا ذکر اللہ
خنس واذا غفل وسوس رواہ البخاری تعلیقا اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شیطان لگا ہوا ہی اوپر دل ابن آدم کی بس
جسوقت کہ یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو یعنی دل سی پیچہی ہٹ جاتا ہی اور جسوقت غافل ہوتا ہی
یاد خدا سی وسوسہ ڈالتا ہی نقل کی یہ بخاری نی بطریق تعلیق کی اور یہ عبارت شرح مشکوۃ
شریف کی ہی جو مولوی اسحاق صاحب رحمہ اللہ نی زبان ہندی مین کی ہی کچہ رہ گئی
تہی وہ نواب قطب الدین خان جو شاگرد خاص اونکی ہین اونہون نی تمام کی یا منقول ہی
برسر کاری باشندہ ودوستی دارند و از غیاث اللغات او شیوان مقصد یہ ہی
کہ تفسیر فتح العزیز مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی ہی سورۂ جن کی تفسیر
جو اونہون نی اپنی تفسیر مین لکہی ہی اوسمین سی کچہ یہان لکہا جاتا ہی اوسمین شرک کا

بہی بیان ہی اور کئی فائدہ عمدہ عمدہ لکہی ہین اس آیت شریف سی شروع کرتا ہون وہ
آیت شریف یہ ہی وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ اور جو شخص مونہ موڑیگا اپنی پروردگار کی
یاد سی اور جس طریقی کو اختیار کیا ہی اسپر ثابت نرہیگا یعنی طریقۂ اسلام پر اور تلون اور
تبدل کو اپنی مین راہ دیگا يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ترجمہ البتہ داخل کریگا اسکو اسکا پروردگار
ایسی عذاب مین جو اسکی طاقت سی باہری خواہ وہ عذاب آگ ... اسکی جنس ہی
اور ہم جنس جب اپنی حدسی زیادہ ہوتا ہی تو انتہا درجیکی تکلیف دہ ... پڑتا ہی اور خواہ
دوسری چیز سی ہو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سی روایت آئی ہی کہ صعد نام ہی ایک دوزخ
کی پہاڑ کا پتہر کی صاف چٹان ہی کافر کو اوسپر زبردستی چڑہاوینگی آگی سی اسکو فرشتی
زنجیر وںسی کہینچین گی اور پیچہی سی ہی آگ کی گرزون سی مارینگی یہان تک کہ چالیس
برس مین اس پہاڑ کی اوپر پہنچی گا پہر وہانسی اسکو فرشتی نیچی ڈہکیل دینگی پہر اسی
طور سی بار بار کی اسکو اوپر چڑہاوینگی اور پہر ڈہکیلین گی تاکہ ہمیشہ اسی عذاب مین گرفتار
رہی اور اس آیت مین استقامت کی تعریف حق تعالی نی فرمائی ہی چنانچہ سید الطائفہ
یعنی سردار صوفیونکی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کی بموجب فرماتی
ہین کہ كُنْ طَالِبَ الْاِسْتِقَامَةِ وَلَا تَكُنْ صَاحِبَ الْكَرَامَةِ فَاِنَّ الرَّبَّ يَطْلُبُ مِنْكَ الْاِسْتِقَامَةَ
وَالنَّفْسَ تَطْلُبُ مِنْكَ الْكَرَامَةَ ترجمہ یعنی تو طالب استقامت کا اور نہو تو طالب
کرامت کا اسواسطی کہ پروردگار تیرا چاہتا ہی تجہسی استقامت کو اور نفس تیرا چاہتا ہی
تجہسی کرامت کو اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا ترجمہ یعنی
استقامت کرو طاعت پر اور تمام طاعتونکو ہرگز نگہیر سکوگی اور حقیقت مین یہی یہی
بات ہی کہ روح اور دل کا منور ہونا طاعت کی روشنیونسی استقامت کی سبب
سی ہوتا ہی اور عبادت کی رنگ کو نفس کی جوہر مین استقامت ہی پیوست
کردیتی ہی اور عبادتون اور طاعتون سی نفس کو اوسی رنگ ... رنگا کرنا مطلب

ہی نہ فقط رنج اور مشقت کہینچا وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ اور یہ کہ مسجدیں بنائی جاتی ہیں
اللہ تعالی کی عبادت کیواسطی فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا سو مت پکارو اون مسجدونمین
حق تعالی کی ساتہ کسیکو اسواسطی کہ اگر حق تعالی کی ساتہ اون مسجدونمین دوسرکو پکاروگی
توگویا اون مسجدون کو تمنی اللہ تعالی مین اور اس شخص مین مشترک کردیا اور حال یہ ہی
کہ مسجدونکو خاص اللہ تعالی کی واسطی بنایا ہی اور جنونکا ایک دستور بندھا ہوا ہی کہ جس
مکان کو انکی واسطی خاص کردیتی ہین تو پہر جن نہین چاہتی کہ اس مکانمین دوسرکو دخل
ہووی سو جسطرح شرکت بعد خصوصیت کی جنون کو پسند نہین ہی بلکہ انکی ناخوشی کا سبب
ہی اسی طرح حق تعالی کی عبادت کی مکانونمین دوسریکا نام لینا اور اوسکو پکارنا حق تعالی
کی بہی ناخوشی کا سبب سمجہو اسجگہہ پر جاننا چاہیی کہ حقیقت مین مسجد اوس چیزکا نام ہی جسکو
سجدہ مین دخل ہی اور اوسکی تین قسمین ہین اول سجدیکا مکان جو حق تعالی نی اس امت
محمدیہ کیواسطی تمام زمین کو کردیا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ کردی گئی میری واسطی تمام زمین مسجد یعنی
سب زمین کو اس امت کیواسطی مسجد کا حکم ہی جہان نماز کا وقت آوی وہان نماز پڑہ لوین
دوسری قسم سجدیکا قبلہ کہ اوسطرف سجدہ کرین تیسری قسم آدمی کی اعضا ہین جنسی سجدہ
کرتا ہی سو وہ سات عضو ہین ایک تو چہرہ پیشانی سی ناک تک اور دونون ہاتہ کی ہتیلیان
اور دونون گہٹنی اور دونون پانون اور یہ تینون قسمین کافر اور مشرکونکی نزدیک بہی
حق تعالی ہی کی مخلوق اور مملوک ہین بس غیر اللہ کو سجدہ کرنا گویا اس غیر کو حق تعالے کی
خاص ملک مین شریک کردینا ہی اور یہ بات جنون کی نزدیک بہی نہایت غصہ اور غضب
کی باعث ہی اور اسی سبب سی جنات آدمیونسی جہگڑا کرتی ہین اور اونکو ایذا پہنچاتی
ہین اور آدمیون کی نزدیک بہی یہ بات معیوب اور بری ہی سو اس مالک قہار کی جناب
مین اس قسم کی بات ہرگز نکرنا چاہیی خصوصا اون مکانونمین جنکو اپنی مالک مجازسی نکال کر اپنا

مالک الملک کی عبادت کیواسطی خاص اور مقرر کردی ہین اون مکانونمین زیادہ تر
خصوصیت ہوگئی سوا ہمین بطریق اولی سوای ذکر خدا کی دوسری کوئی چیز نکرنا چاہی اسیواسطی
حدیث شریف مین آیا ہی کہ مسجد مین بیع اور شرا اور دوسری جتنی معاملات دنیاوی ہین
اسیکو نکرنا چاہیی بلکہ مسجد مین چلانا نچاہی اور دنیا کی گفتگو کرنا نچاہیی اور مسجد کو گہر نہ بنایا چاہی
کہ کہانا پینا سونا سب وہین کرنا مگر معتکف کیواسطی درست ہی اور نا سمجہ بچونکو اور دیوانونکو
مسجد مین نہ آنی دینا چاہی اسواسطی کہ کہین نادانی اور بی عقلی سی مسجد کو نجاست سی آلودہ
نکر ڈالین اور اوسکی حرمت اور ادب کی رعایت نکرین اور یہ بہی حدیث شریف مین آیا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت جبرئیل علیہ السلام سی پوچہا کہ تمام جہانمین بہتر
مکان کون ہی اور بدتر مکان کون حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بہی معلوم نتہا اوسیوقت
عروج کیا یعنی آسمان پر گئی اور پہر آئی اور جواب لائی کہ ساری عالم مین بہتر اور محبوب
مکان مسجدین ہین اور بدترین مکانات عالم کی بازارین ہین اور اسکی وجہ یہ ہی کہ
عالم مین سب چیزونسی بہتر ذکر الٰہی اور اوسکی بندگی ہی اور مسجد مین داخل ہوتی ہی
ذکر اور بندگی یاد آتی ہی اور ساری جہانسی بڑی چیز غافل ہونا ہی یاد الٰہی سی اور اوسکی
بندگی سی اور جتنی بازارین ہین سب اسی غفلت کی مکان ہین یعنی یاد الٰہی وہان بہت
کم ہوتی ہی لیکن اس حدیث مین اون بہترین اور بدترین مکانون سی سوال ہی جنمین
جانا مباح ہی اس سبب سی اسکی جواب مین یہ بات فرمائی والا بدترین وی مکان ہین
جو کفر اور شرک اور گناہ کیواسطی بنی ہین جیسی بتخانی اور شرابخانی اور قمارخانی اور
زناخانی لیکن جو بموجب حکم شرع کی ایسی مکانونکو کہود ڈالنا اور مٹا دینا واجب ہی تو گویا
وی مکان ہی نہین ہین اور اونکا وجود اعتبار سی ساقط ہی بخلاف بازارونکی کہ یہ شرع
کی حکم کی بموجب معمور اور آباد ہوتی ہین اور یہ بہی جان لینا چاہیی کہ ذکر اور بندگی جسکی
واسطی ہو اوسکی حضور یکو چاہتی ہی اسواسطی کہ اسیکا ذکر کرتا ہی اور اسیکو معبود ٹہرایا ہی

سو جو مکانات حق تعالی کیواسطی خاص کر دی گئی ہین اونمین کسی غیر کا ذکر یا عبادت کرنا
یا اپنی طلب حاجت کیواسطی دوسریکو پکارنا اسکی مثال ایسی ہی جیسی ایک مکان کو کسی بادشاہ
والا جاہ کی واسطی آراستہ کرکی اوسکو بلانا پہر اوسکی ساتہ اوسی مکا نمین ایک اوسکی کسی رعیت
کی بہی ضیافت کرنا کہ یہ انتہا درجیکی بی ادبی اور نادانی ہی اور اوس بادشاہ کی غصے کا
سبب ہی وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ اور یہ کہ جسوقت کہڑا ہوتا ہی اللہ کا بندہ اور جو وہ بندہ ہی
تو اوس سبب سی اپنی مطلب کی عرض کرنی کیواسطی اپنی خاوندکو اسکو پکارنا بہی ضرور ہوا پہر جب
وہ بندہ کہڑا ہوتا ہی تاکہ یَدْعُوْهُ پکاری حق تعالی کو اور اسکی پکارنی اور یاد الٰہی کرنیکی
سبب سی حق تعالی اسکی دل پر تجلی فرماتا ہی اور اسکی بدنمین جو بہتر مکان ہی یعنی دل وہ
انوار آلہی کی نزول کا محل ہوتا ہی اور حضرت حق جل شانہ اوس محل خاص مین اسکا مہمان
ہوتا ہی کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ترجمہ قریب ہی کہ آدمی اور جن اس بندہ پر ہجوم کرکی
ٹمڈی کیطرح تہ پر تہ جم جاوین اور ٹہٹہ ہوجاوین پہر کوئی اس بندہ سی لڑکا مانگتا ہی اور کوئی
روزی مانگتا ہی اور کوئی دوسری دنیا کی مطلب مانگتا ہی اور بعضی کشف کوئی طلب
کرتی ہین یعنی جو دنیا کا تارک اپنی تئین سمجہتی رہتی ہین وی اس بندہ سی یہ چاہتی ہین کہ
ہمپر ساری جہانکا احوال کہل جاوی اور اسیطرح دوسرون کو بہی قیاس کرلیا چاہیی
سو اس ہجوم کی سبب سی اس خاص بندہ کی اوقات مین بہی خلل ڈالتی ہین اور اسکی
خاطر کو پریشان کرتی ہین اور آپ بہی شرک اور کفر کی بہنور مین ڈوب کی ہلاک ہوتی ہین
اور لوگ یہ بوجہتی ہین کہ جو کثرت ذکر اور عبادت آلہی کی سبب سی اس بندہ کا دل نور
آلہی کی نزول کا مکان ٹہرا ہی اور نور آلہی نی اسکی دل کو منجلی کیا ہی تو اب یہ بندہ حق تعالی
کی کارخانی کا شریک ہوگیا اور اسیس بندہ کی ایسی قدر اور منزلت درگاہ آلہی مین
ہی کہ جو اسکی زبانسی نکلی وہی حق تعالی کری جسطرح دنیا مین مہمان کو خاطرداری میزبانکی
لازم ہوتی ہی اسیواسطی دنیا کی لوگ تلاش مین رہتی ہین اور بادشاہ یا امیر یا حاکم

یا فوجدار جسکی گہر مین آتی ہین اس شخص سی اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی چاہتی ہین
یعنی جو یہ کہیگا تو اسکی خاطر کی سبب سی بادشاہ کو بہی کرنا پڑیگا اور اسی فاسد خیال کی
سبب سی یعنی اس خیال سی کہ حق تعالی کی خاص بندہ اسکی گہر کی مختار ہین جو کہینگے
وہی خدا کو کرنا پڑیگا پیر پرستی اور گور پرستی مین گرفتار ہو کی خسر الدنیا والآخرۃ ہوتی ہین
اور اس باتمین جن اور آدمی دونو شریک ہین اور تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثقلین کی
رسالت کا منصب ہی یعنی انسان اور جنات دونون فرقون کی تم نبی ہو سو اگر تمکو اپنی
حق مین ان باتونکا خوف ہی کہ لوگ تمہاری ساتہ ایسا معاملہ نکرین تو تم صاف صاف
ان دونون فرقون کو جتا دو اور قل انما ادعوا ربی کہدی کہ سوای اسکی نہین کہ مین تو پکار
تاہون اپنی پروردگار کو تاکہ مجکو دلکی تاریکیونسی نجات دیکی اپنی نور کی تجلی سی اس دلکو
منور اور مشرف کری ولا اشرک بہ احدا اور شریک نہین کرتا مین اسکی ساتہ کسیکو اور جب مینی اسکی ساتہ
کسیکو شریک نکیا اور اوسی اپنی پروردگار کی عبادت مین مشغول ہوا اور اوسیکو پکارا تو
دوسرونسی کب مین چاہونگا کہ مجکو پکارین یا مجکو اوسکی ساتہ شریک ٹہراوین اور
اگر یہ دونون فرقی تمکو شریک ٹہراکی کچہ اپنی نفع یا نقصانکی تجہسی امید رکہین اور اس
اعتقاد سی تمکو پکارین تو صاف قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا ترجمہ کہہ دی کہ
تحقیق مین ہرگز مالک نہین تمہاری نقصان کا اور نہ مطلب رسی کی تدبیر بتلانیکا یعنی
راہ پر لانیکا جسطرح پہلی وکیل اور درمیانی یعنی جنات اور گمراہ آدمیونکی روحین دنیا
کی لوگونکو کچہ نفع کا لالچ اور نقصان کا خوف دلاکی اپنا فریفتہ کرتی تہی اور ان لوگونکی
نزدیک اپنی تئین نفع اور نقصان کا مالک ظاہر کرتی تہی سو اب وہ دفتر گاؤخورد
ہوا اور وہ کارخانہ تباہ ہوا اور اگر کسی جادوی اور کسی مصیبت سی تیری طرف پناہ لاوین
اور چاہین کہ حق تعالی کی خلاف مرضی کرکی تیری دامن مین گہس کی حق تعالی کی
غضب سی بچ جاوین اور تیری پناہ مین آجاوین تو بی لاگ کہلی بات قل انی

لن یجیرنی من اللہ احد کہدے کہ تحقیق مین آپ بہی اس حال مین ہون کہ ہرگز نہ پناہ دیگا مجکو کوئی حق تعالی کی غضب سے ولن اجد من دونہ ملتحدا اور ہرگز نپاونگا مین اپنی دریافت مین کبہی حق تعالی کی سوای کوئی رجوع کی جگہ اور بچاو کی تاکہ اوسکی طرف رجوع اور التجا کرون نہین الا بلاغا من اللہ ورسالاتہ مگر حق تعالی کا پیغام پہنچا دینا اور اوسکی حکم اوسکی مخلوقات کیطرف سو اسواسطی اسوقت مین مجکو حق تعالی کیطرف سے رجوع کرکی اسکی مخلوقات کیطرف متوجہ ہونا ضرور ہوتا ہے اور توجہ الی اللہ کی کمال خلوص سے نزول کرکی مخلوقات کیطرف رجوع کرنا ہوتا ہے لیکن یہ بات بموجب ظاہر حال کی کہی جاتی ہے نہین تو مخلوقات الہی کیطرف رجوع کرنا جو اسکی حکم سے ہے اور اسیکی کام کیواسطی ہے تو حقیقت مین یہ بہی عین رجوع اور استغراق ہے سو اسیواسطی یہ نزول اور توجہ خاص اون لوگونکی واسطی ہے جو حق تعالی کی حکمونکو دل اور جان سے قبول کرتی ہین اور اوسکی فرمان برداری اور اطاعت پر مستعد اور کمر باندہی بیٹہی ہین سو ایسی شخصون کی روحونکو قرب الہی کی مقام مین پہنچانا اور انکی تکمیل کرنا یہ میری خدمت ہے ومن یعص اللہ ورسولہ اور جو نافرمانی کری اللہ کی اور اوسکی رسول کی اس مقدمہ مین یعنی اوسکی عبادت کی خاص مکانون اور خاص وقتونمین غیر کو پکاری جاوی اور اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی مین دوسری کیطرف التجا اور رجوع کیی جاوی اور اوسکی کارخانی مین دوسری کو شریک کیی جاوی اوران باتونسی دست بردار نہووی اور معتزلہ اسجگہ پر جو سمجہی ہین کہ اس نافرمانی سے مطلق گناہ مراد ہے خواہ شرک ہو خواہ کبیرہ دوسری یہ کہ ان دونون قسمونکی گناہ گارون کیواسطی خلود فی النار اور عذاب ابدی ہوگا سو یہ معنی اس آیت سے بوجہنا تحریف کی قبیل سے ہے نہ تفسیر کی طور پر اسواسطی کہ اس آیت کا سیاق اور سیاق یعنی طرز اور روش اسکی صراحۃ اسی پر دلالت کرتی ہے کہ اوس سے وہی گناہ

مراد ہین جو شرک کو مستلزم ہین مطلق گناہ مراد نہین ہین اور کلام الٰہی کو سباق اور سیاق
کی مقتضا کی خلاف کیطرف پہیرنا تحریف ہی اور تحریف ممنوع ہی سو سیاق اس آیت کا
پہلی ہو چکا کہ غیر خدا کی پکارنیوالی اسمین سی مراد ہین اور سباق اس آیت کا آگی
آتا ہی کہ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا اور یہ آیت اسی پر دلالت کرتی ہی
کہ دنیا مین اکثر مخلوقات سی جو یہ لوگ استغاثت کرتی ہین اور ہر حاجت اور ہر مطلب
کیواسطی علیحدہ علیحدہ معین اور مددگار ٹہراتی ہین اور یہ بوجہتی ہین کہ ہماری اتنی معبود
ہماری شفاعت اور خلاصی سی ہرگز عاجز نہونگی بلکہ ہمکو چہڑا لینگی سو ایک بہی انکی مدد نکر
سکینگی اور انکی کام نہ آوینگی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ سو بیشک
اسکی لیئی ہی آگ دوزخ کی خَالِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا رہا کرین اس دوزخ مین ہمیشہ ابدالآباد تک
اور کوئی انکی مددگارون سی انکی فریاد کو نہ پہونچیگا اور دوزخ سی نہ نکال سکیگا جسطرح
گنہگار ایماندار ونکا ایمان دوزخ سی نکالیگا اور پیغمبرونکی اور شہیدونکی اور ولیونکی
شفاعت انکی خلاصی اور نجات کا سبب پڑیگی بخلاف کافرونکی اسواسطی کہ اونکی گناہ
شرک اور غیر اللہ کی عبادت کو پہونچی تہی اور شفاعت کی قابل نرہی تہی اور سوا انکی
گناہونمین شرک اور کفر کا لگاؤ ہی نہ تہا اس سبب سی شفاعت کی لیاقت رکہتی
تہی اور لَهٗ مین ضمیر کا مفرد ہونا مَنْ کی لفظ کی لحاظ سی اور خالدین کو جمع کی صیغہ سی لانا مَنْ
کی معنونکی لحاظ سی اس سبب سی ہی کہ گناہ اور غیر اللہ کی معبود ٹہرانیکی حالت
مین ہر ایک کی دوزخ جدا جدا ہی اور خلود کی حالت مین سب یکجا اور مجتمع ہونگی مگر باوجود
یکجا اور مجتمع ہونیکی کچہہ حاجت روائی نکر سکینگی اور اپنی مصیبت اور آفت نہ ٹال سکینگی
لیکن یہ بدبخت اپنی اعتقاد کی ایسی مضبوط ہین کہ جب تک دوزخ مین داخل نہونگی
اور اوسکا عذاب نچکہینگی اور انکی معبود اور مددگار انکی شفاعت اور حمایت سی
دست بردار اور بیزار نہونگی تب تک یہ اوسی اپنی باطل اعتقاد کی گہمنڈ مین ہونگی

اوراپنی دلونکو سمجہاوینگی کہ ہمی دنیا مین بڑی بڑی وسیلی اور مضبوط دست آویزین اور
سندین اپنی واسطی درست کررکہین ہین آخرکو وہی ہماری سردار اور معبود ہماری
کام آوینگی اوراب ہمکو اس بلا سی چہڑاوینگی حَتّٰی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ یہانتک کہ دوزخ
کی آگ مین پڑکی دیکہینگی جوکچہ اونکو وعدہ دیا جاتا تہا کہ آخر کوپی تمہاری معبود جن پر تم
بہولی ہو تمہاری بات بہی نپوچہینگی اور تمہاری کچہ کام نہ آوینگی وی آپ ہی عاجز اور ذلیل
ہونگی اور تمہاری کچہ عرض معروض نکرسکینگی اور شفاعت کی مقام مین کہڑی نہو سکین
بلکہ اکثر تو دوزخ مین پڑی جلتی ہونگی سو اوسوقت فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا پہر البتہ
جانینگی کسکی بودی ہین مددگار آون لوگونکی جنہون نی اپنی گمان مین بڑی بڑی زبردست
زورآور مددگار ٹہرا رکہی تہی یا موحد مسلمانون کی جو سوای خدا جلشانہ کی کسی کو اپنا مددگار
نہین جانتی تہی اوسی اپنی مالک اور خالق کی کرم اور فضل پر بہروسا کیی ہوی بیٹہی تہی وَ
اَقَلُّ عَدَدًا اور کسکی گنتی مین تہوڑی ہین اونکی جنہون نی ہزارون پیر اور پریونکو اپنا
کارساز اور مددگار ٹہرا رکہا تہا بلکہ اپنی گمان مین ایک لشکر اپنی واسطی جمع اور تیار کررکہا
تہا یا موحد مسلمانونکی جو سوای ایک ذات پاک پروردگار کی کسیکو اپنا کارساز نہین ٹہراتا
تہا بلکہ سوای اوسکی کسیکو جانتی بہی نتہی اور اگر تمہاری یی باتین سنکی جو شرک
کو جڑ سی کہود ڈالتی ہین اور غیراللہ سی استعانت کی کارخانی کو بالکل برباد اور خراب
کیی ڈالتی ہین اور کافرون کی طمع اور امید کو بالکل مٹائی دیتی ہین یعنی اس امید کو
کہ جیونسی وکالت اور سفارت کا عہدہ نبیون کی تمکو جو سپرد ہوا ہی توجسطرح تمہاری نبی
ہونکی پہلی جن اور آدمیون مین معاملہ مدد مانگنی اور مدد کرنیکا اور خبر پوچہنی اور بتلانیکا انکی
آپسمین جاری تہا سواب تمہاری واسطی اور وسیلی سی وہی طور جاری رکہینگی اور
تمکو اور تمہاری خاص پیرو لوگونکو جنون کی طرح پوجا کیا کرینگی بلکہ خود بہی تمہاری
ظاہری تابعدار ہو کی تمہاری طرف سی آدمی اپنی خدمت پر بحال ہوکی وہی اپنا دستور

جاری رکھینگی چنانچہ دنیا کی عزل اور نصب اور برطرفی اور بحالی کا بہی دستور ہی کہ
معزول حاکم کی متوسل اور علاقہ دار بحال حاکم کی وسیلی سی اپنی اگلی خدمت مین دخیل
ہو جاتی ہین سو تمہاری یی چند باتین جنہون نی کفر کی جڑ اور کافرونکی طمع کی درخت کو
بیخ اور بنیاد سی اوکہاڑکر پہینک دیا ہی اگر کافر سنکی مایوس ہوکی تمسی پوچہین کہ بہلا یہ
تو بتلاؤ کہ یہ قیامت کا وعدہ جو تم کرتی ہو اور کہتی ہو کہ تمہاری یی مالک اور معبود وہان
تمہاری کچہ کام نہ آوینگی بلکہ تمسی بیزار ہونگی اور تمہاری عبادتسی منکر ہونگی سو یہ قیامت کب
ہوگی دور ہی یا نزدیک سو تم اس سوال کی جواب مین قُلْ اِنْ اَدْرِیْ کہو کہ مین کچہ بہی نہین
جانتا کہ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْ اَمَدًا آیا نزدیک ہی جو تم وعدہ دیی جاتی
ہو یا کریگا میرا پروردگار اسکی واسطی ایک مدت کی حد اور عبارت کا نسبد یا طرز یہ تہا
کہ یون فرماتی کہ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ بَعِیْدٌ لیکن اس اسلوب کو متغیر کیا اسواسطی
کہ ظاہر مین حکمت آلہی قرب کو تقاضا کرتی ہی اسلیی کہ جزا کی مستحق ہونیکی بعد جزا
پہچانی مین عجلت مناسب ہی لیکن حکمت آلہیہ کسی پوشیدہ وجہ سی شاید تاخیر کے
مقتضی ہوئی ہو اسواسطی کہ جبتک نوع انسان کی دنیا مین باقی ہی تبتک اہل گذری ہونگی
تو واسطی طرح طرح کی مدد اور اعانت کی جاتی ہین خواہ اسمین تقرب الی اللہ ہو یا الی غیر اللہ
ہو اور اپنی مقدور اور طاقت پہر اس مقدمہ مین خرچ کرتی ہین پہر جب کوشش اور سعی
انکی بالکل تمام ہوتی ہی تو اوسوقت جزا کا ایصال مناسب ہی تاکہ الزام حجت کا ہو جاوی
اور انکی مددگارونکا ضعف اور عجز ظاہر ہو جاوی تو موعود کا قریب ہونا ہر فرد کی مدت
پوری ہونیکی لحاظ سی احتمال کیا گیا ہی اور مدت کا پورا ہونا موت کی وقت ہوتا ہی کہ جتنی دنیا
کی کام ہین ان سب سی فراغت حاصل ہوتی ہی اور موعود کا موخر ہونا قیامت کی
دن تک بہی احتمال رکہتا ہی لیکن یہ احتمال تمام نوع کی مدت پوری ہونیکی لحاظ سی ہی کہ
اسوقت اس نوع کی ہر ہر فرد کی عمل منقطع ہو جائینگی اور اس نوع کی ہر ہر فرد کی روحین بالکل

آخرت کیطرف انتقال کرجاینگي اور حقیقت مین دونون صورتین قرب اور بعدکي واقع ہونی والي ہین لیکن موت کی بعد ہر شخص کواپني غلط فہمي اور خطا معلوم ہوجائیگي اور فیصلی اور حکم کیوقت عاجزي اور ضعف تمام مخلوقات کاکہل جائیگا اور مخلوقات سی امید بالکل منقطع ہوجائیگي سو موعودات اخروي کی ظہورکي ابتدا بہت نزدیک ہی اور اوسکي انتہا بہت دورہی غرض ہر طرحسی اگر ہر شخص کی اجل کي مدت مجہی معلوم ہی ہو یہ ہرچہ اوسکی موافق موعودات اخروي کی ظہورکا حکم ساتہ قرب اور بعد کی اوسکی حق مین نکروںین تو یہ کچہ تعجب کي بات نہین ہی یا یہ کہ نوع انسان کی بقاکي مقدار بتا ونمین یہ بہي کچہ عجب نہین ہی اسواسطی کہ مین غیب دان نہین ہون اور غیب داني کا دعوی بہي مین کبہي نہین کیا جسطرح مجہسی پہلی جن لوگونکو تمنی اپنا معبود ٹہرا رکہاتہا یعني جنات کو سو وی ایسی دعوی تمسی کیاکرتی تہی بلکہ مین تو یون کہتاہون کہ میرا پروردگار عَالِمُ الْغَيْب غیب دان ہی اور اوسکی سوای کسیکو یہ علم حاصل نہین ہی اسواسطی کہ غیب اوس چیزکا نام ہی کہ حواس ظاہري کی دریافت سی غائب ہو نہ حاضر تاکہ دیکہنی اور پوچہنی سی معلوم ہوسکی اور نشان اور علامت بہي اوس چیزکي عقل اور فکر مین نہ آسکی تاکہ بداہت اور استدلال سی بہي نہ دریافت ہوسکی اور اس قسم کا غیب مختلف ہوتاہی ہر شخص کي نسبت سی چنانچہ اندہی ما درزاد کی نزدیک ہر رنگ غیب ہی اور آوازین اور نغمی اور الحان اسکی نزدیک شہادت ہین یعني ظاہر ہین اسیطرح اصلي نامرد کی نزدیک عورت سی صحبت کرنیکا مزا غیب ہی اور فرشتونکی نزدیک بہونک اور پیاس کا رنج غیب ہی اور بہشت اور دوزخ شہادت ہی یعني ظاہری اسیواسطی اس قسم کی غیب کو غیب اضافي کہتی ہین یعني بعضونکي نسبت سی غیب ہی اور بعضون کي نسبت سی حاضر ہی اور ایک غیب مطلق ہی یعني تمام مخلوقات سی غائب ہی کوئي اسکو جان نہین سکتا جسطرح قیامت کی آنیکا وقت اور حق تعالی کی حکم جو ہر روز دنیا مین جاري ہوتی ہین اور شریعت کی حکم جو ہر شریعت مین حق تعالی کی فرمودہ کی

بموجب جاري ہوتی ہین اور حق تعالی کی ذات اور صفات کی حقیقت اور کُنہ منفصل
معلوم کرنا یہ سب غیب مطلق ہین اور غیب خاص آلہي یہي اسکو کہتی ہین فَلَا يُظْهِرُ
عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا سو خبردار نہین کرتاہی اوپر اس غیب خاص اپنی کی کسی کو کسي وجہ سی اسطور پر
کہ خطا اور شبہ اور دہوکا بالکل اوس سی جاتا رہی اور بہول چوک کا احتمال بہي باقی
نرہی اور ایسي دریافت کو جسمین یہ سب صفتین پائي جاتي ہون اسکو غیب دان کہہ سکتی
ہین یعني اوسپر غیب ظاہر ہوا بخلاف نجومیون اور طبیبون اور کاہنون اور رمالون اور جفریوں
اور فال دیکہنی والونکی کہ ان سبکی علمونکي اصل ظني علامتین اور اسباب ہین جسکی
سبب سی بعضي چیزین ہونیوالي معلوم ہو جاتي ہین یا جنات اور شیطانونکی خبر دینی
سی کچہ معلوم ہوتاہی سو وہ بہي جہوٹ اور سچ کا احتمال رکہتاہی اسواسطی کہ انکی بہي اکثر
کلام تخمیني اور وہمي ہوتی ہین نہ یقیني اور اولیاء اللہ کا الہامي علم اگرچہ ذات اور صفات
کي بعضي حقیقتون کا یا بعضي ہونیوالي چیزونکا یقین اوس سی حاصل ہوتاہی لیکن ایسا یقین
اوس سی بہي حاصل نہین ہوتا کہ کسیطرح سی بہول چوک کا شبہ اوسمین باقي نرہی تاکہ
اونکو غیب دان بلا قید کہہ سکین کہ یہ چیز انکی قبضی مین آگئي بلکہ انپر غیب کی اظہار کا یہ
طور ہی کہ صورت غیبیہ کا عکس انکی دلکی آئینہ مین پایا جاتاہی یہي وجہ ہی کہ تکلیف عام
اسپر ثابت نہین ہی یعني ہر شخص کو اسپر یقین کرنا واجب نہین ہی بلکہ وی خود اس
امر کی یقین اور اعتماد کرنیمین کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کي
گواہي کی محتاج ہوتی ہین اسواسطی کہ یہ دونون وحي کي قسم ہین یعني جو اونکو معلوم
ہواہی اگر قرآن اور حدیث کی موافق ہی تو اسپر انکو یقین کرنا اور عمل کرنا چاہیی اور نہین
تو نہین بس معلوم ہوا کہ غیب کا اظہار کسي پر نہین ہی إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ مگر جسکو
پسند کرلیتاہی سو وہ شخص رسول ہوتاہی خواہ فرشتی کي قسم ہو جیسی حضرت
جبرئیل علیہ السلام اور خواہ بني آدم سی جیسی حضرت محمد صلعم اور حضرت موسی اور حضرت

عیسی وغیرہم علیہم الصلوۃ والتسلیمات کہ ایسی لوگونکو اپنی خاص غیب کی بعضی چیزون پر
مطلع اور خبردار کیا تاکہ وی اس غیب کی بات کو سب مکلفین کو پہچاوین اور وہ ہوکی اور شبہی
کو اسوقتی بالکل دور کردیتی ہین تاکہ بہول چوک کا احتمال بہی اسکی گرد نہ پہنچی اور جتنی مکلف
ہین عام ہون یا خاص غرض کہ جنہون نی رسول بشری کی رسالت کو سمجہا جانا ہی وی سب
پروحی مین اسکی قول پر یعنی رسول کی قول پر اعتماد کرین اور غلطی مین پڑکی حق راہ بہول
نجاوین اسیواسطی وحی کی اتارنی مین پہلی دو رجیکی احتیاط کی جاتی ہی فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ
پہر بیشک میرا پروردگار روانہ کرتا ہی اور معین کرتا ہی مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ یعنی اتہ کی آگی سی
اس رسول کی وہ رسول فرشتونکی قسم سی ہو یا بشری قسم سی اور آگی سی اسکی قوت
فکریہ اور وہمیہ اور خیالیہ مراد ہین اور اسکی طبیعت اور عادت اور خلق مراد ہین جو
اسوقت موجود ہین وَمِنْ خَلْفِهٖ اور پیٹہہ کی پیچہی سی اس رسول ملکی یا بشریکی اور
پیچہی سی وی علوم مراد ہین جو اسکی حافظی مین جمع ہین اور وی طبیعتین اور عادتین
اور خلق جو اپنی پیچہی اونی چہوڑی ہین رَصَدًا چوکیدارون کو جو فرشتونکی قسم سی
ہین تاکہ وی فرشتی وحی لانی کیوقت مین اسکی فکری اور وہمی اور خیالی قوتون کو
سبقت کرنی ندین اور طبیعت اور عادت اور خلق کی خواہش کو بند کرین تاکہ وحی کی
حکم مین یہ چیزین ملنی نہ پاوین سو یہ محافظت پیش دستی سی ہی یعنی آگی سی اپنی چیزین
اوسمین ملنی نپاوین اور حافظی مین جمع ہوی علم سی اور پیچہی چہوڑی ہوی خلق اور
عادتونسی مراقبت کرنا کہ وحی مین ملنی نپاوین یہ محافظت پیچہی سی ہی سو رسولونکو وحی
اوترنی کیوقت سی مکلفین کی پہچانی تک معطل کردیتی ہین اور اونکی سب قوتون کو
بیکار محض کردیتی ہین تاکہ کوئی اونکی قوت وحی مین دخل نکرنی پاوی بخلاف اولیاؤن
اور عارفون کی کہ وہان اتنی احتیاط اور محافظت غیب کی بات کی اطلاع کیوقت
نہین ہوتی ہی انکی جتنی قوتین ہین اس اطلاع کیوقت مین اپنی اپنی کام مین مشغول ہوتی

ہین فکري اور وہمي ہو یا خیالي اور حافظہ اور ذاکرہ ہو یا طبیعي اور عادتي اور اخلاقي ہو اور
یہ سب موجودہ ہون یا متروکہ سب اپنا عمل کر سکتي ہین یہان تک عبارت تفسیر فتح العزیز
تصنیف شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوي کي ہی وہ جو امام محمد غزالي صاحب رحمۃ اللہ نی
بیچ کتاب منہاج العابدین کی تقوی کی مقدمی مین لکہاہی وہ عبارت یہ ہی اور بزرگون نی
کہاہی کہ تقوی کی تین درجی ہین تقوی شرک سی اور تقوی بدعت سی اور تقوی گناہون فرعیہ
سی خدا تعالی نی اون تینون کو ایک آیت مین ذکر کیاہی انتہی اور وہ آیت اسي رسالہ مین
جہان تقوی کا ذکر ہی امام محمد غزالي صاحب رحمۃ اللہ کي کتاب منہاج العابدین سی لکھي گئي
ہی تکمیل بمعنی تمام گردانیدن از منتخب تحریف کہتی ہین حق بات کو باطل کیطرف پہیر دینی کو
سفارت بکسر بمعنی رسالت و پیغمبري از غیاث اللغات عجلت بالکسر بمعنی شتابي
نوع بالفتح گونہ و قسم و اہل منطق کلّي را گویند کہ بر ذاتہای کہ حقیقت آن یکی باشد واقع شود
چنانکہ انسان کہ بر زید و عمرو خالد اطلاق کنند و فرس کہ ہر فرس را فرس میتوان گفت
و بقر کہ ہر بقر را بقر اطلاق کنند از غیاث اللغات موعود بمعنی وعدہ کردہ شدہ
از غیاث اللغات بداہت بمعنی سخن بی اندیشہ گفتن از منتخب کون بالفتح
بمعنی بودن و ہست شدن از منتخب و بمعنی دنیا و این جہان مستعمل میشود و در شرح
نصاب نوشتہ کہ کون بالفتح مصدر ست بمعنی موجود شدن چیزی و عالم موجودات را کون
ازان گویند کہ بعد از نابودن بود شد و در برہان نوشتہ کہ در عربي چیزی حادث را گویند
یعني سابق نبود و پیدا کردہ شدہ از غیاث اللغات تجلي روشن و آشکارہ
شدن و جلوہ دادن از منتخب بسیوان مقصد یہ کہ شرک اور بدعت کا
حال جو کتاب منہاج العابدین مین مجمل لکہاہی شرک کي تفصیل مِائَةُ الْمَسَائِلِ فِي تَحْصِيلِ
الْفَضَائِلِ بِالْأَدِلَّةِ الشَّرْعِيَّةِ وَتَرْكِ الْأُمُورِ الْمَنْهِيَّةِ سی جو تالیف مولوي اسحق صاحب محدث
دہلوي کي ہی کہ وہ نواسی مولوي شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوي کی تہی اوس

کتاب مذکور سی اور علماء دین کی جو مشکوۃ شریف کی حدیثون کی شرح کی ہی اور کلام اللہ شریف
کی آیتون کی تفسیر اونسی لکہا جائیگا اسواسطی کہ شرک کرنیوالی اپنی سزا کا حال معلوم کرلین
اب شرک کی یہان تفصیل لکہی جاتی ہی اون عمدہ عمدہ کتابونسی جو مائۃ المسائل فی
تحصیل الفضائل بالادلۃ الشرعیۃ و ترک الامور المنہیۃ مین اون کتابونکا نام لکہا ہی اورانکی سند
دی ہی جو تالیف مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہی کہ وہ نواسہ مولوی شاہ عبد العزیز
صاحب رحمۃ اللہ محدث دہلوی کی تہی وہ تفصیل یہ ہی سوال شرک چہ معنی وارد در شرع
جواب شرک در شرع شریک گردانیدن غیر خدا بخدا در الوہیت یا در استحقاق
عبادت ست فی شرح العقائد للنسفی الاشراک ہو اثبات الشریک فی الالوہیۃ بمعنی
وجوب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق العبادۃ کما لعبدۃ الاصنام انتہی سوال
شرک شرع مین کیا معنی رکہتا ہی جواب شرک شرع مین شریک کرنا غیر خدا کا ہی ساتہ
خدا کی الوہیت مین یعنی الہ ہونیمین یا حق پرستش مین جیسیکہ شرح عقائد نسفی مین ہی کہ
اشراک ثابت کرنا شریک کا ہی الوہیت مین یعنی واجب الوجود ہونیمین جیساکہ مجوس
کرتی ہین یا حق پرستش مین جیسا بت پرست کرتی ہین انتہی و شرک در شرع بمعنی کفر
ہم مستعمل شدہ چنانچہ در ترجمہ مشکوۃ کہ تصنیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی ست مذکور
و مرقوم اور شرک شرع مین ساتہ معنی کفر کی بہی مستعمل ہوتا ہی جیساکہ ترجمہ مشکوۃ شریف
مین جو تصنیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی ہی مذکور و مرقوم ہی انتہی الاشراک
باللہ شریک گردانیدن ست بخدا در وجود یا در عبادت و مراد از شرک کفر ست بہر نوع
کہ باشد انتہی الاشراک باللہ شریک کرنا ہی ساتہ خدا کی وجود مین یا عبادت مین
اور مراد شرک سی کفر ہی بہر نوع کہ ہو انتہی وفی الحاشیۃ الخیالیۃ علی شرح العقائد
قولہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ای یکفر بہ وانما عبر عن الکفر بالشرک
[illegible]

قوله تعالی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ تحقیق اللہ تعالی نہین بخشتا یہ کہ شریک کیا جاوی
ساتھہ اوسکی یعنی کفر کیا جاوی ساتہ اوسکی اور سوا اسکی نہین کہ تعبیر کی کفر سی ساتہ شرک
کی واسطی اسکی کہ کافر عرب کی شرک تہی انتہی وَفِي حَاشِيَةِ مُلَّا عِصْمَةِ اللّٰهِ اَلْمُرَادُ مِنَ
الشِّرْكِ هٰهُنَا مُطْلَقُ الْكُفْرِ انتہی اور حاشیہ ملا عصمت اللہ مین ہی کہ مراد شرک سی اسجگہہ
مطلق کفر ہی انتہی و نیز شرک در شرع ثابت کردن صفات مختصہ خدای تعالی را در غیر خدا
مستعمل شدہ یعنی مثل علم خدا در غیر خدای تعالی ثابت کردن یا مثل قدرت خدای تعالی را اور
غیر ثابت نمودن یا صفت ایجاد شفای مریض را در غیر خدای تعالی دانستن یا تصرف در عالم
بارادہ خود در غیر خدای تعالی اعتقاد کردن چنانچہ در کتاب فوز الکبیر کہ تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلویست مذکور و مرقوم عبارت آن اینست شرک آنست کہ غیر خدای را صفات
مختصہ خدا اثبات نماید مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر ازان بکن فیکون میشود یا علم ذاتی
از غیر اکتساب بحواس و دلیل عقلی و منام و الہام و مانند آن یا بایجاد شفای مریض یا لعنت
کردن بر شخصی و ناخوش بودن ازو تا بسبب آن کراہیت تنگدست یا بیمار و شقی گردد و یا
رحمت فرستادن بر شخصی تا بسبب آن رحمت فراخ معیشت و صحیح بدن و سعید باشد
انتہی اور بہی شرک شرع مین ثابت کرنا صفات مختصہ خدای تعالی کی تئین واسطی غیر
خدا کی مستعمل ہوتا ہی یعنی جیسی مثل علم خدا کی واسطی غیر خدا کی ثابت کرنا یا مثل قدرت خدا کی
غیر خدا مین ثابت کرنا یا صفت پیدا کرنی شفا مریض کو غیر خدا مین جاننا یا تصرف جہان مین
ساتہ ارادہ اپنی کی غیر خدا مین اعتقاد کرنا جیسا کہ کتاب فوز الکبیر تصنیف حضرت شاہ
ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مین ذکر کیا گیا اور لکہا گیا ہی اور ترجمہ عبارت اوسکیکا
یہ ہی شرک وہ ہی کہ غیر خدا کی تئین صفات مختصہ خدا کی ثابت کری مثل تصرف
جہان مین ساتہ ارادہ کی کہ تعبیر اوس سی ساتہ کن فیکون کی ہوتی ہی یا علم ذاتی بدون
حاصل کرنی کی ساتہہ حواس اور دلیل عقلی کی یا خواب یا الہام کی اور مانند اوسکی

یا ساتھ ایجاد شفا مریض کی یا لعنت کرنا کسی شخص پر اور ناخوش ہونا اوس سی تا کہ بسبب
اوس کراہیت کی تنگدست یا بیمار او رشقی ہو جاوی یا رحمت بھیجنی اوپر کسی شخص کی تا کہ بسبب
اوس رحمت کی روزی فراخ اور تندرست اور سعید ہو جاوی انتہی و شرک در حلف
بغیر اللہ ہم مستعمل شدہ چنانچہ در کتاب نہایہ لغت حدیث مذکور ست وَمِنْهُ الْحَدِيثُ مَنْ
حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ حَيْثُ جَعَلَ مَا لَا يُحْلَفُ بِهِ مَحْلُوفًا بِهِ كَاسْمِ اللّٰهِ الَّذِي
يَكُونُ الْمُقْسَمُ بِهِ انتہی اور شرک بیچ قسم کہانی ساتھ غیر خدا کی بہی مستعمل ہوتا ہی جیسا کہ
کتاب نہایہ لغت حدیث مین مذکور ہی وَمِنْهُ الْحَدِيثُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ
یعنی جس شخص نی قسم کہائی ساتھ غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اوسنی ساتھ خدا کی اسوا سطی کہ
کیا اوس چیز کو کہ قسم نہین کہائی جاتی ساتھ اوسکی مانند اوس نام خدای تعالی کی کہ قسم
کہائی جاتی ہی ساتھ اوسکی انتہی و نیز اطلاق شرک بر طیرہ یعنی شگون بد گرفتن بجانور کی
یا بچیزی چنانچہ در نہایہ مذکور ست وَمِنْهُ الْحَدِيثُ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ جَعَلَ الطِّيَرَةَ شِرْكًا لِلّٰهِ فِي اعْتِقَادِ جَلْبِ النَّفْعِ وَدَفْعِ الضَّرَرِ وَلَيْسَ الْكُفْرُ
بِاللّٰهِ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ كُفْرًا لَمَا ذَهَبَ بِالتَّوَكُّلِ و نیز شرک بمعنی ریا ہم در شرع مستعمل شدہ چنانچہ
در کتاب نہایہ مسطور ست اَلشِّرْكُ أَخْفٰى فِي أُمَّتِي مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ يُرِيدُ الرِّيَاءَ فِي الْعَمَلِ فَكَأَنَّهُ
أَشْرَكَ فِي عَمَلِهِ غَيْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا يُقَالُ شَرِكْتُهُ
فِي الْأَمْرِ أَشْرَكُهُ الشَّرِيكَ وَشَارَكْتُهُ إِذَا صِرْتَ شَرِيكَهُ وَقَدْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ إِذَا جَعَلَ
لَهُ شَرِيكًا وَالشِّرْكُ الْكُفْرُ انتہی اور بہی بولا جاتا ہی شرک شگون بد پر ساتھ جانور کی ہو یا
چیز دوسری کی جیسا کہ نہایہ مین ہی اور اسی قسم سی ہی حدیث کہ بدشگونی شرک ہی اور
نہین ہم مین سی کوئی مگر کہ عارض ہوتی ہی اوسکو بدشگونی ولیکن اللہ تعالی لی جاتا ہی اوسکو
ساتھ توکل کی کی گئی ہی بدشگونی شرک ساتھ خدای تعالی کی بیچ اعتقاد حاصل کرنی نفع
اور دفع ضرر کی اور نہین ہی کفر ساتھ خدای تعالی کی اسواسطی کہ اگر ہوتا کفر البتہ دور نہوتا

ساتھ توکل کی اور شرک بمعنی ریا بہی شرع مین مستعمل ہوتا ہی جیسا کہ نہایہ مین ہی
شرک پوشیدہ بہت ہی امت میری مین چال چینوٹی کی ہی ارادہ رکہتی ہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ریا کی تئین بیچ عمل کی پس گویا شریک کیا عمل مین غیر خدا کی تئین اور آیی
قسم سی ہی قولہ تعالی وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا شریک نکری عبادت پروردگار
مین کسی ایک کو کہا جاتا ہی شَرِكْتُهُ فِي الْأَمْرِ یعنی شریک ہوا مین ساتھ اوسکی کام مین اَشْرَكَ
اَشْرَكْتُ شریک کیا شریک کی تئین اور کہا جاتا ہی شَارَكْتُهُ اوسوقت مین کہ شریک ہووی تو اوسکا اور
کہا جاتا ہی وَقَدْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ یعنی شریک کیا ساتھ اللہ کی پس وہ مشرک ہی اوسوقت
مین کہ کری واسطی اوسکی شریک اور شرک ساتھ معنی کفر کی ہی انتہی و شرک برتولہ ہم در شرع
مستعمل شدہ و معنی تولہ آنست کہ زن برای محبت زوج خود از قسم سحر وغیرہ عمل نماید آنرا
در ہندی ٹوٹکہ میگویند و فِي النِّهَايَةِ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ اَلتِّوَلَةُ مِنَ الشِّرْكِ اَلتِّوَلَةُ بِكَسْرِ
التَّاءِ وَفَتْحِ الْوَاوِ مَا يُحَبِّبُ الْمَرْأَةَ اِلَى زَوْجِهَا مِنَ السِّحْرِ وَغَيْرِهِ لِاِعْتِقَادِهِمْ اَنَّ ذٰلِكَ يُؤَثِّرُ
وَيَفْعَلُ بِخِلَافِ مَا قَدَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْتَهٰى اور شرک شرع مین تولہ پربہی مستعمل ہی اور
معنی تولہ کی یہ ہین کہ عورت واسطی محبت مرد اپنی کی قسم سحر وغیرہ سی عمل کری اور ہندیہ
مین اوسکو ٹوٹکہ کہتی ہین اور نہایہ مین ہی بیچ حدیث عبد اللہ کی اَلتِّوَلَةُ مِنَ الشِّرْكِ یعنی تولہ شرک
سی ہی تولہ ساتھ کسرہ تا اور فتح واو کی وہ چیز ہی کہ دوست رکہتی ہی عورت واسطی مرد اپنی
کی سحر وغیرہ سی واسطی اعتقاد عورتوں کی اسکو کہ تحقیق وہ تاثیر کرتا ہی اور کرتا ہی خلاف
اوسکی کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالی نی انتہی و بمعنی طاعت ہم مستعمل شدہ چنانچہ در کتاب وجوہ
القرآن تصنیف فقیہ اسمعیل بن احمد الضریری حیری مذکور ست اَلشِّرْكُ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ
اَحَدُهَا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَثَانِيْهَا الطَّاعَةُ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى فَلَمَّا اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَاءَ
فِيْمَا اٰتٰهُمَا و بعضی معانی شرک دیگر اند کہ از تفسیر فتح العزیز ظاہر و ہویداست عبارۃ الکتاب
ہٰذا ہمینست تفصیل کسانیکہ در عبادت دیگر انرا با خدا ہمسر میکنند اما ہمسر کنندگان در غیر عبادت

پس بسیار اند از انجمله کسانیکه در ذکر دیگر ابزرا باخدا همسر میکنند ونام دیگران را مانند نام خدا تعالی
بطریق تقرب ذکر می نمایند وآز انجمله اند کسانیکه در نام نهادن خود را بنده فلان وعبد فلان
میگویند واین شرک در تسمیه است وآز انجمله کسانیکه در ذبح ونذر وغیره شبیه انبیا با خدا
دیگران را همسر میکنند وآز انجمله اند کسانیکه در دفع بلا دیگران را می خوانند وهمچنین در تحصیل منافع
بدیگران رجوع مینمایند بالاستقلال نه آنکه توسل بآن دیگران نمایند واز انجمله اند کسانیکه نام دیگری
با نام خدا در مقام عموم علم وقدرت برابر میسازند چنانچه نسائی وابن ماجه از ابن عباس روایت
کرده اند که روزی شخصی آنحضرت علیه الصلوة والسلام را گفت که مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ یعنی
هرچه خدا خواست وشما خواهید خواست خواهد شد آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرمودند جَعَلْتَنِي
لِلّٰهِ نِدًّا بَلْ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ وامام احمد وابو داؤد ونسائی وابن ماجه از حذیفة بن الیمان
روایت کرده اند که آنحضرت علیه الصلوة والسلام فرمودند لَا تَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ
فُلَانٌ قُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ انتهی اور شرک بمعنی طاعت بہی مستعمل ہی جیسا کہ
کتاب وجوه القرآن تصنیف فقیه اسمعیل بن احمد ضریری حیری مین مذکور ہی شرک
تین وجه پر ہی ایک اونمین سی شرک کرنا ساتہ الله تعالی کی دوسری طاعت جیسا قوله تعالی
فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَاءَ فِيْمَا آتَاهُمَا پس جبدیا اون دونکو بیٹا صالح کیا اونہون نے
واسطے الله تعالی کی شریک بیچ اوس چیز کی جو دی الله تعالی نی اون دونکو اور بعضی
معانی شرک کی اور ہی ہین کہ تفسیر فتح العزیز سی ظاہر اور ہویدا ہین ترجمہ عبارت اوسکا
یہ ہی تفصیل اون لوگون کی کہ عبادت مین دوسریکو ساتہ خدا کی شریک کرتی ہین ای بر
ہمسر کرنیوالی غیر عبادت ہین پس بہت ہین اون لوگونمین سی وہ لوگ ہین جو ذکر مین
دوسرونکو شریک ساتہ خدا کی کرتی ہین اور نام دوسرونکا مثل نام خدا کی
بطریق عبادت وتقرب کی ذکر کرتی ہین اور اون لوگونمین سی وہ لوگ ہین جو
بیچ نام رکہنی کی اپنی تئین بندہ فلان وعبد فلان کہتی ہین اور یہ شرک نام مین ہی

اور اون لوگونمین سی وہ لوگ ہین جو ذبح اور نذرین اور قربانی مین خدا کی ساتہ دوسرون
کو شریک کرتی ہین اور اون لوگونمین سی وہ لوگ ہین جو بیچ دفع بلیات کی دوسرونکو
پکارتی ہین اور ایسی ہی بیچ تحصیل منافع کی بالاستقلال دوسرونکی طرف رجوع کرتی ہین
نہ یہ کہ وسیلہ ساتہ اون دوسرونکی کرین اور اون لوگونمین سی وہ لوگ ہین جو نام دوسریکو
ساتہ نام خدا کی مقام عموم علم و قدرت مین برابر کرتی ہین جیسا نسائی اور ابن ماجہ نی ابن
عباس سی روایت کی ہی کہ ایکدن کسی شخص نی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سی کہا کہ
مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ یعنی جو چاہی اللہ اور چاہی تو ہو جاویگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کیا تو نی مجکو خدا کا شریک بلکہ کہو وہ جو چاہی اللہ تعالی تنہا اور امام احمد اور ابو داود
اور نسائی اور ابن ماجہ نی حذیفہ بن یمان سی روایت کی ہی کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام نی فرمایا ہی مت کہو تم جو چاہی اللہ اور فلان بلکہ کہو تم جو چاہی اللہ پہر چاہی فلان
انتہی وبعضی افعال اگرچہ شرک حقیقی کہ کفر ست نیستند لیکن مشابہ افعال مشرکان و بت
پرستان اند از ان افعال ہم اجتناب واحتراز لازم چنانچہ مردمان روبروی علما وعظما
تقبیل زمین میکنند کنندۂ این فعل وآنکس کہ راضی باین فعل باشد ہر دو گنہگار میشوند
کہ این فعل حرام وگناہ ست زیرا کہ مشابہ پرستش بتانست کَذَا فِي تُحْفَةِ الْمُلُوْكِ عِبَارَتُهٗ
هٰكَذَا وَمَا يَفْعَلُوْنَ مِنْ تَقْبِيْلِ الْاَرْضِ بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ فَحَرَامٌ وَالْفَاعِلُ وَالرَّاضِيْ بِهٖ اٰثِمَانِ
لِاَنَّهٗ يُشْبِهُ عِبَادَةَ الْوَثَنِ وَهٰكَذَا فِيْ دُرِّ الْمُخْتَارِ مَا يَفْعَلُوْنَ مِنْ تَقْبِيْلِ الْاَرْضِ بَيْنَ
يَدَيِ الْعُلَمَاءِ وَالْعُظَمَاءِ فَحَرَامٌ وَالْفَاعِلُ وَالرَّاضِيْ بِهٖ اٰثِمَانِ لِاَنَّهٗ يُشْبِهُ عِبَادَةَ الْوَثَنِ انتہی
اور بعضی کام اگرچہ شرک حقیقی کہ وہ کفر ہی نہین ہین لیکن مشابہ کامون مشرکون اور
بت پرستون کی ہین اون کامون سی بہی بچنا لازم ہی جیسا کہ لوگ روبرو علما
اور بزرگون کی زمین چومتی ہین کرنیوالا اس کام کا اور جو راضی ہوا اس کام سی
دونون گنہگار ہوتی ہین کہ یہ کام گناہ اور حرام ہی اسلیی کہ مشابہ پرستش بتونکی ہی

ایسی ہی تحفۃ الملوک میں عبارت اوسکی یہ ہی وَمَا یَفْعَلُوْنَ مِنْ تَقْبِیْلِ الْاَرْضِ بَیْنَ یَدَیِ
الْعُلَمَاۤءِ فَحَرَامٌ وَالْفَاعِلُ وَالرَّاضِیْ بِهٖ اٰثِمَانِ لِاَنَّهٗ یُشْبِهُ عِبَادَةَ الْوَثَنِ اور ایسی ہی ہی
در مختار میں مَا یَفْعَلُوْنَ مِنْ تَقْبِیْلِ الْاَرْضِ بَیْنَ یَدَیِ الْعُلَمَاۤءِ وَالْعُظَمَاۤءِ فَحَرَامٌ وَالْفَاعِلُ
وَالرَّاضِیْ بِهٖ اٰثِمَانِ لِاَنَّهٗ یُشْبِهُ عِبَادَةَ الْوَثَنِ انتہی و درین اختلاف ہست علما کہ ازین
افعال کافر ہم میشود یا نہ پس اگر تقبیل ارض بر وجہ عبادت و تعظیم باشد کفر ست و اگر بوجہ
تحیۃ باشد کفر نمیشود لیکن مرتکب آن گنہگار و صاحب کبیرہ ہست کَمَا یَظْهَرُ مِنَ الدُّرِّ الْمُخْتَارِ
فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ بَلْ یَكْفُرُ اِنْ عَلٰی وَجْهِ الْعِبَادَةِ وَالتَّعْظِیْمِ وَاِنْ عَلٰی وَجْهِ التَّحِیَّةِ لَا وَصَارَ
اٰثِمًا مُرْتَكِبًا لِلْكَبِیْرَةِ انتہی معنی ان دونوں عبارتوں کی یہ ہیں وہ جو کہ کرتی ہیں بوسہ دینی
زمین کی سی بروبرو علماؤنکی اور سرداروں کی پس حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا
ساتہ ان دونوں کاموں کی گنہگار ہیں اسواسطی کہ مشابہ ہی بت پرستش بتونکی انتہی اور بامین
اختلاف علما کا ہی کہ اس کام سی کافر ہوتا ہی یا نہیں پس اگر بوسہ زمین کا اوپر وجہ
عبادت اور تعظیم کی ہو کفر ہی اور اگر بطور تحیۃ اور تحفہ کی ہو کفر نہیں لیکن کرنیوالا گنہگار
صاحب کبیرہ کا ہی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی درمختار سی بیچ اس مقام کی بَلْ یَكْفُرُ اِنْ عَلٰی وَجْهِ
الْعِبَادَةِ وَالتَّعْظِیْمِ وَاِنْ عَلٰی وَجْهِ التَّحِیَّةِ لَا وَصَارَ اٰثِمًا مُرْتَكِبًا لِلْكَبِیْرَةِ انتہی بلکہ کافر
ہوتا ہی اگر ہو اوپر وجہ عبادت اور تعظیم کی اور اگر اوپر وجہ تحیۃ کی ہو تو کافر نہیں ہوتا
اور ہوتا ہی گنہگار اختیار کرنیوالا کبیرہ کا انتہی سؤال عبادت چہ معنی دارد در شرع جواب
عبادت در شرع شریف غایۃ تذلل و خضوع است چنانچہ در تفسیر مدارک و بیضاوی
مرقوم ہست وَفِی الْمَدَارِكِ الْعِبَادَةُ اَقْصٰی غَایَةِ الْخُضُوْعِ وَالتَّذَلُّلِ وَمِثْلُ هٰذَا فِی
الْبَیْضَاوِیِّ وَقَرِیْبٌ هٰذَا فِی التَّفْسِیْرِ الرَّحْمَانِیِّ و عبادت در شرع بر توحید و طاعت
ہم اطلاق آمدہ چنانچہ در کتاب وجوہ القرآن تصنیف استاد الفقیہ العالم اسمعیل بن
احمد الضریری النیشاپوری مذکور ہست اَلْعِبَادَةُ عَلٰی وَجْهَیْنِ اَحَدُهُمَا التَّوْحِیْدُ

كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالثَّانِي الطَّاعَةُ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فِي سَبَا
ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلٰئِكَةِ أَهٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ
دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ انتهى سوال عبادت کے
شرع مین کیا معنی ہین **جواب** عبادت شرع شریف مین نہایت تذلل اور عجز ہی
یعني اپني ذلت جتانا جیسا تفسیر مدارک اور بیضاوي مین مرقوم ہی مدارک مین ہی عبادت
نہایت مرتبہ عجز اور ذلت کا ہی اور اسیطرح بیضاوي مین ہی اور قریب اسکی ہی تفسیر
رحماني مین اور عبادت کا شرع مین توحید اور طاعت پر بہی اطلاق آیا ہی جیسا کہ بیچ
کتاب وجوہ القرآن تصنیف اوستاد الفقیہ العالم اسمعیل بن احمد ضریري نیشاپوري مین
مذکور ہی اَلْعِبَادَةُ عَلٰى وَجْهَيْنِ عبادت دو طور پر ہی اَلتَّوْحِيْدُ ایک اون دونون سی
معنی توحید کے ہی كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ اى لوگو ساتہ توحید
کی یاد کرو اللہ تعالی اپنی کو جسنی پیدا کیا تمکو وَالثَّانِي الطَّاعَةُ دوسری معنی طاعت جیسی
سورہ سبا مین قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلٰئِكَةِ أَهٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ
قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ
مُؤْمِنُونَ پہر کہیگا واسطی فرشتونکی کیا یہ تمکو تہی عبادت کرتی کہینگی پاکی ہی تجہکو
تو کارساز ہمارا ہی سوای اونکی بلکہ وہ تہی عبادت کرتی جنون کو اکثر اونکی ساتہ اون
دیوون کی ایمان رکہتی نقل از تفسیر ہندي شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوي
برادر شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوي رحمۃ اللہ علیہ معنی عبادت درین آیہ کریمہ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَحِّدُوهُ ودر دیگر تفاسیر ہم ہمین معنی نوشتہ اند وَقَالَ الْإِمَامُ
الرَّازِيُّ فِي تَفْسِيْرِهِ الْمُسَمّٰى بِالْكَبِيْرِ الْعِبَادَةُ عِبَارَةٌ عَنِ الْفِعْلِ الَّذِي يُؤْتٰى بِهٖ لِغَرَضِ تَعْظِيْمِ
الْغَيْرِ انتهى معنی عبادت کی اس آیہ کریمہ مین يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَحِّدُوهُ
یعني ای آدمیو عبادت کرو تم پروردگار اپني کی تئین یعني ایک جانو اسکو اور دوسرے

تفسیروں مین بہی یہی معنی لکہی ہین اور کہا امام فخر الدین رازی نی بیچ تفسیر اپنی کی کہ نام رکہا گیا ساتہ تفسیر کبیر کی اَلْعِبَادَۃُ عِبَارَۃٌ عَنِ الْفِعْلِ الَّذِیْ یُؤْتٰی بِہٖ لِغَرَضِ تَعْظِیْمِ الْغَیْرِ انتہی یعنی عبادت مراد ہی اوس کام سی جو لایا جاوی واسطی غرض تعظیم دوسری کی انتہی تمام ہوئی عبارت کتاب مِأَۃُ الْمَسَائِلِ فِیْ تَحْصِیْلِ الْفَضَائِلِ بِالْاَدِلَّۃِ الشَّرْعِیَّۃِ وَتَرْکِ الْاُمُوْرِ الْمَنْہِیَّۃِ کی اب یہان لکہی جاتی ہی ایک حدیث مشکوۃ شریف کی **حدیث** قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ بِالْحُدَیْبِیَۃِ عَلٰی اَثَرِ سَمَآءٍ کَانَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ بِیْ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ فَذٰلِکَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ بِالْکَوْکَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا فَذٰلِکَ کَافِرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِالْکَوْکَبِ **ترجمہ** اور مشکوۃ کی باب الکہانت مین لکہا ہی کہ بخاری و مسلم نی ذکر کیا کہ زید بن خالد نی نقل کیا کہ نماز پڑہوائی ہکو پیغمبر خدا نی نماز فجر کی حدیبیہ مین بیچ پیچہی مینہ کی کہ رات کو برسا تہا پہر جب پڑہ کی بیٹہی مونہ کیا لوگون کی طرف پہر فرمایا کہ جانتی ہو تم کہ کیا فرمایا تمہاری رب نی لوگون نی کہا کہ اللہ و رسول ہی خوب جانتا ہی کہا کہ فرمایا کہ آج فجر کو ہو گئی بعضی بندی میری مؤمن اور بعضی کافر سو جسنی کہا کہ ہکو مینہ ملا اللہ کی فضل سی اور اوسکی رحمت سی سو وہ مجہپر یقین لایا اور ستارہ کا منکر ہوا اور جسنی کہا کہ ہکو مینہ ملا فلانی فلانی بچہتر سی سو وہ میرا منکر ہوا اور ستارون پر یقین لایا **فائدہ** یعنی جو کوئی جگ کی کاروبار کو ستارون کی تاثیر سی سمجہتا ہی سو اوسکو اللہ صاحب اپنی منکرون مین جانتا ہی اور ستارہ پوجنی والون مین شمار کرتا ہی اور جو کوئی ان سب کاروبار کا کارخانہ اللہ کی طرف سی سمجہتا ہی سو اوسکو اللہ ہی اپنی مقبول بندون مین گن لیتا ہی اور ستارہ پرستون سی نکال لیتا ہی سننا چاہیی کہ شرک لوگون مین بہت پہیل رہا ہی اور اصل توحید کم یاب لیکن اکثر لوگ شرک و توحید کی معنی نہین سمجہتی اور ایمان کا دعوی رکہتی ہین حالانکہ شرک مین

گرفتار ہین سواول معنی شرک و توحید کی سمجہا چاہیی تا برائی اور بہلائی اونکی قرآن و حدیث سی معلوم ہو
سو سنا چاہیی کہ اکثر لوگ پیرون کو اور پیغمبرون کو اور امامون کو اور شہیدون کو اور فرشتونکو
اور پریونکو اور سوا خدا کی اور ونکو مشکل کیوقت پکارتی ہین اور اونسی مرادین مانگتی
ہین اور اونکی منتین مانتی ہین اور حاجت برائی کی لیی اونکی نذر و نیاز کرتی ہین اور بلا کی
ٹلنی کی لیی اپنی بیٹون کو اونکی طرف نسبت کرتی ہین کوئی اپنی بیٹی کا نام عبد النبی رکہتا ہی
کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین
کوئی غلام معین الدین اور انکی جینی کی لیی کوئی کسیکی نام کی چوٹی رکہتا ہی کوئی کسیکی نام کی
بدہی پہناتا ہی کوئی کسیکی نام کی کپڑی پہناتا ہی کوئی کسیکی نام کی بیڑی ڈالتا ہی کوئی کسیکی
نام کی جانور کرتا ہی کوئی مشکل کیوقت کسیکی دہائی دیتا ہی کوئی اپنی باتومین کسیکی نام کی
قسم کہاتا ہی غرض کہ جو کچہ ہندو اپنی بتون سی کرتی ہین سو وہ سب کچہ یہ جہوٹی مسلمان
اولیا اور انبیا سی اور امامون اور شہیدونسی اور فرشتون اور پریونسی کرگذرتی
ہین اور دعوی مسلمانی کا کئی جاتی ہین سبحان اللہ یہ مونہ اور یہ دعوی سچ فرمایا
اللہ صاحب نی سورہ یوسف مین وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ
ترجمہ اور نہین مسلمان ہین اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتی ہین یعنی اکثر لوگ جو دعوی ایمان کا کرتی
ہین سو وہ شرک مین گرفتار ہین اب اس آیہ شریف کا مطلب زیب التفاسیر سی خوب
معلوم ہو جائیگا عالم گیر بادشاہ کیوقت مین یہ دونون کتابین لکہی گئی ہین ایک فتاوی
عالم گیری علم فقہ کی اور دوسری زیب التفاسیر ان دونون کتابونکی یہ عاجز کیا تعریف
لکہی اوسوقت کی عالمون اور اسوقت کی عالمون کی نزدیک یہ دونون کتابین
پسندیدہ اور برگزیدہ ہین اور اس عبارتکی اس خیر خواہ نی اسجگہ ہندی ہی نہین
کی ہی اسواسطیکہ کسیکو کسیطرح کا شبہ باقی نرہی اس سبب سی کہ یہ کتاب کم میسر
ہوتی ہی بعینہ اوسیکی عبارت لکہ دی ہی اور وہ عبارت زیب التفاسیر کی یہ ہی

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ ونمیگروند بیشتر ایشان بخدای مگر گروان
گرویدن انباز گیرندگان باشند بخدای گویند مراد ازین گروه کفار که اند که گفتند رَبُّنَا اللّٰهُ و ازلی
آن گفتند اَلْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ یا یهود که ایمان بخدای آوردند و گفتند عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ یا نصارا
که بخدا گرویدند و گفتند الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ و قولی آنست که چون کریمه وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ
نازل شد مشرکان گفتند که ما اعراض نمیکنیم بلکه اقرار داریم که خدای آسمان و زمین الله
تعالی ست این آیه آمد که وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ یعنی آنچه ایشان آنرا ایمان نام کرده اند
آن مقرون بشرک ست میگویند خالق آسمانها و زمین خداست لیکن اصنام را ارباب
و آلهه میدانند و ماتریدی گفته که معنی آنست که نمیگروند بیشتر ایشان بخدا بزبانهای ایشان
مگر که ایشان شرک آورندگانند بدلهای خویش و برین تاویل سوال آنکه میان ایمان و شرک
ضدیت ست و اثبات هر دو در یک محل ممکن نیست مندفع میشود ابن عباس گفته
که معنی آنست که اگر به بعضی از قرآن اقرار آرند بعضی را انکار میکنند و آن اقرار که ببعضی آورند
سود ندارد و عکرمه گفته که این کریمه اشاره بآنست که اصحاب رسول از مشرکان پرسیدند
که آسمانرا که آفریده گفتند خدای پرسیدند که ازان باران که آورده و گیاه که رویانیده
گفتند خدای مؤمنان گفتند پس چرا میگروید مشرکان گفتند بتان نیز انبازان اویند
و در کارها شریک و همراز اویند و در وقت طواف میگفتند لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اِلَّا
شَرِيْكٌ هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ معنی اس عبارت کی یه هین مین حاضر هون تیری
خدمت مین نهین کوئی شریک تیری واسطی مگر شریک که وه واسطی تیری هی تو مالک
اوسکا هی نه وه مالک هی جبار عالم باین آیه برایشان رد نمود و فرمود که اگر بوجود من
مقر اند بوحدانیت من منکر اند آنکس که بوجود ما اقرار دهد و وحدانیت ما را انکار کند
ایمان او ایمان نیست بلکه آن عین کفر و طغیان ست نکته شرک بر دو قسم ست جلی و خفی
جلی آنست که غیر حق را معبود اعتقاد کنی و خفی آنکه غیر او را مقصود دانی هر گاه در کل امور

ضار و نافع و مسبب و مدبرا و را دانستی دست از اسباب بدار مصرع چو شد پدید مسبب معطل ہست سبب۔ یعنی اکثر لوگ جو دعوی ایمان کا رکھتی ہین سو وہ شرک مین گرفتار ہین پہر اگر کوئی سمجھانیوالا ان لوگونسی کہی کہ تم دعوی ایمان کا رکھتی ہو اور اشغال شرک کی کرتی ہو سو یہ دونون کا ہین کیون ملائی دیتی ہو اوسکو جواب دیتی ہین کہ ہمتو شرک نہین کرتی بلکہ اپنا عقیدہ انبیا و اولیا کی جناب مین ظاہر کرتی ہین شرک جب ہوتا کہ ہم اون انبیا اور اولیا اور پیرون اور شہیدون کو اللہ کی برابر سمجھتی سو یون تو ہم نہین سمجھتی بلکہ اونکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتی ہین اور اوسکا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی اوسی نی اونکو بخشی ہی اور اوسیکی مرضی سی عالم مین تصرف کرتی ہین اور اونکا پکارنا عین اللہ ہی کو پکارنا ہی اور اونسی مدد مانگنی عین اوسی سی مدد مانگنی ہی اور وہ لوگ اللہ کی پیاری ہین جو چاہین سو کرین وجود بفتحتین بمعنی ہستی از غیاث اللغات طغیان بمعنی ظلم و نافرمانی از غیاث اللغات اکیسوان مقصد اون لوگون کی جواب مین کہ یہ قدرت تصرف کی اللہ نی اولیا انبیا کو دی ہی اور وہ لوگ اللہ کی پیاری ہین جو چاہین سو کرین یہ جواب انکا جہوٹا ہی اسواسطی کہ ہر مسلمانکا مرنی تک یہی عقیدہ رہتا ہی کہ خدا کی ذات کی مثل مخلوق کی ذات نہین اور خدا کی صفات کی مثل مخلوق کی صفات نہین یہ سب اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہی اب جاننا چاہیی کہ یہ بڑا اللہ جل شانہ کی اوپر جہوٹ باندہنا ہی کہ خدای تعالی نی اپنی صفات مختصہ کسی مخلوق کو دی دین ہین اور مخلوق کو اپنی ساتہ شریک کر دیا اگر شریک کر دیا ہوتا نعوذ باللہ منہا اپنی ساتہ تو پہر کیون فرماتا قرآن شریف مین کہ عبادت میری ہی واسطی کرو اور تصرف میرا ہی ہی عالم مین جو چاہتا ہون وہ کرتا ہون اور حضرت کیون فرماتی کہ اللہ کیطرح سی ٹہرا کی کسی اور کو مت پکارو اب جاننا چاہیی یہ بہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہی کہ نبی ہون یا ولی پیر ہون یا شہید امام ہون یا امام زادی

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہون یا اونکی اصحاب کسیکو اپنی صفات مختصہ نہین دیدین
اور نہ کسیکو یہ فرمایا کہ تم عالم مین تصرف کیا کرو جیسی چاہو اور لوگونکا بہلا برا کیا کرو
اب شاہ عبد العزیز صاحب کی تفسیر سی جو سورہ جن کی تفسیر اونہون نی کی ہی اوسمین سی
کچہ آیتین یہان لکہی جاتی ہین ایسی جہوٹ باندہنی والونکا جواب اون آیتونکی تفسیر ی
خوب ظاہر ہو جائیگا وہ آیتین یہ ہین یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ راہ دکہاتا ہی ثواب اور بہتری
کی اور روح مین بڑی تاثیر کرتا ہی اور اپنی معنون کو روح مین منقش کر دیتا ہی اور مدارک کو
اسطور سی منور کر دیتا ہی کہ اسکی تاثیر تام قو تونکو غضبیہ ہون یا شہویہ سبکو گہیر لیتی ہی
بس یہ کلام ورد اور ذکر کا بہی حکم رکہتا ہی اور معلم اور اوستاد کا اور پیر اور مرشد کا بہی
اور باوجود اسکی اس قسم کا یہ کلام نہین ہی کہ فکر اور تخیلات سی علاقہ رکہی یا عقلی
قیاسونسی نکلا ہو یا وہمی اور خیالی مقدمونسی مرکب ہو بلکہ نہایت ہی عمدہ عجائبات
اور غرائبات کو شامل ہی فَاٰمَنَّا بِهٖ پہر ایمان لائی ہم اسکلام پر اور جان لیا ہمنی کہ اس
قسم کا کلام نہوگا مگر حق تعالی کیطرفسی اور اگر باوجود ایسی تاثیر اور ایسی خوبی اسکلام کی
بوجہنی کی بعد بہی اس کلام کو کلام الہی نجانین ہم بلکہ اسکلام کو حق تعالی کی غیر کیطرفسی
جانین کہ دوسرا بہی اس قسم کا کلام بناکر نازل کر سکتا ہی تو گویا شریک کو ثابت کیا ہمنی
وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا اور ہرگز ہم شریک نکرینگی اپنی پروردگار کی ساتہ کسیکو اور یہ بہی
جنون نی ذکر کیا کہ پروردگار مطلق وہ ہی کہ عظمت اور بزرگی انتہا درجیکی اسمین پائی
جاوی اور کوئی اسکی برابری نکر سکی وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا اور بیشک حال یہ ہی کہ بہت
بلند ہی بزرگی ہماری پروردگار کی اس سی کہ کوئی اسکا شریک ہو سکی اور یہی وجہ ہی جو
مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا نہین لیا ہماری پروردگار نی عورتکو اور نہ لڑکیکو
اسواسطی کہ عورت اکثر خانگی کامون مین مرد کی شریک ہوتی ہی اور لڑکا باپ کی
مال اور ملک مین شریک ہوتا ہی اور اللہ تعالی پاک ہی اسبابت سی کہ کوئی جزو

اسکا شریک ہو جاوی یا کسی کو وہ خود اپنی رضا سی اپنا شریک کر لی اسواسطی کہ دونوں قسم کی
شرکتو نمین انتہا درجیکی عظمت کا نقصان ہی اور یہ ہی ہوا کہ قرآن شریف کی سننی کی پہلی جو
انکی دلونمین بری باتین گڑی ہوئی تہین جسطرح انکی اعتقاد مین یہ تہا کہ بعضی اسکی بندی
اسکی کارخانی مین شریک ہین یا بعضی اسکی اولاد ہین یا بعضی اسکی جورو ہین سوان سب
باتونسی توبہ کی اور اسکا عذر اسطور سی بیان کیا وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا
اور بیشک حال یہ ہی کہ کہتی تہی احمق لوگ ہم مین سی اللہ تعالی پر ایسی بات جو اسکی شناسی
بہت بعید ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ ابلیس اور دوسری جن جو اوسکی تابع تہی بری اعتقاد
حق تعالی کی جناب مین رکہتی تہی اور اسکی مخلوقات مین سی کسیکو اللہ تعالی کی جورو ٹہراتا تہا
اور کسیکو اسکی اولاد اور بعضونکو اسکا شریک ٹہراتا تہا اور اللہ تعالی کی خاص صفتین اونمین ثابت
کرتی تہی اسطور سی کہ بعضونکو کہتی تہی کہ یہ شخص قدرت کاملہ رکہتا ہی جو چاہی سو کر سکتا ہی
اور بعضون کی علم کو محیط جانتی تہی یعنی دور اور نزدیک کہلا اور چہپا سب اسکی نزدیک برابر ہی
کوئی چیز اوس سی پوشیدہ نہین ہی اور بندونکو اپنی فعل کا خالق جانتی تہی اور بعضون کو
ایسا جانتی تہی کہ اگر کوئی مشکل کیوقت انکو پکاری تو وی غیب سی اسکی مدد کر کی اسکی حاجت
روائی کر سکتی ہین اور بعضونکو عبادت کا مستحق جانتی تہی یعنی انکی واسطی عبادت کرنا ضروری
ہی جیسی سجدہ کرنا یا انکی نام کا روزہ رکہنا اور سوای اسکی اور بعضون کو ذکر دایم کا مستحق جانتی
تہی یعنی انکی نام کو ہر وقت جپنا بڑا ثواب رکہتا ہی اور بعضونکو ایسا جانتی تہی کہ انکی نام پر جانور کو
ذبح کرنا بڑا ثواب ہی اور وی اسکی مستحق ہین اور مال کو کسی کی نام پر خرچ کرنا اور نذر اور ہدیہ
اسکو پہچانا اسکو اسکی نزدیکی اور خوشی کا سبب جانتی تہی اور بعضون کو ایسا جانتی تہی کہ اگر لوگ
اپنی تئین انکا بندہ اور پرستار کہین تو درست ہی اور وہی اسکی مستحق ہین اور اسیطرح
کی بہت سی باطل چیزونکی معتقد تہی سو اب اس قرآن شریف کی سننی سی ہمکو معلوم ہوا
کہ وی سب اعتقاد ہماری بی اصل اور باطل تہی اللہ تعالی ایسی فاسد اور بری اعتقادونسی

بری اور پاک ہی اور اس اپنی باطل اعتقادونسی تمدر کرتین یہ بہی جنون نی بیان کیا
کہ وَاَنَّا ظَنَنَّا اور بیشک ہمنی گمان کیاتہا کہ اَنْ لَنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ ہرگز نکہینگی آدمی
اور جن جرأت کرکی اور بیباک ہوکی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اللہ پر جہوٹ کو انکی کلام کا حاصل یہ ہی
کہ ہم اتنی مدت تک ایسی باطل اعتقادونمین جو پہنسی رہی اسکا سبب یہ تہا کہ ہمنی تقلید کی تہی
اون لوگون کی جو عقل اور دانائی مین ساری جہانسی ممتاز تہی اور حق اور باطل کی دریافت
کرنیمین اپنی تئین یکتای زمانہ جانتی تہی اور ہمنی یہ جانا تہا کہ اسقدر جماعت کثیر جن اور انس کی
کہ ہر ایک انہین سی عقل اور دانائی مین کسیکو اپنا ثانی نہین جانتا ہی اور ہر بات کی تہ کو
پہنچتی ہین ہر ایک اپنی تئین دوسریسی بڑہ کر جانتا ہی سو ایسی عاقل اور فہمیدہ لوگ سبکی سب
ایکبارگی کسی بڑی شخص پر مخلوقات سی جہوٹ نہ باندہینگی پہر ایسی شخصونسی اللہ تعالی پر
جہوٹ باندہنا جو سب بڑونسی بڑا ہی اور اوسکی عظمت اور بزرگی کی سامنی کسیکی عظمت اور
بزرگی پاسنگ کو بہی نہین پہنچتی ہی کسیطرح ممکن نہین ہی اور ہرگز یہ لوگ ایسی جرأت اور
بیباکی نہ کرینگی لیکن ان لوگون نی بڑی جرأت اور بیباکی کی کہ اللہ تعالی پر جہوٹ باندہا
تمام ہوا جواب اون لوگونکا جو وہ یہ کہتی تہی کہ پیر پیغمبر اللہ کی پیاری ہین جو چاہین سو کرین
اور اللہ ہی نی انکو عالم مین تصرف کرنیکا اختیار دیا ہی **بائیسوان مقصد** بیوقوفون
اور بی ادبونکی بیان مین لکہا جاتا ہی اور اون لوگون کی بیان مین جو اپنی طرفسی حرام
اور حلال کسیکام مین ٹہراتی ہین اور غیر شرع رسمین کرتی ہین اب یہان بیوقوفون اور
بی ادبونکا حال لکہا جاتا ہی اور اون لوگون کا حال جو اپنی طرفسی حرام اور حلال کسیکام مین
ٹہراتی ہین اور غیر شرع رسمین کرتی ہین کہ مشکوۃ شریف کی باب بدء الخلق مین لکہا ہی کہ ابوداؤد
نی ذکر کیا کہ جبیرؓ نی نقل کیا کہ آیا پیغمبر خدا کی پاس ایک گنوار یہ کہا سختی مین پڑگئین جانین
اور بہوکی مرتی ہین کنبی اور مرگئی مواشی سو منہہ مانگو اللہ سی ہماری لیی کیونکہ ہم سفارش
چاہتی ہین تمہاری اللہ کی پاس اور اللہ کی تمہاری پاس سو پیغمبر خدا نی فرمایا

که نرالاہی اللہ نرالاہی اللہ سو اللہ کی پاکی یہان تک بولتی رہی که اوسکا اثر اونکی یارونکی
چہرونمین معلوم ہونی لگا پہر فرمایا که کیا بیوقوف ہی تو اللہ کو سفارشی نہین لاتی کسیکی
آگی اللہ کی شان بہت بڑی ہی اس سی کیا بیوقوف ہی تو جانتا ہی تو که کیا چیز ہی اللہ بیشبہ
تخت اوسکا اوسکی آسمانون پر اسیطرح سی ہی اور بتلایا اپنی اونگلیونسی که قبہ کیطرح اور
بیشبہ وہ چرچر بولتا ہی اوس سی جیسا چرچر بولتا ہی پالان اونٹ کا سوار کی بوجہ سے
فائدہ یعنی ملک عرب مین قحط پڑا تہا سو ایک گنوار نی آکر پیغمبر خدا کی روبرو اوسکی
سختی بیان کی اور دعا کی طلب کی اور یہ کہا که تمہاری سفارش اللہ کی پاس ہم چاہتی ہین
اور اللہ کی تمہاری پاس سو یہ بات سنکر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت مین آگئی اور اللہ کی
بڑائی اونکی مونہ سی نکلنی لگی اور ساری مجلس کی لوگونکی چہری اللہ کی عظمت سی متغیر ہوگئی
پہر اوس گنوار کو سمجہایا که کسیکو جو کسی پاس اپنا سفارشی ٹہرای سو یون ہوتا ہی که اصل کاروبار
اوسکی اختیار مین ہو اور سفارش کرنیوالیکی خاطر سی وہ کر دی سو جب یہ کہا که اللہ کو سفارشی
پیغمبر کی پاس ٹہرایا تو گویا اصل مختار پیغمبر کو سمجہا اور اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض
غلط ہی اللہ کی شان بہت بڑی ہی وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوجکی اور بغیر کسی وزیر
اور مشیر کی ایک آنمین کروڑون کام کرتا رہتا ہی وہ کسکی روبرو سفارش کری سبحان اللہ
اشرف المخلوقات محمد الرسول اللہ کی تو اوسکی دربار مین یہ حالت ہی که ایک گنوار کی مونہی
اتنی بات سنتی ہی مارے دہشت کی بیحواس ہوگئی اور عرش سی فرش تک جو اللہ کی عظمت
بہری ہوئی ہی بیان کرنی لگی پہر کیا کہی اون لوگونکو که اوس مالک الملک سی ایک بہائی
بندی کا سا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجہکر کیا بڑہ بڑہ کر باتین کرتی ہین کوئی
کہتا ہی اگر میرا رب میری پیر کی سوا کسی اور صورت مین ظاہر ہو تو اوسکو ہرگز نہ دیکہون
اور کسینی یہ بیت کہی ہی **بیت** دل از مہر محمد ریش دارم ٭ رقابت با خدای خویش دارم
اور کسینی یون کہا ہی **مصرع** ع با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار اور کوئی حقیقت

جسکو حقیقت الوہیت سے افضل بتاتا ہے اللہ پناہ میں رکھے ایسے ایسے باتوں سے کیا اچھا
کہا ہے کسی شاعر نے بیت از خدا خواہیم توفیق ادب بے ادب محروم گشت از فضل رب
یعنی خدا سے چاہتے ہیں ہم توفیق ادب کی بے ادب بے نصیب ہوا فضل رب کی سے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے کہ اس میں یوں پڑھتے ہیں یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر کچھ دو تم اللہ کے واسطے یہ لفظ نہ کہنا چاہیے ہاں
اگر یوں کہے کہ یا اللہ کچھ دے شیخ عبد القادر کے واسطے تو بجا ہے شمنی جو مختصر کی شرح ہے بڑی
معتبر حنفی مذہب کی کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ شرک کی بو سے بھی آدمیکو چاہیے بچے اب سمجھا
چاہیے پھر اس گنوار کو سمجھایا کہ کسیکو جو کسی پاس اپنا سفارشی ٹھہراتے سو یوں ہوتا ہے کہ اصل
کار و بار اسکے اختیار میں ہو اور سفارش کرنیوالے کی خاطر سے وہ کر دے سو جب یہ کہا کہ اللہ
کو سفارشی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم نے ٹھہرایا تو گویا اصل مختار پیغمبر کو سمجھا اور
اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض غلط ہے اللہ کی شان بہت بڑی ہے تو جب یہ کہا یا شیخ
عبد القادر شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ کچھ دو تم اللہ کے واسطے تو گویا شیخ
عبد القادر رحمۃ اللہ کو تو اصل مختار سمجھا اور اللہ کو واسطہ درمیان میں لایا اب یوں
جاننا چاہیے جیسے کہ ایک شخص ہے کہ بادشاہ اس سے نہایت محبت رکھتا ہے اور وہ ایک چور کو
مارتا ہے اور وہ چور کہے کہ مجکو بادشاہ کے واسطے تو چھوڑ دے تو بادشاہ کو وسیلہ کیا اور
جس سے بادشاہ محبت رکھتا تھا اسکو اصل مالک ٹھہرایا تو یہ کہنا بھی ایسے ہی ہوا کہ اے شیخ
عبد القادر کچھ دو تم اللہ کے واسطے یعنی اس نادان کہنے والے نے اصل مالک تو شیخ عبد القادر
رحمۃ اللہ کو سمجھا اور اللہ کو واسطہ لایا یعنی اللہ کے ملاحظہ سے دو اور ہاں یوں کہے کہ یا اللہ
جل وعلی شانہ دے مجھے شیخ عبد القادر کے واسطے تو یہ کہنا بجا ہے حق بات تو یہ ہے کہ جو کوئی
زندہ ہو بادشاہ ہو یا وزیر امیر ہو یا غریب اس سے یوں کہے کہنے والا کہ دے مجکو خدا کی
رضامندی کے واسطے یعنی تو مجھے دے تو خدا تجھ سے راضی ہوا اور خوش ہوئے اور چور دے

ہون اولیا ہون یا شہید ہون یا صلحا یون کہی کہ یا اللہ انکی برکت سی فلانی چیز مجہی دی یا فلانا کام میرا کردی اب یون سمہنا چاہی اون عالم نی کہ اس حدیث شریف کی شرح کیے ہی اونہون نی کفر کا لفظ تو لکہا ہی نہین اونہون نی تو یہ لکہا ہی کہ غرض ایسا لفظ مونہ سی نہ بولی کہ جس سی بو شرک کی یا بی ادبی کی آوی اور در مختار بڑی معتبر کتاب حنفی مذہب کی ہی اور اوسمین یہ لکہا ہی کہ بدرویش درویشان کَفَّرَ بَعْضُهُمْ وَصُحِّحَ اَنْ لَا کُفْرَ وَهُوَ الْمُحَرَّرُ دستہ یعنی اس لفظ کی بدرویش درویشان تکفیر کی بعض اونکی نی اور صحیح یہ ہی کہ نہین ہی کفر کذا قَوْلُ شَیْءٍ لِلّٰهِ قِیْلَ یَکْفُرُ ایسا ہی کہنا شیٔ للہ کا کہا گیا کہ کفر ہی اب جو تم در مختار کی مصنف کیواسطی کہو وہی اون عالم کی واسطی کہو جنہون نی اس حدیث کی شرح مین یا شیخ عبد القادر جیلانی شئ للہ کی کہنیکو منع لکہا ہی بلکہ اونہون نی تو کفر کا لفظ لکہا ہی نہین **حدیث** وَاَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ **ترجمہ** مشکوٰۃ کی باب الکبائر مین لکہا ہی کہ بخاری اور مسلم نی ذکر کیا کہ ابن مسعود نی نقل کیا کہ ایک شخص نی کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا گناہ بہت بڑا ہی اللہ کی نزدیک فرمایا کہ پکاری تو کسیکو اللہ کی طرحکا ٹہرا کر اور حالانکہ اللہ ہی نی تجکو پیدا کیا **فائدہ** یعنی جیسیکہ اللہ کو سمجہتی ہین کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہی اور سب کام اوسکی اختیار مین ہین سو ہر مشکل کیوقت یہی سمجہکر اوسکو پکارتی ہین سو کسی اور کو اسطرحکا سمجہکر پکارنا نچاہیی کہ یہ سب سی بڑا گناہ ہی غرض ایسا لفظ مونہ سی نہ بولی کہ جس سے کچہ بو شرک کی یا بی ادبی کی آوی اوسکی بہت بڑی شان ہی اور وہ بڑا بی پرواہ بادشاہ ہے ایک نکتہ مین پکڑ لینا اور ایک نکتہ مین نواز دینا اوسیکا کام ہی اور یہ بات محض بیجا ہی کہ ظاہر مین لفظ بی ادبی کا بولی اور اوس سی کچہ اور معنی مرادی لیجیی کہ معما اور پہیلی بولنی کی اور بہت جگہین ہین کچہ اللہ کی جناب مین ضرور نہین کوئی شخص بادشاہ سی یا اپنی باپ سی ٹہٹھا نہین کرتا اور جگت نہین بولتا **حدیث** اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ مُعَاوِیَةَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ ترجمہ مشکوۃ کی باب القیام مین لکہا ہی کہ ترمذی نی ذکر کیا کہ نقل کیا معاویہ
کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نی کہ جس شخص کو خوش آوی کہ تصویر کی
طرح کہڑی رہین لوگ اوسکی روبرو سو ٹہرالیوی وہ اپنا ٹہکانا آگ مین **فائدہ** یعنی جو شخص
چاہی کہ اوسکی روبرو لوگ ہاتہ باندہ کر ادب سی کہڑی رہین نہ ہلین نہ جلین نہ بولین نہ اودہر
اودہر دیکہین بلکہ تصویر کیطرح بن جاوین سو وہ شخص دوزخی ہی کیونکہ وہ شخص خدائی کا
دعوی رکہتا ہی جو تعظیم کہ اللہ کی خاص ہی کہ اوسکی بندہ اوسکی روبرو نماز مین ہاتہ باندہکی
ادب سی کہڑی ہوتی ہین سو وہی اپنی لیی چاہتا ہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کسیکی محض تعظیم
کیواسطی اوسکی روبرو ادب سی کہڑی رہنا اونہین کامون مین سی ہی کہ اللہ نی اپنی تعظیم کی
لیی ٹہرائی ہین سو اورکسیکی لیی نکیا چاہیی **حدیث** اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ
بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیَ الْاَوْثَانَ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الفتن مین لکہا ہی
کہ ترمذی نی ذکر کیا کہ نقل کیا ثوبان نی کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ نہین آویگی قیامت یہانتک
کہ ملجاوین کتنی قومین امت مین سی مشرکین مین اور یہانتک کہ پوجنی لگینگی قومین
میری امت مین سی تہانون کو **فائدہ** یعنی شرک دو طرح ہوتا ہی ایک تو یہ کہ کسیکی نام
کی صورت بنا کر پوجی اوسکو عربی زبان مین صنم کہتی ہین اور دوسری یہ کہ کسی تہان کو
نانی یعنی کسی کی مکان کو یا درخت کو یا کسی پتہر کو یا لکڑی کو یا کاغذ کو کسیکی نام کا ٹہراکر
پوجی اوسکو زبان عربی مین وثن کہتی ہین اسمین داخل ہی قبر اور کسیکا چلہ اور لحد
اور کسی کی نام کی چہڑی اور تعزیہ اور علم اور شدہ اور امام قاسم کی اور پیر دستگیر کی
مہندی اور امام کا چبوترہ اور استاد اور پیرون کی بیٹہنی کی جگہ کہ لوگ اوسکی
تعظیم کرتی ہین اور وہان جاکر نذرین چڑہاتی اور منتین مانتی ہین اور اسیطرح

شہید کی نام کا طاق اور نشان اور توپ جسکو بکرا جڑہاتی ہین اور اوسکی قسم کہاتی ہین
اور اسیطرح بعضی مکان مرضونکی نام سی مشہور کرتی ہین جیسی سیتلا کا تہان یا مسانیکا
یا بہوانی کا یا کالی کا یا لکالکا کا یا براہی کا غرض کہ یہ سب وثن ہین سو پیغمبر خدا نی خبر دی
ہی کہ مسلمان جو قیامت کی نزدیک مشرک ہوجاوینگی اونکا شرک اسیقسم کا ہوگا کہ
ایسی چیزون کو مانینگی برخلاف اور مشرکون کی کہ جیسی ہندو یا مشرکین عرب کہ اکثر صنم
پرست ہین یعنی مورتون کو مانتی ہین سو دونون مشرک ہین اللہ سی پہری ہوی رسول
کی دشمن **حدیث** وَاَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ
ترجمہ مشکوۃ کی باب الکبائر مین لکہا ہی کہ بخاری ومسلم نی ذکر کیا کہ ابن مسعود نی نقل کیا
کہ ایک شخص نی کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا گناہ بہت بڑا ہی اللہ کے
نزدیک فرمایا یہ کہ پکاری تو کسیکو اللہ کیطرح کا ٹہراکر اور حالانکہ اللہ ہی نی تجکو پیدا کیا
فائدہ یعنی جیسیکہ اللہ کو سمجہتی ہین کہ وہ ہر جگہ حاضر وناظر ہی اور سب کام اوسکی
اختیار مین ہین سو ہر مشکل کی وقت یہی سمجہکر اوسکو پکارتی ہین سو کسی اور کو اسطرح کا
سمجہکر پکارنا نہ چاہیی کہ یہ سب سی بڑا گناہ ہی اول تو یہ کہ یہ بات خود غلط ہی کہ کسیکو کچہ حاجت
برلانی کی طاقت ہوئی یا ہر جگہ حاضر وناظر ہو **وقال اللہ تعالی** وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا
تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلَالٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ **ترجمہ** اور کہا اللہ صاحب نے
یعنی سورۂ نحل مین کہ نکہو جہوٹی باتین کہ بیان کرتی ہین تمہاری زبانین کہ یہ کیا چاہیی اور یہ نہ کیا چاہیی
کہ باندہنی ہو اللہ پر جہوٹ بیشک جو لوگ باندہتی ہین اللہ پر جہوٹ وہ مراد نہین پاتی
فائدہ یعنی اپنی طرفسی جہوٹ مت ٹہرالو کہ فلانا کام کیجیی اور فلانا کام نکیجیی کہ
کسی کام کو روا یا ناروا کردینا اللہ ہی کی شان ہی سو اسمین اللہ پر جہوٹ باندہنا ہی

اور یہ خیال باندہنا کہ فلانی کام کریون کیجی تو مرادین ملتی ہین اور نہین تو کچہ خلل ہوجاتاہی
سو یہ خیال غلط ہی کیونکہ اللہ پر جہوٹ باندہنی سی کبہی مراد نہین ملتی اس آیت سی یہ معلوم ہوا
کہ جو لوگ کہتی ہین کہ محرم کی مہینی مین پان نکہانا چاہیی لال کپڑا نہ پہنی حضرت بی بی کی
صحنک مرد نکہاوین اور جب اونکی نیاز کیجی تو اوسمین بالضرور فلانی فلانی ترکاریان ہون
اور مسّی اور مہندی بہی ہو اور اوسکو لونڈی نکہاوی اور جس عورت نی دوسرا خاوند کیا ہی
وہ بہی نکہاوی اور جو نیچ قوم مین ہو یا بدکار وہ بہی نکہاوی اور شاہ عبد الحق کا توشہ
حلوا ہی ہوتاہی اور اوسکو اس احتیاط سی بنالی اور حقہ پینی والی کو نہ دیجی اور شاہ مدار کی
نیاز مالیدہ ہی چڑہتاہی اور بو علی قلندر کی سہ منی اور اصحاب کہف کی گوشت روٹی اور
بیاہ مین فلانی فلانی رسمین ضرور ہین اور موت مین فلانی فلانی اور موت کی بعد نہ بیاہ
شادی کیجی نہ کسیکی شادی مین آپ بیٹہی نہ اچار ڈالی اور فلانی لوگ نیلا کپڑا نہ پہنین اور
فلانی لال سو یہ نہ پہنین سو سب جہوٹی ہین اور شرک مین گرفتار اور اللہ کی حکومت کی
شانمین اپنا دخل کرتی ہین کہ ایک شرع اپنی جدی قائم کرتی ہین تمام ہوئی تفسیر آیت
شریفکی جو علمای دین نی کی ہی اور عورتین بعضی شہرون مین ایساہی کرتی ہین یعنی جس
کسیکا اقربا مرجاتاہی تو وہ عورتین اوسکی شادی اور غمی مین نہین بیٹہتی ہین پہر جب اونکی
اقرباؤن کی عورتین یا اونکی اور دوست آشناؤن کی عورتین اونکی گہر آتی ہین اور
ڈومنیون کو یعنی گانی والی اور سارنگی اور طبلہ بجانی والی عورتون کو اپنی ساتہ لاتی
ہین اور اون کی گہر گاتی اور بجاتے ہین اور ناچ کراتی ہین اور اونکو تماشا
دکہاتی ہین پہر کہتی ہین کہ اب ہمنی تمہارا سوگ اوٹہادیا اب خوشی سی کسیکی غم اور
شادی مین بیٹہو اوٹہو تو جب وہ عورتین کسیکی غم اور شادی مین بیٹہتی اوٹہتی ہین
وعلی ہذا القیاس اسیطرحسی بُری بہلی کام اپنی طرفسی ٹہراتی ہین خدا اونکو نیک کام کی
توفیق دی اور غیر شرع کا موںسی بچاوی حدیث اخرج ابوداود عن سعد بن مالک

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنْ تَكُنِ
الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ **ترجمہ** مشکوۃ کی باب الفال و الطیرہ مین
لکہا ہی کہ ابو داؤد نی ذکر کیا کہ سعد بن مالک نی نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ نہین ہی ہامہ اور نہ کسیکا کسیکو مرض لگتا ہی اور نہ کسي چیز مین نامبارکي ہی اور جو کچہ ہو
نامبارکي کسي چیز مین تو گہر مین اور گہوڑي مین اور عورت مین ہی **فائدہ** یعني عرب کی
جاہلو نمین مشہور تہا کہ جو کوئي مارا جاوی اور اوسکا کوئي بدلہ نہ لیوی تو اوسکی سرکي کہوپري مین سی
ایک الّو نکل کر فریاد کرتا پہرتا ہی اوسکو ہامہ کہتی تہی سو پیغمبر خدا نی فرمایا کہ یہ بات غلط ہی
اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئي یہ کہی کہ آدمي مر کر کسي جانور کي صورت مین بن آتا ہی سو وہ
جہوٹا ہی اور یہ بہي اونہین مین مشہور تہا کہ بعضی مرض جیسی خارش یا جزام ایک ایک سی
دوسری کو لگ جاتا ہی سو فرمایا کہ یہ بہي غلط ہی اس سی معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون مین دستور ہی
کہ جس لڑکی کو چیچک نکلی اوس سی پرہیز کرتی ہین اور اور لڑکو نکو اوسکی پاس نہین جانی دیتی
کہ کہین اوسکو بہي نہ نکل آوی یہ کفر کي رسم ہی اسکو نہ ماننا چاہیي اور یہ بہي اونہین مین
مشہور تہا کہ فلانا کام فلانی کو نامبارک ہوا اور اوسکو راست نہ آیا سو فرمایا یہ بہي غلط ہی
اور اگر کچہ اس بات کا اثر ہی تو تین ہي چیز و نمین ہی گہر اور گہوڑا اور عورت اس سی معلوم ہوا
کہ یہ چیزین کبہي نامبارک بہي ہوتي ہین مگر اوسکی معلوم کر لینی کي راہ نہین بتائي کہ کیو نکر جان لیجی
کہ یہ مبارک ہی اور یہ نامبارک سو یہ جو لوگ کہا کرتی ہین کہ جو گہر شیر دہان اور جو گہوڑا
ستارہ پیشاني اور عورت کلجہي ہو تو نامبارک ہوتي ہی سو اوسکي کچہ سند نہین بلکہ مسلمان
لوگو نکو یون چاہیي کہ ان باتو نکا کچہ خیال نکرین اور جب نیا مکان لیوین یا گہوڑا ہاتہ لگی
یا بیاہ کرین یا لونڈي مول لیوین تو اللہ سی اوسکي بہلائي مانگین اور اوسی سی اوسکي برائي
سی پناہ چاہین اور باقي اور چیزو ن مین اس قسم کی خیالات نہ دوڑاوین کہ فلانا
کام مجہی راست آیا اور فلانا نہ آیا **وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی** قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا

وَلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ
السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ترجمہ اور کہا اللہ تعالی نی یعنی سورہ
اعراف مین کہہ کہ نہین اختیار رکہتا مین اپنی جانکی کچہ نفع ونقصان کا مگر جو کچہ کہ چاہی اللہ
اور جو جانتا مین غیب تو بیشک بہت سی لی لیتا مین بہلائی اور نچہوتی مجکو کچہ برائی مین تو
فقط ڈرانی والا ہون اور خوشخبری سنانیوالا اون لوگونکو جو یقین رکہتی ہین فائدہ یعنی
سب انبیا و اولیا کی سردار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی اور لوگون نی اونہین کی بڑی
بڑی معجزی دیکہی اور ا اونہین سی سب اسرار کی باتین سیکہین اور سب بزرگون کو
اونہین کی پیروی سی بزرگی حاصل ہوئی تو اس لیی اونہین کو اللہ صاحب نی فرمایا کہ اپنا
حال لوگون کی آگی صاف بیان کر دین تا سب لوگون کا حال معلوم ہو جاوی سو اونہون نی
بیان کر دیا کہ مجکو نہ کچہ قدرت ہی نہ کچہ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہی کہ اپنی جان
تک بہی نفع ونقصان کا مالک نہین تو دوسری کا تو کیا کر سکون اور غیب دانی اگر میری
قابو مین ہوتی تو پہلی ہر کام کا انجام کر لیتا اگر بہلا معلوم ہوتا تو اوسمین ہاتہ ڈالتا اور اگر
برا معلوم ہوتا تو کاہیکو اوسمین قدم رکہتا غرض کہ کچہ قدرت اور غیب دانی مجہ مین نہین
اور کچہ خدائیکا دعوی نہین رکہتا اور یہ جو فرمایا اللہ تعالی نی یعنی سورہ اعراف مین پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہو کہ نہین اختیار رکہتا مین اپنی جان کی کچہ نفع اور نقصان کا
آگی فرمایا جو کچہ کہ چاہی اللہ اور جو اللہ چاہتا ہی سو کرتا ہی اور جو وہ چاہتا ہی ہوتا ہی اور
اللہ جل وعلی شانہ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی اسطرح چاہا کہ سب انبیا و اولیا کا
سردار بنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگون نی اونہین کی بڑی بڑی معجزی
دیکہی اور ا اونہین سی سب اسرار کی باتین سیکہین اور سب بزرگون کو اونہین
کی پیروی سی بزرگی حاصل ہوئی اور اس آیت کی فائدہ مین یون لکہا ہی کہ اونہون کو
اللہ صاحب نی فرمایا یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنا حال لوگون کی آگی

صاف بیان کردین تا سب لوگونکا حال معلوم ہو جاوی سو اونہون نی بیان کر دیا کہ مجھکو
کچھ قدرت ہی نکچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہی کہ اپنی جان تک کا بھی نفع
اور نقصان کا مالک نہین تو دوسریکا تو کیا کر سکون غرض کہ کچھ قدرت اور غیب دانی
مجھ مین نہین اور کچھ خدائیکا دعوی نہین رکھتا تو اس سی سب لوگونکا حال معلوم
ہوگیا کہ اللہ کی چاہی سی سب کچھ ہوتا ہی اور انبیا اولیا کی اور پیر او رشہید کی چاہنی
سی کچھ نہین ہوتا یعنی خدا نہ چاہی اور یہ چاہین کہ خواہ مخواہ ہو جاوی تو یون نہین ہوتا
جو خدا چاہتا ہی وہی ہوتا ہی اور خدا پہ زور کسیکا نہین چلتا اور یہ بات اور ہی کہ انبیا
اولیا خدا سی دعا کرتی ہین اور زاری کرتی ہین کہ یہ کام ہو جائین تو اکثر انکی دعا
قبول ہوتی ہی اور انکی دعا سی کام ہو جاتی ہین اور جو خدا کو منظور نہو تو وہ کام نہین
ہوتی جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نی اپنی بیٹی کیواسطی دعا کی قبول نہوئی اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام نی اپنی باپ کی واسطی دعا کی قبول نہوئی اور حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی چچا ابو طالب کیواسطی دعا کی قبول نہوئی اور اولیا ؤنکا حال
تو انبیاؤنکی حال سی کمتر ہی تو اولیاؤنکی دعا کا حال بھی انبیاؤن کی دعا پر قیاس
کرلین یہان سی اللہ تعالی کی عظمت اور بڑائی اور مالکین کا حال معلوم ہوا کہ اپنی
حکمت سی جسکی دعا چاہتا ہی قبول کرتا ہی اور جسکی چاہتا ہی نہین قبول کرتا تو مسلمان
کو یہ عقیدہ نہ رکھنا چاہیی کہ انبیا اولیا جو خدا سی عرض کرین خواہ مخواہ وہ قبول ہو جائی
یعنی اللہ چاہی یا نہ چاہی جسوقت یہ مونہ سی نکالین اوسیوقت ہو جائی اور یہ جو اس
آیۃ کی فائدہ مین یہ عبارت لکھی ہی میری قدرتکا حال تو یہ ہی تو دوسریکا تو کیا
کرسکون اس عبارت کا تو مطلب یہ ہی یعنی دوسریکو اگر خدانی دوزخی بنایا ہی تو مین
زور سی بہشتی نہین کرسکتا اور اگر خدانی کسیکو مار ڈالا ہی تو مین اپنی اختیار اور
زور سی جلا نہین سکتا اور اگر کسیکو فقیر کیا ہی تو مین اپنی زور سی اوسکو بادشاہ

اوپر امیر نہین کرسکتا اور اگر کسیکو نا وشاد کیا ہی تو نہین اپنی اختیار اور زور سی فقیر
نہین کرسکتا وعلی ہذا القیاس اور یہ اس عبارت مذکورہ کا مطلب نہین اگر کوئی
اپنی ناسمجہی سی جانی کہ جب حضرت دنیا مین تہی اور کسیکو کچہہ دی نہین سکتی تہی یا
آپ تو اتنی بڑی سخی تہی کہ اللہ جل وعلی شانہ نی اونکو قرآن مجید مین فرمایا قال اللہ
تعالی وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ
مَلُومًا مَحْسُورًا ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نی سورۂ بنی اسرائیل مین اور نرکہ اپنا ہاتہہ
بندہا اپنی گردن کی ساتہ اور نہ کہولدی اوسکو نرا کہولنا پہر تو بیٹہہ رہی الزام کہایا ہارا
فائدہ یعنی السب الزام دین کہ اتنا کیون دیا کہ آپ محتاج رہگئی نقل از تفسیر ہندی شاہ
عبد القادر صاحب محدث دہلوی کہ نام اوسکا موضح القرآن ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی بن مانگی اور بی کسیکی واسطی کہی اللہ تعالی نی اپنا فضل وکرم کیا اوکی
امت پر اور ایک عالم پر کہ اللہ تعالی نی قرآن شریف مین فرمایا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ
إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ترجمہ اور تجہکو جو ہمنی بہیجا سو مہر کر کر جہان کی لوگونپر نقل
از تفسیر ہندی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کہ نام اوسکا موضح القرآن ہی
اور شاہ ولی اللہ صاحب نی اپنی ترجمہ مین جو فارسی مین ہی کہ نام اوسکا فتح الرحمان
ہی اوسمین یہ ترجمہ لکہا ہی ونہ فرستادیم ترا مگر از روی مہربانی بر عالمہا اور تفسیر
مجتبی مین لکہا ہی کہ جسوقت یہ آیت اوتری تو شیطان نی ایک چیخ ماری اور عرض کی
اللہ جل وعلی شانہ سی کہ مین بہی تو عالم مین سی ہون حکم ہوا کہ اسکی تہپڑ مت مارو
اور اوسی تفسیر مذکور مین لکہا ہی کہ جب سی اسپر لعنت کی حکم ہوا تہا ایک فرشتہ کو
کہ ایک تہپڑ ہر روز اسکی سر کی پیچہی مارا کر تو اوس تہپڑ کا درد باقی رہا کرتا تہا اور
بڑی تکلیف رہتی تہی پہر دوسری روز فرشتہ تہپڑ مارتا تہا جب سی کہ یہ آیۂ شریف
اوتری پہر وہ تہپڑ مارنا موقوف ہوا اللہ کی حکم سی اور پہر تفسیر ذکر کی گئی ہی لکہا ہی

اے امی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی لوگو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سبب سی
شیطان مردود کی تہپیڑ مارنا موقوف ہوا تو انشاء اللہ تعالی تمہاری اوپر تو بدرجۂ اولی
خدا کی مہربانی ہوگی اب جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی نی بہت مہربانیان حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی سبب سی انکی امت پر کی ہین جیسی کہ اور پیغمبرون کی امتین نافرمانی
کرتی تہین پہر نافرمانی کی سبب سی کسی پیغمبر کی امت بندرونکی شکل ہوگئی اور بعضونکی
امت اور شکل پر مگر وہ تہوڑی دن اس شکل پر جیکر مرگئی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
امت کی لوگ بہت نافرمانی اللہ تعالی کی کرتی ہین اور آدمیونکی شکل پر رہتی ہین اور
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر بڑی مہربانی کی اور آسانی صلوۃ مسعودی سے
مین لکہا ہی کہ جو کوئی مسلمان دوسری مسلمان پر پہلی پہل سلام علیک کرتا ہی تو ایک
غلام آزاد کرنیکا اسکو ثواب ملتا ہی اور جو کوئی مسلمان بعد السلام علیک کی مصافحہ کرتا ہی تو
حدیث شریف مین لکہا ہی کہ مصافحہ کرتی وقت ذرا تو انکو ہلا دی تو انس سی اسکی ایسی
گناہ جہڑ جاتی ہین جیسی پیڑ کی پت جہڑ سی پتی جہڑ جاتی ہین مگر علمای دین نی لکہا ہی کہ مصافحہ
اور وضو کرنی سی صغیرہ گناہ دور ہو جاتی ہین اور حدیث شریف مین پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ مین اپنی امت کی کبیرہ گناہ والون کی بہی شفاعت کرونگا
اور شفاعت کا بیان کتاب مواہب لدنیہ مین خوب طرحسی بیان کیا ہی جسطرح اوسمین
لکہا ہی یہی عقیدہ ہی سنت وجماعت کی لوگونکا اور وہ عبارت کتاب مواہب لدنیہ کی
یہ ہی پہر وعدہ کیا اوسنی یعنی وہ چیز کہ قرار پا وی ساتہ اوسکی آنکہ اونکی اور
خوش ہوی ساتہ اوسکی نفس اونکا اور کہل جاوی ساتہ اوسکی سینہ اونکا اور وہ
یہ ہی کہ عطا کی اونکو یہان راضی ہو جاوین وہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ
شامل ہی اوس چیز کو کہ عطا کیا اللہ تعالی نی اونکو قرآن شریف اور ہدایت اور فتح
وظفر اوپر دشمنون کی دن جنگ بدر کی اور فتح مکہ کی اور داخل ہونا آدمیونکا بیچ دین کی

گروہ کی گروہ اور غلبہ اوپر بنی قریظہ کی اور پہنچنا لشکرون اور سپاہون کا بلاد عرب مین اور
وہ ملک کہ فتح ہوئی اوپر خلفاء راشدین کی بیچ اطراف زمین کی شہرون سی اور ہو کہ
ڈالا اللہ تعالی نی بیچ دلون دشمنون اونکی کی رعب سی اور بکہیرا دعوت اونکی کو اور
بلند کیا ذکر اونکا اور بڑا کیا کلمہ اونکا اور وہ چیز کہ عطا کریگا بعد وفات کی اور وہ
کہ عطا کریگا اونکو بیچ موقف قیامت کی شفاعت اور مقام محمود سی اور وہ کہ عطا کریگا
اونکو جنت مین وسیلہ اور درجہ رفیعہ اور حوض کوثر سی اور کہا ابن عباس رضی اللہ
عنہ نی کہ عطا کریگا اونکو ہزار محل موتی سفید کی کہ مٹی اونکی مشک ہی اور بیچ اونکی وہ
چیزین ہین کہ لائق ہین ساتہ اون محلونکی اور حاصل کلام کا پس تحقیق دلالت کرتی
ہی یہ آیت اوپر اوسکی کہ تحقیق اللہ تعالی عطا کریگا اوس علیہ الصلوۃ والسلام کو ہر وہ چیز
کہ پسند آوی اونکو اور اوپر یہ وہ امر کہ معذور ہوتی ہین ساتہ اوسکی جاہل اس امر سی
کہ تحقیق نہین راضی ہی کوئی شخص امت اونکی سی بیچ آگ کی یا نہین خوش ہی طرف
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات کہ داخل ہووی کوئی امت اونکی سی آگ میں
پس وہ فریب دینی شیطان کی سی ہی واسطی اون لوگون کی اور کہیل ہی اوسکا ساتھ
اونکی اسواسطی کہ تحقیق وہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہونگی ساتہ اوسکی کہ خوش ہو
ساتہ اوسکی رب اونکا اور وہ سبحانہ وتعالی داخل کریگا آگ مین اوسکو کہ مستحق اور لائق
ہوگا اوسکا کفار اور گنہگار روشنی پہر حد مقرر کی جائیگی واسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی ایک حد کہ شفاعت کرینگی بیچ اونکی جیسی کہ آویگا مقصد اخیر مین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عارف زیادہ ہین ساتہ اوسکی اور ساتہ حق اوسکی کی اس سی اور
کہ کہین نہین راضی ہوتا ہون مین اس سی کہ داخل کری تو کسی کو امت میری سی آگ
مین یا چہوڑی تو اوسکو بیچ آگ کی بلکہ رب اوسکا تبارک وتعالی اذن دیگا واسطی
اونکی اور شفاعت کرینگی بیچ اونکی کہ چاہیگا اللہ تعالی یہ کہ شفاعت کرین بیچ اونکی

اور نہ شفاعت کرینگی بیچ غیر ماذون کی اور وہ عبارت مقصد اخیر کی جو صاحب مواہب لدنیہ
نی بیان کی ہی بیچ شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ یہ ہی **سوال** پس اگر کہی
تو جسوقت کہا ہمنی ساتہ مشہور کی کہ تحقیق مراد ساتہ مقام محمود کی شفاعت ہی پس کونسی
شفاعت ہی وہ **جواب** یہ ہی کہ تحقیق شفاعت وہ شفاعت کہ وارد ہوئی ہی بیچ
حدیثون کی مقام محمود مین دو قسم ہی قسم پہلی شفاعت عامہ ہی بیچ فصل قضا کی اور
قسم دوسری بیچ شفاعت کی بیچ نکالنی گنہگارون کی آگ سی لکن وہ امر جیسا ہی
رد کرنا ان قولونکا ہی کل انکی کا ظرف شفاعت عظمی کی اسواسطی کہ عطا کرنا اونکو جہنڈا
حمد کا اور ثنا کرنا حضرت کا رب اپنی کی اور کلام حضرت کا سامنی اوسکی اور بیٹھنا
حضرت کا اوپر کرسی اوسکی کی سب یہ صفتین واسطی مقام محمود کی ہین وہ کہ
شفاعت کرینگی بیچ اوسکی تو کہ حکم کری درمیان خلق کی اور ای پر شفاعت بیچ
نکالنی گنہگارون کے آگ سی پس تابع اسکی ہی **بیت** محمد عربی کابروی ہر دو
سراست ✤ کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سر او ✤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہین
کہ آبرو دونون جہان کی ہین وہ کوئی کہ خاک دروازہ اونکا نہین ہی خاک
اوپر سر اوسکی کی اب جاننا چاہیی کہ یہ جو علمای دیندارون نی قرآن شریف کی
آیتین اور حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہین اور عقاید سنت وجماعت
کی یعنی خدا کی ذات اور صفات ہین انبیا اولیا کی یا اور کسی مخلوق کی ذات
اور صفات کو نہ ملایا چاہیی اور اردو زبان مین اونکا ترجمہ کیا اور شرح لکہی
اسواسطی کہ مسلمانونکو فائدہ ہووی اور قرآن شریف مین اور حدیث شریف مین
آیا ہی کہ مسلمان سب بہائی ہین اور اسوقت مین اکثر لوگ شرک وبدعت مین گرفتار
ہین اب اسجگہ ایک مثال لکہی جاتی ہی اسکو سمجہو اور یاد رکہو کہ ایک شخص کے
کئی بہائی ہین ایک تو اونمین تندرست ہی اور باقی بیمار حکیم نی اوس تندرست

پہنچانیکو دوا بتاتی اوسکی بیمار بہائیون کی واسطی تو وہ اپنی بیمار بہائیون کو کہتا ہے
کہ تم اسکو کہاؤ گی تو اچہی ہو جاؤ گی انشاء اللہ تعالی تو ایک اونمین سی اوسکو جواب دیتا ہے
اور لڑتا ہی اور برا کہتا ہی اور کہتا ہی کہ مین نہین کہاتا اس دواکو تو کون ہوتا ہی کہ مجہی کہتا ہی
کہ اس دواکو کہا تجہی کیا ہی چاہی مین مرون چاہی جیون اور دوسرا لڑتا تو نہین مگر
دوا نہین کہاتا اور تیسرا دواکو کہاتا ہی اور پرہیز کرتا ہی تو خدا چاہتا ہی تو وہ اچہا
ہو جاتا ہی اسیطرح سی جو مسلمان عالم اہل سنت و جماعت کی ہین تو جاہل مسلمانون کو
سمجہاتی ہین کہ یہ کام کرنا بدعت ہی اور یہ شرک اور یہ کام خلاف شرع ہی اور یہ کام
موافق شرع کی تو بعضا تو لڑنی لگتا ہی اور بعضا چپ ہو جاتا ہی مگر اوس عالم کا
کہنا نہین مانتا اور بعضا مان لیتا ہی تو وہ موحد اور متبع سنت اور خدا کا بندہ
خاص ہو جاتا ہی پہر یہ جاہل مسلمان جو سچا بزرگ ہو موافق شریعت کی یا جہوٹا
غیر شرع اپنی عقیدہ کا بنایا ہوا بزرگ ہو اونکی نذر اور نیاز مانتی ہین اور اپنی
اولاد کی چہتی کیواسطی اونکی نام کی سر پر چٹیان رکہتی ہین اور بدہیان پہناتی ہین
اور جب انکی اولاد آزاری ہو جاتی ہی تو اوسکی بازو پر امام ضامن کا پیسا باندہتی
ہین یا روپیا اور اون بزرگون کی قبرون پر طواف کرتی ہین یعنی چارون طرف
ہاتہ باندہی ہوئی پہرتی ہین جیسی حاجی کعبہ شریف کا طواف کرتی ہین اور بعضی
جاہل اونکی قبرون پر سجدہ بہی کرتی ہین اور پہر یون کہتی ہین کہ ہمکو بیٹا دو
یا بیٹی یا گہوڑا یا ناتی یا امیری یا بادشاہی یا اپنی تندرستی یا جو اونکا مطلب ہو اوسی
مانگتی ہین اور یہ سب کام ذکر کیی گئی غیر شرع ہین اور بڑی ہین اسواسطی کہ
اللہ کی بندون سی مانگتی ہین کہ یہ ہماری حاجتین بر لاوینگی اور اللہ جل وعلی شانہ
سی نہین مانگتی جو سب کا حاکم ہی اور سب سی بڑا مہربان ہی اپنی بندون پر اور
جو نادان ذرا اپنی جان کو قابل جانتی ہین تو یون کہتی ہین کہ ہم اوسی دعا منگواتی

ہین کہ جسوقت اونہون نی جو بات مونہ سی نکالی وہی ہماری واسطی ہوجائیگی سواسطی
ہم اونکی نذر اور نیاز مانتی ہین اور کرتی ہین اور چٹیان رکہواتی ہین اور بدہیان
پہنواتی ہین اور طواف کرتی ہین اور امام ضامن کا پیسا باندہتی ہین گہوڑا اور ناتی
اور امیری اور بادشاہی اور اپنی تندرستی اونسی مانگتی ہین اب ان جاہل مسلمانونکو
یون سمجہانا چاہیی کہ ہر دن تم اللہ جل وعلی شانہ کی سامنی یون پڑہتی ہو اِیَّاکَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۝ ترجمہ تیری ہی عبادت کرتی ہین ہم اور تجہی سی مدد چاہتی ہین ہم
اور حدیث شریف مین آیاہی کہ تمہارا جوتی کا تسمہ بہی ٹوٹ جائی تو اللہ ہی سی مانگو
جیسا کہ مشکوۃ شریف مین لکہاہی پہر تم اللہ سی کیون نہین مانگتی کہ وہ سب انبیا
اور اولیاؤن سی تمپر زیادہ مہربان ہی اور ہی تمہاری کہی تمہاری مرادین دیتا ہی
اور دیگا اور جو جاہل یہ سوال کرین کہ تم باندی غلام سی مدد کیون مانگتی ہو اور
حکیم سی دوا کیون کراتی ہو اور امیر بادشاہ کی پاس کیون جاتی ہو اور اونسی
کیون مانگتی ہو اور اونسی مدد کیون چاہتی ہو جواب اسکا یہ ہی کہ باندی غلام سی
خدمت لینا اور حکیم سی دوا کرانا شرع مین درست ہی اور طالب علم اور اندہی اور
لنگڑی اور جس کسی سی کسب نہوسکی انکو شرع مین درست ہی کہ مسلمان بادشاہون
اور امیرون کی پاس جائین اور اونسی مانگین کہ انکا حق ہی بیت المال مین اور نوکری
کیواسطی جانا امیرون کی پاس اور موافق شریعت کی نوکری کرنا درست ہی اور
غیر شرع کا ہونکا حکم امیر اور بادشاہ کسی نوکر پر کرین تو اوسکو نمانی ای بہائی
مسلمانون اب تمہاری خدمت مین یہ عاجز عرض کرتاہی کہ عقیدہ سنت وجماعت کا
یہ ہی کہ تم انبیاؤن سی دعا منگواؤ اور زندہ اولیاؤن سی اور زندہ مسلمین
اور مسلمات سی کہ انسی دعا منگوانا درست ہی مگر اتنی بات سمجہا چاہیی کہ جو انبیا
ہون اونکی قبر کی پاس جاکی دعا منگوائی اور دوسری نکہی کہ میری واسطی دعا کرو

کہ اونکو علم غیب کا نہین اور سوائی انبیاؤن کی اور مسلمانون کی حق مین اختلاف ہی
بزرگ ہون یا نہون بعضی علما کہتی ہین کہ مُردی سنتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ نہین
سنتی اتنا توسبکی نزدیک درست ہی کہ جو زندے مُردون کی قبرون کی پاس جاکی
السلام علیکم کہتی ہین تو وہ سنتی ہین اور اوسکا جواب دیتی ہین مگر زندی جواب السلام
علیکم کا نہین سنتی اور شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی
کہ مُردون کی قبرون کی پاس جو کوئی جاکی کوئی بات کہتا ہی تو روح سنتی ہی اور
دیکہتی نہین سنتا اور امام اعظم صاحب کی مذہب کی پانچ کتابین ہین کہ اونمین لکہا ہی
کہ سننا مُردونکا ثابت نہین جیسی کہ کتاب کافی شرح وافی اور فتح القدیر حاشیہ
ہدایہ کا ہی صراحۃً اور اشارۃً اور قریب تصریح کی اوسمین لکہا ہی اور مستخلص شرح کنز
اور کفایہ شرح ہدایہ کی سی معلوم ہوتا ہی اور ان کتابون کی متن عربی مین ہین
اور ترجمہ ان کتابونکا فارسی مین مایۃ المسائل مین لکہا ہی جو چہاپی اوس کتاب مین دیکہ
لی مگر یہ اختلاف انبیاؤن کی قبرون پر نہین جو کوئی وہان جاکر عرض کرتا ہی وہ
سنتی ہین مگر اونیاؤن کی قبرون پر اتنا کہنا شرع مین درست ہی کہ یا اللہ یہ تیرے
مقبول پاک بندی ہین انکی برکت سی ہمارا مطلب حاصل کر اور ہماری دعا قبول کر
اب جاننا چاہیی کہ جنسی تم دعا کراتی ہو اور اونسی دعا منگوانی کا ظہور دنیا مین
کہ جسکام کی تم دعا کرواؤ اونسی وہی کام فی الفور ہو جاوی اسکا حال کسیکو معلوم
نہین کہ وہ دعا دنیا مین دیگا یا عاقبت مین اوسکا ذخیرہ رکہیگا تمہاری واسطی اور
جو ان بزرگون سی دعا منگواتی ہو اور اوسکی عوض تم اون کی نذر او نیاز
مانتی ہو اور طواف اور سجدہ اونکی قبرون پر کرتی ہو یہ تمہین کس جاہل نی
بتایا ہی ان کامون سی توبہ کرو اور خدا کی طرف رجوع کرو اور تم ان بزرگون سی
مدد مانگا نکرو کہ جب تم انکی نذر و نیاز سجدہ اور طواف کروگی اور بدعت اور شرک

مین گرفتار ہوگی تو تمہاری واسطی دعا کرینگی اور جو نکروگی تو نکرینگی ایسی نہین ہے جیسی تم سمجھی ہو اگر اونکو دعا کرنی تمہاری واسطی منظور ہوگی تو بی تمہاری نذر ونیاز کی تمہاری واسطی دعا کرینگی اب نکو دعا کا حال معلوم ہو جائیگا تفسیر معالم التنزیل سی کہ بڑی معتبر کتاب ہی سنت وجماعت کی لوگو نمین وہ عبارت اوسکی یہہ ہی فَاِنْ قِيْلَ فَمَا وَجْهُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ وَقَوْلِهٖ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَدْ يَدْعُوْ كَثِيْرًا فَلَا يُجِيْبُ قُلْنَا اخْتَلَفُوْا فِيْ مَعْنَى الْاٰيَتَيْنِ قِيْلَ مَعْنَى الدُّعَاءِ هٰهُنَا الطَّاعَةُ وَمَعْنَى الْاِجَابَةِ الثَّوَابُ وَقِيْلَ مَعْنَى الْاٰيَتَيْنِ خَاصٌّ وَاِنْ كَانَ لَفْظُهُمَا عَامًّا تَقْدِيْرُهُمَا اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِيْ اِنْ شِئْتُ كَمَا قَالَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَاءَ اَوْ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِيْ اِنْ وَافَقَ الْقَضَاءَ اَوْ اُجِيْبُهٗ اِنْ كَانَتِ الْاِجَابَةُ خَيْرًا لَّهٗ اَوْ اُجِيْبُهٗ اِنْ لَّمْ يَسْاَلْ مُحَالًا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَحْمَدَ الْمَلِيْحِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْمَنْصُوْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ السَّمْعَانِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الرَّيَّانِيُّ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ اللّٰهُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ اَوْ يَسْتَعْجِلْ قَالُوْا وَمَا الْاِسْتِعْجَالُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُكَ يَا رَبِّ قَدْ دَعَوْتُكَ يَا رَبِّ فَلَا اَرَاكَ تَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَتَحَسَّرُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَيَدَعُ الدُّعَاءَ وَقِيْلَ هُوَ عَامٌّ وَمَعْنَى قَوْلِهٖ اُجِيْبُ اَيْ اَسْمَعُ وَيُقَالُ لَيْسَ فِي الْاٰيَةِ اَكْثَرُ مِنِ اسْتِجَابَةِ الدَّعْوَةِ فَاَمَّا اِعْطَاءُ الْمُنْيَةِ فَلَيْسَ بِمَذْكُوْرٍ فِيْهَا وَقَدْ يُجِيْبُ السَّيِّدُ عَبْدَهٗ وَالْوَالِدُ وَلَدَهٗ وَلَا يُعْطِيْهِ سُؤْلَهٗ فَالْاِجَابَةُ كَائِنَةٌ لَا مُحَالَةَ عِنْدَ حُصُوْلِ الدَّعْوَةِ وَقِيْلَ مَعْنَى الْاٰيَةِ اَنَّهٗ يُجِيْبُ دُعَاءَهٗ فَاِنْ قُدِّرَ لَهٗ مَا سَاَلَ اَعْطَاهُ وَاِنْ لَّمْ يُقَدَّرْ لَهٗ اِدَّخَرَ لَهُ الثَّوَابَ

فِي الآخِرَةِ أَوْ كَفَّ عَنْهُ بِهِ سُوءً وَالدَّلِيلُ عَلَيْهِ مَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ المَلِيحِي أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ السَّمْعَانِي أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّيَانِي أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الأَرْضِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللهُ إِيَّاهَا أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ وَقِيلَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُجِيبُ دُعَاءَ المُؤْمِنِ فِي الوَقْتِ وَيُؤَخِّرُ إِعْطَاءَ مُرَادِهِ مَنْ يُحِبُّ لِيَدْعُوَهُ فَيَسْمَعَ صَوْتَهُ وَيُعَجِّلُ إِعْطَاءَ مَنْ لَا يُحِبُّهُ لِأَنَّهُ يُبْغِضُ صَوْتَهُ وَقِيلَ إِنَّ لِلدُّعَاءِ آدَابًا وَشَرَائِطَ وَهِيَ أَسْبَابُ الإِجَابَةِ فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الإِجَابَةِ وَمَنْ أَخَلَّ بِهَا فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الاعْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ فَلَا يَسْتَحِقُّ الإِجَابَةَ

انتهى ترجمہ تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ اگر شبہ کیا جاوی کہ کیا وجہ ہی کہ اللہ تعالی تو فرماتا ہی اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ یعنی قبول کرتا ہون مین دعا کرنیوالی کی جب پکاری مجکو اور اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی دعا کرو مجہسی اجابت کرونگا مین واسطی تمہاری و حالانکہ کبہی ایسا ہوتا ہی کہ بندہ بہت دعا کرتا ہی اور قبول نہین ہوتی ہی تو اس شبہ کا جواب یہ ہی کہ اختلاف کیا ہی مفسرون نی بیچ معنی ان دونون آیتون کی بعضون نی کہا ہی کہ معنی دعا کی اسجگہ طاعت ہین اور معنی اجابت کی ثواب اور کسی نی کہا ہی کہ معنی ان آیتون کی خاص ہین اگرچہ لفظ انکی عام ہین تقدیرا و تمی اسطرحپر ہی کہ لفظ ان شئت کا یہان مقدر ہی اسطرح پر کہ قبول کرتا ہون مین دعا دعا کرنیوالی کی اگر چاہون جیسا کہ دوسری آیت مین اللہ تعالی نی فرمایا فیکشف

مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ تو اب معنی اس آیت کی یہ ہوی کہ قبول کرتا ہوں میں دعا
دعا کرنیوالی کی اگر چاہوں میں یا یہ معنی ہیں کہ قبول کرتا ہوں میں دعا داعی کی اگر
موافق مقدر اور قضا کی ہو یا یہ کہ قبول کرتا ہوں میں اگر ہو قبول کرنا خیر واسطی
اوسکی یا یہ کہ قبول کرتا ہوں میں اگر نہ سوال کری کسی امر محال کا روایت کرتی ہیں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپ نی کہ دعا قبول
کرتا ہی اللہ تعالی واسطی ایک تمہاری سے جبتک دعا نہ مانگی گناہ یا قطع رحم کی یا جبتک استعجال
کری صحابہ رضی پوچھا اور کیا ہی استعجال یا رسول اللہ فرمایا کہ کہی دعا کی مینی تجہسی
ای رب دعا کی مینی تجہسی ای رب سو گمان نہیں کرتا ہوں میں کہ قبول کری تو پس اسوقت بندہ رک جاتا
ہی دعا کرنی سی اور چہوڑ دیتا ہی دعا کو اور کسی نی کہا کہ یہ آیتیں عام ہیں اور معنی
اُجِیْبُ کی اَسْمَعُ ہیں یعنی سنتا ہوں میں دعا کو جب پکاری بندہ مجکو اور کہا گیا ہی
یہ کہ نہیں ہی آیت میں کچہ زیادہ سوا جواب دینی پکارنی کی یعنی اسطرح پر کہ جب
بندہ کہتا ہی یا اللہ تو اللہ تعالی جواب دیتا ہی لَبَّيْكَ عَبْدِيْ لیکن دینا مراد کا سو
نہیں ہی مذکور اس آیت میں اور اسکی مثال یہ ہی کہ اجابت کرتا ہی مالک اپنی غلام کی
اور باپ اپنی فرزند کی اور نہیں پورا کرتا ہی مراد اوسکی سو اجابت حاصل ہی
نزدیک پائی جانی دعا کی بالضرور اور بعضی نی کہا کہ معنی آیت کی یہ ہیں کہ اللہ تعالی
قبول کرتا ہی بندہ کی دعا کو سو اگر مقدر کی گئی ہی واسطی اوسکی وہ چیز کہ سوال
کیا اوس بندہ نی اوسکا تو دیگا اللہ اوسکو وہ چیز اور اگر اوسکی مقدر میں نہو ذخیرہ
کیا جاویگا واسطی اوسکی ثواب آخرت میں پاجاویگا اوسکو اللہ تعالی ایک برائی ہی
اور دلیل اسپر یہ حدیث ہی کہ روایت پہنچی ہمکو عبادۃ بن صامت رضی سی کہ وہ بیان
کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہیں ہی زمین پر کوئی شخص
مسلمان کہ دعا کری وہ اللہ تعالی سی کچہ دعا مگر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو وہ چیز

یاد رکہتا ہی اوس سی کوئی برائی برابر اوس دعا کی جبتک نہ دعا مانگی گناہ یا قطع
رحم کی اور کہا گیا ہی کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہی دعا مؤمن کی اوسی وقت اور تاخیر
کرتا ہی مراد کی دینی مین اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اس لیی کہ دعا کری
وہ اور پہر سنی آواز اوسکی اور تعجیل کرتا ہی مراد کی دینی مین اوس شخص کو کہ دوست
نہین رکہتا ہی اوسکو اسلیی کہ کریہ جانتا ہی آواز اوسکی کو اور بعضون نی کہا ہی کہ دعا کی
لیی بہت آداب اور شرائط ہین پس جو کوئی کامل حاصل کری اونکو ہو جاویگا اہل اجابت
سی اور جو کوئی خلل ڈالیگا اوسمین سو وہ تعدی کرنیوالا ہی بیچ دعا کی سو نہوگا مستحق
اجابت کا تمام ہوا ترجمہ تفسیر معالم التنزیل کا اور یہ جو معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ اللہ
تعالی قبول کرتا ہی بندہ کی دعا سو اگر مقدر کی گئی ہی واسطی اوسکی وہ چیز کہ
سوال کیا اوسنی اوسکا سو دیگا اللہ تعالے اوسکو وہ چیز اور اگر اوسکی مقدر مین ہو
ذخیرہ کیا جاویگا واسطی اوسکی ثواب آخرت مین یا بچا دیگا اوسکو اللہ تعالے ایک
برائی سی یعنی اسکی یہ معنی ہوئی کہ دنیا مین تو اوسکو وہ چیز نہ ملی جو خدا سی مانگتا تہا
لیکن عاقبت مین اسکی واسطی ذخیرہ ہوا تو یہ تقدیر معلق ہوئی یعنی تقدیر مین یون
لکہا تہا کہ یہ بندہ ہمسی دعا مانگیگا اپنی حکمت سی دنیا مین ہم اوسکو وہ چیز نہ دینگی اور
عاقبت مین اوسکی واسطی ذخیرہ رکہینگی اسکی یہ معنی نہین کہ تقدیر مین اسکی نہین لکہا تہا
اور ہم اسکو دینگی اسواسطی کہ تقدیر دو طرح پر مقرر ہی سنت وجماعت کی مذہب مین
ایک مبرم دوسری معلق اور تیسری طرح پر تقدیر کا اطلاق نہین ہوتا اور یہ بات نرالی
ہی کہ اللہ تعالی جو چاہی تقدیر کو بدلدی مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی ہی کہ سوک
لیی کاغذ اور خشک ہوگئی قلم یعنی جو کچہ اللہ جل وعلی شانہ کو کرنا تہا وہ لکہدیا اب جاننا
چاہیی کہ خدا جل وعلی شانہ کی ذات کی مثل نہ کسی مخلوق کی ذات ہی اور نہ خدا جل و
علی شانہ کی صفاتون کی مثل کسی مخلوق کی صفات ہین امام محمد غزالی صاحب نی

کیمیای سعادت مین خدا کی بعضی صفاتون کا حال لکھا ہی وہ عبارت کتاب کیمیای سعادت
کی یہ ہی سارا عالم اور جو کچھ چیزین عالم مین ہین سب اللہ تعالے کی مخلوق ہین
قدرت باوجود اسکی کہ حق تعالے کسی چیز کی مانند نہین سب چیزون پر قادر ہی
اور اوسکی قدرت کامل ہی کسیطور کا نقصان اور ضعف اوسمین نہین بلکہ جو کچھ چاہا سو کیا
چاہیگا سو کریگا سات آسمان اور سات زمین عرش کرسی اور جو کچھ موجود ہی سب
اوسکی قبضۂ قدرت مین مسخر ہین اور انمین دوسریکا کچھ اختیار نہین اور پیدا کرنہین کوئی
اوسکا مددگار اور شریک نہین **علم** وہ دانا ہی ہر چیز کے اوسی خبر ہی اوسکا علم
سب چیزون کو گہیر رہا ہی آسمان سی لیکی زمین تک کوئی چیز اوسکی بی اطلاع نہین
ہتی کیونکہ سب چیزین اوسی کی حکم سی حرکت کرتی اور اوسیکی قدرت سی پیدا ہوتی
ہین بلکہ ریگ بیابان اور برگ درختان کا عدد اور دلون کی خیالات اور ہوا کے
ذرّات اوسکی علم مین یون ظاہر ہین جیسی گنتی آسمانون کی **ارادہ** جو کچھ عالم مین
ہی سب اوسیکی خواہش اور ارادی سی ہی اور کوئی چیز تہوڑی ہو یا بہت چہوٹی ہو
یا بڑی نیکی اور بدی طاعت و معصیت کفر و ایمان فائدہ اور ٹوٹا زیادتی یا نقصان رنج
و راحت بیماری اور صحت اوسکی تقدیر اور مشیت اور حکم سی ہی اگر ساری جہانکی جنات
و آدمی و شیاطین اور ملائک اکہٹی ہون تا عالم سی ایک ذری کو جنبش دین یا کسی
جگہ مین رکہین یا زیادہ یا کم کرین بغیر اوسکی مرضی کی کسی سی کچھ نہو سکی بلکہ اوسکی
خواہش کی سوا کوئی چیز پیدا نہو گی اور جس چیز کی ہونی ہی اوسکی مرضی ہو کوئی
اوسکو دفع نکر سکی اور جو کچھ اب ہی یا اول تہا سب اوسیکی تقدیر اور تدبیر سی ہے
سمع و بصر جیسا وہ ہر ایک شی کو جانتا ہی ہر ایک چیز کو دیکہتا اور سنتا ہی خواہ
دور ہو یا نزدیک اندہیرا اور اوجالا اوسکی بینائی کی باب مین ایکسان ہی چیونٹی
کی پانونکی آواز جو اندہیری رات مین چلی سنتا ہی رنگ اور صورت کسی کپڑی کی

جو تحت الثری مین ہو دیکہتا ہی بغیر آنکہہ کی دیکہتا ہی اور بغیر کان کی سنتا ہی جنطرح
اوسکا علم تدبیر اور اندیشہ سی نہین اوسکا پیدا کرنا ہی کسی آلہ سی نہین کلام
اوسکا فرمان ساری مخلوقات پر واجب ہی ہر ایک خبر جو خدا نی دی ہی سچ ہی دوزخ
کی آفتین اور جنت کی بشارتین فرمان اور خبر اور وعد و وعید سب اسکا سخن ہی وہ
جیسا زندہ بینا دانا شنوا اور توانا ہی گویا بہی ہی موسی علیہ السلام سی بلا واسطہ
بات کی اوسکی بات حلق و زبان و لب و دہان سی نہین جیسی وہ بات جو آدمی کے
دلین ہو حرف و صوت نہین خدا کا کلام بہی حرف و صوت سی منزہ ہی قرآن و توراۃ
و انجیل و زبور اور سب کتابین جو انبیا پر نازل ہوئین اوسکا کلام ہی اور کلام اوسکی
صفت ہی اوسکی سب صفتین قدیم ہین ہمیشہ تہین جیسی اوسکی ذات قدیم ہی ہمارے
دلین معلوم اور زبان پر مذکور ہمارا علم مخلوق اور معلوم قدیم اور ہمارا ذکر مخلوق اور
مذکور قدیم اسیطرح اوسکا کلام قدیم ہی اور ہماری دلین محفوظ اور زبان سی پڑہا گیا مصحف
مین لکہا گیا ہمارا محفوظ غیر مخلوق اور حفظ مخلوق اور پڑہا گیا غیر مخلوق اور پڑہنا مخلوق
اور مکتوب غیر مخلوق اور ہماری کتابت مخلوق ہی اور جیسی کیمیای سعادت کی عبارت
مین لکہا ہی وہ عبارت یہ ہی کہ جیسا زندہ بینا دانا شنوا اور توانا ہی گویا بہی ہی
اب جاننا چاہیی کہ خدا کی زندگانی اسطرح پر نہین جیسی مخلوق کی زندگانی ہی اسیطرح
سی بینائی اور دانائی اور شنوائی اور توانائی اور گویائی یہ بہی ایسی نہین جیسی
مخلوقات کی ہی جیسی اوسکی ذات کی لائق صفتین ہین اوسطرح یہ ہین اور یہ جو کیمیای
سعادت مین لکہا ہی کہ اللہ زندہ ہی یعنی اوسکو موت نہین مخلوق کیطرحسی وہ ہمیشہ
زندہ ہی اور یہ سات صفتین جب سی خدا کی ذات ہی ہمیشہ سی یہ صفتین بہی خدا
کی ذات کی ساتہ ہین ہمیشہ سی اور ہمیشہ خدا کی ذات کی ساتہ یہ صفاتین رہینگی
فقط پیغمبر کا مجکو دعوی ہی اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہی کہ بڑی کام پر ڈرا دیوی اور

بہلی کام پر خوشخبری سناد یوی سویہ بہی اونہین کو فائدہ کرتی ہی کہ جنکی دلمین یقین ہی اور دلمین یقین ڈالدینا میرا کام نہین وہ اللہ ہی کی اختیار مین ہی اس آیت سی معلوم ہوتا ہی کہ انبیا و اولیا کو جو اللہ تعالی نی سب لوگون سی بڑا بنایا سو اونمین بڑائی یہی ہوتی ہی کہ اللہ تعالی کی راہ بتاتی ہین اور بری بہلی کامونسی واقف ہین سو لوگون کو سکہلاتی ہین اور اللہ اونکی بتانی مین تاثیر دیتا ہی بہت لوگ اوس سی سیدہی راہ پر ہو جاتی ہین اور اس بات کی اونمین کچہ بڑائی نہین کہ اللہ نی اونکو عالم مین تصرف کرنیکی کچہ قدرت دی ہو کہ جسکو چاہین مار ڈالین یا اولاد دیوین یا مشکل کہول دیوین یا مرادین پوری کر دیوین یا فتح و شکست دی دیوین یا غنی اور فقیر کر دیوین یا کسیکو بادشاہ کر دیوین یا کسیکو امیر و وزیر یا کسی سی بادشاہت یا امارت چہین لیوین یا کسی کی دلمین ایمان ڈالدیوین یا کسیکا ایمان چہین لیوین یا کسی بیمار کو تندرست کر دیوین یا کسی سی تندرستی چہین لیوین کہ ان باتونمین سب بندی بڑی اور چہوٹی برابر ہین عاجز اور بی اختیار اور اسیطرح کچہ اسبات مین بہی اونکو بڑائی نہین ہی کہ اللہ صاحب نی غیب دانی اونکی اختیار مین دیدی ہو کہ جسکی دلکا احوال جب چاہین معلوم کر لین یا جس غائب کا احوال جب چاہین معلوم کر لین کہ وہ جیتا ہی یا مر گیا یا کس شہر مین ہی یا کس حال مین یا جس آیندہ بات کو جب ارادہ کرین تو دریافت کر لین اپنی اختیار سی اور بغیر خدا کی بتلائی کہ فلانی کی ہان اولاد ہوگی یا نہوگی یا اس سوداگری مین اوسکو فائدہ ہوگا یا نہوگا یا اس لڑائی مین فتح پاویگا یا شکست کہ ان باتون مین بہی سب بندی بڑی ہون یا چہوٹی یکسان بیخبر ہین اور نجانتی والی سو جیسی سب لوگ کبہی کچہ بات عقل سی یا قرینہ سی کہ دیتی ہین پہر کبہی اونکی بات موافق پڑجاتی ہی کبہی اوسمین چوک پڑجاتی ہی اسیطرح یہ بڑی لوگ بہی جو بات عقل اور قرینہ سی کہتی ہین سو اوسمین کبہی درست ہو جاتی ہی کبہی چوک آپ اسجگہ جان لو کہ سورہ

عَبَسَ وَتَوَلّٰی کی تفسیر مین شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نی لکہا ہی وہ عبارت
یہ ہی اول فائدہ یہ کہ کبہی کبہی پیغمبر بہی اجتہاد کرتی ہین اور اپنی عقل کی زور سی شرع کی
قداعد سی ایک حکم دریافت کرتی ہین اور وہ حکم خطا ہو جاتا ہی تو حضور خدا وندی سی پیغمبرون
کو اوس خطا پر جلد آگاہ کر دیتی ہین ہان مگر جو اللہ تعالے کی طرف سی وحی یا الہام ہی سو اوسکی
بات نرالی ہی مگر وہ اونکی اختیار مین نہین اب یہان یون سمجہا چاہیی کہ اللہ تعالی کی طرف سی
جو وحی یا الہام ہوتا ہی پیغمبرون کو تو وہ کام ویسی ہی ہوتا ہی اسمین شک نہین مگر وہ
اونکی اختیار مین نہین اور بزرگون کی دلپر جو الہام ہوتا ہی کسی کام یا کسی بات مین تو کبہی تو
وہ کام ویسی ہی ہوتا ہی اور کبہی نہین ہوتا وہ بزرگون کی اختیار مین نہین اللہ کی رضا مین
ہی جب چاہا اونکی ہاتہ سی وہ کام کرا دیا بطور کرامت کی اور چاہا نکرایا اب جاننا چاہیی جیسی کہ
سنت وجماعت کی عقائد کی کتابون مین لکہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت
حالون کی خبر دی بعضون کو بہشتی بتایا بعضون کو دوزخی اور قیامت کی پتی دی بلکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بقدم چلنی والون نی بہی بہت باتین بیان کین سوا سمین کچہ غیب
دانی نہین بلکہ یہ سب اللہ کی بتلانی سی ہین جیسی معجزہ اور کرامت خدا تعالی کی قدرت سی
ہی اور اونکی اختیار سی نہین اور اللہ تعالے فرماتا ہی فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ
وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
ترجمہ سو تم نی اونکو نہین مارا لیکن اللہ نی مارا اور تو نی نہین پہینکی مٹہی خاک جسوقت پہینکی تہی لیکن اللہ نی
پہینکی اور کیا چاہتا تہا ایمان والون پر اپنی طرف سی خوب احسان تحقیق اللہ ہی سنتا جانتا
فائدہ یعنی جب شدت جنگ ہوئی تب حضرت نی ایک مٹہی کنکریان اوس لشکر کی طرف پہینکین
اللہ کے قدرت سی ہر کسی کی آنکہہ مین خاک پہنچی اوسکی بعد شکست کہائی یہ فرمایا کہ مسلمان
سمجہین کہ فتح ہماری قوت سی نہین سب اللہ کے مدد سی ہی تو کسی باتین اپنا دخل نکرین یہ
معجزہ ظہور ہوا جنگ بدر مین از تفسیر ہندی شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی وَقَالَ اللّٰهُ

وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿ ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نی یعني سورۂ انعام مین کہ لوگ ٹھہراتی ہین اللہ کا اوس چیز مین سی کہ اوسنی پیدا کیا ہی کہیتي اور مواشي سی ایک حصہ سو کہتی ہین اپنی خیال مین کہ یہ اللہ کا ہی اور یہ ہماری شریکون کا سو جو ٹہرایا اون شریکون کا وہ نہ لیجاوی اللہ کیطرف اور جو ٹہرایا اللہ کا وہ لیجاوی اور شریکون کي طرف بہت برا حکم کرتی ہین **فائدہ** یعني سب کہیتي اور مواشي اللہ ہي نی پیدا کي ہی اور کسي نی نہین کي پہر اوسمین سی جسطرح اوسکي نیاز نکالتی ہین اوسیطرح اورونکي بہي نیاز کرتی ہین بلکہ اورون کی نیاز کي جتني احتیاط اور ادب کرتی ہین اوسکي اتني نہین کرتی وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالُوا هٰذِهٖ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا اِلَّا مَنْ نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿ ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نی یعني سورۂ انعام مین کہ کہتی ہین یہ مواشي اور کہیتي اچہوتي ہے کہ نکہاوی اسکو مگر وہي کہ چاہین ہم اوسکو محض اپني خیال سی اور بعضی مواشي ہین کہ منع ہی سواري اونکي اور بعضی ہین کہ نہین مذکور کرتی اللہ کا نام اوپر یہ سب جہوٹ باندہا ہی اللہ پر سو وہ سزا دیویگا اون کو بدلی جہوٹ باندہنی کی **فائدہ** یعني لوگ محض اپنی خیال سی ٹہیرالیتی ہین کہ فلاني چیز اچہوتي ہی اسکو فلانا کہاوی اور فلانا نکہاوی اور بعضی جانورون پر لادنی سی اور سواریسی منع کرتی ہین کہ یہ فلانی کي نیاز کا ہی اسکا ادب کیا چاہیی اور بعضی جانورون کو اللہ کی نام کا نہین ٹہراتی بلکہ اور کسي کی نام کا بتاتی ہین اور پہر یون سمجہتی ہین کہ ان باتون سی اللہ خوش ہوتا ہی اور مرادین دیتا ہی سو یہ سب جہوٹ ہی اسکي سزا پاوینگی وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نی یعنی سورۂ مائدہ مین
نہین ٹہیرایا اللہ نی کوئی بحیرہ اور نہ کوئی سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی لیکن کافر لوگ
باندہتی ہین اللہ پر جہوٹ اور اکثر وہ سمجہہ نہین رکہتی فائدہ یعنی جو جانور کسیکی نام
کا ٹہیرائی تہی اوسکا کان پہاڑ دیتی تہی اوسکو بحیرہ کہتی تہی اور جو سانڈہ کرتی تہی اوسکو
سائبہ کہتی تہی اور جو کسیکی منت مانتی کہ فلانی جانور کا بچہ اگر نر ہووی تو ہم اوسیکی نیاز
کرین پہر جو اکہٹا نر و مادہ ہوتا تو نر کو بہی نیاز نہ چڑہاتی کہ وہ مادہ کی ساتہ مگر وہ بہی نیاز
نہ ٹہیرا اوس مادہ کو وصیلہ کہتی تہی اور جس جانور کی پشت سی دس بچی ہو لیتی اوسپر
لادنا اور چڑہنا موقوف کردیتی اوسکو حامی کہتی تہی سو فرمایا کہ یہ سب باتین اللہ نے
نہین فرمائین یہ اونہون نی اپنی بیوقوفی سی رسمین باندہ لین ہین اس آیت سی معلوم
ہوا کہ کوئی جانور کسیکی نام کا ٹہیرا رکہنا اور کچہ اوسکا نشان اوسپر نکالدینا اور یہ معین کرنا
کہ فلانی کی نیاز گائی ہی ہوتی ہی اور فلانی کی بکری اور فلانی کی مرغی یہ سب رسمین بیوقوفی کی ہین
خلاف اللہ کی حکم کی قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ
اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَلَاُضِلَّنَّهُمْ
وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ
يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نی یعنی سورۂ نساء مین کہ نہین پکارتی وی اللہ کی
مگر عورتون کو اور نہین پکارتی ہین مگر شیطان سرکش کو لعنت کی اوسکو اللہ نی اور
اوسنی کہا کہ بیشک مین الگ نکال لونگا تیری بندون مین سی ایک حصہ اور بیشک
بی راہ کرونگا اونکو اور خیالات مین ڈالونگا اونکو سو کاٹین گی جانورون کی
کان اور بیشک سکہاؤنگا مین اونکو سو بدل ڈالین گی صورت بنائی ہوئی اللہ کی

اور جسنی ٹھیرایا شیطان حمایتی اللہ کو چہوڑ کر سو بیشک صریح ٹوٹی مین پڑا کہ وعدہ دیتا ہی اونکو
اور خیالات مین ڈالتا ہی اونکو اور وعدہ جو دیتا ہی اونکو شیطان سو محض دغا ہی اون لوگونکا
ٹھکانا دوزخ ہی اور نہ پاوینگی اوس سی چہٹکارا **فائدہ** یعنی اللہ کی سوای جو اور لوگون کو
پکارتی ہین سو اپنی خیال مین عورتون کا تصور باندہتی ہین پہر کوئی حضرت بی بی کا نام ٹہیرالیتا ہی
کوئی بی بی آسیہ کوئی بی بی اوتا ولی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی ستیلا اور سانی
وکالی غرضکہ ایسی ہی خیالات باندہتی ہین اور وہان حقیقت مین نہ کوئی عورت ہی نہ کوئی
مرد محض اپنا خیال ہی اور شیطان کا وسواس اور یہ جو کبہی سر پر چڑہ کر بولتا ہی اور کبہی کوئی
کرشمہ دکہا دیتا ہی سو وہ شیطان ہی سو سب انکی نذر و نیاز مین اوسیکو پہنچتی ہین سو
اپنی خیال مین تو عورتون کو دیتی ہین اور حقیقت مین شیطان لی لیتا ہی اور اونکو اوس سی
کچہ فائدہ نہین نہ دین کا نہ دنیا کا کیونکہ شیطان اللہ کی درگاہ سی راندہ ہوا ہی سو اوس
سی دین کا کیا فائدہ ہوتا ہی اور انسان کا دشمن انکا کب بہلا چاہی بلکہ وہ تو اللہ کی
روبرو کہہ چکا ہی کہ بہت ساری تیری بندون کو اپنا بندہ بناؤنگا اور اون کو گمراہ کرونگا
کہ اپنی خیالات کو مانینگی اور جانور میری نام کا ٹھیراوینگی اور اون پر میری نیاز کا
نشان کرینگی جیسی جانور کا کان چیرنا یا کان کاٹنا یا اوسکی گلی مین نارا ڈالنا یا ماتہی پر مہندی
لگانی مونہ پر سہرا باندہنا مونہ کی اندر بیسا رکہنا غرضکہ جو کچہ کسی جانور پر نشان کرو جی
اس بات کا کہ فلانیکی نیاز ہی وہ سب اسمین داخل ہی اور یہ بہی شیطان نی کہا ہی
کہ مین اونکو سکہاؤنگا کہ اللہ کی صورت بنائی ہوئی بدلینگی یعنی جیسی اللہ نی ہر
آدمی کی صورت بنادی ہی اوسکو بدل ڈالینگی کوئی کسیکی نام کی چوٹی رکہیگا کوئی
کسیکی نام پر ناک کان چہیدیگا اور ڈاڑہی مونڈ اکر خوبصورتی دکہاویگا کوئی چار ابرو کی
صفائی دیکر فقیری جتاویگا یہ سب شیطان کی وسواس ہین اور اللہ و رسول کی
خلاف سو جسنی اللہ سی کریم کو چہوڑ کر شیطان سی دشمن کی راہ پکڑی سو صریح غبن کہایا

کیونکہ شیطان اول تو دشمن دوسری سوای وسواس ڈالنی کی کچہ قدرت بہی نہین رکہتا
سو وہ یہی کرتا ہی کرکچہ وعدی جہوٹی دیتا ہی کہ فلانی کو مانوگی تو یہ ہوگا اور فلانیکو مانوگی
تو یون ہوگا اور دور دور کی آرزوئین جتاتا ہی کہ اتنی روپیہ ہووین تو ایسا باغ بنی اور
محل تیار ہو سو وہ تو ہاتہ نہین لگتی سو آدمی گہبرا کر اللہ کی راہ بہول جاتا ہی اور ونکی طرف
دوڑنی لگتا ہی اور ہوتا وہی ہی جو اللہ نی تقدیر مین لکہہ دیا ہی یہ کسی کی مان نی نہ ماننی
سی کچہہ نہین بچتا بلکہ یہ سب شیطان کا وسواس ہی اور اوسکی دغا بازی اور آخر انجام ان
باتون کا یہی ہی کہ آدمی اللہ سی پہر جاتا ہی اور شرک مین گرفتار ہو جاتا ہی اور اصل
دوزخی بن جاتا ہی اور ایسا شیطان کی جال مین پہنس جاتا ہی کہ بہتیرا ہی چاہی کہ چہوٹی
ہرگز نہین چہوٹ سکتا اب جاننا چاہیی کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نی
جو اپنی تفسیر مین سورۂ جن کی تفسیر لکہی ہی اوس سورۂ جن کی تفسیر مین سی اس عاجز
نی اس آیت سی شروع کیا وہ آیت شریف یہ ہی وَمَنْ یُعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّهٖ پہر تمام کیا فَاِنَّهٗ
یَسْلُکُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ رَصَدًا تک پہر مائۃ المسائل فی تحصیل الفضائل بالادلۃ الشرعیہ
وترک الامور المنہیہ کی عبارت یہان سی شروع کی سوال شرک چہ معنی دارد یعنی شرک
کیا معنی رکہتا ہی پہر تمام کیا اَلْعِبَادَۃُ عِبَادَۃٌ عَنِ الْفِعْلِ الَّذِیْ یُؤْتٰی بِهٖ لِغَرَضِ تَعْظِیْمِ الْغَیْرِ
تک اور معنی اسکی یہ ہین یعنی عبادت مراد ہی اوسکام سی جو کیا جاوی واسطی غرض
تعظیم غیر کی اور کئی حدیثین مشکوۃ شریف کی اور ایک آیت شریف سورۂ یوسف کی
وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِکُوْنَ ۝ اور پہر اسی آیت شریف کی تفسیر بیان التفاسیر
سی لکہی تاکہ شرک کا حال لوگون پر خوب کہلجاوی اور شرک کرنی سی بچ جاوین
اب یون سمجہا چاہیی کہ عبادت کرنا خاص خدا ہی کی واسطی چاہیی اور عبادت دو طرح
ہوتی ہی ایک مالی دوسری بدنی مالی جیسی زکوۃ دینا خیرات کرنا جانور ذبح کرنا خدا ہی
کیواسطی چاہیی اور جو عبادتین علاقہ مال سے رکہتی ہین وعلی ہذا القیاس اوپچ مشترک ہی

مالي اور بدني ہين يعني اوسمين مال بہي خرچ ہوتا ہي اور بدنسي بہي عبادت کرتا ہي اور
عبادت بدنيے جيسي نماز اور روزه اور ذکر اور دعا اور درود اور تلاوت قرآن اور
جو عبادتين علاقه بدنسي رکہتي ہين علی ہذا القياس عبادت مالي اور بدني يه دونو خاص خداہي
کيواسطی چاہيين اور کسيکي واسطی نہين اب جاننا چاہيي که نام رکہتي ہين اپني اولاد اور
بيٹونکي جيسي کيواسطی کوئي بندۂ فلان اور عبد فلان کہي يعني وه بزرگ انکو مربي مدنيگي
کچہ اپني دلمين کسي جي نی ٹہرالیا که اتنی برس تک اسکي عمر ہو اور مارنا اور جلانا خدا کی اختيار
مين ہی اگر اسيطرحسی کسي بزرگ کو جانی که يه بہي مارتی جلاتی ہين خداکي طرحسی اور ہماری
اولاد کو مربی مدنيگی ايسا جاننا شرک ہی ملا علي قاري نی عين العلم کي شرح مين لکہا ہی
اللہ کا سا غلام سمجہنا که اوسکی اختيار مين ہی چاہی مارے چاہی جلائی چاہی عزت دی
چاہی ذلت اسيطرح کا غلام کسيکا سمجہنا يه شرک ہی اور اگر اسطرحکا اعتقاد کسيکا نہو تو ايسی
نام رکہنی مکروه ہين اور بعضی وه لوگ ہين جيسی که خدا کو پکارتی ہين واسطی دور ہونی
بلاؤن کی ايسی ہي واسطی دور ہونی بلاؤن کی دوسرون کو خدا کي برابر سمجہ کی پکارتی
ہين اور ايسی ہي بيچ حاصل کرنی نفعونکی ساته دوسرون کی رجوع کرتی ہين اونکو خدا کي
طرحسی جان کی حالانکه يه خداہي کي شان ہی اور کسيکي نہين اور اونکا توسل نہين کرتی
يعني يون نہين کہتی که اونکی طفيل سنی يا اونکی لاحظه سی اللہ تعالی ہمکو نفع دی اور
بلائين جو ہمپر نازل ہوئين اونکو دور کر اور تعظيم کی لفظ کی معنی کتاب لغت منتخب مين
بزرگ رکہنا يعني بڑا جاننا اس تعظيم کی لفظ کی معنون مين بزرگ رکہنی ہين يعني بڑا جاننی
مين علمانی اسکي شرح کي ہی فاسقون کی به نسبت صالحين بڑي ہين اور صالحينون کے
به نسبت اوليا بڑی ہين خدا کی نزديک درجمين پہر اولياؤنکي بيچ مين تفريق کے ہی
ابدال اور اوتاد اور نقبا اور قطب اور غوث انکی بيچ مين آپسمين ايک دوسرنيسی ايک
دوسرا بڑا ہی مرتبه مين خدا کی نزديک يہان تک که غوث کي بزرگي سب سی زياده ہی

مگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسیطرحسی صحابہ کی بزرگی ایک دوسریسی
کم و زیادہ ہی یہانتک کہ ان چاروں خلیفونمین ایک دوسریسی ایک دوسری مرتبہ
مین بڑی ہین یعنی حضرت ابابکر صدیق رضہ افضل ہین حضرت عمر رضہ سی اور حضرت عمر رضہ
افضل ہین حضرت عثمان رضہ سی اور حضرت عثمان رضہ افضل ہین حضرت علی سی رضی اللہ
تعالی اونسی اور ایسی ہی اللہ تعالی نی پیغمبرون مین فضیلت دی ہی ایک دوسریسی یہانتک
تک کہ پانچ پیغمبر اولوالعزم ہین یعنی خدا کی نزدیک بڑا مرتبہ رکہتی ہین اور ان سب مین
ہماری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سی بڑی ہین اور زیادہ مرتبہ رکہتی ہین
اللہ تعالی کی نزدیک اب جاننا چاہیی کہ ہماری پیغمبری اور سب پیغمبرونسی اور سب مخلوق سے
بڑی تعظیم اللہ تعالی کی ہی کہ وہ سب سی بڑا ہی اپنی بڑائی مین اور سب کا پیدا کرنیوالا ہی
اب جاننا چاہیی کہ صالحینونکی حد مقرر ہی اگر حد سی زیادہ کوئی تعظیم کری تو وہ شہدا مین
ملجاوینگی اور شہدا کی جو حد سی زیادہ تعظیم کریگا تو وہ صدیقین مین ملجاوینگی اسیطرحسی
جو کوئی کسی بزرگ کی حد سی زیادہ بزرگی جانیگا تو وہ قطبونمین ملجاویگا اور جو قطبون کی
حد سی زیادہ تعریف کریگا تو وہ غوث کی مرتبہ مین ملجاوینگی اور اسیطرح جو کسی صحابہ رضہ کے
حد سی زیادہ تعریف کریگا تو اونکا مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مرتبہ مین ملجاویگا اور
حضرت علی کی حد سی زیادہ جو کوئی تعظیم اور بزرگی کریگا تو حضرت عثمان کی مرتبہ مین اونکا
مرتبہ ملجاویگا اور ایسی ہی حضرت عثمان کی حد سی زیادہ جو کوئی تعظیم اور بزرگی کریگا تو
حضرت عمر کے مرتبہ مین اونکا مرتبہ ملجاویگا اور ایسی ہی حضرت عمر کی جو کوئی حد سی
زیادہ تعظیم اور بزرگی کریگا تو حضرت ابابکر صدیق کی مرتبہ مین اونکا مرتبہ ملجاویگا رضی
اللہ تعالی اونسی اسیطرحسی اللہ تعالی نی فرمایا ہی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
اور پیغمبرون کی درجا مین بہی ایک دوسری کی درمیان فرق ہی اگر کوئی شخص ایک
پیغمبر کو حد سی زیادہ بڑہا ویگا بزرگی اور تعظیم مین تو اولوالعزم پیغمبرونکا مرتبہ اور

اون پیغمبر کا مرتبہ ملجاویگا اور ایسی ہے کوئی ایک اولوالعزم پیغمبر کو بڑہائیگا حدسی زیادہ بزرگی
اور تعظیم مین تو اولوالعزم پیغمبر کا مرتبہ ہماری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرتبہ مین
ملجاویگا اور ایسی ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرتبہ کو بڑہائیگا حدسی زیادہ بزرگی
اور تعظیم مین تو اللہ تعالی جل وعلی شانہ کی تعظیم اور بزرگی مین ملجائیگا اور اللہ جل وعلی شانہ
کی سے تعظیم تو کسیکی کرنی چاہیی ہرایک کی تعظیم اور بزرگی اونکی مرتبہ کی سوافق کرنا چاہیی
اولیا ہون یا صحابہ پیغمبر ہون یا اولوالعزم پیغمبر ہون یا ہماری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سب کی تعظیم درجہ بدرجہ کرنی چاہیی موافق شرع کے اور پاک پروردگار کی سب
سی زیادہ تعظیم اور بڑائی ہی یہ سب پیدا کی گئی ہین اور سب ماسوی اللہ مخلوق ہین اور
اللہ جل شانہ سب کا پیدا کرنیوالا ہی اور جو صفتین کہ خاص خداہی کیواسطی ہین جیسی کہ
علیم یعنی جاننی والا ہر چیز کا چہپی ہو یا کہلی دلکی خیال اور وہم سب کچہ وہ جانتا ہی
اوسای کوئی چیز چہپی نہین قدیر یعنی جو سب کچہ کرسکی اور اوسکی کام مین کوئی روک اور مرہم
نہو جو چاہی کری حی لایموت یعنی زندہ ہی ایسا زندہ کہ نہین مرتا بصیر سمیع یعنی دیکہتا
اور سنتا بی آنکہہ اور بی کان کی نہ اندہیرا اور نہ پردہ اوسکی آگی آڑ ہوسکی اندہیری رات
مین چیونٹی کی پاون کا اثر صاف پتہر پر معلوم فرماوی متکلم یعنی کلام کرنیوالا ازل مین
اور سب کتابین نازل ہوئین اوسکی کلام ہن ہمیشہ سی ہین اللہ تعالی جو متکلم ہی اس
متکلم ہونیکی تحقیق خواجہ محمد پارسا کی تحقیقات مین خوب لکہی ہی جو چاہی دیکہہ لے مرید یعنی ارادہ
کرنیوالا جو چاہی ارادہ کری ان سب ساتون صفتون کو صفات ذاتیہ کہتی ہین اور
بعضی صفات خدای تعالی کی فعلیہ ہین جیسی کہ تخلیق یعنی پیدا کرنا ترزیق یعنی رزق
دینا تکوین یعنی موجود کرنا تصویر یعنی صورت دینا احیا یعنی زندہ کرنا اماتت یعنی مارنا
ان صفتون کی تئین ذاتیہ وفعلیہ کہتی ہین یہ تمام صفتین قدیمی ازلی ہین یہ سب
صفتین ذاتیہ اور فعلیہ خدا کی صفتین باکمال ہین اور خداہی کیواسطی خاص کی گئی ہین

پہر جو کوئی یہ خاص صفتین خدا کی سوا غیر مین بالاستقلال جانی وہی مشرک ہی اور بعضی صفتین خدای تعالی کی سلبیہ ہین یعنی ان صفتون کو خدای تعالی کی ذات سی دور کرنا چاہیی جیسی کہ خدای تعالی کا نہ جسم ہی نہ جوہر نہ حادث نہ عرض نہ صورت ہی نہ مرکب ہی اور نہ معدود ہی اور نہ محدود ہی نہ بیچ جہت کی ہی اور نہ بیچ مکان کی ہی اور نہ بیچ زمان کی ہی اور نہ اوسکی مثیل ہی اور نہ اوسکی شبیہ ہی اور نہ اوسکی کوئی ضد ہی اور نہ اوسکی کوئی شریک ہی اور نہ اوسکی کوئی نظیر ہی اور نہ اوسکا کوئی مددگار ہی تمام نقصانون سی خدای تعالی پاک اور مبرا ہی اور مخلوقات کی باتین جسم ہونا رنگ ہونا بو مزہ صورت شکل لنبائی چوڑائی کہانا پینا وغیرہ یعنی جو مخلوقات کی صفتین ہین خدای تعالی اوس سی پاک ہی اور کفار کی طوہارین جانا مسلمانون کو جیسی کہ ہولی دیوالی دسیرا اور بیل کہنچہ دیکہنا جنگل مین جاکی دسیری کی دن کفار کی ساتہ اور کفار کی میلون مین جانا اور ان ناروا کامون کو اپنی اعتقاد مین اچہا جاننا اور یہ جو اکثر لوگ بیاہ شادی مین ہندؤن کی رسمین اور غیر شرع کام کرتی ہین قرآن اور حدیث کی سند کی علماء دین نی انکو برا لکہا ہی وہ رسمین سب کہان لکہی جاتی ہین لیکن کچہ اوسمین سی یہان لکہا جاتا ہی جیسی ہندو بیاہ مین مور باندہتی ہین تو یہ لوگ بہی بیاہ مین سہرا باندہنی لگی اور ہندو کنگنا باندہتی ہین تو یہ لوگ بہی کنگنا باندہنی لگی اور ہندو مانڈہ بہی کہتی ہین اور مسلمان چوتہی تو ہندؤن کی رسمین سیکہہ کی یہ لوگ بہی چوتہی کرنی لگی اور ہندو منڈہا گاڑتی ہین تو یہ لوگ بہی منڈہا گاڑنی لگی اور ایک پانکا بیڑا بناکر دولہن کی پاؤن کی نیچی رکہکر دولہہ کو کہلانا اور دولہن کی اونگلیان ہاتہ پاؤن کی دہوکر اوسمین کچہ میٹہی کی قسم سی ملاکر شربت بناکر دولہہ کو پلانا یا دولہن کو سات گیت سنانا اون گیتون کو سہیلی کہتی ہین اور بعضی لوگون کی جو اقربا بیمار ہوتی ہین جیسی مان باپ بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی یار آشنا علی ہذا القیاس تو گہبرا کر اور اللہ جل و علی شانہ کو بہلا کر اونکی جینی کی واسطی کوئی امام ضامن کا پیسا ڈنڈویر باندہتا ہی کوئی کسی کی

منت مانتا ہی کوئی سیتلا کی بیماری مین واسطی جینی اپنی اولاد کی گدہی کو چنی کہلاتا ہی اور
طرفہ یہ ہی جسکا کوئی اقربا مرجاتا ہی تو بعد چالیس دنکی کوری گہڑی منگوا کی اور پہول منگوا کی
مردیکی روح کو نکالتی ہین بعضی جاہل مسلمان بہی یہ کام کرتی ہین پہسر کوئی منع کرتا ہی
انکو کہ غیر شرع کام کیون کرتی ہو یہ روح نکالنا کہان آیا ہی تو عورتین تو کہتی ہین ہم تو نکالینگے
ہماری باپ دادی نکالتی چلی آئی ہین اور اسیطرح یہ چوتہی کہیلنی والی جو کوئی اونکو منع کرتا ہی
تو اسیطرحکا وہ بہی جواب دیتی ہین اور جیسی کسی نی پہلی پہل پہنس لے اور گہی پچا اور
وہ پہنس مرگئی تو پہر گہی نہین بیچتی اور کوئی کہتا ہی کہ گہی بیچو تو کہتی ہین ہماری باپ
دادونسی چلا آیا ہی ہماری یہان گہی بکتا ہی نہین ایسی ہی کسی عورت نی سرخ یا اودی
کپڑی پہنی پہلی پہل پہر وہ عورت مرگئی یا بہت بیمار ہوگئی پہر اوسکی اقربا عورتون کو
سرخ اودی کپڑی نہین پہننی دیتی یعنی جو رسمین ہندؤن کی کرین بیاہ شادی مین
یا کسی طرح کی ٹوٹکی کرین یا سہرا باندہنا اور کنگنا باندہنا اور چوتہی کہیلنا وغیرہ اور
پہر یہ سمجہین کہ اگرچہ اللہ اور رسول نی ان کامون کو منع فرمایا ہی اور شرع مین درست
نہین ہین مگر ان کامون کی کرنی سی ہمارا بہلا ہوتا ہی اور جو نکرین تو برا ہوتا ہی اور یہ
کام ہماری واسطی خوب ہین ایسی ایسی بری باتین جو کوئی کہی اور یہ جانتی کہ کرتی ہین
یہ رسمین خلاف اوسکی جو کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالی نی اسطرحکا کہنی والا اور جاننیوالا
اپنا ایمان درست کری اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہی اور اگر یہ عقیدہ اوسکا
نہین ہی کسیکی دیکہا دیکہی سی ہندؤن کی رسمین یا کسیکی دیکہا دیکہی سی ٹوٹکی کسی نی
کرلئی یا کنگنا باندہا ناسمجہی سی یعنی جو رسمین غیر شرع ہون و علی ہذا القیاس اگر
ناسمجہی سی کرین ہون یا جان کر کرین ہون لیکن اون غیر شرع رسمونکا کرنا برا جانتا تہا
تو ایسی آدمیکو توبہ کرنا چاہیی اور ہندؤنکی رسمون اور ٹوٹکون کو چہوڑ دینا چاہیی
خدا اونکو نیک کام کی توفیق دی اور کفر کی رسمون سی بچائی یا جیسی ہندؤنکی بت ہوتی ہین

اونکا ایک نام رکھہ لیتی ہین جیسی پوکہر جیتہ سہیج وغیرہ دور دور سی ہندو آتی ہین اپنی
پوجا تیرتھ کرنی کو اور بہت لوگ کثرت سی جمع ہوتی ہین اسکو میلا کہتی ہین پہر وہان اوس
بت کی میلی مین کتنی ایک دن رہتی ہین اور وہان پر دوکانین اوس شہر سی اور اور شہرونسی
آتی ہین تو کثرت سی کفار میلون مین ہوتی ہین مٹھائی اور کہٹائی اور اناج کپڑا جوتیان اور
ترکاریان غرضکہ جو چیز کہانی اور اونکی برتنی کی ہی ہر قسم کی دوکانین وہان ہوتی ہین
پہر کسی نادان مسلمان سی کہی کہ تو ہندوون کی میلی مین کیون گیا تہا تو وہ کہدیتا ہی تون
تیل دہنیا لہسن لکڑی کپڑا وغیرہ مجہی درکار تہا کچہ مین بتون کی پوجا کرنی نہین گیا تہا اب
مسلمانون کو سمجہہ چاہی اس بات کی کہ مسلمانون کی جانی سی ہندوون کی میلین ہندوونکی
بتون کی اور ہندوون کی بڑائی ہوتی ہی اور ہندو فخر کرتی ہین کہ دیکہو ہماری بتونکی میلی مین
مسلمان بہی آتی ہین مسلمانون کو چاہیی کہ پیاز لہسن لکڑی کپڑا وغیرہ اور جگہہ سی لیلیوین
یا کچہ روز توقف کرین پہر جو چیزین ہندو بیچینگی کہانی اور برتنی کی اونسی لیلیوین بعد
میلی کی یا جس جگہہ ہولی جلتی ہی وہان پر نیلچ رنگ اور پوجا تیرتھ اپنی ہندو کرتی تہی
مسلمان بہی وہان گیا کسی نے اوس سی کہا تو کیون گیا انکی تیوہار اور راہ و رسم مین تو بہانہ کیا کہ ہمارا
ایک آشنا آیا تہا کہین سی وہ گیا تہا تماشا دیکہنی کو مین تو اوسکی ملاقات کی واسطی گیا تہا
جہان ہولی کا تماشا ہو رہا تہا یا دوالی کا تماشا دیکہنی گیا وہان ہندو پوجا بہی کرتی ہین
اور جوا بہی کہیلتی ہین اور جوا اس نیت سی کہیلتی ہین ہندو کہ آجکی دن جو کوئی جیتیگا وہ
ہمیشہ جیتتا رہیگا پہر جو کوئی اوسدن جیتتا ہی تو ہمیشہ کہیلا کرتا ہی اور اگر اوسدن ہارتا ہی
تو پہر کم کہیلتا ہی مسلمان بہی وہان گیا کسی نی اوس سی کہا تو کیون گیا ہندوون کی تیوہار
اور راہ و رسم مین تو بہانہ کیا کہ وہان ہندو جوا کہیلتی تہی مین بہی دیکہنی کو چلا گیا
تہا اور وہان خوب روشنی ہو رہی تہی مین روشنی دیکہنی کو چلا گیا تہا ایسی ہی کسی
دیندار مسلمان نی اوس سی پوچہا کہ تو دیوالی مین ہندوون کی ساتہ نہیں کہیلتا دیکہنی کیون

گیا تہا تو اوسنی کہا مجہی نیل کنٹھ کا پر درکار تہا شاید وہان مجہی ملجاتا اون لوگون کو چاہی
کہ نیل کنٹھ کا پر اور طرف تلاش کرین جسطرف ہندو جاتی ہین اوسطرف نجاوین اسیطرح
یار آشناسی اوسدن نہ ملین اوردن ملین اسیطرحسی دوالی کی رات کو روشنی دیکہنی اور
جوا کہیلنی والونمین نجاوین اور بچین ایسی جگہ سی اور اس لکہنی کو عمل مین لاوین جیسی بزرگ
دین کی اسکو لکہتی چلی آئی ہین کتابونمین اتقوا عن مواضع التہمۃ یعنی بچو تم جگہ تہمت کی سے
مولوی الہی بخش صاحب رہنی والی کاندلی کی کہ بڑی عالم دیندار اور تقوی دار تہی اونہون
نی اپنی شہر کے اور اطراف کی مسلمانون کو ملوایا اور نصیحت کی کہ تم کفار کی میلون مین نہ
جایا کرو وہان کا جانا بہت برا ہی اور فرمایا کہ یہ بات مسلمانون مین مشہور ہی اسکو سمجہو
تم کہ اتقوا عن مواضع التہمۃ یعنی بچو تم جگہ تہمت کی سی اور اس قول مین اختلاف ہی
بعضی کہتی ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہی اور بعضی کہتی ہین اور کسی مقتدای
دین کا قول ہی بعضون نی تو اونہون کا کہنا مانا اور توبہ کی اور بعضون نی کہا کہ ہم اپنی کام
کو جاتی ہین وہان بازار ہوتا ہی اسکی جواب مین اونہون نی فرمایا بازار تو جب ہوتا کہ
بازار تو اور طرف ہوتا اور ہندوون کا بت اور طرف ہوتا وہ تو ہندوون کا میلا ہی اور تمہارا
کہنا اوسکو کہ وہ بازار ہی یہ عبث ہی پہر فرمایا کہ ہم تمکو سمجہاتی ہین اسبات مین تم خوب
فکر کرو اور سمجہو کہ اہل سنت وجماعت کی مذہب کا ساتہ شرطون شریعت کی ایک امام ہی
اور اوسنی جہاد کرنا شروع کیا اور اوس شہر کو آیا جہان میلا لگا تہا مسلمانون کی اور
مسلمانون کی امام نی کفار سی جزیہ طلب کیا کفار نی نہ دیا اور اونہون نی اونکو مارا اور
قتل کیا اوسمین کی جہلی مسلمان بہی تہی میلی مین کفار کی ساتہ وہ بہی ماری گئی مولوی
صاحب ممدوح نی اون لوگون سی فرمایا جو لوگ کہ وقت سمجہانیکی اونکی روبرو کچہ حیلے
بناتی تہی مولویصاحب ممدوح نی فرمایا کہ اب تم ہمکو بتاؤ کہ یہ جو مسلمان کفار کی میلون
مین جاتی ہین اور وہ ماری گئی وہان میلی مین اونکی عوض مین مسلمانون پہ

اور مسلمانونکی امام پر قصاص آتا ہی یا دیت اب جاننا چاہیی ایک مدت ہوئی کہ اونکی فرمانیکا
جواب کسی نی نہ دیا اور یہی کہا کہ میلونکا جانا برا ہی ایک عالم فرماتی تہی کہ اسطرحکی مسئلہ کی
صورت جیسیکہ مولویصاحب نی فرمایا کہ امام نی اور مسلمانون نی میلی کی کفارون کو مارا اوسمین
لی جہلی مسلمان بہی تہی جہوٹی حیلی بنانی والی مسلمان بہی ماری گیی اسطرح کی مسئلہ کی روایت
نہ معتبر تفسیرونمین اور نہ معتبر حدیثونمین اور نہ معتبر فقہ کی کتابون مین ہی اور نہ کسی عالم
نی آج تک اس صورت کی مسئلہ کا جواب دیا پہر اون عالم نی فرمایا کہ اسوقت مین
کوئی دنیا کا لالچی کہ صریح ان مسلمانون کی جانی سی کفار کی میلی مین کفار کی بڑائی اور
اونکی عزت ہوتی ہی اور کفار فخر کرتی ہین اور کہتی ہین کہ دیکہو ہماری بتون کا ایسا میلا ہی
کہ اسمین مسلمان بہی آتی ہین باوجود اسکی اتقوا عن مواضع التہمۃ کو بہی سنا اور جو لوگ
کہ دیندار ہین وہ جانتی ہین کہ یہ مسلمان جو جہوٹی حیلی بناکر اونکی میلون مین جاتی
ہین انکی جانی سی اونکا فخر اور بڑائی ہوتی ہی اگر کوئی اسوقت مین پڑتا ہوا کفار کا
یار یا آشنا یا اوسکو میلی کی جانی سی کچہ دنیا کا فائدہ ہوتا تہا پہر ایسا پڑا ہوا مسلمانون پر
اور مسلمانون کی امام پر قصاص اور دیت ثابت کری تو وہ جانی قیامت کی دن اوسکو
اپنا حال معلوم ہوگا اور دنیا مین بہی عالم دیندار اوسکو قائل معقول کرینگی مسلمانون کی
طرفسی اور مسلمانون کی امام کیطرف سی علمای دیندار اوسکو جواب دینگی خدای تعالی مسلمانو
کو بچاوی ہندون کی رسمین کرنی اور میلون کی جانی سی اسطرح کوئی کہی کہ تو میلی مین کیون
گیا تہا یا ہولی دیوالی دسہری وغیرہ مین اور وہانکا جانا شرع مین نادرست ہی پیغمبر خدا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دین مین اور وہ کہی کہ ہمتو جانینگی اگرچہ شرع مین
نادرست ہی تو ایسی آدمیکو چاہیی کہ اپنا ایمان درست کری اور لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ پڑہی اور اگر یہ عقیدہ اوسکا نہین ہی کسی کی دیکہا دیکہی سی میلی مین گیا
یا کسیکی دیکہا دیکہی سی ہولی دیوالی دسہری وغیرہ مین گیا یعنی جس جگہ جانا غیر شرع ہی

علی ہذا القیاس اگر نا سمجھی سی گیا یا جانکر گیا لیکن وہان کی جانیکو برا جانتا تہا تو ایسی
آدمی کو توبہ کرنا چاہیی اور ہندؤن کی میلون مین اور ہولی دیوالی دسیرا وغیرہ مین
آیندہ کو جانا چہوڑ دینا چاہیی یعنی استقلال کی یعنی تہنا ہیچ ایک کام سکے کہڑا ہونا
از منتخب تیئیسوان مقصد اون لوگون کی بیان مین جو کوئی شرک سی بچیگا
اور اللہ کی ساتہ کسیکو شریک نکریگا اگر دنیا بہر گناہ کر کی اللہ سی ملیگا اللہ تعالی اوسیر
بخشش کریگا اپنی دنیا بہر حدیث اَخرَجَ التِّرمِذِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ لَوْ لَقِیْتَنِي بِقُرَابِ الْاَرْضِ
خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِي لَا تُشْرِکُ بِي شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً ترجمہ مشکوۃ کی
باب الاستغفار مین لکہا ہی کہ ترمذی نی ذکر کیا کہ انس نی نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہا کہ اللہ صاحب نی فرمایا کہ ای آدم کی بیٹی بیشک تو جو مجہسی ملی دنیا بہر گناہ
لیکر پہر ملی مجہسی تو کہ نہ شریک سمجہتا ہو میرا کسیکو تو بیشک لی آؤن مین تیری پاس
بخشش اپنی دنیا بہر فائدہ یعنی اس دنیا مین سب گنہگارون نی گناہ کیی ہین
کہ فرعون بہی اس دنیا مین تہا اور ہامان بہی اسی مین بلکہ شیطان بہی اسی
مین ہی پہر یون سمجہی کہ جتنی گناہ ان سب گنہگارونسی ہوئی ہین سو ایک آدمی وہ
سب کچہ کری لیکن شرک سی پاک ہو تو جتنی اوسکی گناہ ہین اللہ صاحب وتنی ہی اوسیر
بخشش کریگا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ توحید کے برکت سی سب گناہ بخشی جاتی ہین
جیسی کہ شرک کی شامت سی سب اچہی کام ناکاری ہو جاتی ہین اور یہی حق ہے
اسلیئی کہ جب شرک سی آدمی پورا پاک ہو گا کہ کسیکو اللہ کی سوا مالک نہ سمجہی اور اوسکی
سوای کہین بہاگنی کی جگہہ نہ جانی اور یہ اوسکی دلمین خوب ثابت ہو جاوی کہ اوسکی
تقصیروارکو اوس سی بہاگ کر کہین پناہ نہین اور اوسکی مقابل کسیکا زور نہین چلتا
اور اوسکی روبرو کسیکی حمایت نہین چلتی اور کوئی کسیکی سفارش اپنی اختیار سی نہین

کر سکتا مگر انبیا اولیا جو سفارش کرینگی وہ اللہ کی حکم سی کرینگی اپنی اختیار سی نہین کر سکتی
سو جب یہ بات خوب اوسکی دلمین ثابت ہو جاوی پہر جتنی گناہ اوس سی ہونگی سو بشریت
کی راہ سی ہونگی یا بہول چوک کی اور اون گناہون کا ڈر اوسکی دل پر گہر رہا ہوگا اور اونسی ایسا
بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سی بہی تنگ ہوگا اور بیشک ایسی آدمی پر اللہ کی رحمت
آتی ہی سو جون جون اوس سی گناہ ہونگی اوسکی موافق اوسکی یہ حالت بڑہیگی اور جسقدر
کہ یہ حالت بڑہیگی اسیقدر اللہ کی رحمت بڑہیگی سو یہ جان لینا چاہیی کہ جسکی توحید کامل
ہی اوسکا گناہ وہ کام کرتا ہی کہ اورونکی عبادت وہ کام نہین کر سکتی فاسق موحد ہزار
درجہ بہتر ہی متقی مشرک سی یعنی تقصیروار ہزار درجہ بہتر ہی باغی خوشامدی سی کہ یہ اپنی
تقصیر پر شرمندہ ہی اور وہ اپنی فریب پر مغرور اگر کوئی اعتراض کری کہ خالی توحید
تو کام نہین آتی ہی جبتک کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نمانی اور اس جگہ تو شرک
سی بچنیکا حال ہی جواب اوس معترض کا یہ ہی کہ یہ جو صحاح کی کتابون مین سی ترمذی
شریف ہی اوسکی یہ حدیث ہی کہ انس نی نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
کہ اللہ صاحب نی فرمایا کہ ای آدم کی بیٹی بیشک تو جو مجھسی ملی دنیا بہر گناہ لیکر پہر ملی
مجھسی تو کہ نہ شریک سمجھتا ہو میرا کسیکو تو بیشک لی آون مین تیری پاس بخشش اپنی دنیا
بہر یہ حدیث تو پیغمبر خدا ہی نی فرمائی ہی جس کسی مسلمان نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیث پر یقین کیا تو اوسنی پیغمبر خدا کو بہی مانا اور شرک سی بہی بچا اور خدا کی
توحید مین کامل ہوا البتہ معترض کا اعتراض اوسوقت ہوتا کہ سوا پیغمبر خدا کی کوئی
اور کہتا کہ شرک سی بچو پہر خدا سی جو تم ملو دنیا بہر گناہ لیکر تو اللہ تعالی تمپر بخشش کری اپنی
دنیا بہر اب جاننا چاہیی کہ شرک اور بدعت کا حال جو کتاب منہاج العابدین مین مجمل
لکہا ہی شرک کی تفصیل مائۃ المسائل فی تحصیل الفضائل بالادلۃ الشرعیہ وترک الامور
المنہیہ سی جو تالیف مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہی اور علمای دینی

جو مشکوٰۃ شریف کی حدیثون کی شرح کی ہی اوس سے لکہا گیا اب چوبیسوان مقصد بدعت
کی تفصیل مین لکہا جاتا ہی اور صحیح مسلم مین یہ حدیث ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا **حدیث** مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ترجمہ
یعنی جو کوئی نئی بات نکالی ہماری اس دین مین جو اوسمین سی نہو وہ مردود ہی
فائدہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو شخص پیغمبر کے دین کی کامون مین کہ مقرر کرنا
احکام شرع کا ہی اوسمین اپنی طرفسی کوئی نئی بات مقرر کری اور اپنی طرفسی ثواب
اور عذاب کسی کام مین ٹہیراوی وہ مردود ہی اگر اسجگہ کسی کو یہ وہم گہیری کہ ائمہ
مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نی بہت باتین اپنی طرفسی نکالی ہین سو یہ اوسکی
کج فہمی ہی اسواسطی کہ اونہون نی جو احکام نکالی ہین سو استنباط کرکی آیات
اور احادیث سی نہ کہ اپنی طرفسی نعوذ باللہ من ذلک یا جو کوئی یہ کہی کہ بہت مسائل
اجماع امت سی ثابت ہین سو اسکا جواب بہی یہ ہی کہ اجماع امت قرآن مجید اور
حدیث شریف سی ثابت ہی فقط تو اجماع امت کی نکالی احکام بہی شرع مین درست ہوی
اب مشکوٰۃ شریف کی شرح فارسی کی جو شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی ہی بدعت
کی تفصیل یہان اوس سی لکہی جاتی ہی **حدیث** عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا جابر رضی اللہ تعالی عنہ نی کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
یعنی بیچ خطبہ کی بعد حمد و صلوٰۃ کی اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ
اچہی بات باتونمین سی کتاب خدا کی ہی کہ فرقان مجید ہی وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ
اور اچہا رستہ رستونمین سی اور اچہی خصلت خصلتونمین سی طریقہ اور خصلت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا اور بدترین چیزون مین سی
وہ چیزین ہین جو نئی پیدا کی گئی ہین بیچ دین کی کہ بدعت مراد اسی سی ہی وَ
كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اور ہر بدعت بسبب گمراہی کے یا سبب گمراہی کا ہی رواہ مسلم

اب جاننا چاہیے جو چیز کہ پیدا ہوئی پیچھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بدعت شرعی ہے
اوسمین سی وہ جو موافق اصول اور قاعدون سنت اونکی کی ہی اور قیاس کی گئی
ہی اوپر اوسکی اوسکو بدعت حسنہ کہتی ہین اور وہ کچھ کہ مخالف اونکی ہی اوسکو
بدعت اور ضلالت کہتی ہین اور کلیہ یعنی عموم کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَۃٌ کا محمول اوپر اسی کی
ہی اور بعضی بدعتین ہین کہ واجب ہین جیسا کہ پڑھنا پڑھانا صرف و نحو کا کہ ساتھ اوسکی
معرفت آیات اور احادیث کی حاصل ہوتی ہی اور جیسا کہ یاد رکھنا عجائبات کتاب اور سنت کا
اور دوسری چیزون کا کہ نگاہ رکھنا دین اور ملت کا اوسپر موقوف ہی اور بعضی
مستحسن اور مستحب ہین جیسا کہ بنا کرنا مسافرخانون اور مدرسون کا اور بعضی بدعت
مکروہ ہی جیسا نقش و نگار کرنا مسجد کا اور قرآن شریف کا ساتھ قول بعض کی اور بعضی
بدعتین مباح ہین جیسا فراخی کرنی بیچ طرح طرح کہانون لذیذ کی اور لباسون فاخرہ
کی بشرطیکہ حلال ہون اور باعث نافرمانی اور تکبر اور فخر کا نہون اور مباح
چیزین دوسری کہ بیچ زمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تہین جیسا کہ پیٹ
بہر کی کہانا اور چلنی اور مانند اوسکی اور بعضی بدعتین حرام ہین جیسا کہ مذاہب اہل
بدعت کی اور اہل ہوا کی اوپر خلاف سنت اور جماعت کی اور جو کچھ خلفاء راشدین نے
کیا ہی اگرچہ ساتھ اس معنی کی کہ بیچ زمانی آنحضرت کی نتہا بدعت ہین ولیکن قسم
بدعت حسنہ سی ہونگی بلکہ بیچ حقیقت کی سنت ہین اسواسطی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ تمپر ہوجیو کہ لازم پکڑو سنت میری کو اور سنت خلفاء
راشدین کو رضی اللہ عنہم اجمعین وَعَنْ غُضَیْفِ بضم غین و فتح ضاد معجمتین ابْنِ
الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ بضم ثاء مثلثہ و تخفیف میم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً نہین پیدا کرتی ہی کوئی قوم کسی بدعت کو اِلَّا رُفِعَ مِثْلُھَا
مِنَ السُّنَّةِ مگر یہ کہ اوٹہائی جاتی ہی مثل اوسکی بیچ مقدار اور مرتبہ کی سنت سی

اور جو نیا پیدا کرنا بدعت کا او ٹھانیوالا سنت کا ہوا ساتہ اسی قیاس کی برپا اور قائم کرنا
سنت کا اوکھاڑنیوالا بدعت کا ہوگا فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ پس چنگل مارنا
ساتہ سنت کی اگرچہ تہوڑا ہو بہت اچھا ہی نئی پیدا کرنے بدعت کی سی اگرچہ حسنہ ہو واسطیکہ
ساتہ اتباع سنت کی پیدا ہوتا ہی نور اور ساتہ گرفتاری بدعت کی آتا ہی اندہیرا جیسا کہ رعایت
کرنا آداب پایخانہ اور استنجی کا اوپر طریق سنت کی بہتر ہی بنانی مسافرخانی اور مدرسہ
کی سی اسواسطیکہ چلنی والا ساتہ عایت آداب سنت کی ترقی کرتا ہی بیچ مقام قرب کی اور
چہوڑنا اوسکا اوتارتا ہی اوس سی اور یہ پہنچانیوالا ہوتا ہی ساتہ چہوڑنی افضل کی اور سے
یہان تک ساتہ مرتبہ سیاہ دلی کی کہ اوسکو رین اور طبع اور ختم کہتی ہین پہنچتا ہے
نعوذ باللہ من ذلک رواہ احمد تمام ہوئی عبارۃ مشکوۃ شریف کی شرح فارسی کی جو شیخ
عبدالحق محدث دہلوی کی ہی جو کوئی شرک کرتا ہی اوسکی سزا کا بیان اور جو کوئی شرک
سی بچیگا اگر دنیا بہر گناہ کری اللہ سی ملیگا اللہ تعالی اوسیر بخشش کریگا اپنی دنیا بہر
اور سنت طریق پر چلنی والی کی بہلائی اور بدعت کرنیوالی کی برائی اس رسالہ دافع الفساد
نافع العباد و قاطع الشرک والبدعات کی دیکہنی والون کو خوب ظاہر ہو گئی اب جمیع
مسلمین اور مسلمات کی خدمت مین یہ عرض ہی اگر شرک کو چہوڑ دوگی تو جو عبادت
کروگی مالی یا بدنی خدا کی درگاہ مین قبول ہوگی عبادت بدنی جیسی تلاوت قرآن ذکر
و فکر درود شریف و علی ہذا القیاس اور حج مالی اور بدنی دونون عبادتون کو شامل
ہی اور عبادت مالی جیسی غریبون مسکینون کو خیرات دینا مسجد خانقاہ مدرسہ پل
بنانا و علی ہذا القیاس اگر شرک کو نچہوڑا تو تمہاری کوئی عبادت خدا کی درگاہ مین
قبول نہوگی اور بدعت کو چہوڑنا بہی بہت ضرور ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
بدعت کرنیوالون کی حق مین بہت برا فرمایا ہی اور مظاہر حق مین اس حدیث کی بیان
مین اسطرح لکہا ہی نہین نکالی کسی قوم نی بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو

مگر اوٹھائی جاتی ہی مانند اوسکی سنت سی پہلی جیکو بار ناستا تہ سنت کی بہتر ہی نکالنی بدعت کی سی
تمام ہوئی عبارت مظاہر حق کی جیسی کہ بندگی اور آداب کہ فراحم اور مقابل ہی سلام کی جو سنت اسلام
کی ہی یعنی حاصل کلام کا یہی کہ اسوقت میں اصطلاح کی بدعت بعضی آدمی کیا کرتی ہین بجای السلام
علیکم کی بندگی کہا کرتی ہین جس شخص کو بندگی کا لفظ کہتی ہین وہ وہ بندگی کہتا ہی
جیسی کہ طریقہ سنت کا ہی جیسی کہ ایک مسلمان دوسری مسلمان سی السلام علیک
کہتا ہی وہ شخص وعلیکم السلام کہتا ہی اور بعضی شخص ہر وقت ملاقات کی یون کہتی
ہین حضرت کو آداب پس جس شخص کو کہتی ہین حضرت کو آداب تو اوسکو الٹ سکے
جواب دیتا ہی کہ حضرت سلامت یا جب ہو جاتا ہی کچہ جواب نہین دیتا یہ جو شیخ عبد الحق
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی لکہا ہی کہ اوٹہائی جاتی ہی مثل اوسکی بیچ مقدار اور
مرتبہ کی سنت سی اب جاننا چاہیی کہ یہ سنت تو نہین اوٹہتی ہی جیسی کوئی السلام
علیک کسی پر کرتا ہی اور وہ وعلیکم السلام کہتا ہی اور ایک شخص سلام علیک کی
جگہ بندگی دوسری شخص پر کہتا ہی تو السلام علیک کہنا سنت تہا یہ تو نہ اوٹہا مگر وہ
جو بندگی کہتا ہی دوسری پر اوس کہنی والی سی سنت طریق اوٹہ گیا اگر السلام علیک
کہنا اوٹہ جاتا تو ابتک مسلمانون مین سلام علیک کہنا کاہیکو جاری رہتا

پچیسوان مقصد اسلام اور ایمان اور احسان اور علامات قیامت کے

بیان مین لکہا جاتا ہی حدیث عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ
شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ
حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ
عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ

وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ الْاِيمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ اَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ جِبْرَئِيلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ اَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيهِ وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْاَرْضِ فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ روایت ہی حضرت عمر بیٹی خطاب کی سی راضی ہو اللہ اونسی کہا کہ اوس وقت کہ تہی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہماری ایک شخص نہایت سفید کپڑی بہت سیاہ تہی بال نہین معلوم ہوتا تہا اوسپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تہا اوسکو ہم مین سی کوئی یعنی غبار وغیرہ بہی مثل مسافرون کی اوسپر نہ تہا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تہا کہ ہم پہچانتی یہانتک کہ بیٹہا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگادی دونون زانو اپنی طرف دونون زانو حضرت کی یعنی نہایت قریب بیٹہا تا جواب سوال کا اچہی طرح سنی اور رکہی دونون ہاتہ اپنی اوپر دونون زانو اپنی کی یعنی جیسی شاگرد اوستاد کے آگی با ادب بیٹہتا ہی یا رکہی اوپر دونون زانو آنحضرت کی اور کہا اے محمد ص خبر دو مجکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت نی اسلام یہ ہی کہ گواہی دی تو یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی یہ کہ محمد ص بہیجی ہوئی اللہ کی ہین اور پڑہی تو نماز

اچھی طرح یعنی ساتھ شرائط اور ارکان اور سنتون اور آداب کی بجالاوی اور دیوی زکوٰۃ
اور روزی رکھی رمضان کی اور حج کری خانۂ کعبہ کا اگر طاقت رکھی تو طرف اوسکی راہ کی
کہا اوس شخص نی کہ سچ کہا تو نی پس تعجب کیا ہمنی واسطی اوسکی کہ پوچھتا ہی حضرت
سی اور تصدیق کرتا ہی اوسکو کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو ایمان سی فرمایا حضرت نی
یہ کہ ایمان لاوی تو ساتھ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون
اوسکی کی اور دن پچھلی کے اور ایمان لاوی تو ساتھ تقدیر کی بھلائی اوسکی کی اور برائی اوسکی کی
کہا سچ کہا تونی کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو احسان سی یعنی نیکی کرنی سی فرمایا
کہ احسان یہ ہی کہ بندگی کرتو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہی اوسکو پس اگر نہین دیکھہ سکتا تو
اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہی تجکو کہا اوسنی پس خبر دو مجکو قیامت سی فرمایا نہین وہ
شخص کہ پوچھا گیا قیامت سی زیادہ جاننی والا پوچھنی والی سی یعنی مین اور تو دونون
برابر ہین نہ جاننی مین کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو علامتون اوسکی سی فرمایا
علامت قیامت کی یہ ہی کہ جنی گی لونڈی مالک اپنی کو یعنی لوگ حرم مین بہت کرینگی اور
لونڈیون بچی کثرت سی پیدا ہونگی کہا ہی بعض مفسرین اس حدیث کی نی کہ یہ خبر دینا ہی
ساتھ بکنی امہات الاولاد کی آخر زمانی مین بسبب فساد احوال لوگون کی بیچ نگہداشت احکام کی
اور مختلط ہونی حلال و حرام کی اور شاید کہ بسبب تداول اور تبدل ہاتون خریدنی
والون کی وہ اپنی اولاد کی ہاتھ پڑین اور مضمون تلد الامۃ ربتہا کا صادق آوی
اور بعض نی کہا ہی کہ یہ کنایہ ہی پیدا ہونی سردارون اور حاکمون کی چھوکریون کے
پیٹ سی اسلیے کہ جسوقت کہ وہ حاکم ہوینگی ماؤن اونکی داخل رعایا کی ہونگی اور یہ
بہ نسبت اپنی ماؤن کی مالک اور حاکم ہونگی اور یہ معاملہ آخر زمانی مین ظاہر ہوا خصوصًا
ابتدا سلطنت بنی عباس مین اور رؤساؤن کا پرداون کی مین اور علامت یہ ہی کہ دیکھی تو
ننگی پاؤن والون کو ننگی بدن والون کو مفلسون کو چرانی والی بکریون کی کو فخر کرینگی

بیچ عمارتون کی کہا روایت کرنیوالی نی پہر چلا گیا وہ شخص پس ٹہیر ارہا مین دیر تک یعنی
حضرت سی حال نہ پوچہا کہ کون تہا پہر فرمایا حضرت نی واسطی میری ای عمر کیا جانتا
ہی توکون تہا پوچہنی والا کہا مینی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتی والا ہی فرمایا
پس تحقیق وہ شخص جبرئیل تہا آیا تہا تہارے پاس سکہاتا تہا تمکو دین تمہارا روایت کی
یہ مسلم نی اور روایت کی یہ حدیث ابو ہریرہ نی ساتہ اختلاف کی اوربیچ اوس روایت کی
یہ ہی اور جب دیکہی تو ننگی پانون والون کو ننگی بدن والون کو بہرو نکو گونگون کو بادشاہ
زمین کی بیچ پانچ چیزون کی کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم او نہین پانچ
چیزو نمین داخل ہی کہ سوای اللہ کی اونکو کوئی نہین جانتا پہر پڑہی یہ آیت تحقیق اللہ
نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور مینہہ کا کہ کب برساویگا آخر آیہ تک **فائدہ** باقی
آیت یہ ہی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ
بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ترجمہ یعنی اور جانتا ہی جو کچہ پیٹون مین ہی
یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین
مین مریگا تحقیق اللہ دانا خبردار ہی پس یہ باتین سوای اللہ کی عقل سی کوئی نہین جان
سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالے معلوم کرو اوی ساتہ وحي یا الہام کی اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت
رکہی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہوتی دریا سی
درمیان مین فرضیت حج کی نہین جاتی رہتی اور تعجب لوگون نی اسلیی کیا کہ اگر اسکو حقیقت
اسلام کی معلوم تہی تو پہر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہ کہ اوسکی ذات اور
صفات کو حق اعتقاد کری اور فرشتون پر ایمان لاوی کہ بندی اللہ کی ہین نورانی
فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم اوسکی ہین بہیجین رسولون اپنی پر
اونمین سی قرآن شریف افضل ہی سب سی اور سب کتابین ایک سو چار ہین چار تو
مشہور توریت انجیل زبور فرقان او نسوا اور چہوٹی اور رسولون پر ایمان لاوی کہ بہیجا اونکو

اللہ تعالی نی واسطی خلق کی اور پاک تہی گناہون سی اور دن پچھلا مراد ہی یا بعد
موت سی قائم ہونی قیامت تک اور وقت داخل ہونی بہشت تک اعتقاد کری کہ جو کچھ
اللہ ورسول نی خبر دی ہی احوال آخرت سی یعنی عذاب قبر اور حساب کتاب وغیرہ
سب حق ہی اور تقدیر پر ایمان لاوی کہ جو نیکی بدی ہوتی ہی حسب روز ازل کی لکہدی
ہی اوسکی ارادہ سی ہوتی ہی لیکن نیکی سی راضی ہی اور بدی سی ناراض اور بندیکو بہی
کرنی نہ کرنیمین دخل دیا ہی اسپر ثواب دیگا ثواب دینا فضل اوسکا ہی اور عذاب عدل اور
پیغمبر نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکہتا ہی اوسکو یون کہ
جسکو یہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت وتعظیم اللہ تعالی کی اور خشوع اور ذوق اور محبت
پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتی ہین پس اگر نہین دیکہہ سکتا اوسکو پس
تحقیق وہ دیکہتا ہی تجکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت مین تجہی نہین حاصل ہی کہ گویا کہ
دیکہتا ہی تو اوسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان کہ وہ حاضر ناظر ہی اسمین بہی خوف
وخشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کریگا حرکات وسکنات مین جاننا چاہیی کہ مدار دین کا اور
اوسکی کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہی اس حدیث مین تینون چیزین بیان
ہوئین اسلام اشارہ ہی فقہ پر کہ اوسمین سب احکام واعمال شرعی بیان ہوتی ہین
اور ایمان اشارہ ہی عقائد پر اور احسان اشارہ ہی اصل تصوف پر کہ وہ مراد ہی
توجہ الی اللہ سی اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسری کی ہین کہ کوئی انمین
سی بغیر دوسری کی تمام نہین ہوتا بیان اسکا یہ کہ تصوف بغیر فقہ کی درست نہین
اسلیی کہ احکام آلہی بغیر فقہ کی معلوم نہین ہوتی اور فقہ بغیر تصوف کی تمام نہین
ہوتی اسلیی کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کی تمام نہین ہوتا اور یہ دونون بدون
ایمان کی ہرگز صحیح نہین مانند روح وبدن کی کہ کوئی انمین سی بدون دوسری کی
وجود نہین پکڑتا فرمایا ہی امام مالک رحمہ اللہ نی کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس

زندیق ہوا یعنی بڑا بددین اور جو فقیہہ ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا اور جسنی دونوں
حاصل کیے پس محقق ہوا کمال یہی ہی باقی سب گمراہی منہ التوفیق والاستعانتہ اور فخر کرینگی
بیچ عمارتونکی یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو پہنچینگی کہ اونچی مکان بناوینگی اور آپسمین فخر
کرینگی یہ بسبب بی انتظامی کی ہوگا کہ زوالی خوش ہونگی اور اشراف وکمال والی خراب
تمام ہوئی عبارت مظاہر حق شرح ہندی مشکوٰۃ شریف کی جو تالیف نواب قطب الدینخان
کی ہی اور وہ خاص شاگرد مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہین اور اونہوں نے
مشکوٰۃ شریف کی شرح فارسی کی جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ہی اسمقام مین اوس سے
نقل کی ہی **تصوف** پشمینہ پوشیدن ماخوذ از صوف بالضم کہ بمعنی پشم ونوعی
از پشمینہ باشد وباصطلاح از خواہش نفسانی پاک شدن واشیاء عالم را مظہر حق دانستن
چون در زمان سابق صاحبان صفات مذکورہ صوف میپوشیدند لہذا مجاز اعمال وافعال
ایشانرا تصوف نامیدند ومیتوانند کہ تصوف ماخوذ باشد از صوف بالفتح کہ بمعنی یکسو شدن
وروگردانیدن ست چون واصلان حق از ماسوی اللہ یکسو میشوند ورو
میگردانند لہذا کار ایشان را تصوف گفتند وجہ آخر در کشف نیز مسطور ست
از غیاث اللغات پہلی مسلمان کو چاہیی اپنی ایمان کی درستی کری اور شرک سی
بچی تب مسلمان خالص ہو ایمان شرع مین کہتی ہین قبول کرنی اور اعتقاد لانی کو
اون چیزون کی اوپر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کی پاس سے
لائی اور بندونکو پہنچایا اور اونکی لانی پر اسکو خوب یقین آیا اور قبول کرنا خواہ اجمالاً
ہو جیسا کہی کہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی پاس سی لائی ہین
حق ہی خواہ تفصیلاً یعنی جدا جدا ہر ایک حکم پر جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی
فرمایا جو کچھ لانی ایمان لاوی ایمان اجمالی مومن ہونی کو کفایت کرتا ہی لیکن درجہ
ایمان تفصیلی کا کامل ہی اب جاننا چاہیی کہ ایمان حاصل ہونی کو صرف پیغمبر ص کو

سچ جاننا اور حق پہچاننا بس نہین کرتا جبتک تصدیق کی مرتبہ کو جسی ٹہیک ماننا اور سچ جاننا
دلسی کہتی ہین نہ پہنچی اور اوسپر دل قرار نہ پکڑی اور خاطر کو تسکین نہو وہی پس حقیقت ایمان کی
یہی تصدیق قلبی ہی اور اقرار کرنا زبانسی پہ اسواسطی ہی کہ جب اوسنی اقرار کیا تو شرعی حکم
اسپر جاری ہوی پہر بعضی باتین ایسی ہین کہ باوجود اقرار اور تصدیق کی اون باتون کی
کرنی سی کافر ہونین گنا جاتا ہی جیسیا بت کو سجدہ کرنا یا جنیؤ ڈالنا اور جو جو اس قسم کی
باتین ہین ان کا مونکا کرنیوالا بہی شرع کی حکم سی کافر ہی لیکن عمل نیک ایمان کی حقیقت
مین داخل نہین بلکہ اوسکی کمال کی شرط ہی ایمان بی عمل ناقص ہوتا ہی چنانچہ وہ شخص
مؤمن فاسق کہلاویگا ایمان کی حد سی باہر نہین نکلا درصورتیکہ وہ گناہ کو چہوٹا جانی
اور حلال نہ سمجہی اگرچہ صغیرہ ہو اہل سنت وجماعت کا یہی مذہب ہی صحابہ اور انکی علما اسی
اعتقاد پر تہی فاسق کو مؤمن کہتی تہی اور اسلام کی احکام اوسپر جاری کرتی تہی اور
مسلمانون کی مقبرون مین گاڑتی تہی اور بعضی صحابہ اور تابعین وغیرہ سی نقل کیے
گئی ہی کہ اَلْاِیْمَانُ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ ترجمہ ایمان سچا
جاننا ہی ساتہ دلکی اور اقرار کرنا ہی ساتہ زبان کی اور عمل کرنا ہی ساتہ رکنون اسلام سے
یہان مراد ایمان کامل سی ہی اور محدثین اور محققین سی بہی یون ہیے نقل کرتی ہین
اگرچہ بعضی عبارت اونکی ظاہر مین لوگون کو اسکی خلاف پر وہم مین ڈالتی ہی خوارج
گناہ کبیرہ بلکہ صغیرہ کی بہی کرنیوالی کو کافر کہتی ہین اور معتزلہ نہ کافر کہین نہ مؤمن
دونون کی بیچ مین ایک مرتبہ ثابت کرتی ہین اور بعضی آیت اور حدیث کو جسکی ظاہر سی
یہ بات پائی جاتی ہی دلیل کرتی ہین اور دوسری آیتون اور حدیثون جو اہل سنت
کی مذہب کو ثابت کرتی ہین تاویل بیان کرتی ہین اور حقیقت مین آیتون اور حدیثون
کی مراد وہی ہی جسکو پہلی اگلون نی جو دین کی زبان دان اور شریعت کی مطلب سی
تہی اندازہ اور قرینون کی واقف کار سمجہ گئی اگرچہ ظاہر مین اوسکی خلاف توجہا جاوی

اور یہ بڑا ایک قاعدہ مضبوط ہی دلیلون کی سمجھنی کو اور اوسکی مراد بوجھنی کو جسکو اللہ تعالی اپنی فضل سی بچاوی وہی یچی تفصیل ایمان کی یہ ہی ایمان لاوی کہ اللہ تعالی اپنی ذات سی موجود ہی اور سب چیزین اوسکی پیدا کرنی سی پیدا ہوئی ہین اپنی پیدائش اور قائم رہنی مین اوسکی ذاتکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین اکیلا ہی ذات مین اور صفات مین بہی اور افعال مین بہی کسی کو کسیکام مین اوسکی ساتہ ساجہا نہین وجود اور حیات اوسکا انکی وجود اور حیات کی موافق نہین اور علم اوسکا انکی علم کی مطابق نہین اور اوسکی سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور کلام کو مخلوقات کی سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور کلام کی ساتہ سوای ہمنامی کی کسیطرح کی شرکت اور مناسبت نہین اللہ تعالی کی ذات جسطور سی بی مانند ہی اوسیطور پر اوسکی صفتین اور کلام بہی بی مانند ہین مثلاً علم کی صفت اوسکی ایسی ایک صفت قائم ہی کہ جسکی سبب ازل اور ابد کے کامونکو اوسکی تہوڑی بہت اچہی بری تمام حقیقت کو جسطرح جسوقت مین جسقدر موجود ہوگا ایک آن مین دریافت کرلیا ہی کہ زید فلانی وقت مین زندہ اور فلانی وقت مین مردہ ہی ایسی ہی کلام اوسکا ایک بسیط یعنی نرالا اور پہیلاو رکہنی والا ہی کہ تمام کتابین جو نازل ہوئی ہین اسکی تفصیل ہین اور خلق اور تکوین ایک صفت ہی خاص اللہ تعالی کی کہ جمیع ممکنات کو کیا جوہر کیا عرض کیا بندون کی اختیاری کام سب کو اوسنی پیدا کیا ہی اسباب اور وسیلون کو اپنی فعل کا پردہ بنایا ہی بلکہ اپنی کامون کی ثابت ہونیکی دلیل ٹہیرائی ہی جیسا کہ عقلمند لوگ جمادات یعنی ان بڑہ چیزون کی حرکت سی حرکت دینی والیکو سمجہہ لیتی ہین اور جانتی ہین کہ یہ حرکت اس چیز کی لائق نہین ہے اسکا کوئی حرکت دینی والا سوای اسکی ہی خصوصاً وی ہوشیار جنکی آنکہین شرع کی سرمی سی روشن ہوئی ہین بوجہتی ہین کہ ممکن یعنی ہونیوالا اپنی بنائی مین یا دوسری کی خواہ وہ جوہر ہو خواہ عرض یعنی ذاتا ہو

یاصفت مقدور نہین رکہتا ہان اتنا فرق جمادات یعنی ان بتہرہ چیزون کی حرکات اور
افعال اختیاری مین ثابت ہی اور ایمان لانا اسپر واجب کہ حق تعالی نی بندون کو ایسی
صورت قدرت اور ارادہ کی دی ہی اور عادت اللہ اوسپر جاری ہی کہ جب کوئی بندہ
کسی کام کا قصد کرتا ہی اللہ تعالی اوس کام کو پیدا کرتا ہی اسی ارادی اور قدرت کی سبب
بندیکو کاسب کہتی ہین یعنی حاصل کرنیوالا اور بہلا سیئے برائی ثواب عذاب اوسپر
ٹہیرتی ہین جمادات اور حیوانات یعنی جاندار کی حرکت مین فرق نسمجہنا کفر ہی خلاف شرع
اور خلاف عقل اور سوای اللہ تعالی سے دوسری کو کسی چیز کا پیدا کرنیوالا جاننا بہی
کفر ہی اسلیی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی قدریہ کو اس امت کا مجوس فرمایا ہی اور اللہ
تعالی کسی چیز مین نہین پیٹہتا اور کوئی چیز اوس مین نہین پیٹہتی اور وہ سب چیزون
پر محیط ہی یعنی گہیر رہا ہی اپنی ذاتی گہیری سی اور نزدیکی اور ملاپ سب چیزون سی کہتا ہی
نہ وہ گہیر اور نزدیکی اور ملاپ جو ہماری عقل مین آوی کہ وہ اوسکی جناب پاک کی لائق نہین اور جو
کشف اور شہود سی یعنی کہل جانا اور دکہائی دینا بہی چیز کا محنت کی قوت سی معلوم کرین
وہ اوس سی پاک ہی ایمان غیب پر لایا چاہیی اور جو کشف اور شہود سی سمجہا جاوی وہ اوسکی تصویر
اور نقل ہی اسپر خیال نرکہا چاہیی بلکہ اوسکو مثیت جاننا چاہیی یون ہی بزرگون سے
فرمایا ہی ایمان لاتی ہین ہم کہ اللہ تعالی سب چیزونکو گہیر رہا ہی اور سب سی نزدیک ہی
اور معنی گہیر رہنی اور نزدیک ہونی اور ساتہ ہونی کی نہین سمجہتی ہین کہ کیونکر ہین اور
ایسا ہی ہی مطلب لفظ استوا کا یعنی برابر ہونا اوسکا عرش پر اور سمانا اوسکا مومن کی
دلمین اور اوترنا پچہلی رات کو ورلی آسمان پر کہ حدیثون اور کلام الہی مین آیا ہے
اور ایسا ہی ہی مطلب لفظ ہاتہ اور مونہ کا کہ کلام الہی اسپر دلالت کرتا ہی ان سب پر
ایمان لانا چاہیی اور ظاہر کی معنی ان لفظونکی نہ لیا چاہیی اور اسکی تحقیقات مین نپڑنا
چاہیی بیان اسکی حقیقت کا اللہ تعالی کی علم پر چہوڑا چاہیی تاکہ جو غیر حق ہی وہ حق

سمجہا جاوی اور صفات اور افعال آلہی مین آدمیونکو بلکہ فرشتون کو سوای حیرت اور
نادانستگی کی اور کچہ حاصل نہین نص یعنی دلیل شرعی قطعی کا انکار کرنا کفر ہی اور تاویل
یعنی بیان ٹہیرالینا محض نادانی اور ایک نزدیکی اور ملاپ اللہ تعالی کی دوسری طرح پر ہی
کہ پہلی طرح کی ساتہ سوای ہمنام ہونیکی کسی طرح کا میل نہین رکہتی ایسی نزدیکی اگرچہ خاص
بندون کی قسمت مین ہی جیسی فرشتی اور انبیا اور اولیا پر عوام مؤمنین بہی اسطرح کی نزدیکی
سی بی نصیب نہین مگر اس نزدیکی کی بیشمار درجی ہین نیکی اور بدی جو موجود ہوتی ہی
اور کفر اور ایمان اور فرمان برداری اور نافرمانی جو کچہ بندی سی ظاہر ہوتی ہی اللہ تعالے
کی ارادی اور تقدیر سی ہی لیکن اللہ تعالی کفر اور گناہ کی کامونسی راضی نہین اور اوسکی
واسطی اوسنی سزائین ٹہیرائی ہین اور فرمان برداری اور ایمان کی عوض اچہا
بدلا دینی کی وعدی کیی ہین ارادہ اور ہی اور رضا اور ہی اور ہزارون طرح کی رحمت
اور درود ہماری پیغمبر پر اور سب پیغمبرون پر ہوجیو کہ اگر یہ لوگ نہ بہیجی جاتی تو
ہدایت کی راہ کسی کو معلوم نہوتی اور سچی علم اور نیک باتین آدمیون سی پوشیدہ
رہ جاتین سب نبی برحق ہین اول سب کی حضرت آدم آخر اور افضل سب مین محمد
مصطفی ہین علیہما الصلوۃ والسلام اور معراج اور سیر انکی مکہ سی مسجد اقصی اور
وہانسی ساتوین آسمان اور سدرۃ المنتہی تک حق ہی اور آسمانی کتابین جو نبیونپر
اوتری ہین جیسی توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان یعنی قرآن عظیم اور صحیفی جو
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اور پیغمبرون پر نازل ہوئی ہین حق ہین سب نبیون
پر اور سب کتابون پر ایمان لانا چاہیی مگر گنتی انکی سوای اللہ تعالی کی کسی شخص کو
معلوم نہین کیونکہ پکی دلیل سی ثابت نہین ہوا اور سب نبی بڑی اور چہوٹی گناہونسی
پاک ہین اور پیغمبر کی باتین جو مضبوط دلیل سی معلوم ہوئی ہین سب پر یقین لایا چاہیی
اور ایمان لاوی کہ فرشتی بندی اللہ کی پاک ہین گناہونسی نہ مرد ہین نہ عورت

نہ کہاوین نہ پیوین وحی لاتی ہین عرش کو اوٹہا رہی ہین اور جس کام پر مقرر ہین اوسکو
انجام دیتی ہین اور پیغمبر اور فرشتی اگرچہ اور مخلوقات سی افضل اور مقرب ہین تو بہی
دوسری خلقت کی طرح علم اور قدرت نہین رکہتی مگر جتنا اللہ تعالی نی انکو علم اور قدرت دیا ہی اور
وی سب اللہ تعالی کی ذات اور صفات پر اور مسلمانونکی طرح ایمان رکہتی ہین اور اوسکی ہیبت سی ڈرتی
رہتی عاجز اور اپنی طاقت کی موافق اوسکی بندگی کی حقوق کی ادا کرنی مین توفیق الٰہی کی سبب گذارہ
کرتی ہین اللہ تعالی کی خاص بندونکو اوسکی واجب صفتونمین شریک جاننا کفر ہی جیسا کہ دوسری کافر پیغمبرونسی
منکر ہوکر کافر ہوئی اسیطرح نصاری حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور عرب کی مشرک فرشتونکو اوسکی بیٹیان ٹہیرا کر اور سر
کہ انکو غیب کی باتونکا عالم جانتی تہی مشرک ہوئی اور فرشتون اور نبیون کو اللہ تعالی
کی صفات مین اور دوسرونکو نبیون کی صفات مین شریک نجاننی اور عصمت کی
صفت یعنی سب عیبون سی پاک ہونا سوای انبیا اور فرشتون کی دوسرون مین
اعتقاد نکری اور متابعت انبیا کی ہر کام مین منظور رکہی اور جن باتون کی خبر پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی دی ہی انپر ایمان لاوی اور عمل کری اور جن باتونسی منع
فرمایا ہی اونسی دور بہاگی اور کسی کی قول اور فعل کا جو پیغمبر کی قول اور فعل سی ایک
بال بہر فرق رکہتا ہو اعتبار نرکہی قیاس اور استنباط کرنا آیت اور حدیث سی یہ
درست ہی مجتہدون کو اور پیغمبر علیہ السلام نی جو خبر دی ہی کہ دو فرشتی منکر نکیر
قبر مین مردونسی سوال کرینگی اور کافرون کو اور بعضی مسلمان گنہگارونکو عذاب
قبر کا ہوگا سچ ہی اور بعد موت کی زندہ ہونا قیامت کی دن اور صور یعنی نرسنگہی کا پہلے
دفع پہونکا جانا سبکی موت کی واسطی اور آسمانونکا پہٹنا اور ستارونکا ٹوٹ کر گرنا
اور پہاڑونکا اوڑنا اور دوسری دفع کی صور سی مردونکا قبر سی زندہ نکلنا اور نئی سرے
پہر تمام جہانکا پیدا ہونا حق ہی اور حساب قیامت کا اور گواہی ہر ایک جسم کی اور
تولا جانا عمل کا اور پار ہونا پل صراط سی جو دوزخ کی پیٹہہ پر تلوار سی تیز اور بال سی باریک

ہی بعضی بجلی کیطرح بعضی ہوا کیطرح بعضی چالاک گہوڑی کیطرح بعضی آہستہ آہستہ پار ہونگی اور بعضی دوزخ مین گر پڑینگی حق ہی اور سفارش کرنی انبیا اور اولیا اور نیک لوگون کی گنہگارون کی حقمین سچ ہی خدا کی حکم سی اور حوض کوثر سچ ہی پانی اوسکا دوده سی سفید اور شہد سی میٹھا او سیر کوزی دہری ہین جتنی آسمان مین تارے جو کوئی اوسکا پانی پیوی پہر کبہی پیاسا نہووی اور اللہ تعالی اگر چاہی بڑی بہاری گناہ کو بی توبہ بخشدی اور چہوٹی گناہ پیر عذاب کری اور جو کوئی اخلاص یعنی سچی نیت سی توبہ کری اللہ تعالی کی وعدہ کی موافق البتہ بخشا جاویگا اور کافر لوگ ہمیشہ دوزخ مین گرفتار رہینگی اور مسلمان گنہگار اگر دوزخمین ڈالی جاوینگی آخر تہوڑی یا بہت دنونمین البتہ دوزخ سی مخلصی پاکر بہشت مین داخل ہونگی اور ہمیشہ وہین رہینگی اور مسلمان بڑی گناہونسی کافر نہین ہوتا اور ایمان سی نکل نہین جاتا اور دوزخ کی ہر قسم کی عذاب جنکی خبر پیغمبر صاحب نی دی ہی اور قرآن مین موجود ہی جیسی سانپ اور بچہوا اور زنجیرین اور طوق اور بیڑی اور دہکتی آگ اور گرم پانی اور کٹیلا درخت اور سینڈ کا درخت اور کافر کی بدنکی پیپ اور دہوون سچ ہی اور اسیطرح پر بہشت کی نعمتین کہانی پینی کی اور حور و قصور اور لباس و پوشاک وغیرہ سچ ہی اور سب سی بڑی نعمت اللہ تعالی کا دیدار ہی کہ مؤمنون کو بہشت مین بی پردہ اور بی جہت اور مثال میسر آویگا اور ایمان کہتی ہین سچ جاننی کو دلسی اور مان لینی کو اور زبان سی اقرار کرنیکو اور زبان کا اقرار کرنا کبہی ضرورت کی وقت حساب مین نہین آتا اور جاننی کہ پیغمبر خدا کی اصحاب سب نیک اور عادل تہی اگر کسی سی کبہی کوئی قصور ہوا تو پہر وہ توبہ کرکی پاک ہوا قرآن کی اکثر آیتین اور بہت سی حدیثین انکی تعریف مین گواہی دیتی ہین جنکی تعریف اللہ نی اور اللہ کی رسول نی کی ہی اور پہر جو کوئی اونسی عداوت اور بغض رکہی وہ اپنا حال قیامت مین خدا کی روبرو دیکہہ لیگا

اونکی بیچ سے پلسرات سے ہو کر جانا پڑیگا سب نیکی کرنے والے

اور یہ بھی قرآن شریف سے ثابت ہے کہ وے آپسمین محبت اور مروت رکھتے تھے اور کافرون
کے حق مین سخت تھے سو جو کوئی اونکو آپسمین مخالف اور بے الفت سمجھے وہ قرآن کا
منکر ہوا اور جو کوئی اونسے عداوت اور بغض رکھیگا اونکو کافر جانیگے یہ جیسے اللہ تعالی نے
اونکی تعریف کری ہے قرآنمین یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی تعریف کی ہے ایسی تعریف
سے جو کوئی منکر ہو یا جو کوئی اونکو بد دین جانے وہ قرآن کے حکم سے کافر ہے وے امانت
دار ہین وحی کے اور نگہبان ہین دین کے اور قوی کرنیوالے ہین اسلام کے اور دور کرنیوالے
ہین کفر کے جو کوئی اونسے منکر ہوا یعنی صحابہ کی تعریف سے جیسے کہ اوپر اس کتاب مین بیان
ہوچکا ہے وہ بیان یہ ہے قرآن مجید کی آیتین اور بہتسی حدیثین انکی تعریف مین
گواہی دیتی ہین پھر جو کوئی انکی تعریف سے منکر ہوا وہ قرآن اور سب ایمان کے احکام
سے خارج ہوا اور صحابہ کی اجماع اور بکی دلیلون سے ثابت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور
اصحابون سے افضل ہین اونکے بعد عمر رضی اللہ عنہ سب اصحابون نے حضرت ابوبکر کو
افضل جانکے اونسے بیعت کی پھر اونکے اشارہ سے اونکے پیچھے حضرت عمر کی خلافت پر انکے
فضیلت کے سبب اجماع کیا اور حضرت عمر کے بعد تین دن تک آپسمین صحابہ نے
مشورت کرکے حضرت عثمان کو افضل جانکر خلیفہ کیا اور اونسے بیعت کی اور بعد
حضرت عثمان کے سب صحابہ مہاجرین اور انصار نے جو مدینہ مین موجود تھے حضرت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیعت کی اور جسنے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے جھگڑا
کیا اوسنے خطا کی مگر بدگمانی اصحابون سے نرکھا چاہیے اور اونکی آپس کی ناموافقت پر
خیال بد نہ لیجایا چاہیے اور اونمین سے ایک کے ساتھ محبت اور اعتقاد سے پیش آیا
چاہیے اور اسیطرح کئی اصحاب جو اصحاب کبار کے سوا قطعی بہشتی ہین اونکو نیک
جانے چنانچہ عبد الرحمن و طلحہ و زبیر و ابو عبیدہ و سعد و سعید اور حضرت حسنین
اور انکی مان بی بی فاطمہ اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین

اور جتنی بیبیان اور بیٹیان حضرت کی تہین سب کو بہتر اور افضل دوسرونسی یقین کری اور اونکی محبت دلسی رکہی اور اونسی اور اونکی اولاد کی ساتہ تعظیم وتوقیر پیش آوی اور ایسی عمل کرنی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تابعداری سے علاقہ رکہتی ہین پہر جو کوئی برخلاف اوسکی کریگا اوسنی گویا حضرت سی عداوت کی اہل حق کی تیہی عقائد ہین جو بیان ہین آئی خشوع بمعنی عجز و فروتنی از غیاث اللغات خشیت بمعنی ترسیدن وترسانیدن از غیاث اللغات تکوین بمعنی پیدا کردن از منتخب تصویر بمعنی مانند و شبیہ و مثال از منتخب صورت بمعنی پیدا کردن از منتخب نقل بالفتح از جائی بجائی بردن از منتخب

چہبیسوان مقصد توبہ کی بیان مین لکہا جاتاہی تنبیہ الغافلین سی جاننا چاہیی کہ جسطرح اور بیماری کا علاج مقرر ہی اسیطرح گناہ کی بیماریکا علاج توبہ ہی جسطرح بدن اور بیماریون سی ناقص ہوتاہی اسیطرح ایمان گناہونکی بیماریسی ضعیف اور ناقص ہوتاہی مومن کو چاہیی کہ جب یہ بیماری لگ جاوی فی الفور اوسکو توبہ سی کہووی اللہ تعالی نی فرمایاہی چوتہی سیپارہ مین اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ ترجمہ یعنی توبہ کا قبول کرنا اللہ پر ہی واسطی اونکی جو کرتی ہین بری کام نادانی سی پہر پہر آتی ہین تہوڑی دیر مین یعنی اللہ تعالی اپنی وعدہ کی موافق مسلمانون کے بری عمل سی جو نادانی سی کرتی ہین اور پہر معافی چاہتی ہین قبل موت کی تو معاف فرماتاہی اور اوسکی گناہون سی درگذر کرتاہی سو مومن کو چاہیی کہ ہر دم کو اپنی دم واپسین سمجہکر جلد یہ کام کری ہرگز دیر نہ لگاوی اور غافل نرہی اور جو مسلمان ہی وہ برا کام نادانی ہی سی کرتاہی یعنی نفس اور شیطان کے

وسواس سی نہ شک اور انکار اور عداوت سی جیسا منافق اور کفار کرتی ہین تو خاص
حقیقی یہی اوسکی بری عمل کو جب ہی وہ دلسی رجوع لایا نادم ہوا فوراً اگر ہزارون
طرح کی اوسنی برائی کی ہو معاف فرماتا ہی کیونکہ اوسس دربار مین اخلاص سی
گڑگڑانا اور اپنی بری کامون پر افسوس کہانا اور اون کامونسی باز آنا جناب کی
ورمسی بہت پسند ہی اور شارع نی ہر گناہ سی پاک ہونی کی واسطی علیحدہ علاج
مقرر کیا ہی مثلاً اگر کوئی جہوٹ قسم کہاوی تو اوسکو چاہیی کہ کفارہ قسم کا موافق حکم
شارع کی بجالاوی اگر اوسکی بدلی کوئی ہزار رکعت نماز پڑہی یا مسجد بناوی قسم کا
کفارہ ادا نہوگا اور گناہ صغیرہ کا ہمیشہ کرنا ہی دلکو سیاہ کرتا ہی کیونکہ صغیرہ
اصرار سی کبیرہ ہوتا ہی سنو جو کوئی ایمان کا نور رکہتا ہی وہ خوب جانتی ہی کہ جو گناہ کرنی
یا دیکہنی یا سننی یا خیال کرنی کا اس سی ضرر ہوتا ہی اسمین اوسکا مرتبہ ناقص ہوتا ہی
اور اللہ کی دشمن سی اور اوسکی بری مکانسی نزدیکی کا سبب ٹہیر جاتا ہی اور دشمن
اوسکا شیطان ہی اور برا مکان دوزخ اور واسطہ دوریکا ہوتا ہی اوسکی دوست سی
اور اوسکی رضامندی کی مکان سی دوست اوسکا پیغمبر علیہ السلام اور رضامندیکا
مکان بہشت اور جانو کہ توبہ کہتی ہین اسکو کہ باز آوی آئندہ کی گناہ ہونسی اور اس ہی
چہوٹنی کی تدبیر کری اور پشیمانی کہینچی گذری گناہونپر اور علامت اوسکی ہمیشہ غم
اور اندوہ مین کاٹنا اور اپنی احوال پر گریہ وزاری کرتی رہنا ای بہائیو اگر تمہارا
لڑکا بیمار ہو اور ایک کافر طبیب تمسی کہی کہ یہ بیماری بہت سخت ہی اندیشہ ہلاک
ہونیکا ہی تو کسقدر تمہاری جان مین بیقراری اور فکر لاحق ہوگی کہ خواب وخورش
تمکو حرام ہو جائیگی پہر معلوم ہی کہ اپنا نفس زیادہ عزیز ہی فرزند سی اور اللہ
ورسول زیادہ سچی ہین طبیب کافر سی اور عاقبت کی خرابی کا ڈر زیادہ ہی فرزند
کی موت سی اور اللہ تعالی کا غضب نافرمانی کی سبب زیادہ ہی موت کی ڈرسے

بیماری کی باعث سوان باتونکو جو لحاظ نکری اور گناہونسی باز نہ آوی تو یقین جانو کہ اسکی
ایمان بی گناہ کی بیماریسی نجات نہین پاوی جتنا گناہونکی آگ بھڑکی گی اتنا ہی اثر اوسکا
ایمان کی جلانی مین زیادہ ہوگا پہر جانو کہ گناہ دو قسم ہی ایک حق اللہ تعالی کا جیسا نماز
نہ پڑہنی زکوۃ ادا نکرنی وہ معاف ہوتا ہی اس طریق سی جو اوپر بیان کیا گیا دوسرا حق عباد کی
جیسا کسیکا مال چوریسی لینا یا غصب سی لینا غصب کہتی ہین ظاہر مین لینا بغیر حق کی یا کسی
پر ظلم کرنا دکھہ دینا قتل کرنا وغیرہ ان گناہونسی بدون ادا کی اس مال کی یا بدلا دی یا بغیر
راضی کیی مدعی کی مخلصی نہین طریق توبہ کا کیمیای سعادت مین یون لکھا ہی کہ اسمین آٹھہ
کام کرنا چاہیی چار دلسی علاقہ رکہتی ہین توبہ کرنا دلکی مضبوطی سی آئندہ کو ہرگز اوسکام
کا قصد نکرنا اوسکی بازپرس سی ڈرتی رہنا اللہ تعالی کی جناب سی معافی کی امید رکہنی چار کام
جسم سی علاقہ رکہتی ہین پہلی وضو کرکی دو رکعت نماز متوجہ ہوکر ادا کرنی پہر ستر مرتبہ استغفار
کرنی پہر سو دفعہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑہنی اور اپنی مقدور کی موافق کچہ صدقہ دینا
اور ایک روز روزہ رکہنا اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ گناہون پر ہٹ رکہنی اور توبہ نکرنی کی
کئی سبب ہین پہلا یہ سبب ہی کہ لوگ آخرت پر ایمان نہین رکہتی یا اُس مقدمہ مین شک
رکہتی ہین دوسرا سبب شہوت اونپر ایسی غالب ہی کہ اوسکو چھوڑ نہین سکتی اور اوسکی
لذت مین ایسی مصروف ہو رہی ہین کہ عاقبت کا ڈر دلسی جاتا رہا اکثر آدمی ایسی
شہوت کی پھندی مین پڑی ہین اور شہوت کی معنی خواہش نفسانی سو وہ کئی طرح
پر ہوتی ہی پیٹ کی فرج کی دولت کی مکانکی لباس کی تیسرا سبب آخرت کی معاملی کو
وعدہ پر اور دنیا کی لذت کو نقد سردست سمجھتی ہین اور آدمی کی طبع نقد پر مائل ہوتی
ہی چوتہا سبب جو مؤمن ہی قصد توبہ کا رکہتا ہی مگر توقف مین پڑا ہی ہر روز یہی کہتا ہی
کہ آج یہ کام کرلون تو کل توبہ ضرور کرونگا پانچوان سبب سمجھتا ہی واجب نہین کہ گناہ جہنم
مین پہنچا دی شاید معاف ہو جاوی سو لوگ بعضی ایک سبب کی باعث بعضی زیادہ سببونکی

توبہ نہین کرتی عاقبت کو اپنی نہین سنوارتی اب یہان سی حدیثین جو اس باب کی ہین
شروع ہوتین عَنْ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاؤُدَ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہٹ نہین
کیا اوسنی جسنی استغفار کیا اللہ کی پاس اگرچہ پہر جاوی گناہ کی طرف ایکدن مین ستر
مرتبہ یعنی جب آدمی نی دلسی رجوع ہوکر اخلاص کی ساتہ عفو مانگا اللہ سی تو وہ گناہ
پر ہٹ کرنی سی پہرا اگرچہ دن مین ستر دفعہ یہ حال سچائی سی اوسپر گذری کہ وہ توبہ
کری صدق نیت سی اور پہر نفس کی شامت سی گناہ مین جا پڑی اور اگر عفو نہ مانگا
تو ہٹ پر قائم رہا اور ہٹ کرنی سی یعنی اسپر قائم رہنی سی یا ہمیشہ کرنی سی چہوٹا گناہ
بہی بڑا ہو جاتا ہی اور بہت برا ہی دلکو سیاہ کرتا ہی اور جسکا دل سیاہ ہوا وہ نافرمانی کی حد کو
پہنچا فرمایا علیہ السلام نی کہ مومن جسوقت گناہ کرتا ہی پیدا ہو جاتا ہی اسکی دلمین ایک
نقطہ سیاہ اگر توبہ کی اسنی اور عفو مانگا تو مٹ جاتا ہی اور اگر زیادہ کری یعنی گناہ
تو وہ زیادہ ہوتا ہی یہانتک کہ گہیر لیتا ہی اوسکی دلکو پس وہ وہی مورچا ہی جسکا ذکر
فرمایا ہی اللہ تعالی نی کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ یون نہین بلکہ زنگ
لگا ہی انکی دلونپر اون چیزونسی کہ وی کماتی تہی روایت کی احمد اور ترمذی نی کہ فرمایا
علیہ السلام نی کہ بیشک اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اپنی بندہ سی غرغرہ کی وقت تک یعنی جب روح
حلق مین پہنچی ظاہر حدیث سی معلوم ہوا کہ مرتی دم تک کفر اور معصیت سی توبہ قبول
ہوتی ہی لیکن بعضی علما کہتی ہین کہ توبہ معصیت سی اوسوقت قبول ہی مگر کفر سی مقبول
نہین اور یہی مفتی بہ ہی اور فرمایا علیہ السلام نی کہ کہا شیطان نی کہ قسم ہی تجہکو
ای پروردگار میری تیری عزت کی کہ ہمیشہ گمراہ کرونگا مین تیری بندونکو جب تک
انکی جسم مین جان ہی فرمایا اوس تواب رحیم نی اوسکی جواب مین اپنی فضل و کرم سی کہ

قسم ہی مجکو اپنی عزت اور بزرگی کی کہ ہمیشہ معاف کرتا رہونگا مین جب کوئی معافی چاہیگا
مجہسی روایت کی ترمذی نی اور فرمایا رسول علیہ السلام نی کہ تہا ایک شخص بنی اسرائیل
مین کہ قتل کیا اوسنی ننانوی آدمیونکو پہر آیا ایک راہب کی پاس پوچہنی کو کہ آیا اسکی
توبہ قبول ہوگی یا نہین پہر پوچہا جواب دیا راہب نی کہ نہین پہر قتل کیا اوسنی اسکو بہی اور
منتظر کہڑا رہا کہ اور کسی سی پوچہی کہا ایک شخص نی کہ فلانی گانو مین ایسا ایک آدمی ہی
کہ تیری مشکل آسان کردی پس مرگیا وہ شخص اوس حال مین کہ بڑہایا تہا اپنی چہاتی کو
اسکی طرف جہگڑا پڑا اوس مقدمہ مین رحمت کی فرشتون اور عذاب کی فرشتونکی درمیان
یعنی رحمت کی فرشتی کہتی تہی کہ وہ شخص ناجی ہوا کیونکہ اوسنی قصد کیا تہا اس گانونکی
طرف اور عذاب کی فرشتی کہتی تہی کہ وہ مغضوب ہوا کیونکہ بی توبہ موا بعدہ حکم کیا
اللہ تعالی نی اس گانون کو جسکی طرف وہ شخص متوجہ ہوا تہا کہ نزدیک ہوجا میت سی اور
حکم کیا اوس گانون کو جسمین اوسنی قتل کیا تہا کہ تو دور ہوجا اوس سی پہر فرمایا اوس
تواب رحیم نی فرشتون کو کہ پیمایش کرو دونون گانون کی مسافت کو مردی کی پاس
سی پایا فرشتون نی اوس گانونکو جسمین وہ جایا چاہتا تہا ایک بالشت دوسری گانون
سی نزدیک پہر بخشدیا اللہ تعالی نی اوسکی سب گناہون کو اس حدیث سی کمال وسعت
اوسکی رحمت اور بخشش کی بندون کی حال پر پائی گئی کہ اس شخص کو ایسی گناہون کے
ساتہ صرف توبہ کی نیت کی سبب معاف فرمایا **ستائیسوان مقصد** یہ کہ قرآن
شریف پڑہنی کا کتنا ثواب ہی اور پڑہ کی بہول جانیکا کتنا عذاب ہی اعوذ اور بسم اللہ
شریف کا حال یعنی انکی پڑہنی کی فضیلت اور فضائل القرآن اور آداب تلاوت اور شاہ عبدالعزیز
صاحب محدث دہلوی نی جو اپنی تفسیر فتح العزیز مین اس آیت کی تفسیر لکہی ہی وہ
آیت یہ ہی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اور اس آیت کی تفسیر بہی یہان لکہی جاتی ہی قال اللہ
تعالی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اور کہول کر پڑہو قرآن کی لفظون کو صاف یعنی تجوید کے

نماز مین کہڑی ہو کر اور ترتیل لغت مین واضح اور صاف پڑہنی کو کہتی ہین اور شرع شریف
مین کئی چیزون کی رعایت کرنیکو کہتی ہین قرآن شریف کی پڑہنی مین تاکہ خوب ترتیل
حاصل ہووی پہلی حرفون کو صحیح نکالنا یعنی اپنی مخرج سی نکالنا تاکہ طا کی جگہہ پر تا اور ضاد
کی جگہہ ظا نہ نکلی دوسری وقوف کی جگہہ پر اچھی طرح سی ٹہیرنا تاکہ وصل اور قطع کلام مین
بی موقع نہونی پاوی اور کلام کی صورت متبدل نہوجاوی تیسری حرکتون مین اشباع
کرنا یعنی زیر زبر پیش کو اپسین امتیاز دینا تاکہ ایک دوسری سی ملنی اور مشتبہ ہونی نپاوی
چوتہی آواز کو تہوڑا بلند کرنا تاکہ قرآن شریف کی الفاظ زبان سی کان تک پہنچین اور
وہانسی دلپر اور دلین کوئی کیفیت پیدا کرین جیسی ذوق اور شوق اور خوف اور دہشت
اسواسطی کہ قرآن شریف کی پڑہنی سی یہی چیزین مطلوب ہین پانچوین اپنی آواز کو اچہا
کرنا اسطور سی کہ اوسمین دردمندی پائی جاوی تاکہ دلپر جلدی تاثیر کری اور مطلب
حاصل ہووی اسواسطی کہ جو مضمون خوش آوازسی دل تک پہنچتا ہی تو اوس سی
روح کو لذت حاصل ہوتی ہی اور قوی بہی اوسکو جلد جذب کرلیتی ہین اور اس سبب سی
روح پر اوسکی تاثیر بہی ہوتی ہی اسیواسطی اطبائی کہتی کہ جب کسی دوائی کی کیفیت دلکو
پہنچانا منظور ہو تو اوس دوائی کو خوشبو مین ملاکی دیا چاہیی اسواسطی کہ دل خوشبو کا
جذاب ہی یعنی کہینچنی والا تو اس خوشبو کی ساتہ اس دوا کو بہی جلدی کہینچ لیگا اور اسیطرح
جس دوا کی کیفیت جگر یعنی کلیجی کو پہنچانا منظور ہو تو اوسکو مٹہائی مین ملاکی دینا چاہیی
اسواسطی کہ جگر مٹہائی کا عاشق ہی تو وہ بہی اسکو کہینچ لیگا چہٹی تشدید اور مد کا جسجگہہ
پر ہین وہان لحاظ رکہنا اسواسطی کہ شد اور مد کی رعایت کی سبب سی کلام الہی مین عظمت
اور بزرگی نمودار ہوتی ہی اور تاثیر مین بہی مدد کرتا ہی ساتوین اگر قرآن شریف مین
کوئی خوف کا مضمون سنی تو وہان تہوڑا ٹہیر جاوی اور حق تعالی سی پناہ طلب کری
اور اگر کوئی مضمون بہتر یعنی مقصد اور مطلب کا سنی تو وہان بہی ٹہیری اور اس چیز کو

حق تعالی کی درگاہ سی اپنی واسطی طلب کری اور اگر قرآن شریف مین کوئی دعا یا کوئی ذکر
پڑھنی کیواسطی حکم ہو تو وہان بہی تہوڑا ٹہیری اور کم سی کم اس دعا کو یا ذکر کو ایک مرتبہ
تو پڑہ لی جیسی قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنی ای رب زیادہ کر مجکو علم یہ سب سات چیزین ہوئین
جنکی ترتیل مین رعایت کرنا ضروری ہی اور یہ سب ایک چیز کیواسطی ہین اور وہی چیز
بالذات مقصود ہی وہ تدبر اور فہم ہی یعنی غور کرنا اور بوجہنا قرآن کی مطلب کا اور یہ بات
بدون ان ساتون چیزون کی حاصل نہین ہوتی ہی نہ پڑہنی والیکو نہ سننی والیکو بلکہ بدون
ان ساتون چیزون کی رعایت کی قرآن کی قرات شعر خوانی کیطرح بیفائدہ ہو جاتی ہی
اور کچہ اوس سی حاصل نہین ہوتا اسیواسطی حضرت عبد اللہ بن مسعود اور دوسری صحابہ
رضی اللہ عنہم نی فرمایا ہی کہ لَا تَنْثُرُوْہُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَلَا تَهُذُّوْهُ هَذَّ الشِّعْرِ قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهٖ
وَحَرِّکُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ وَلَا یَكُنْ هَمُّ اَحَدِكُمْ اٰخِرَ السُّوْرَةِ ترجمہ یعنی مت بکہیرو قرآن کے
لفظون کو جیسی ردّی اور ناقص خرمون کو بکہیرتی ہو اور نہ لپیٹو قرآن کو جیسی شعر کو
لپیٹتی ہو یعنی قرآن کو جلدی مت پڑہو شعرونکی پڑہنی کی طرح بلکہ ٹہیرو قرآن کی عجائبات پر
اور اپنی دلون کو ہلاؤ اس قرآن پر اور اسبات کی فکر مت کرو کہ یہ سورت کب تمام ہوگی
تاکہ جلدی ہم پڑہ چکین اور فراغت پاوین اور حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی
لوگون نی پوچہا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن شریف کو کسطرح پڑہتی تہی اونہون
نی کہا کہ سب حرکتون کو بڑہاتی تہی یعنی زیر زبر پیش کو پورا نکالتی تہی اور انس ابن مالک
رضی اللہ عنہ نی بہی آپ کی آواز کی درازگی قرآن شریف کی پڑہنی مین نقل کی ہے اور
حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی روایت آئی ہی کہ ایک رات کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی تہجد کی نماز مین ایک آیت کو یہان تک پڑہا کہ فجر ہوگئی اور وہ آیت
یہ ہی کہ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝
یعنی اگر عذاب کریگا تو اونپر تو وہی بندی تیری ہین اور اگر بخشدیگا تو اونکو تو بیشک تو ہی ہی

غالب حکمت والا اسیواسطی کہا ہی کہ کم سی کم قرآن کی تلاوت مین تدبر کا مرتبہ یہ ہی کہ ہر خطاب اور ہر قصہ مین اپنی تئین مخاطب جانی اور اعلی مرتبہ تدبر کا یہ ہی کہ متکلم کو اوسکی صفات اور افعال کو اسکلام مین مشاہدہ کری اور تدبر کا متوسط مرتبہ یہ ہی کہ اسکلام کو حضرت حق جل شانہ سی بلا واسطہ سنی اب اسجگہہ پر جاننا چاہیی کہ سلوک الی اللہ او کی حضوری اپنی نزدیک طلب کرنیکو کہتی ہین لیکن جو حق تعالی جسمیت سی اور جسمیت کی لوازمات سی پاک ہی تو اسکی حضوری ان تین طریقون تین سی ایک سی ہو سکتی ہی پہلا طریقہ تصور ہے جسکو شرع کے عرف مین تفکر کہتی ہین اور اہل سلوک کی اصطلاح مین اسکو مراقبہ کہتی ہین اور نگرانی بہی بولتی ہین اور دوسرا طریقہ ذکر ہی اور تیسرا طریقہ تلاوت کلام اللہ ہی اور جو پہلا طریقہ حقیقت مین ذکر او ریاد قلبی ہی اسلیی کبہی ذکر کو بہی اسی طریق کی شامل کر دیتی ہین او طریقہ حاضر کرنی اللہ تعالی کی کو بیچ ذہن کی منحصر دو امر مین جانی ایک ذکر دوسری تلاوت ای پیہ ذکر شامل ذکر لسانی اور ذکر قلبی کو بہی ہین ذکر ہو ساطہ کسی لفظ کی یا بواسطہ اوس لفظ کی کہ دلالت کرنیوالا اوپر ذات باری تعالی سکے ہو سبب بیان کرنی قوت مدرکہ کا طرف باری تعالی کی ہی اور جبکہ ذات باری تعالی کی وہ بیان کی گئی ہوئی حاضر ہوئی ذہن مین اور جب اسطرح کی استحضار کا دوام حاصل ہوتا ہی تو ہم صحبتی اور ہم نشینی کا حکم پیدا کرتا ہی اور اس ذات پاک کی صفتین بشریت کی صفتون پر غالب ہو جاتی ہین اور اس خالق کی فعل بندہ کی فعلون پر حاکم ہو جاتی ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ لَا یَزَالُ عَبْدِي یَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي یَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي یُبْصِرُ بِهِ وَیَدَهُ الَّتِي یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي یَمْشِي بِهَا یعنی حق تعالی فرماتا ہے کہ ہمیشہ بندہ میرا نزدیکی چاہا کرتا ہی میری طرف نفلون سی یعنی نفل عبادتون ہی کی واسطی سی یہانتک کہ چاہنی لگتا ہو مین اسکو پہر جب میں چاہتا اسکو تو ہو جاتا ہون مین کان اسکا جس سے

وہ سنتا ہی اور آنکھہ اسکی جس سی وہ دیکھتا ہی اور ہاتہ اسکا جس سی وہ پکڑتا ہی اور
پاؤن اسکا جس سی وہ چلتا ہی یعنی جب بندہ کثرت عبادت سی حق تعالی کا مقبول ہوا تو
اسکی سب اعضا کا حق تعالی خود محافظ ہو جاتا ہی اور اسکی ہاتہ پاؤن کان آنکھہ سب
خدا کی مرضی کی تابع ہوجاتی ہین اوسکی بیمرضی نکچہ دیکھی نکچہ سنی سو یہ مرتبہ نفل عبادت کی
کثرت سی ہوتا ہی اسواسطی کہ فرض کی اوقات مقرر ہین اسمین کثرت ممکن نہین ہی فقط
لیکن یہ تقرب کا طریقہ خاص اوسی ذات پاک کا ہی اگر کوئی چاہی کہ اس طریقہ سی کیسی
مخلوقات سی تقرب پیدا کری سو یہ ممکن اور مجاز نہین ہی یہ جو لکھا ہی کہ ممکن اور مجاز نہین
ہی یعنی ہونیوالی یہ راہ نہین جیسی کہ مخلوق نفل پڑہ کی خدا سی تقرب پیدا کرتی ہی اسطرح
مخلوق نفل پڑہ کی مخلوق سی تقرب نہین حاصل کر سکتی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ اس قسم کی
تقرب مین دو چیز کا پایا جانا متقرب الیہ مین ضروری ہی یعنی جسکی نزدیکی اسکو منظور ہی
اسمین دو چیز کا ہونا ضرور ہی ایک تو یہ کہ اسکا علم محیط ہو ذاکرونکی قلبی اور لسانی
اذکار کو اگرچہ ذاکر مختلف مکانونمین اور زمانونمین پای جاوین یعنی ایک مشرق مین ہو
اور دوسرا مغرب مین اور ایک صبح کو یاد کری اور دوسرا شام کو اور اسیطرح مدرکہ اور
زبانین بہی مختلف ہون سو یہ اوسکی علم کا محیط ہونا اسواسطی شرط ہی تاکہ ہر ذاکر کی قلبی اور
لسانی ذکر کو دریافت کری دوسری چیز یہ ہی کہ ذاکر کی مدرکہ مین در آنی کی اور اوسکو
پر کرنیکی اور اوسکی صفت کا حکم پیدا کرنیکی قدرت رکہتا ہو جسکو شرع کی عرف دنو اور
تدلی اور نزول اور قرب کہتی ہین سو یہ دونون صفتین اوسی ذات پاک کا خاصہ
ہین کسی مخلوق مین یہ بات پائی نہین جاتی ہان بعضی کافر اپنی معبودونکی حق مین
پہلی صفت ثابت کرتی ہین اور اہل اسلام کی فرقونسی بہی بعضی پیر پرست اپنی پیرون
کی حق مین بہی ایسا ہی اعتقاد رکہتی ہین اور اسی اعتقاد کی سبب سی احتیاج کیوقت
مین انکو پکارتی ہین اور اونسی مدد چاہتی ہین لیکن یہ بات ہرگز روا نہین ہی بلکہ حقیقت

یہی کہ وی لوگ بڑی دہوکی مین پہنسی ہین اور بڑی شبہ مین گرفتار ہین مگر یہ مقام
اس شبہ کی بیان کا نہین سوا نہین دو چیزون سی سلوک کا کارخانہ تمام ہوتا ہی ورنہ
ہرگز ممکن نتہا کہ بندہ رب سی نزدیک ہو اور انہین دو چیزون کی طرف اشارہ ہی اس
حدیث صحیح مین جسکو محدثین کتاب سلوک اور تقرب الی اللہ کی اول مین لاتی ہین اور
وہ حدیث شریف یہ ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حق تعالی کیطرف سی حکایت
کیطور پر بیان فرمایا ہی کہ اَنَا عِندَ ظَنِّ عَبدِی بِی وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِی یعنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ حق تعالی جل شانہ فرماتا ہی کہ مین اپنی بندی کی گمان کی
کی قریب ہون پہر جیسا گمان میری ساتہ رکہی اور مین اپنی بندی کی ساتہ ہوتا ہون جب
مجکو یاد کرتا ہی اور دوسری صحیح حدیث بہی ہی جو محدثون کی کتاب سلوک کی سر
دفتر ہی سو وہ یہ ہی کہ مَن تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبرًا تَقَرَّبتُ اِلَیہِ ذِرَاعًا وَمَن تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا
تَقَرَّبتُ مِنہُ بَاعًا وَمَن اَتَانِی یَمشِی اَتَیتُہٗ ہَروَلَۃً یعنی جو نزدیکی چاہتا ہی مجہسی ایک
بالشت نزدیک ہو جاتا ہون مین اوسکی طرف ایک ہاتہ اور جو نزدیکی چاہتا ہی مجہسی ایک
ہاتہ تو نزدیک ہو جاتا ہون مین اوسکی طرف ایک باع اور باع کہتی ہین دونون ہاتہ
کی لنبائی کو جسکو یہان بام کہتی ہین اور اگر آتا ہی میرے طرف چلتی ہوی تو مین آتا ہون
اوسکی طرف گہٹنون سی دوڑتی ہوی یہ مثال ہی آدمیون کی سمجہانیکو ورنہ حق تعالی
ہاتہ پاؤن گہٹنون سی پاک ہی پس یہ حق تعالی کی ذات پاک کا خاصہ ہی کہ اپنی یاد کرنیوالی
کیطرف خود نزول فرماتا ہی اور اوسکی نزدیک ہوتا ہی اور اوسکی مدرکہ کو پر کرتا ہی
اور اوسکی باطنی لطیفون پر غالب ہوتا ہی اور ساتہ اس تدلی واقعی حقیقی کی حکم
روح کا روح آدمیکی پکڑتی ہی اور جو نسبت کہ روح کو ساتہ بدن کی ہی وہی نسبت اس
تدلی کو ساتہ روح اوسکی کی حاصل ہوتی ہی اور جتنی مخلوق ہین اگرچہ روحانیات ہون
اول تو علم محیط نہین رکہتی ہین تا کہ ہر ذاکر کی ذکر پر مطلع اور خبردار ہون دوسری ذاکر کی

روح پر استیلای دائمی نہین کرسکتی ہین یعنی ہمیشہ اسپر غالب اور اسکی حال سی وقف نہین ہوسکتی
اسواسطی کہ یَشْغَلُهُمْ شَانٌ عَنْ شَانٍ سب مخلوقات کی شان ہی یعنی یہ مخلوقات کا خاصہ ہی
کہ جب ایکطرف توجہ ہوئی تو اوسوقت دوسری طرف توجہ نہین ہوسکتی لَا يَشْغَلُهُمْ شَانٌ عَنْ شَانٍ
حق تعالی کا خاصہ ہی یعنی اس ذات پاک کا ایکطرف متوجہ ہونا دوسری طرف کی توجہ
کو مانع نہین ہی سو کلام الہی کی تلاوت اسواسطی اسکی قرب اور نزدیکی کا سبب پڑتی ہی کہ
اس کلام کی لفظین اسکی معانی پر دلالت کرتی ہین اور وہی معانی حق تعالی کی علم مین
ایکمدت دراز تک کلام نفسی کی خلعت پہن کی ایک صفت اسکی ذاتیہ صفتون سی بن کی
رہی ہین سو وہی لفظین ایک صفت کو حق تعالی کی صفتون ذاتیہ سی تلاوت کرنیوالی کی
مدرکہ کی قریب کردیتی ہین اور اس آمیزش اور اتحاد کی سبب سی وہ صفت ذاتیہ
ایکطرح سی پڑہنی والی کی صفت ہوجاتی ہی اسواسطی کہ وہی معانی باترتیب اس
پڑہنی والی کی مدرکہ مین قائم ہوتی ہین چنانچہ اس کلام الہی کی لفظین بہی اسیطرحسی
پڑہنی والی کی لفظین ہوجاتی ہین اور اس قسم کا تقرب کچہ حق تعالی کی ذات
پاک کی ساتہ مخصوص نہین ہی بلکہ ہر شخص کے کلام مین یہ بات پائی جاتی ہی یعنی جسکی
کلام کو ہر وقت پڑہا کرو اور اوسکی معنون کا خیال ہر وقت ذہن مین موجود رہی وہ بہی
اسی قسم کی تقرب کا سبب پڑہتا ہی اور اوس متکلم کی بعضی آثار اس پڑہتی والی مین
پائی جانی لگتی ہین جسطرح مثنوی مولانا روم کی اور دوسری ملفوظات نظم اور نثر
اولیاء اللہ کی بلکہ عوام اور فاسقون کی اشعار مین بہی زیادہ تکرار سی یہی بات
پائی جاتی ہی یعنی وہی مضمون اسکی دلپر چہا جاتا ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ اگر وہ
کلام بہتر ہی تو اوسکی اچہائی کی تاثیر اور اگر برا ہی تو اوسکی برائی کی تاثیر پڑہنی والی
مین پائی جاتی ہی لیکن کلام الہی اور کلام مخلوق مین اتنا فرق ہی کہ کلام الہی کی تلاوت
اور تکرار مین اس کیفیت کی سوای اوسکی ذات پاک کا دنو اور قرب بہی حاصل ہوتا ہی

اور دوسری مخلوق کی کلام مین سوای اس کیفیت کی جو کلام کی پردہ مین ظاہر ہوتی ہے
اور اس پڑہنی والی کیطرف منتقل ہوتی ہی اور کچہ حاصل نہین ہوتا اور اسکی وجہ یہ ہی کہ حق تعالے
کا علم محیط ہی اور دنو اور تدلی اور قرب کی قدرت ہی وہ رکہتا ہی سو جو کچہ ذاکرین اسکے
حقمین وہ اپنی عنایت اور مہربانی فرماتا ہی تو تلاوت کرنیوالی کی حقمین بطریق اولی عنایت
اور مہربانی فرماویگا اسیواسطی کلام اللہ کی ترتیل کو اس سورت مین ذکر پر مقدم لائی ہین اور
یہ بہی جان لینا چاہیی کہ قرآن شریف کی کوئی آیت حق تعالی کی ذکرسی خالی نہین ہے
چنانچہ یہ بات غور اور فکرسی معلوم ہوتی ہی پس قرآن شریف کی تلاوت مین ذکر کا بہی
فائدہ حاصل ہی اور پیر اور مرشد اور استاد کا بہی اسواسطی کہ آیت کی صفت سی متصف
ہونا اور حبل المتین آلہی کا تمسک اور اعتماد کرنا تو سردست قرآن شریف کی تلاوت مین
موجود ہی اتنا البتہ ہی کہ قرآن شریف کی لفظون کو نحو اور صرف اور معانی اور بیان
اور بدیع اور دوسری فنون کی آمیزش سی جو حقیقت کیطرف التفات کرنی سی مانع
ہین مجرد اور جدا کرنا بہت مشکل ہی بعد مدت کی یہ بات حاصل ہوتی ہی بخلاف ذکر کے
لفظون کی صورت فکریہ کی ساتہ کہ وہ اسقدر تجرید کی محتاج نہین ہین اب اس بیان
سی حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ کی بات کا مطلب ظاہر ہوگیا
یعنی لوگون نی ایکدن انسی پوچہا کہ قرآن شریف کی تلاوت مین مشغول رہنا بزرگی
رکہتا ہی یا ذکر آلہی مین مشغول رہنا آپ نی فرمایا کہ ذکر اپنی مطلب کو جلدی پہنچاتا ہی
لیکن اسکو زوال کا خوف ہی اور کلام آلہی کی تلاوت کرنیوالی کا مطلب دیر مین حاصل
ہوتا ہی لیکن حصول کی بعد اسکو زوال کا خوف نہین ہی انتہی کلامہ اور یہ جو عبارت
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین سورۂ مزمل کی
تفسیر مین نیچی اس آیت کی وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا کی لکہا ہی وہ عبارت یہ ہی واللہ
حق تعالی ہاتہ پاؤن گہٹنون سی پاک ہی پس یہ حق تعالی کی ذات پاک کا خاصہ ہی کہ اپنی

یاد کرنیوالی کیطرف خود نزول فرماتا ہی اور اوسکی نزدیک ہوتا ہی اور اوسکی مدرکہ کو پر کرتا ہی اور اوسکی باطنی لطیفون پر غالب ہوتا ہی اور ساتہ اس تدلی واقعی حقیقی کی حکم روح کا روح آدمی کی پڑتی ہی اور جو نسبت کہ روح کو ساتہ بدن کی ہی وہی نسبت اس تدلی کو ساتہ روح اوسکی کے حاصل ہوتی ہی اب شروع ہوئی تفسیر عم تیسا لون کی سیپارہ کی کہ اوسکی مصنف کا نام شاہ مراد اللہ صاحب سنبہلی ہی اور عرف مین اس سیپارہ کی تفسیر کو تفسیر مرادیہ کہتی ہین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی مِفْتَاحُ الْقُرْاٰنِ التَّسْمِیَۃُ کنجی قرآن کی گہر کی تسمیہ ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما روایت کرتی ہین فرمایا اِجْلَالُ الْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَمِفْتَاحُ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بزرگی دینا قرآن کا اعوذ باللہ پڑہنا ہی اور کنجی قرآن کی بسم اللہ ہی خدای تعالی کا نام کہنا ہی اور اللہ تعالی نی اپنی محبوب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تعلیم کیا وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ جسوقت قرات کری تو یا محمد پڑہی تو قرآن پناہ مانگ اللہ کی اللہ تعالی کی فضل وکرم کی پناہ لی اپنی بچاؤ کی واسطی شیطان رجیم مردود سی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہ اسکی پیچہی قرآن کو پڑہ تب اوس دشمن بدذات کی شرارت بدی سی قرآن پڑہنی کی وقت خطرہ وسوسہ ڈالنی سی بچاؤ ہووی یہی حکم سب امت کی لوگونکو ہی جب قرآن مجید کوئی پڑہا چاہی پہلی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہہ لیوی تب قرآن مجید کو پڑہی اور یہ بات جو مقرر ہوئی ہی اول اعوذ پڑہ کر شیطان سی پناہ مانگ لیوی تب بسم اللہ کہکر قرآن مجید کا پڑہنا شروع کری اسبات مین یہ بہید ہی جسوقت بادشاہ سوار ہوتا ہی اپنی قلعہ سی باہر کو نکلا چاہتا حکم ہوتا ہی اہتمام کرنیوالی آگی آگی اہتمام کرتی چلین کسی غیر نالائق بی ادب کو نزدیک آنی نہ دیوین دور باش ادب ادب کرتی جاوین کوئی دشمن آگی سامنی نہ آنی پاوی اور سقونکو حکم ہوتا ہی جو آگی آگی چہڑکاؤ آب پاشی کرتی ہوئی چلین گرد وغبار راہ مین

اور بھی زیادہ ہی اور کوئی پکار کر آواز کر کے نہ بولے یہ سب اہتمام بادشاہون کی آداب مین ہیں ایسے
ہی قرآن مجید اللہ کا کلام ہی سب کلامون کا بادشاہ ہی جسوقت پڑھنی مین آتا ہی پڑھنی والا
پڑھنا چاہتا ہی ایسی مثال ہی جیسی بادشاہ اپنی دولتخانی سی باہر نکلا چاہتا ہی ایسی وقت
مین قرآن کی پڑھنی والی کا دشمن مدعی اور قرآن کا نامحرم خلل ڈالنی والا شیطان ہی
اور شیطان کی ساتھی جو ہر طرح کی دلمین خطری وسوسی ڈالکر قرآن کی سمجھنی سی اور سننی سے
غافل کردیتی ہین بی ادب سامنی آتی ہین اول اعوذ پڑھنا فرمایا یہ اعوذ کا پڑھنا قرآن کی
پڑھنی سی پہلی اہتمام ہی نالائق نامحرم کو اس کلام کی حضور سی دور دور کرتا ہی وہ جو فرمایا ہی
اعوذ کا پڑھنا قرآن کا اجلال ہی یہی اہتمام کی معنی ہین اہتمام کرنا شان ہی بڑائی ہی
بادشاہون کی اور یہ بات ہی ایسی بڑی کلام پڑھنی مین ایسی بڑی بی ادب شیطان سے
دشمن کو آگی سی دور کرنا سوای خدای تعالی کی پناہ مانگی نہین ہوسکتا اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور اس حکم مین اشارت ہی خبر دینا ہی سب مومنون مسلمانونکو جسوقت
قرآن پڑہین قرآن کی تلاوت کیا چاہین یا قرآن کو سنین یا قرآن کی تفسیر سنا چاہین
چاہیی باوضو ہوکر بیٹھین وضو شتاب نہوسکی تو تیمم کرلیوین ادب سی بیٹھین اور بیچ
سنین اچھی طرح کان رکھکر دلسی سنین معنی سمجھنی مین دلکو حاضر رکھین اور خطرے نہین انکو
نہ ڈالین اور بات درمیان مین نہ کہین زبان کو بند رکھین اللہ تعالی کی کلام کو اور اوس
کلام کی بیان کو ادب سی سنتی رہین سمجھتی رہین تب ثواب کی امیدوار ہووین دین اور
دنیا کا فائدہ پاوین اور بی ادبی سی اس پاک کلام کو پڑھنا اور بی ادبی سی سننا
دلکو حاضر نہ رکھنا درمیان مین سنتی ہوی اور طرح کی بات کہنی پڑھنی مین اور سننی
مین اپنی اور اوروں کی خلل ڈالنا یہ سب شیطانی بات ہی شیطانی خلل ہی اللہ تعالی
کی پناہ مانگنا ضرور ہی اس شیطانی خلل سی اور بی ادبی کی پڑھنی سی اور بی ادبی کی سننی سی اعوذ یا پناہ
مانگون مین امان مانگتا ہون مین اللہ تعالی کی فضل و کرم کی مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ شیطان

مردود سی وہ دیو جو رحمت سی دور پڑا ہی راندہ گیا ہی اوسکی مکر فریب سی جو دلین وسوسی
خطری ڈالکر قرآن کی سمجھنی سی ادب سی غافل کر دیتا ہی غفلت مین ڈال دیتا ہی ثواب سی
محروم کیا چاہتا ہی وہی پاک پروردگار امان دینی والا ہی ایسی بلا سی بچیار کہنی والا ہی
بسم اللہ الرحمن الرحیم آغاز کرتا ہون مین ابتدا کرتا ہون شروع کرتا ہون مین قرآن کا
پڑہنا تفسیر کا لکھنا پاک نام خدا کا کہکر اللہ کی اسم کی برکت لیکر اس پاک نام کی لکھنی کی
پڑہنی کی برکت لیکر اس پاک نام کی نور کی روشنی اپنی دلین زبان مین حاصل کر کر اس
نام کی قوت ہاتہ مین قلم مین رکھکر لکھتا ہون ایسا خاوند ہی وہ پاک پروردگار اللہ
ایسی صاحب کا نام ہی جو اوسکی رحمت عام خاص کو پہنچی ہی رحمن ہی مہربان سے
رحیم ہی بخشنی والا ہی بخشایش کرنی والا ہی حدیث مین آیا ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما روایت کرتی ہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی جسوقت معلم اوستاد
پڑہانی والا کسی لڑکی کو پڑہانیکی وقت کہتا ہی کہ پڑہ تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پہر وہ
لڑکا کہتا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم حق تعالی فرماتا ہی فرشتون سی ایک برات لکھو اس
لڑکیکی واسطی اور اسکی اوستاد کیواسطی اور اسکی ماباپ کیواسطی یہ سب دوزخ سی آزاد
ہوی انکو دوزخ سی کچہ کام نہ رہا ایکبار بسم اللہ الرحمن الرحیم کی کہنی سی اتنی آدمی چہوٹ
جاتی ہین خلاصی کی چہٹی پاتی ہین اور دوزخ کی داروغی سردار اونیس فرشتی ہین
ہر ایک کی اور لاکہون فرشتی عذاب کی تابع ہین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ نی کہا ہی جو کوئی چاہی خلاص ہووی چہوٹ عذاب کی اونیس فرشتونکی ہاتہ سی
جو دوزخ کی موکل ہین نجات پائی چاہیی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی دلکی اخلاص سی
پڑہی اس کلمہ کی اونیس حرف ہین تب اون فرشتون کی ہاتہ سی چہوٹ جاوی اور
روایت ہی پہلی چیز جو قلم نی لوح محفوظ کی اوپر لکھی ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی
اور پہلی چیز جو آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نی سکہلائی بسم اللہ الرحمن الرحیم تہی

اور حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم آسمان اور
زمین کے لوگون کے واسطے امان ہے اسکو پڑھ کر امان پاتی ہین اور یہ جو انکا گذرنیکا کلمہ ہے
اسکو پڑھ کر اسکے پڑھنے کی برکت سے مومن پل صراط کی اوپر سے شتاب سلامتی مین گذر جاوینگے پار ہو
جاوینگے اور خدای تعالی کی قبولیت کی مہر ہے جس کام کی اوپر یہ کلمہ نہین وہ کام مقبول
نہین اور جس بات مین جس کام مین پہلی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے وہی بات وہی کام
مقبول ہوتا ہے جابر بن عبد اللہ کہتی ہین روایت کرتی ہین جب بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت آدم علیہ السلام
کی اوپر نازل ہوئی ابر بادل تمام آسمان مین گہر رہی تہی یہ بادل سب آسمان سے دور ہوکر
مشرق کیطرف جاتی رہی ہوائین سخت تند مخالف چلتی تہین تہم گئین بند ہوگئین دریاؤ
بند تہی جاری ہوگئی حیوان جانور سرکش تہی بے فرمان تہی آدم علیہ السلام کی مطیع اور فرمانبردار
ہوگئی اور حق تعالی نے اپنی عزت کی اپنی بڑائی کی سوگند کہائی ہے فرمایا ہے جو کوئی اخلاص سے
میری نام کو جس بیمار کی اوپر پڑہیگا مین اوسکو تندرست کر دونگا شفا بخشونگا اور جس چیز کے
اوپر دلکی اخلاص سے پڑہیگا اوس چیز مین برکت بخشونگا اور جو کوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم
اخلاص سے پڑہیگا بہشت مین داخل ہو ویگا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ
روایت ہے اونہون نے فرمایا ہے تمام کتابونکی فائدی بہید جو اللہ کی طرف سے پیغمبرونکو ملی
تہی اونکی اوپر نازل ہوی تہی وے سب علم سب فائدی قرآن مجید مین رکہہ دیے ہین اور جو کچہ تمام قرآن مین بہید
مین فائدی ہین وے سب فائدی بہید سورۂ فاتحہ مین ہین اور جو تمام فائدی بہید سورۂ فاتحہ مین ہین
وے سب فائدی بسم اللہ الرحمن الرحیم مین ہین اور تمام علم بسم اللہ الرحمن الرحیم کی بسم اللہ کی ب مین چھپی ہین
اور بعضی بزرگون نے دین کے فرمایا ہے اللہ کی تین ہزار نام ہین ہزار نام فرشتے جانتی ہین اور پس اور ہزار
نام پیغمبرون کو معلوم ہین اور پس اور باقی ہزار نام مین تین سو نام توریت مین ہین
اور تین سو انجیل مین ہین اور تین سو زبور مین ہین اور ننانوے ایک کم سو قرآن مجید
مین ہین اور ایک نام ہے جو سوای خدای تعالی کی کوئی نہین جانتا پہر اون سب تین ہزار

نام کی بہید ان تین نام مین چھپی ہوی ہین یہ نام جو بسم اللہ الرحمن الرحیم مین ہین جو کوئی
یہ تین نام لیکر حق تعالی کو یاد کری بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہی ایسا ہی جیسی وہی سب تین
ہزار نام پڑہی جو کچہ اون سب تین ہزار نام کی پڑہنی مین ثواب ہی وہی ثواب بسم اللہ
الرحمن الرحیم کی پڑہنی مین ملتا ہی اور یہ بات جو مقرر ہوئی ہی جب قرآن پڑہنی والا قرآن
پڑہا چاہی یا قرآن کی کوئی سورت پڑہی اول اعوذ پڑہی پہر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہی اسبات
کا ایک بہید یہ ہی اعوذ کا پڑہنا اہتمام ہی سب کلامونکا بادشاہ اپنی مکان سی محل سی باہر
کو نکلا چاہتا ہی بیگانی نالائق اس اہتمام سی دور ہو جاوین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
رحمت کی دریا کی قرآن مجید کی کنجی ہی اسکی پڑہنی کی سبب رحمت کا مینہ برستا ہی دلونکی زمین
کی اوپر رحمت کا چہڑکاو ہوتا ہی نفسانی شیطانی خطرونکا غبار بیٹہہ جاتا ہی بری خیالون
کی گرد دب جاتی ہی اللہ تعالی کی قرب کی راہ صاف ہوتی ہی تب اوسوقت اسحالمین لائق
ہی جو خدای تعالی کا کلام مومن مسلمان کی دلسی زبان کی اوپر آوی اور زبان سی باہر
نکل کر اور مومنون کی کانونمین پہنچکر پہر مومنون کی دلونمین داخل ہو جاوی اس نکلنی مین
اور داخل ہونی مین اس کلام کی سبب بادشاہونکی طرح ہزارون فائدی انعام احسان
ہمیشہ کی ثواب پڑہنی والونکو اور سننی والونکو سمجھنی والونکو ملتی ہین اور فائدہ اس حکم
مین یہ ہی قرآن مجید اللہ تعالی کی کلام کی بہیدونکا دربار ہی حکمتونکا ارشاد کا دولتخانہ ہی
جو کوئی اس دربار مین داخل ہوتا ہی قرب کی دولت پاتا ہی اللہ تعالی کی ساتہہ ہم کلام
ہوتا ہی جو کوئی اس دربار مین داخل ہوا چاہی اور ایسی بڑی دولت مین پہنچا چاہی
اوسکو ضرور ہی لازم ہی پہلی آپکو پاک کری پاک صاف ہووی اچہا لباس پہنی تب
لائق ہووی اس دربار مین پہنچنی کی اسواسطی قرآن مین فرمایا ہی لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ
ترجمہ نہ چہوئین اس قرآن کو تئین سوای پاک لوگونکی اسی سبب حکم ہی جو اس پاک
مصحف کو کوئی بغیر غسل نہ پڑہی بی وضو نہ چہووی اور یہ معنی ہین جو قرآن کی بہیدونکو

بہید ونکی فائدون کو حکمتون کو نہین پا سکتا نہین لی سکتا کوئی سوای اون لوگون کی جو
پاک ہین کفرسی شرک سی نفاق سی بی ایمانی سی بُری خطرونسی سب ناپاکیان چارطرح کی
ہین ایک ناپاکی ظاہر کی ہی تن بدنکو کپڑی کو نجاست لگتی ہی پاک صاف پانی کی دہونی
سی دہوئی جاتی ہی اور دوسری ناپاکی حکمی نجاست ہی غسل کی حاجت بی نمازی ہونا یہ
ناپاکی شریعت کے حکم مین غسل سی وضو سی جاتی ہی مسلمان ظاہر مین پاک ہوتا ہی پہر اور
تیسری ناپاکی شیطانی نجاست ہی شیطان نجس ہی ناپاک ہی آدمیکا دشمن ہی اِسطرح
چاہتا ہی کہ آدمی ہمیشہ ناپاک رہی اور اللہ تعالی کی دربار مین جانی کی لائق نہ ہووی بری
نالائق خطری دلو نمین ڈالتا ہی وسوسی کرتا ہی دلکو ناپاک کرتا ہی نجس کرتا ہی پہر دلنی زبان
کی اوپر بری باتین نالائق کلام کہلاکر زبان کو ناپاک کرتا ہی نہ زبان قرآن کی پڑہنی کے
لائق رہتی ہی نہ دل قرآن کی معنون کو بوجہنی کی بہیدونکی سمجہنی کے لائق رہتا ہی اس ناپاکی
کی دور کرنی کیواسطی حکم ہوا ہی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم پڑہین اسکی پڑہنی سے
شیطانی نجاست زبانسی دور ہوجاتی سے زبان پاک ہوجاتی ہی اور اوسکی معنی
بوجہکر دلسی شیطانی خطری نکل جاتی ہین پڑہنی والی بُرے خطرون سی بیزار ہوکر
دلکی نجاست کو پہچانکر شیطان کو بڑا دشمن جانکر اوس سی ناخوش ہوکر شیطان کی شیطانی
خطرون سی اس حالین چاہیی دور بہاگین اس ناپاکی سی خدای تعالی کی پناہ مانگین اپنی
دل ہی دلین فریاد کرین مدد چاہین اللہ تعالی کی کرم فضل کی امان مانگین تب اس بلای
ناپاکی سی تمام پاک ہوجاوین اور اس بات مین اس حکم مین یہ اشارت ہی جو اللہ تعالی
کی محبت اللہ تعالی کی دوستی حاصل نہین ہوتی ٹہیک نہین ہوتی جبتک وہ انکی دشمن کو
دشمن نہ رکہی جبتک اوس دشمن سی بیزار نہووی پہلی چاہیی دشمن کو نفی کرلیوی
اپنی دلسی دور کرلیوی تب دوستی مین ثابت ہووی اسیواسطی مسلمانی کی کلمہ مین
پہلی لا الٰہ ہی اسکی پیچہی الا اللہ ہی اول نفی ہی پیچہی اثبات ہی پہر چوتہی ناپاکی نفسانی ہی

آدمیکا نفس ہمیشہ اپنی مقصودون مین جو تن بدن کی آرام اور لذتین ہین دنیا کی باتین ہین دنیاکی
کام مین چلا جاتا ہی ایسی طرح کی باتو نمین دل لگا رہتا ہی خدای تعالی کی بندگی سی یاد سی اللہ تعالی کی
کلام پڑہنی سی سننی سی غافل رہتا ہی بہولا رہتا ہی کلام کی سمجہنی سی بہاگتا ہی یہ ناپاکی سوای
اللہ تعالی کی نام سی برکت سی نہین جاتی اسواسطی اعوذ کی پیچہی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہنا
فرمایا جب کسی مومن مسلمان نی اپنی ظاہر بدنکی نجاست دور کری غسل کیا وضو کرکی قرآن
پڑہنی کا قصد کیا اعوذ پڑہی دشمن کی بات سی چہوٹنی کیواسطی خدای تعالی کی پناہ مانگی شیطان
کی نجاست سی پاکی چاہی پہر اللہ تعالی کی ذاتی صفاتی پاک نام اپنی زبان کی اوپر جاری
کیی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہ کران مبارک اسمون کی برکت حاصل کری پہر دل مین اوس
پاک پروردگار کی عام اور خاص مہربانیون رحمتونکی طرف نظر کرکر صدق سی سچی دلسی دلگی
اخلاص سی حضور مین دربار مین جانیکا قصد کیا اسحال مین سب طرح کی ناپاکیوںسی پاک ہوگیا
قرآن مجید کی پڑہنی کی لائق ہوگیا جب مومن اس پاک صاف ہونی کو بڑی بہت بڑی نعمت
بوجہی اس نعمت کی اوپر اور دربار مین داخل ہونی کی نعمت کی اوپر زبانسی دلسی خوشوقتی کی
ساتہ شکر کری حمد کری بندگی مین حاضر ہووی اچہی راہ لیوی بری راہ سی دور بہاگی اسطرح
چلی تب قرب کی درجونمین بڑی بڑی مرتبونمین پہنچتا جاوی آسانی سی آگی راہ پاتا جاوے
استحضار بمعنی یاد داشتن و حضور کسی خواستن از **غیاث اللغات** **دنو** بمعنی نزدیک شدن
تدلی بمعنی سخت نزدیک شدن از **منتخب** اور **منتخب رشیدی** مین روح کی یہ معنی لکہی ہین **روح**
بالفتح آسایش و نسیم و رحمت و بالضم جان و قرآن و وحی و جبرئیل و عیسی علیہم السلام و نبوت
و حکم خداوند و ملکی ست کہ روی او چون روی انسان ست و تن او چون تن ملائک ست
برات بمعنی پاک ہونا **جواز** بمعنی گذشتن **شروع ہوئی عبارت مظاہر حق کی**

فضائل القرآن کتاب ہی بیچ بیان فضیلت قرآن کی فائدہ

جاننا چاہیی کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی خصوصاً جبکہ نماز مین ہو فضیلت و ثواب

اوسکا ایسا ہی کہ تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور
نماز مین پچیس اور پڑہنا قرآن شریف کا نزدیک کرتا ہی خدا سی اور روشن کرتا ہی دلون کو
اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین ہی قرآن مجید ہی اور مقصد اعلی تلاوت سی یہی کہ
باعث تفکر اور تذکر یعنی یاد دلانی امور دین اور آخرت کا ہو اور بسبب کثرت تلاوت کی احکام
الہی یاد اور مستحضر ہون تا اوسپر عمل کیا جاوی اور عبرت اوس سی پکڑی جاوی نہ یہ کہ نری آواز
و حرف آراستہ کرین اور دل غفلت مین رہی پس جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل اوسپر نکری
قرآن دشمن اوسکا ہوتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی رُبَّ تَالِي الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ
یعنی بعضی قرآن پڑہتی ہین اور قرآن لعنت کرتا ہی اونکو اور وہ پڑہنا اوسکا اوسپر حجت
ہوگا نعوذ باللہ منہ شروع ہوئی عبارت شرح ملا علی قاری کی قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُبَّ قَارِئِ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ اِمَّا يُخِلُّ بِحَسَبِ الْمَبْنٰى اَوْ بِحَسَبِ الْمَعْنٰى اَوْ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيْهِ
شرح ملا علی قاری بر جزری فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت پڑہنی والی قرآن
کی ہین اور حالانکہ قرآن لعنت کرتا ہی اونکو کہا ملا علی قاری نی بیچ شرح اس حدیث کی کہ
سبب لعنت کی تین ہین اِمَّا يُخِلُّ بِحَسَبِ الْمَبْنٰى یعنی لعنت کرتا ہی قرآن اس سبب سی کہ
خلل کرتا ہی پڑہنی والا بحسب کلمات قرآن مجید کے یعنی الفاظ مین ایسا خلل کرتا ہی اور
غلط پڑہتا ہی کہ قرآن ہونی سی نکل جاتی ہین اور وہ اوسکو قرآن جانتا ہی اَوْ بِحَسَبِ الْمَعْنٰى
یا خلل کرتا ہی پڑہنی والا بحسب معنی یعنی قرآن مجید کی معنی غلط بیان کرتا ہی اور یون ظاہر
کرتا ہی کہ یہ معنی قرآن کی ہین اَوْ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيْهِ یا خلل کرتا ہی عمل مین اوپر اون احکام کی
کہ بیچ قرآن کی ہین یعنی جو کام ضروریات دین کی اہل سنت و جماعت کی مذہب سی ثابت
ہوی ہین اوسسی انکار کرتا ہی تمام ہوئی عبارت شرح ملا علی قاری کی جو اوتہون نی جزری کے
شرح مین لکہا ہی واللہ اعلم شروع ہوئی عبارت شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل
وَمِنْهَا سَبُّ الرَّسُوْلِ وَالْقُرْآنِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَاِنْكَارُهَا وَالْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا وَكَذَا اِنْكَارُ مُعْجِزَتِهٖ

الذین او منجملہ اکبر الکبائر کی پیغمبر اور قرآن اور فرشتونکو بد کہنا اور انکار کرنا اور مسخر کرنا ان
حضرات سی اور اسیطرح ضروریات دین کا انکار کرنا کفر ہی **فائدہ** مولانا نی فرمایا ضروریات
دین کی وہ امور ہین جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سی ثابت ہون تمام ہوئی عبارت
شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کی اور فوائد شریعت مین لکھا ہی کسی سی جو کوئی ایسی
بات نکلی جو اوسپر کفر لازم آتا ہو حکم کفر کا اوسپر کیا جاتا ہی شاید بی قصد کی زبان اوسکی سی
نکلا ہو یا معنی اوسکی نہ جانتا ہو اگر ساتہ قصد کی اوسنی کہا ہی اور معنی بہی اوسکی جانتا ہی مگر یہ
نہین جانتا کہ اس کہنی سی مین کافر ہو جاونگا اور کوئی عذر شریعت مین اس کہنی والی کے
واسطی نہی تو یہ کافر ہو جاتا ہی اور گناہ کی ہلکا جاننی سی تو مسلمان کافر ہو جاتا ہی اسکا بیان اس
رسالہ مین اوپر ہو چکا ہی **قرۃ العیون** کہ نام کتاب کا ہی اوسمین خوب ظاہر اور روشن کر کی غنا کی سننی
کی مقدمہ مین معتبر کتابون کی سند دیکی اور ان دو حدیثون کی شرح مین بہت خوب لکہا ہی اور اس عاجز نے
انہی دو حدیثون کی شرح پر اختصار کیا ہی جو کتاب مذکور مین لکہی ہین اول حدیث یہ کہ
مَنْ لَمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَیْسَ مِنَّا تو معنی اسکی صاحب نہایہ نی یون لکہی ہین کہ مَنْ لَمْ
یَسْتَغْنِ بِهِ عَنْ غَیْرِهِ **یعنی** جو کوئی مستغنی نہوا ساتہ اس قرآن کی غیر اوسکی سی سو وہ نہین
ہی ہم مین سی یعنی ہماری طریق سی **فائدہ** یعنی جو مستغنی ہووی ساتہ قرآن کی باینطور
کہ اوسکی تلاوت مین مشغول رہی اور اشعار اور قصی کہانیون کی طرف لوگون کی مشغول
نہووی وہ ہم مین سی ہی اور جو مستغنی نہووی ساتہ تلاوت اس قرآن کی بلکہ مشغول ہووی ساتہ شعرون اور کہانیون
لوگونکی وہ ہم مین سی نہین ہی یعنی کامل افراد امت محمدی سی نہین ہی یا ہماری طریقہ مسنون سی
نہین ہی کما یقال تَغَنَّیْتُ وَتَغَانَیْتُ وَاسْتَغْنَیْتُ وَقِیلَ اَرَادَ مَنْ لَمْ یَجْهَرْ بِالْقِرَاءَةِ
فَلَیْسَ مِنَّا **یعنی** اور کہا گیا کہ جسنی ارادہ کیا کہ نہ جہر کری ساتہ قرآن کی سو وہ نہین ہی ہم
مین سی اسلیی کہ آئی ہی تفسیر یتغنی کی ساتہ یجہر کی دوسری حدیث مین صریحاً کہ
یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ یَجْهَرُ بِهٖ اور **مجالس الابرار** مین اس حدیث مَنْ لَمْ یَتَغَنَّ

لی شرح مین لکہا ہی والمراد بالتغنی المذکور فیہ لیس ما ہو المشہور المعروف لوجوہ
یعنی اور مراد ساتھ تغنی کی جو مذکور ہی اوسمین نہین ہی وہ غنا جو مشہور ومعروف ہی
بسبب کئی وجہون کی الاول الی اخرہ یعنی اول اون وجہون کی یہ ہی کہ تحقیق اول کا
کلمہ اس حدیث کا یعنی لیس منا منع کرتا ہی ہونی مراد تغنی سی غنا مشہور کو اسلیی کہ معنی اوسکی
لیس من اہل ملتنا وممن یتبعنا فی امرنا ہین یعنی جو شخص غنا کری ساتھ قرات قران کی
نہین ہی وہ اہل ملت اور تابعدارون ہماری سی امر دین مین اور یہ ایک قسم کا وعید ہی
اور نہین ہی اختلاف درمیان امت کی اس بات مین کہ تحقیق پڑہنی والا قران کا بغیر
تغنی کی ثواب اور ماجور ہی فکیف یستحق الوعید سو کیونکر سزاوار ہوگا وعید کا والثانی
الی اخرہ اور وجہ دوسری وجوہ مذکورہ سی وہ ہی کہ تحقیق فقہا نی تصریح کی ہی اسیر کہ پڑہنا
قران کا ساتھ غنا کی معصیت ہی اور قاری اور سامع دونون گنہگار ہین اور حلال
جانتی والا اوسکا کافر ہی اسلیی کہ غنا حرام ہی سب دینون مین اور یونہی ہی لحن قال البزازی
اللحن حرام بلا خلاف وذکر ابو البرکات فی شرح النافع ان التغنی حرام فی جمیع الادیان
وحکی عن ظہیر الدین المرغینانی ان من قال لمقری زماننا عند قراءتہ احسنت یکفر
یعنی نقل کی گئی ہی ظہیر الدین مرغینانی سی یہ بات کہ تحقیق جو کوئی کہی واسطی پڑہنی والی ہماری
زمانی کی وقت پڑہنی اوسکی کی اچہا پڑہتا تو وہ کافر ہو جاوی ووجہ کون التحسین
کفرا ان قراء ہذا الزمان قلما یخلو قراءتہم فی المجالس والمحافل عن التغنی للناس
اور وجہ کافر ہونی کی تحسین مین یہ ہی کہ تحقیق قاری اس زمانی کی کم خالی ہوتی ہین
قراتین اونکی مجلسون اور محفلون مین تغنی سی واسطی لوگون کی والتغنی للناس حرام
بالاجماع قطعیا ولذلک سماہ صاحب الذخیرۃ کبیرۃ وکذا صاحب الہدایۃ حیث
قال فیہا ولا یقبل شہادۃ من یتغنی للناس لانہ یجمعہم علی ارتکاب کبیرۃ اور تغنی
للناس حرام ہی اجماعی قطعی اور اسیلیی نام رکہا اوسکا صاحب ذخیرہ نی گناہ کبیرہ

اور یون ہی صاحب ہدایہ علیہ الرحمہ نے فرمایا بیچ ہدایہ کے اور نہ قبول کی جاوے شہادت
وس شخص کی کہ گاوے لوگون کے لیے اسلیے کہ اکہٹا کرتا ہے وہ لوگونکو ارتکاب کبیرہ پر الخ
فَدَلَّ كَلَامُهُ هٰذَا عَلٰى اَنَّ اِسْتِمَاعَ التَّغَنِّيْ كَبِيْرَةٌ فَاِذَا كَانَ اِسْتِمَاعُ التَّغَنِّيْ كَبِيْرَةً فَلَوْنُ التَّغَنِّيْ
كَبِيْرَةً اَوْلٰى فَالْمُغَنِّيْ مُرْتَكِبٌ لِهٰذِهِ الْكَبِيْرَةِ اَيْضًا فَتَحْسِيْنُهُ تَحْلِيْلُ لِلْحَرَامِ الْقَطْعِيِّ وَهُوَ كُفْرٌ
ترجمہ جب سننا غنا کا ہوا کبیرہ تو ہوا غنا کرنا کبیرہ بالاولی سو مغنی مرتکب ہوا اس کبیرہ کا
سو ہوا تحسین کرنا اوسکا حلال کرنا حرام قطعی کا اور یہ کفر ہے وَالْوَجْهُ الثَّالِثُ اِلٰى اٰخِرِهٖ یعنی
وجہ تیسری ان وجوہ مذکورہ سے یہ ہے کہ تحقیق حدیث مذکورہ اوپر معنی لینی غنا مشہورہ کے
معارض ہوتی ہے ساتہ حدیث ترمذی کی کہ روایت کیا ہے اونہون نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے
اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْفِسْقِ
وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْئُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فِيْ تَرْجِيْعِ الْغِنَاءِ
وَالرَّهْبَانِيَّةِ وَالنَّوْحِ وَلَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ مَنْ يُعْجِبُهُمْ
شَاْنُهُمْ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاِمَامُ الْجَعْبَرِيُّ فِيْ شَرْحِ الشَّاطِبِيِّ ترجمہ فرمایا
علیہ السلام نے پڑہو تم قرآن کو ساتہ لہجون عرب کے اور آوازون اونکی کے اور بچو تم لہجون
اہل فسق اور لہجون یہود و نصاری کے سے پس تحقیق شان وہ ہے کہ قریب ہے کہ آویگی
بعد میرے ایک قوم کہ ترجیع کرینگے وہ قرارت قرآن مین ساتہ ترجیع غنا کے اور رہبانیت کے
اور نوحہ کے اور نہ تجاوز کریگا قرآن حلق سے اونکے فتنے مین ڈالے گیے ہین دل اونکے اور دل
اون لوگون کے کہ اچہا جانتے ہین اس کام کو اونکے ذکر کیا اس حدیث کو امام جعبری نے
شرح شاطبی مین الی آخرہ نہایہ جو لغت حدیث کی کتاب ہے اوسمین ترجیع کے معنی یہ تفصیل
یون لکہے ہین اور اوس کتاب مذکورہ کی عبارت یہ ہے اَلتَّرْجِيْعُ تَرْدِيْدُ الْقِرَاْءَةِ وَمِنْهُ
تَرْجِيْعُ الْاَذَانِ وَقِيْلَ هُوَ تَقَارُبُ ضُرُوْبِ الْحَرَكَاتِ فِي الصَّوْتِ وَقَدْ حَكٰى عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ مُغَفَّلٍ تَرْجِيْعَهٗ بِمَدِّ الصَّوْتِ فِي الْقِرَاْءَةِ نَحْوُ اٰ اٰ اٰ وَهٰذَا اِنَّمَا حَصَلَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ يَوْمَ الْفَتْحِ

رہ أنہ کان راکبا فجعلت الناقة تحرکہ وتحرّیہ فحدث الترجیع في صوتہ وفي حدیث
آخر عنہ أنہ کان لا یرجّع ووجہہ أنہ لم یکن حینئذ راکبا فلم یحدث في قراءتہ الترجیع

ترجمہ ترجیع کہتی ہین پہرانی قرات کو اور اہی قسم سی ترجیع اذانکی ہی اور کہا گیا
کہ وہ ترجیع کہتی ہین قریب کرنی ضروب حرکات کو بیچ آواز کی اور تحقیق حکایت کی ہی
عبداللہ بن مغفل نی ترجیع حضرت کی کو ساتہ مدعوت کی بیچ قراوت کی جیسی آآ آآ آآ اور یہ
ترجیع واللہ اعلم سوا اسکی نہین کہ حاصل ہوئی ہی دن فتح مکہ کی اسواسطی کہ حضرت سوار
تہی اونٹنی پر پس حرکت دی اوس اونٹنی نی آپکو پس پیدا ہوگئی ترجیع بیچ آواز کی اور
بیچ حدیث دوسری کی ہی مگر کہ حضرت خود نہین ترجیع کرتی تہی اور وجہ اوسکی یہ ہی کہ تحقیق
آپ اوسوقت نہ ہوتی تہی سوار پس نہ پیدا ہوتی تہی بیچ قراوت آپکی ترجیع اگر کسی کو یہ حدیث
ترمذی مین نہ ملی تو تیسیر الوصول مین یہ حدیث لکہی ہی اور رزین کا حوالہ دیا ہی اور صاحب
تیسیر الوصول نی تیسیر الوصول کی دیباچہ مین جیساکہ اور صحاح کی محدثون کا حال اور تعریف
لکہی ہی ویساہی صاحب رزین کا حال اور تعریف لکہی ہی پہر **شروع ہوئی**
عبارت مظاہر حق کی تجہی اس سی جاننا چاہیی کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور
فہم معانی سوای پڑہنی قرآن کی ساتہ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کی اسی لیی تجوید
قرآن کی لازم ہی اور کم پڑہنا قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی کہ بیچ
اداکرنی حق قرآن کی ختم چالیس دنین بلکہ ایکسال مین کافی ہی اور عبادت کی لیی بہی سات
روز سی کم مین نچاہیی اور جسقدر اس سی زیادہ مین ختم کری افضل ہی اور جو کوئی معانی
قرآن کی نجانی اوسکو بہی چاہیی کہ حضور دلسی شروع کری اور ہمیشہ اپنی دلمین مستحضر رکہی
کہ یہ کلام خدای تعالی کا اور احکام اوسکی ہین کہ اپنی بندونپر کیی ہین اور ایسا عاجزی اور
فروتنی سی بیٹہی کہ گویا کلام اللہ تعالی سی سنتا ہی آداب تلاوت کی یہ ہین کہ وضو ساتہ
مسواک کی کرکر اچہی جگہہ مین متواضع اور روبقبلہ بیٹہی اور ذلیل اپنی کو جانی اور ساتہ

حضور دل کی اسطرح کہ گویا روبرو خدای تعالی کی ہی دعا شروع کی اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہ کر
شروع کری اور جانی کہ کلام خدای تعالی کا بی واسطہ سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھ
تدبر اور تفکر اور ترتیل کی پڑہی اور آیت وعدہ رحمت پر خوشدل ہوکر دعا کری اور مغفرت
و رحمت اپنی لیی مانگی اور آیت عذاب و وعید پر پناہ چاہی اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہی
یعنی جسمین آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہو اوسپر سبحان اللہ کہی اور درمیان پڑہنی کے
رووی اور اگر رونا نہ آوی تکلف غمگین ہوکر اپنی کو روہنا کا کری اور دری اسکی نہو کہ جلد ہی
ختم کری اس لیی کہ کم پڑہنا ساتھ تدبر و تفکر کی بہت بہتر ہی زیادہ پڑہنی سی کہ خالی ہو ان
چیزونسی اور زیادہ پڑہنی مین سوای ختم شماری کی کچھ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا
ہی اور یہ جو اس زمانہ مین رواج نکلا ہی کہ ایکروز کی ختم کرنی پر اور مانند اسکی پر فخر کرتی ہین
نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہی بیت خواجہ پندارد کہ طاعت میکند بیخبر
کز معصیت جان میکند اور بعضی بزرگونسی جو زیادہ پڑہنا منقول ہی وہ کرامت ہی
اونکی اور اونکو اونکی پیروی اس بات مین اچھی نہین بس جسقدر کہ ساتھ تدبر اور ذوق و
حضور دل کی میسر ہو اوسپر اکتفا کری اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون
یا شور و غوغا ہو وہان تلاوت نکری اور اگر ضرور ہو اور جگہ میسر نہو تو آہستہ پڑہی اور
اگر لوگ مستعد سننی کی اور ساکت ہون تو پکار کر پڑہنا افضل ہی حدیث شریف مین آیا ہی
کہ پڑہنی والا اور سننی والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسیطرح مصحف مین دیکھکر
پڑہنا یاد پڑہنی سی افضل ہی اس لیی کہ اسمین آنکھین اور اور اعضا بھی عبادت مین مشغول
ہوتی ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہی اور چاہیی کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر
رکھی تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کی کلام دنیوی اور کہانی اور پینی اور سب
کاموںسی باز رہی اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوی تو قرآن کو بند کرکر کلام کری بعد
ازان پھر اعوذ یا اللہ پڑہ کر شروع کری اور غلط پڑہنی سی پرہیز کری اور ترتیل و تجوید سی

بی تکلف پڑہی اور وقت تلاوت کی تعظیم کسی کی نکری مگر عالم باعمل اور اوستاد اور
والدین کی لیی جائز ہی قیام وتعظیم اور ختم جو کری لوگون کی مجمع مین کری اور محبتا اور
اپنی قرابتیون کو اوسوقت حاضر کری اور دعا مین شامل کری کہ وقت قبولیت کا ہی
اور بعد ختم قرآن کی پہر الحمد اور بقرہ مفلحون تک پڑہ کر ختم کری کہ افضل ہی اور تکیہ لگاکر
اور لیٹ کر قرآن کو پڑہنا جائز ہی لیکن افضل یہی ہی کہ مؤدب بیٹھہ کر پڑہی اور اسیطرح
راہ مین بہی پڑہنا جائز ہی اگر جنگل ہو بکار کر پڑہی والا جیکی پڑہی اور بیچ جگہ نجس اور
مکروہ کی مانند حمام اور کمیلی اور کوڑی وغیرہ کی پڑہنا مکروہ ہی اور قرآن شریف کی تقطیع
بہت چہوٹی اور تکڑی تکڑی متفرق نہ کری تا حرمت اوسکی کم نہو اگرچہ بحسب ضرورۃ کے
ہفتیان اور مانند اونکی کرنی جائز ہین اور قرآن شریف کو اوس لشکر مین کہ اعتماد امن
پر نہوا اور دار الحرب مین بہی نلیجاوین تا مبادا کافرون کی ہاتہ مین پڑی اور وہ بیحرمتی
کرین اور یاد کرنا قرآن شریف کا اسقدر کہ جس سی نماز ہو جاوی سب مسلمانون پر فرض
عین ہی اور یاد کرنا تمام قرآن شریف کا فرض کفایہ ہی کہ اگر ایک شخص مابین مشرق اور
مغرب کی حفظ کر لی تو سبکی ذمہ سی گناہ ساقط ہو جاتا ہی اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک
سورۃ کا سب مسلمانون پر واجب ہی کذا فی فتاوی الحجۃ اور سیکہنا باقی قرآن مجید کا
اور سکہانا اوسکی احکام اور تفقہ کا اولی ہی نماز نفل سی کذا فی الخانیہ اور پاؤن پہیلانا
مصحف کیطرف اگر سامنی پاؤن کی نہو مکروہ نہین اور اسیطرح مصحف اگر کہونٹی پر لٹکا
ہو یا طاق مین رکہا ہو تو ادہر پاؤن پہیلانی منع نہین اور مصحف خرجی مین رکہکر اوسپر
سوار ہونا یا سر کی نیچی رکہنا سفر مین حفاظت کی لیی مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین
رکہا ہو تو اوسمین جماع کرنیکا مضائقہ نہین کذا فی الخانیہ اور دعا وقت شروع قرآن شریف
کی یہ پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا كِتَابُكَ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِكَ عَلٰى رَسُوْلِكَ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یا اللہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون یہ کہ کتاب تیری ہے اوتاری گئی ہے

یا بسی تیری رسول پر کہ محمد بن عبد اللہ ہین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین
رحمت اللہ کی اونپر اور اونکی اولاد پر اور اونکی اصحاب پر اور اونکی تابعدار ونپر سب پر وکلامک الناطق
علی لسان نبیک جعلتہ ھادیا منک لخلقک وحبلا متصلا فیما بینک وبین عبادک اللھم
فاجعل نظری فیہ عبادۃ اور گواہی دیتا ہون کہ یہ کلام ناطق تیرا ہی اوپر زبان نبی تیری کی کیا تونے
اوسکو ہدایت کرنیوالا اپنی طرفسی اپنی خلق کی لیی اور واسطہ متصل درمیان اپنی اور درمیان بندون
اپنی کی یا اللہ پس کر نظر میری کو اسمین عبادت وقرائتی فیہ فکرا وفکری فیہ اعتبارا انک انت
الرؤف الرحیم رب اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون اور قرات میریکو
اسمین فکر اور فکر میری کو اسمین عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہی رحم والا ای رب میری پناہ مانگتا ہون
ساتہ تیری وسوسون شیطانون کی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری ای رب میری اس سی
کہ حاضر ہون شیطان میری پاس بعد اسکی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہ کر کہی اللھم بالحق
انزلتہ وبالحق نزل اللھم عظم رغبتی فیہ واجعلہ نورا لبصری وشفاء لصدری وذھابا
لھمی وحزنی وبیض بہ وجھی وارزقنی تلاوتہ وفھم معانیہ برحمتک یا ارحم الراحمین یا اللہ
ساتہ حق کی اوتارا تونی اوسکو اور ساتہ حق کی اوترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری اسمین اور
کر اسکو نور بینائی میری کا اور شفا سینہ میری کا اور سبب جاتی رہنی فکر وغم میری کا
اور روشن کر ساتہ اسکی مونہہ میری کو اور نصیب کر مجکو تلاوت اسکی اور سمجہہ معانی اسکی
کی ساتہ رحمت اپنی کی ای بہت مہربان مہربانون کی اور بعد تلاوت ہر روز کی یہ
دعا پڑہی ہاتہ اوٹہا کر اللھم اجعل القرآن لنا فی الدنیا قرینا وفی
الآخرۃ شافعا وفی القبر مؤنسا وفی القیامۃ صاحبا وعلی الصراط
نورا وفی الجنۃ رفیقا ومن النار سترا یا اللہ کر قرآن کو میری لیی دنیا مین ہمنشین اور آخرت
مین شفاعت کرنیوالا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین یار اور صراط پر نور اور
جنت مین رفیق اور آگ سی پردہ اور جو دل چاہی دعا کری کذا فی مغنی الطالب

اور ابن مردویہ رضی اللہ تعالے عنہ نے روایت کیا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ختم کرتے قرآن شریف دعا کرتے کہڑی ہوکر اور بیہقی نے روایت کی شعب الایمان مین ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑہی قرآن شریف اور حمد کری رب کی اور درود بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہی رب اپنی سی پس تحقیق طلب کی خیر کو اپنی جگہ سی نقل کی اس عاجز نے مظاہر حق کہ شرح مشکوٰۃ شریف کی ہندی زبان مین ہی جو تالیف کی ہوئی نواب قطب الدین خان کی ہی اور وہ شاگرد حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہین اور مولوی محمد اسحاق صاحب نواسہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی تہی تمام ہوئی عبارت مظاہر حق کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ واقعہ مین اِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ترجمہ بیشک قرآن شریف ہی عزت والا لکہا ہوا بیچ کتاب کی اسکو نہین چہوتی ہین جو پاک رہتی ہین معاذ جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا ترجمہ جو پڑہی قرآن شریف اور عمل کری اسپر پہناوینگی اوسکی ماباپ کو ایسا تاج قیامت کے روز کہ چمک اوسکی آفتاب کی چمک سی زیادہ ہوگی بیچ گہرون دنیا کی اگر ہو آفتاب بیچ گہرون تمہاری پہر کیا خیال کرتی ہو تم اوسکی حق مین جسنی خود عمل کیا ہو اسپر یعنی اسکی عمل سے ماباپ کی ساتہ جب یہ سلوک ہوا تو اوسکی واسطی کیا کچہ ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی فرمایا جناب پیغمبر خدا صلواۃ اللہ علیہ نے مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ ترجمہ جس شخص نے پڑہا قرآن شریف پہر یاد کیا اوسکو

پہر حلال جانا اوسی چو اوسمین حلال لکہا ہی اور حرام جانا اوسی جو اوسمین حرام لکہا ہی اور
اوسپر چلا داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین اور قبول کریگا اسکی شفاعت اسکی دس گہر
والون کی حق مین ایسی کہ جن پر واجب ہوگئی تہی اگ یعنی نافرمانی اور فسق و فجور کی سبب
وی لوگ جہنم کی لائق ہوگئی تہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہین کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ تَصْدَءُ کَمَا یَصْدَءُ الْحَدِیْدُ اِذَا اَصَابَہُ الْمَآءُ
قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا جِلَاءُھَا قَالَ کَثْرَۃُ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ ترجمہ البتہ ان
دلونکو زنگ لگ جاتا ہی یعنی سیاہ ہوتی ہین جیسا پانی لگنی سی لوہا زنگ پکڑتا ہی پوچہا
لوگون نی یا رسول اللہ کونسی چیز اوسکو چمکاتی اور روشن کرتی ہی فرمایا اکثر یاد کرنا
موت کا اور تلاوت کرنا قرآن شریف کا اور فرمایا علیہ السلام نی دوزخ کی درمیان
ایک میدان ہی وہان ایک کنوان ہی اوسمین ایک سانپ رہتا ہی ایسا زہردار اور
ازبسکہ سخت آوازکہ اوسکی آواز سی دوزخ عذاب مین گرفتار ہی جو کوئی قرآن شریف
کی عزت نہین کرتا اور اوسکو پڑہ کر بہول گیا اوسکو اوسکی منہہ پر لیجا کر عذاب کریگی نقل
از شبیہ الغنا فلین کہیلی جگہ فیج کرینگی کو لڑاعی یا گہوڑ الحجت بمعنی دلیل و برہان
از غیاث اللغات ترتیل بمعنی قرارت قرآن باداءی مخارج حروف باہستگی
و آرامیدگی از غیاث اللغات تجوید بمعنی نیکو کردن و سرہ کردن و
حروف بمخارج ادا کردن تدبر بمعنی پس کار اندیشیدن از غیاث اللغات
تفکر بمعنی اندیشہ کردن از منتخب وعید بمعنی وعدہ بد و این خاص درباب
شر و بدی مستعمل ست چنانچہ کسی گوید کہ من ترا خواہم زد و مثل آن بخلاف
وعدہ کہ آن در خیر مستعمل ست از غیاث اللغات ذوق بمعنی چشیدن
مزہ و آزمودن مزہ چیزی از غیاث اللغات مثاب بمعنی بادا شن و ثواب
دادہ شدہ از غیاث اللغات تفقہ بمعنی نیک دانستن و دانشمند شدن از منتخب

اٹھائیسواں مقصد مشکوۃ شریف کی شیخ فارسی کی جو شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی ہی درود شریف کا بیان اوس سی لکھا جاتا ہی صلوۃ ساتھ معنی دعا اور رحمت اور استغفار کی آتی ہی اور درود ہوا اوپر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر صلوۃ بندونکی طرف سی طلب کرنا افاضہ کا یعنی خیر بہت پہنچانا کہ شامل نیکی دنیا اور آخرت کو ہی جناب حق تعالی سی اوپر حبیب اوسکی کی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مومنونکو ساتھ بھیجنی درود اور سلام کی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتفاق کیا ہی اونہوں نی اوپر اوسکی کہ یہ امر واسطی وجوب کی ہی پس بعضوں نی کہا ہی واجب ہی ہر بار کہ ذکر شریف حضرت کا گذری اور بعضی کہتی ہیں فرض ہی ایکبار بیچ عمر کی جیسا کہ گواہی دینا نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور زیادہ ایکبار سی مستحب اور مسنون ہی اور موکد زیادہ بیچ ہونی اسلام اور شعار اسلام کی سی اور قاضی ابو بکر نی کہا فرض کیا اللہ تعالی جل وعلی نی اوپر مومنوں کی کہ درود اور سلام بھیجاویں اوپر پیغمبر اوسکی کی اور کیا ہی خاص اونکی تئیں ایک وقت معین پس واجب ہی کہ بہت کہا جاوی درود اور غفلت قبول نکی جاوی بیچ اوسکی اور بعضوں نی علماؤں سی صحیح رکھا ہی قول پہلی کو اور امام شافعی رحمہ اللہ نی فرض کیا ہی اوسکو التحیات میں اور کہا ہی علماؤں نی کہ یہ قول امام شافعی سی شاذ ہی موافقت نہیں کی ہی اوسکی اس قول میں کسی نی علماؤں سی اور نزدیک امام ابو حنیفہ رح کی واجب ہی درود فی الجملہ یعنی مطلقا اور سنت ہی التحیات میں اور فضیلتیں درود بھیجنی کی اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی گنتی اور بیشمار ہیں تھوڑا سا اونمیں سی بیچ کتاب جذب القلوب کی ذکر کیا ہی ہمنی اور بیچ رسالہ جدا کی بھی انتخاب کرکی بہت چیزیں زیادہ کی گئی ہیں اور اختلاف کیا ہی اونہوں نی آیا جائز ہی درود اور سلام اوپر غیر انبیا کی بالاستقلال یا نہیں اور معتبر نزدیک جمہور کی وہ ہی کہ جائز نہیں کیا ہی ساتھ انبیا کی اور شرکت نہیں ساتھ اونکی غیر اونکی کی تئیں بیچ اوسکی بلکہ ذکر کیا جاوی ساتھ مغفرت اور رحمت

اور رضوان کی اور نقل کیا ہی طیبی نی کہ وہ خلاف اولی کا ہی اور بعضون نی کہا ہی حرام ہی
یا مکروہ تحریمی یا تنزیہی اور مشہور بیچ متقدمین کی تسلیم یعنی سلام بہیجنا ہی اوپر اہل بیت رسول کے
وذریتہ اور ازواج مطہرات پر اور بیچ اگلی کتابون مشائخ اہل سنت اور جماعت کی کتابت اوسکی
پائی جاتی ہی اور بیچ متاخرین کی ترک اوسکی مشہور ہی واللہ اعلم **حدیث** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہا اونہون نی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی درود بہیجے اوپر میری ایکمرتبہ رحمت بہیجتا ہی خدائی تعالی
اوسپر دس مرتبہ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نی اسجگہ آدمی پوچہتی ہین کہ کیسی روا ہوئی کہ اوپر حضرت کی درود ایکمرتبہ ہو
اور اوپر پڑہنی والی کی دس مرتبہ جواب اسکا یہ ہی کہ یکبار صفت فعل مصلی کی یعنی درود
پڑہنی والی کی ہی کہ بحکم مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ترجمہ جو کوئی لایا نیکی اوسکو ہی
اوسکی دس برابر جزا اوسکی دس درود درگاہ رحمت حق تعالی کی سی اوسپر پہنچتی ہے
اسجگہ سی لازم نہین آتا کہ اوپر اون حضرت کی جناب حق سی ایک درود پہنچی اور اگر فرضا
ایک ہی ہوئی ہو سکتا ہی کہ وہ ایک بیچ شرافت اور پاکیزگی کی برابر سو ہزار درود کی ہووے
جیسا کہ ایک موتی قیمت مین برابر سو ہزار پیسی کی ہوتا ہی **حدیث** وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ
ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا اونہون نی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہین کوئی سلام بہیجتا ہی مجہپر مگر کہ پہیرتا ہی اللہ مجہپر روح میری کو یہانتک
کہ جواب دیتا ہون اوسکو سلام کا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ روایت کی اس
حدیث کو ابو داؤد اور بیہقی نی بیچ دعوات کبیر کی **فائدہ** اسجگہ یہ اشکال لاتی ہین
کہ مضمون اس حدیث کا مخالف حدیث حیات آنحضرت کی ہی بیچ برزخ کی صلی اللہ علیہ
وسلم اسواسطی کہ لوٹنا روح کا اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ وقت سلام کی دلالت
رکہتا ہی اوپر جدائی روح کی بدن شریف اونکی سی بیچ بعضی وقتون کی اور جواب دیتی ہین

کہ مراد ساتھ رد روح کی نہ لوٹنا اوسکا ہی بیچ بدن کی بعد جدائی سی بلکہ افاقت اور متوجہ ہونا اوس
روح کا طرف اس عالم کی اور سننا صلوۃ اور سلام امت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشغول
ہین بیچ برزخ کی ساتھ احوال ملکوت کی اور مستغرق ہین بیچ مشاہدہ رب العزت کی جیسا کہ مسیح رہتا
بیچ حالت وحی کی ہوتی تھی پس تعبیر کی گئی افاقہ اونکی سی اوس مشاہدہ اور استغراق سے
ساتھ لوٹنی روح کی جیسا کہ بیچ حدیث معراج کے واقع ہوا فاستیقظت وانا بالمسجد الحرام
پس جاگا مین اور حالانکہ مین بیچ مسجد حرام کی ہون اور معراج بیچ خواب کی تھی اور پر مذہب
حق کی پس مراد افاقت اور پرانا اوسکا ہی مشاہدہ اوس عالم کی سی اور یہی زندگی پیغمبرون
کی صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اور رد کرنا روح کا بیچ بدن انکی کبھی جیسا کہ ہوتی ہی ہر مرتبہ موافق
جاری ہونی سنت الٰہی کی اور بعد اوسکی کوئی زمانہ خالی نہین ہی سلام اور درود واسطے کسی
اور جدا ہونا روح کا اور لوٹنا اوسکا ایکمرتبہ بعد دوسری کی کئی مرتبہ داخل عذاب دینی مین ہی
کہ واجب ہی پاک رکھنا میدان عزت اور بزرگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس سی نہین
چاہیی کہ ہمیشہ بیچ زندگی کی رہین فافہم وباللہ التوفیق بات بیچ اونکی رہتی کہ یہ بزرگی لوٹانی
سلام کی اوس حضرت سی مخصوص ساتھ زیارت کرنیوالون قبر شریف اونکی کی ہی جیسی
داخل ہونیوالا مجلس مین سلام کہتا ہی یا عام ہی ہر کسی کی تئین کہ سلام بھیجی جیسا کہ التحیات
مین اور غیر اوسکی مین اور ظاہر یہی بات ہی مگر یہ کہ سلام زیارت والونکا بذات شریف آپ داسطہ
سنتی ہین اور لوٹانا سلام کا کرتی ہین اور درود وپیر ونکا یعنی دور سی جو لوگ درود اور سلام
بھیجتی ہین ساتھ وسیلہ فرشتون سیاحون کی پہنچتا ہی جیسی کہ حدیث ابی ہریرہ کی بیچ فصل ثالث کی ظاہر
ہوتا ہی اور وہ یہ ہی حدیث وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من صلی علی عند قبری سمعتہ وہ کوئی درود بھیجتا ہی مجھپر نزدیک قبر میری کی
سنتا ہون مین درود اوسکا کی تئین ومن صلی علی نائیا ابلغتہ اور وہ شخص
کہ درود بھیجی مجھپر دور سی بیچ حضور قبر میری کی پہنچایا جاتا ہی درود اوسکا مجھکو کہ فرشتی

سیر کرنیوالی پہچانی ہین روایت کی اسکو بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی اور اوپر ہر حال کی لوٹانا
سلام کا کرتا ہون ہین اور جواب سلام اوسکی کا کہتا ہون ہین اس جگہہ سی جاننا چاہیی کہ سلام
اوپر اون حضرت کی کیا فضیلت رکہتا ہی اور سلام کہنی والی کی تئین اوپر اون حضرت کی خاص کر
کی بہت کہنی والی کی تئین کیا بزرگی ہی اگر سلام تمام عمر کی تئین ایک جواب آوی سعادت ہی
کیا جگہہ ہی اوسکی کہ ہر سلام کا جواب سنی **بیت** بہر سلامی مکن رنجہ در جواب آن لب کہ صد
سلام مرا بس یکی جواب از تو با یعنی ساتہ ہر سلام کی مت کر رنجیدہ بیچ جواب کی لب شریفیا
کو کہ سو سلام میری کی تئین بہت ہی ایک جواب تیری **افاقہ** یعنی بہوش باز آمدن

طریق درود بہیجنی کا کیفیت الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ترجمہ اور طریق درود بہیجنی کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ہی یا اللہ رحمت خاص
بہیج حضرت محمد پر اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کی جیسکہ رحمت بہیجی تونی اوپر ابراہیم کی
اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار
اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اوپر تابعدارون محمد صا کی جیسی کہ برکت اوتاری تونی
اوپر ابراہیم علیہ السلام کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم عم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا
بزرگ ہی یعنی درود بہیج موافق کمال اور بزرگی اپنی کی نقل کی یہ صحاح ستہ مین **فائدہ**
صلوٰۃ اصل مین بمعنی استغفار اور دعا اور رحمت اور درود بہیجنی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
پر ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ صلوٰۃ اللہ تعالی کی طرف سی بمعنی رحمت کی ہی اور
بندون کی طرف سی مانگنا رحمت دنیا اور آخرت کا ہی جناب حق سبحانہ سی اوپر
حبیب اوسکی کی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور معنی اللہم صل علی محمد کی یہ ہین
کہ ای اللہ تعظیم کر اونکی دنیا مین بسبب بلند کرنی ذکر اونکی کی اور ظاہر کرنی دین اونکی کی

اور باقی رکہنی شریعت اونکی کی اور آخرت مین بسبب بہت ثواب دینی کی اور شفاعت کرنی
امت کی اور قائم کرنی کی مقام محمود مین اور مختار نزدیک جمہور علماء محققین کی یہی ہی کہ
صلوٰۃ اور سلام خاص شعار انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہی غیر کی لیئی درست نہین مگر انکی ساتہ
درست ہی جیسی کہ اللہم صل وسلم علی آل محمد واصحاب محمد درست نہین اور اللہم صل علی محمد وعلی
آل محمد واصحاب محمد درست ہی اور صحاح مین لکہا ہی کہ لغت مین آل سی مراد اہل اور عیال اور
تابعدار ہوتی ہین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد حدیث مین تابعدار ہون اور بعضون نی تفسیر کیا ہی اسکو
ساتہ اہل بیت کی اور اہل بیت آنحضرت کی بنی ہاشم ہین جن پر صدقہ حرام ہی اور فخر رازی نی
کہا ہی کہ اولی یہ ہی کہ اہل بیت آنحضرت کی اولاد اور ازواج ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور
برکت اوتار یعنی زیادہ کر خیر اور نعمت اپنی برکت کی معنی زیادتی کی ہین اور بعضون نی ہمیشگی
اور لزوم کی لکہی ہین اور واسطی درود کی بہلی لانی مین اشارہ ہی اسپر کہ یہ صحیح تر ہین کیفیات
صلوٰۃ کا ہی پس لائق یہ ہی کہ طالب محافظت اور مداومت اسپر کر کر حاصل کرنا انوار اور
اسرار کا کری کذا ذکرہ الفخر نقل از ظفر جلیل شرح حصن حصین تالیف نواب قطب
الدین خان کی جو شاگرد خاص مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی کی ہین سوال اگر مشرق
کی لوگ کہین یا رسول اللہ یا کہین یا اولیاء اللہ اگر مغرب کی لوگ کہین یا رسول اللہ اوپر
انکی شرع کیا حکم فرماتا ہی شرک یا کافر یا صغیرہ یا کبیرہ یا مکروہ یا حرام جواب بیچ پکارنی
غائب کی درمیان نبی اور غیر نبی کی فرق ہی اگر نبی کو پکارنی واسطی پہچانی درود اور سلام
کی جائز ہوا ہی ساتہ دو مطلب کی اثبات وہ یہ ہی کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرشتی اللہ
تعالی کی طرف سی مقرر ہین کہ جو کوئی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درود یا سلام بہیجتا ہی
فرشتی خبر اوسکی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچاتی ہین دوسرا وہ کہ بیچ التحیات کی خطاب
واسطی پہچانی سلام کی آیا ہی جس طور پر اگر کوئی یا رسول اللہ کہی پس واسطی پہچانی
درود اور سلام کی جائز ہی اور بیچ حق دوسری مضمون کی سوای نبی کی یہ قسم

نہین آیا ہی پس پکارنا بیچ حق غیر نبی کی منع ہوگا ساتہ دلیل عام ہوئی آیات نصوص قرانی کی کہ پڑہی جائینگی اور اگر کوئی غیر خدا کی تئین ساتہ اس اعتقاد کی کہی کہ جسوقت مین پکارتا ہون وہ سنتا ہی یا قدرت پوری بیچ روا کرنی حاجتون کی رکہتا ہی یا بیچ جہان کی تصرف کرنیوالا ہی یا شراکت تدبیر کی بیچ کارخانون الہی کی رکہتا ہی پس بیچ اس صورت کی شریک کرتا ہی ساتہ خدای تعالی کی واسطی رفع کرنی اس بات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہیجی گئی ہین کسی کے تئین بیچ علم غیب کی اور قدرت مطلقہ کی اور تصرف کرنا بیچ کامون جہان کی شریک ساتہ خدای تعالی کی بجا ہی کرنا پس اس قسم کا پکارنا غیر خدا کی تئین موجب کفر و شرک کا ہی جیسی آیات قرآنی اور حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایات فقہ کی اوپر اسکی دلالت کرتی ہین قال اللہ تعالی قُل لَّا یَعلَمُ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ الغَیبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشعُرُونَ اَیَّانَ یُبعَثُونَ ترجمہ توکہہ خبر نہین رکہتا جو کوئی ہی آسمان اور زمین مین چہپی چیز کی مگر اللہ اور اونکو خبر نہین کب جلائی جاوینگی قال اللہ تبارک و تعالی وَمَن اَضَلُّ مِمَّن یَّدعُوا مِن دُونِ اللّٰہِ مَن لَّا یَستَجِیبُ لَہٗ اِلٰی یَومِ القِیٰمَۃِ وَھُم عَن دُعَآئِھِم غٰفِلُونَ ترجمہ اور اوس سی بہکا کون جو پکاری اللہ کی سوای ایسی کو کہ نہ پہنچی اوسکی پکار کو دن قیامت تک اور اونکو خبر نہین انکی پکارنی کی و قال اللہ تعالی وَلَا تَدعُ مِن دُونِ اللّٰہِ مَا لَا یَنفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِن فَعَلتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِینَ ترجمہ او مت پکار اللہ کی سوای ایسی کو کہ نہ بہلا کری تیرا نہ برا پہر اگر تو نی یہ کیا تو تو اوسوقت ہی گنہگارونمین و قال اللہ تعالی قُلِ ادعُوا الَّذِینَ زَعَمتُم مِّن دُونِ اللّٰہِ لَا یَملِکُونَ مِثقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الاَرضِ وَمَا لَھُم فِیھِمَا مِن شِرکٍ وَّمَا لَہٗ مِنھُم مِّن ظَھِیرٍ ترجمہ توکہہ پکارو اونکو جنکو دعوی کرتی ہو سوای اللہ تعالی کی وہ نہین مالک ایک ذرہ بہر کی آسمانون مین نہ زمین مین اور نہ اونکا ان دونون مین ساجہا اور نہ اونمین کوئی اوسکا مددگار ترجمہ ان چارون آیتون کا تفسیر ہندی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کی سی کہ نام اوسکا

موضح القرآن ہی اسجگہ لکھا گیا ہی اور دوسری آیتین بہت ہین ای ترمذیشین پس اوس
جملہ سی یہ ہی قالت احدہن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ہذہ وقولی بالذی کنت
تقولین کہا ایک نی اون عورتون مین سی اور بیچ ہماری نبی ہی کہ جانتا ہی وہ کچہ کہ بیچ کل کی
ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑ اسکو اور کہو وہ کچہ کہ کہتی تہی تو اور بہی حدیث
شریف مین ہی حدیث عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت من اخبرک ان محمدا
صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الخمس التی قال اللہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ الایۃ
فقد اعظم الفریۃ کذا فی المسلم وایضا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ
لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم کذا فی المشکوۃ ترجمہ
روایت ہی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ کہا وہ کوئی کہ خبر دی تیری تئین کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم جانتی ہین اون پانچ چیزکی تئین کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ تحقیق اللہ تعالی نزدیک
اوسکی ہی علم قیامت کا تا آخر اسکی پس تحقیق بڑا کیا بہتان کو ایسی ہی ہی مسلم مین اور
بہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی نہین جانتا ہون مین اور حال
یہ ہی کہ مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتہ میری اور ساتہ تمہاری ظاہر آین حدیث
آنست کہ عاقبت مبہم ست وہیچکس نداند کہ آخر چہ خواہد شد وچہ کار خواہد کرد واین درباب
انبیا ورسل خصوص درحق سید المرسلین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم منفی ست بدلائل قطعیہ
کہ دلالت دارند بر جزم ویقین بحسن عاقبت ایشان یا مراد عدم دریافت احوال عاقبت ست
چہ در دنیا وچہ در آخرت بتفصیل چہ علم باحوال غیب بتفصیل جز پروردگار تعالی را نباشد اگرچہ مجملا
معلوم ست کہ عاقبت انبیا علیہم السلام بخیر ست وحق آنست کہ ورود این قول از نزول قول
سبحانہ ست لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر اول ابہام بود در عاقبت ودر
آخر این آیت یقین شد کہ عاقبت بخیر ست کذا قیل واللہ اعلم نقل از شرح فارسی
شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہی مشکوۃ مین اور دوسری

حدیثین بہت ہین ساتہ طرق ثبوتہ کی ذکر کیا گیا ہی پر روایت شرح فقہ اکبر کی جو ملا علی قاری
کی ہی اور روایت فقہ کی یہین یہ ہین ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يَعْلَمُوا الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَاءِ
اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ اَحْيَانًا وَذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيْحًا بِالتَّكْفِيْرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ **قوله تعالى** قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ
اِلَّا اللّٰهُ كَذَا فِي شَرْحِ فِقْهِ الْاَكْبَرِ لِمُلَّا عَلِيِّ الْقَارِي قَالَ فِي الْبَزَّازِيَّةِ وَغَيْرِهَا مِنْ
كُتُبِ الْفَتَاوٰى مَنْ قَالَ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ كَذَا قَالَ الشَّيْخُ فَخْرُ الدِّيْنِ
اَبُوْ سَعِيْدٍ عُثْمَانُ الْجِيَانِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَنَفِيُّ فِي رِسَالَتِهِ وَمَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ
فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتَقَدَ بِهِ ذٰلِكَ كَفَرَ كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ پس جان تو کہ پیغمبر نہین جانتی
تہی غیب کی چیزونکو مگر وہ کہ بتلایا اونکو خدای تعالی نی بیچ بعضی وقتون کی ذکر کیا ہی حنفیون
نی صریحا ساتہ کفر کی ساتہ اعتقاد اسکی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتی تہی غیب کی تئین
واسطی مخالف ہونیکی قول اللہ تعالی کی کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا ہی وہ کوئی
کہ بیچ آسمانون اور زمین کی ہی غیب کی تئین مگر خدای تعالی ایسی ہی ہی بیچ شرح فقہ اکبر
ملا علی قاری کی کہا ہی بیچ بزازیہ کی اور سوا اوسکی کتابون فتاوون کی سی وہ شخص کہ کہی
تحقیق ارواح بزرگون کی حاضر ہین جانتی ہین کافر ہوتا ہی ایسی ہی کہا شیخ فخر الدین
ابو سعید عثمان حبانی بیٹی سلیمان حنفی کی نی بیچ رسالہ اپنی کی اور اوس کسی نی کہ
گمان کیا کہ تحقیق مردہ تصرف کرتا ہی بیچ کامون کی نہ خدای تعالی اور اعتقاد کیا ساتہ
اس نیت کی اس بات کا پس کافر ہوا ایسی ہی ہی بیچ **بحر الرائق** کی تمام ہوئی عبارت
مائة المسائل کی **رضوان** بمعنی خوشنود شدن و پسندیدن از منتخب **اونتیسوان**
مقصد یہ کہ بیان اون چیزونکا جو نفس انسانکی تکمیل کیواسطی ضرور ہین بعد تکمیل کے
بعضی توفیق الہی سی سب مرتبی طی کرکی یعنی پانچون مرتبی طی کر کی مقتدا اور پیشوا ایک
عالم کی ہوتی ہین اور بعضی بعد تکمیل کی برائی بیچ پکتا ہو گئی ابلیس کی بہی اوستاد ہین

جاتی ہین اور اس سورہ کی نازعات نام رکہنی کی وجہ یہ ہی کہ لفظ نازعات کا اونہین پانچون
صفتون مین سی ہی جو اس سورہ کی اول مین مذکور ہین اور وہ سب کمالون کی حاصل
ہونیکا وسیلہ ہین اور صفتین دوسری فرع اوسکی ہین گویا یہ صفت ابجد کی قاعدیکا حکم
رکہتی ہی تمام علمون کی نسبت سی کہ حاصل کرنا سب علمون کا بدون سیکہنی اس قاعدیکی ممکن
نہین ہی اس اجمال کی تفصیل یہ ہی کہ نفس انسان کا جب اپنی تکمیل کیطرف متوجہ ہوتا ہی کام
کی حاصل کرنی مین علم ہو یا عمل کاریگری ہو یا کوئی پیشہ نیک ہو یا بد فائدی والا ہو یا نقصان
والا ہر طرح سی اسکو ضرور ہی کہ پانچون مرتبی طی کری تو اوس مطلب کی کمال درجی کو پہنچی
اور رتبہ تکمیل کا اوس فن مین حاصل کری اول یہ کہ اپنی تئین اون چیزونسی جو اوسکی مطلب
کی منافی ہین دور رکہی اور اس حالت مین اسکو بڑی کوشش کرنا ہوگی کہ طبیعت اوسکی
اونہین منافیات کو چاہتی ہی یا شرع اونہین منافیات کی بجالانی کو حکم کرتی ہی یا عقل
اونہین کی طرف کہینچتی ہی اور وہ شخص برخلاف طبیعت کی یا شرع یا عقل کی اپنی تئین
اوس چیز کی حاصل کرنی مین مشغول کرتا ہی اور ممانعت طبیعت اور شرع اور عقل کی ہرگز
خیال مین نہین لاتا اس حالت کو زور سی کہینچنی کر کی تعبیر فرمائی ہی کہ وَالنّٰزِعٰتِ
غَرْقًا انہین معنو پر دلالت کرتا ہی اور جو یہ حالت شہوات نفسانی کی سبب واقع ہوتی
ہی اسکو یعنی حالت شہوات نفسانیکی ترک کرنیکو اہل سلوک کی عرف مین توبہ اور مجاہدہ
کہتی ہین دوسری یہ کہ کثرت شغل سی اوس چیز کی ساتہ اوسی محبت ہو جاتی ہی
اور اس محبت کی سبب سی اوسکو خوشی اور سرور حاصل ہوتا ہی اور دل اوسیکی طرف
رغبت کرتا ہی اور اگر اوس سی کسی سبب سی جدائی ہو جاتی ہی بی اختیار اوسیکا اشتیاق
رہتا ہی اور خطرہ اور تعلق اوسکی دلمین باقی نہین رہتا ہی اور سب طرفسی منہ پہیر کی
اوسیکی طرف مشغول رہتا ہی اور اسی حالت کو نشاط کر کی تعبیر فرمایا ہی کہ اسکو ہندی
مین امنگ کہتی ہین اور اہل سلوک کی اصطلاح مین اس حالت کو اگر حق تعالی کی راہ مین

رکہنی والی اس کام کی یہی ہین اور اعلی اور ادنی کی قسم کہانی ہین فرق ضرور ہے
اسیواسطی فی تعقیب کی لائی تاکہ اشارہ ہو اس بات کی طرف کہ اعلی کی سوگند ادنی
کی سوگند کی بعد ہی اور ترقی ادنی سی اعلی کیطرف کرتی ہین ہم یَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَةُ
یعنی قسم اون جماعتونکی اوس دن ہی کہ کانپنی کانپنی والا یعنی زمین اور پہاڑ جنبش مین
آوینگی پہلی سور پہونکنی سی اور روحین بدنون سی جدا ہو جاوینگی اور انتظام دنیا کا درہم برہم
ہو جاویگا تَتۡبَعُهَا الرَّادِفَةُ بعد اوسکی آوی پیچہی آنی والا مراد پیچہی آنی والی سی دوسری مرتبہ کا
صور پہونکنا ہی کہ اوسکی سبب سی پہر ارواحین قالب مین رجوع کرینگی اور نئی سر سینی یہ عالم
دوسری رنگ پر پیدا ہو ویگا اور اس قسم کی جواب کو مذکور نہین فرمایا ہی اسواسطی کہ
قسم خود جواب پر دلالت کرتی ہی یعنی ان مرتبی والون کی دل اوسدن مختلف ہونگی
پہر جن لوگون نی اللہ تعالی کی رضامندی مین اون مرتبونکو حاصل کیا ہی آرام اور چین
مین ہونگی اور ہنستی خوشیان کرتی چہری تازی چمکتی ہوی اوٹہینگی اور جن لوگون نی
خلاف رضی الٰہی کی ان مرتبون کو حاصل کیا ہی حیران اور پریشان ہونگی کہ ہمارا کیا اکارت
گیا اور جو آج کی دن کام آوی وہ ہمسی نہوا جیساکہ ارشاد فرمایا ہی قُلُوۡبٌ یَّوۡمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ
کتنی دل اوسدن دہڑکتی ہونگی ماری بیقراری اور گہبراہٹ کی اور وہ گہبراہٹ اسطرح کی
ہوگی کہ اوسکو تہام نہ سکینگی بلکہ اونکی چہرون سی ظاہر ہوگی کہ مونہ پر ہوائیان اڑتے
ہونگی اَبۡصَارُهَا خَاشِعَةٌ آنکہین اون دلون والون کی تاریک اور حیران ہونگی اور
آرام اور چین والون کی دلون کا حال اس جگہ بیان نفرمایا اسواسطی کہ یہان خوف دلانا
قیامت کی دن سی اور ڈرانا اوسکی حال سی منظور ہی اور جب معلوم ہوا کہ کتنی دل اوسدن
بیقرار اور بی چین ہونگی دہشت سی تو ڈرایا چاہیی ایسا نہو کہ ہماری دل بہی انہین مین
سی ہو وین اور اپنی دلونکو مطمئنہ اور آرمیدہ سی یقیناً نجاننا چاہیی اسواسطی کہ یہ بات
یقینی نہین ہی بلکہ شکی ہی اور شک پر توقع اور امید نرکہا چاہیی اسواسطی کہ خوف کی جگہ

شک بہی کافی ہی اور امید کی واسطی ظن غالب ضروری ہی اور بعضی مفسرون نی راجفہ کی
لفظ سی زمین اور پہاڑ مراد لیتی ہین جیسا کہ دوسری آیت مین مذکور ہی یوم ترجف
الارض والجبال اور رادفہ کی لفظ سی آسمان اور ستاری مراد لیتی ہین اسواسطی کہ
زلزلہ کی بعد زمین پہٹ کی منتشر ہو جاینگی اور بعضی کہتی ہین کہ راجفہ پہلی زلزلہ کا نام ہی
کہ زمین اوسکی سبب سی ہل جاویگی اور رادفہ دوسری زلزلہ کا نام ہی کہ ہر ہر چیز زمین کا
اوسکی سبب سی ریزہ ریزہ ہو جاینگا **فائدہ** بیان مفسرون کی اختلاف کا اب
اسجگہ جاننا چاہیی کہ مفسرون نی اختلاف کیا ہی تعیین ما صدق علیہ مین اون
پانچون صفتون کے کہ اس سورت کے شروع مین مذکور ہین یعنی اتنی بات
مین اختلاف ہی کہ مراد ان پانچون صفتون سی کیا ہی بعضون نی ایک ہی چیز مراد لی ہے
اور بعضون نی کئی چیزین مراد لی ہین لیکن مناسبت کا لحاظ کر کی یعنی آپسمین اونکی تعلق
اور رابطہ ہو اور ایک ہی کام مین سب مشغول ہون اور بعضون نی اس مناسبت کا لحاظ
نہین کیا ہی اور مختلف اور متفرق چیزین مراد لی ہین اور اسیطرح جس سورت کا شروع
مثل اس سورت کی ہی جیسی وَالْعَادِيَاتِ اور وَالْمُرْسَلَاتِ اوسمین بہی یہی اختلاف ہی
اب اوس اختلاف کا بیان شروع ہوتا ہی حضرت صوفیہ قدس اللہ اسرارہم کہتی ہین
کہ وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا سی اہل سلوک کی دل مراد ہین کہ اپنی نفسون امارہ کو جو خواہشون
مین غرق ہو گیی ہین زور سی کہینچتی ہین اور ناشطات سی بہی اونکی دل مراد ہین جو درگاہ
الہی مین پہنچنی کی مشتاق ہین کہ روک اور موانع عبادت کی اونکی نفسون سی دور
ہوگیی ہین اور نہایت خوشی اور سرور سی عبادت مین مرض ہو یا تندرستی اوقات
مشغول رکہتی ہین اور سابحات سی بہی دریای معرفت کی تیرنی والون کی دل مراد
ہین اسواسطی کہ اوس دریای بی پایان مین خوض کرنا اور غوطہ لگانا ثمرہ مجاہدی کا ہی
او پہل اس کوشش کا اون احوال اور مقامون تک پہنچ جانا اور سابقات سی وہ دل

مراد ہین جو اپنی فراد کو پہنچی ہین یعنی سلوک کی منزلونکو قطع کرنیکی بعد قرب اور وصال کی
انتہا کی مرتبہ کو پہنچ گئی ہین اور نزدیکی اور وصال کی میدانون مین ایک دوسری سے
سبقت کرتی ہین اور مدبرات امر الٰہی کاملون اور مکملون کی دل مراد ہین کہ بعد پہنچنے کی درگاہ
الٰہی مین صفات الٰہی سی موصوف ہو کی خلق کی دعوت خالق کی طرف کرنیکی واسطی پھر اسطرف
رجوع کرتی ہین اور قسم کا جواب اس صورت مین یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ کی پہلی مقدر ہی یعنی
لَتُرْجَعُنَّ اِلَى اللهِ مَرْضِيِّيْنَ اِنِ اتَّصَفْتُمْ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ اَوْ مَطْرُوْدِيْنَ اِنِ اتَّصَفْتُمْ
بِاَضْدَادِهَا ترجمہ یعنی پہنچو گی الله کی طرف ہنسی خوشی سی اگر متصف ہو گی ان صفتون سی
اور اگر اونکی خلاف کرو گی تو راندی جاؤ گی اور علما ظاہر کی کہتی ہین کہ مراد مراتب سی کامل
کرنا قوت علمیہ کا ہی اور نازعات غرقا سی طالب علم مبتدی مراد ہین کہ معنی مشکل کو اپنی فکر کی
زور سی متنون اور شرحون اور حاشیون کی عبارت سی کہینچ کر نکالتی ہین اور ناشطات سی
طالب علم متوسط حال کی مراد ہین کہ سخت مطلب کو حل کرتی ہین اور مشکل کو آسان کرتی ہین
اور نشط کی لفظ نکالی گئی ہی نشط البعیر سی یہ مثل عرب مین مشہور ہی یعنی اونٹ کی پاؤن
کہول دیی اور سابحات سی منتہی طالب علم مراد ہین کہ ہر علم کی مسئلون کو خوب دریافت
کر کی علم دریا مین تیرتی ہین اور سابقات سی بڑی بڑی فاضل باریک بین مراد ہین
کہ اونکا ذہن مشکل مطلب اور باریک بات کیطرف سبقت کرتا ہی اور مدبرات امر اسے
کتابون کی تصنیف کرنیوالی اور قاعدونکی بنانی والی اور اصل اور فرع کی ٹہیرانی والی
مراد ہین اور جواب قسم کا یہان بہی اوسی جگہہ پر مقدر ہی نقل از تفسیر فتح العزیز
بتصنیف مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ الله علیہ محدث دہلوی تکمیل بمعنی تمام گردانیدن
از منتخب منافی بمعنی نیست کنندہ و باطل کنندہ از غیاث اللغات
مہارت بفتح میم و رای مہملہ بمعنی اوستادی از غیاث اللغات صنعت
بمعنی پیشہ و ہنر از غیاث اللغات فن در استعمال فارسی بہ تخفیف نون

بمعنی بہر دو داو و کشتی از غیاث اللغات ارشاد بمعنی راه بتانا سوانح بمعنی بازداند از منتخب محشر بالفتح و فتین معجمہ بکسر مطلق جای گرد آمدن و جائی گرد آمدن مردم در روز قیامت و این بفتح شین نیز آمده از غیاث اللغات تیسوان مقصد یہ کہ توجہ کئی قسم کی ہوتی ہی شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین لکھی ہین اور یہ عاجز اسجگہ اوس توجہ کی قسمون کا اور حالات کا بیان لکھتا ہی کہ جو صراط المستقیم سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اوسمین اس طرح کی قسمین نہین لکھی ہین اور اصل مطلب تو صراط المستقیم ہی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ پیر اپنی مریدون کو سامنی بٹھلاتی ہین اور جو حالات اور مقامات پیرونکو حاصل ہوئی ہین اونہین مقامات کی توجہ مریدونکو دیتی جاتی ہین درجہ بدرجہ پہر جو خدای تعالی چاہتا ہی پیرونکو اپنی فضل سی معلوم کرادیتا ہی پیر جس مقام کی توجہ دیتی ہین تو بی مرید کی کہی پیر کہہ دیتی ہین کہ یہ مقام تجکو حاصل ہوا مرید اقرار کرتی ہین کہ بیشک یہ مقام ہمکو حاصل ہوا اب اسوقت مین توجہ دینی والی اور لینی والی کمیاب ہین الا ما شاء اللہ اسواسطی کہ کاملون کی تاثیر جو دوسری کی اندر اثر پیدا کرتی ہی جسکو اہل طریقت کی عرف مین توجہ کہتی ہین چار طرح کی ہوتی ہی **فائدہ توجہ کی قسمون کا بیان** اول تو تاثیر انعکاسی وہ ایسی ہی جیسی کوئی شخص خوب عطر لگا کر مجلس مین آوی اور اس عطر کی خوشبو سب ہمنشینونکی دماغ کو معطر کر دی پس یہ قسم سب قسمون مین توجہ کی ضعیف ہی کیونکہ اسکا اثر تبہی تک ہی جب تک اسکی صحبت ہی بعد اوسکی کچہہ باقی نہین رہتا دوسری تاثیر القائی وہ اس قسم کی ہی جیسی کوئی شخص بتی اور تیل سکوری مین ڈالکر لایا اور دوسری شخص کی پاس آگ ہتی اوسنی اوسکو روشن کر دیا پس چراغ تیار ہوگیا اس قسم کی تاثیر البتہ کچہہ قوت رکہتی ہی کہ سیکہنی سکہانی کی صحبت کی بعد بہی اوسکا اثر باقی رہتا ہی لیکن جب کوئی صدمہ پہنچا جیسی آندہی یا مینہہ یا کوئی اور آفت تو اس کا اثر جاتا رہتا ہی اسواسطی کہ یہ تاثیر

نفس اور لطیفون کو درست نہین کرسکتی ہی جیسی ناکاری بن تیل اور بتی اور سکوری کو
فقط شعلہ سنوار نہین سکتا تیسری قسم تاثیر اصلاحی ہی وہ اسطور کی ہی جیسی پانی کو دریا سے
یا کوی سی لاکر خزانی مین جمع کرین اور خزانی کی راہ کو حوض کی فواری تک کوڑی کرکٹ سی
صاف کردین پہر خوب زور سی اوسمین پانی چہوڑ دین کہ فوارہ خوب جوش اور خروش
سی چہوٹنی لگی اس قسم کی تاثیر اون اگلی تاثیرون سی بہت قوی ہی کہ نفس کی اصلاح
اور ستہرائی لطیفون کی بہی اوسمین ہوتی ہی لیکن خزانی کی استعداد اور راہ کی مسافت
کی موافق فیضان ہوتا ہی نہ کوی اور دریا کی برابر اور ان سب باتون کی ساتہ بہی اگر خزانی
مین کچہ آفت یا فطور واقع ہوجاوی تو البتہ نقصان پڑجاتا ہی چوتہی تاثیر اتحادی کہ شیخ
اپنی روح باکمال کو طالب کی روح کی ساتہ خوب زور سی ملاوی کہ شیخ کی روح کا کمال طالب کے روح مین اتر
کرجاوی اور یہ مرتبہ سب قسم کی تاثیرون سی زیادہ تر قوت رکہتا ہی کیونکہ صاف معلوم
ہوتا ہی کہ ایک ہوجانی سی دونون روحون کی جو کچہ کہ شیخ کی روح مین ہی طالب کی
روح مین سماجاتا ہی اور بار بار حاجت فائدہ لینی کی نہین رہتی ہی سو اولیاء اللہ مین
اس قسم کی تاثیر بہت کم پائی گئی ہی چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سی منقول ہی
کہ ایک روز آپ کی مکان پر کئی مہمان آگئی اور اوس روز آپ کی یہان کچہ کہانی کی قسم سی موجود
نہتہا اسواسطی اونکو کمال تشویش ہوئی اور اونکی کہانی کی تلاش کرنی لگی اتفاقاً ایک نان بائی
کی دوکان آپ کی مکان کی متصل تہی اس بات کی خبر پاکی ایک خوان بہرا ہوا روٹیونکا
خوب مکلف مرغن نہاری کی ساتہ آپکی سامنی لاکر حاضر کیا آپ اوسکو دیکہ کر نہایت خوش
ہوئی اور فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہی اوسنی عرض کی کہ مجہکو اپنا سا کر دیجیی فرمایا کہ تو اس
حالت کا تحمل نکرسکیگا کچہ اور مانگ وہ اسی بات کا سوال کیی جاتا تہا اور خواجہ انکار
کرتی تہی جب وہ بہت سی عاجزی کرنی لگا تو ناچار ہوکر اوسکو اپنی ساتہ حجرہ مین لیگئی
اور تاثیر اتحادی اوسپر کی جب حجرہ سی باہر نکلی تو خواجہ مین اور اس نان بائی کی صورت

شکل مین کچہ فرق باقی نرہا تہا لوگون کو پہچاننا مشکل پڑا تہا لیکن اسقدر تہا کہ خواجہ ہوشیار تہی اور وہ نان بائی بیہوش اور سرشار القصہ اس نان بائی نی تین روز کی بعد اوسی سکر اور بیہوشی مین وفات کی رحمۃ اللہ علیہ حاصل کلام کا یہ ہی کہ تاثیر جبرئیل علیہ السلام کی اوس بہینچنی مین تاثیر اتحادی تہی کہ اپنی روح لطیف کو بدن کی مسامون کی راہ سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مین داخل کرکی آپ کی روح مبارک سی ملادی اور شیر و شکر کی مانند گہل مل گئین تو ایک عجیب حالت ملکیت اور بشریت کی درمیان مین پیدا ہوئی کہ بیان مین نہین آسکتی تیسری یہ کہ ورقہ بن نوفل کو کہ تسلی بخشنی والا اوس جناب کا ہوا تہا اور وحی کی نازل ہونی پر گواہی دیا تہی اور جبرئیل علیہ السلام کو بہیجا تا تہا اور آپ کی نصرت اور مدد کی واسطی کمربا نہی تہی جلد اس عالم سی اوٹہا لیا کہ کسی کو یہ گمان نہو کہ یہ سب اگلی قصی اور دوسری کام شرع کی وحی ورقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکہاتا اور یاد دلاتا ہوگا اور آنحضرت علیہ السلام کو بعد اس واقعہ کی صحبت بہی اوس سی ہونی کی نہین ہی اسواسطی گنجایش اس احتمال کی بالکل نہو گئی اور یہ بہی منظور تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دین کی مقدمہ مین اہل کتاب کی بلکہ کسی اگلی دین والی کی تائید اور مدد شامل نہو جو کچہ کہ ہو سو آپکی ذات مبارک ہی سی ہو اکتیسوان مقصد آدمی کی نفسون کی قسمون کی بیان مین شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی نی اپنی تفسیر فتح العزیز مین لکہا ہی ادس سی اس رسالہ مین لکہا جاتا ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ قسم نہین کہاتا ہون مین قیامت کی دن کی اپنی تقصیر پر آدمی کو حسرت واقع ہونی پر اسواسطی کہ یہ حسرت آدمیکو دنیا مین لاحق ہوا کرتی ہی اور متحیر کردیتی ہی وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ اور قسم نہین کہاتا ہون مین آدمی کی نفس ملامت کرنیوالی کی قیامت کی واقع ہونی پر ایسا نفس جو قیامت کی قائم ہونیکا سبب ہی اسواسطی کہ آدمی اپنی نفس کی حقیقت سی بیخبر اور غافل ہی یہ نہین جانتا ہی کہ یہ نفس مجہکو قیامت کی دن گرفتار کروادیگا اور برائیون کی جزا چکہنی کا یہی سبب بنیگا

اور قسم کھانی کی واسطی ایسی چیز چاہیی کہ مخاطب کی [illegible] اپنی لوازمات اور ثمرات
سی ظاہر اور نمایان ہو تا کہ اسکی دلیل پکڑ کی مقسم علیہ کی مضمون کو سمجھ جاوی مفسرین کو
نفس لوامہ کی معنون مین اختلاف ہی سو جو مفسرون مین محقق ہین انہون نی یون
بیان کیا ہی کہ آدمی کا نفس ایک چیز ہی لیکن اسکی تین حالتین ہین اگر عالم علوی کی
طرف مائل ہوا اور عبادت اور فرمان برداری مین اسکو خوشی حاصل ہوئی اور شریعت
کی پیروی مین اسکو تسکین اور چین ہوئی تو اوس نفس کو مطمئنہ کہتی ہین اور اگر عالم
سفلی کیطرف اوسنی میلان کیا اور دنیا کی خواہشون اور لذتون مین اور عار اور ننگ اور
انتقام اور کینہ کشی کی طرف رغبت کی اور شریعت کی پیروی سی بھاگا اسکو نفس امارہ
کہتی ہین اسواسطی کہ روح کو برائی کا حکم کرتا ہی اور اگر کبھی عالم سفلی کی طرف میلان
کرتا ہی اور شہوت اور غضب مین مبتلا ہوتا ہی اور کبھی عالم علوی کی طرف میلان کرتا ہی
اور شہوت اور غضب کو برا جانتا ہی اور اوس سی دور بھاگتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی اور
اپنی تئین آپ ملامت کرتا ہی اوس نفس کو لوامہ کہتی ہین اور بعضی مفسرون نی یون
کہا ہی کہ ہر آدمی کی بدن مین تین نفس ہین اول نفس مقدس جسکو روح الٰہی بھی کہتی ہین
اور نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي یعنی پھونکا مینی اسمین اپنی روح کو اسیکی شان مین وارد ہی اور
قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّي بھی اسیکا بیان ہی یعنی کہہ تو کہ روح ہماری پروردگار کا حکم ہی
اسیکا بیان ہی اور وہ ہمیشہ یاد الٰہی مین مطمئن ہی اور اوسکی محبت مین مستغرق
اور اوسکی حکم کا فرمان بردار ہی اور دوسرا نفس منطبعہ ہی جو بدن کی تدبیر مین ہمیشہ رہتا ہی
اور جو جو شہوت اور غضب کی خواہش کرنیوالی چیزین ہین انکو بالطبع چاہتا ہی
اور روح کو اونہین لذتون کی حاصل کرنی کی واسطی بار بار حکم کرتا ہی اسی سبب
سی اسکو امارہ کہتی ہین اور تیسرا نفس ناطقہ ہی کہ ظاہری اور باطنی حواس سے
علم اور ادراک کو جمع کرنا اور روح کی سامنی انکو عرض کرنا اسکا کام ہی

اور اسکو نفس لوامہ کہتی ہین اسواسطی کہ نفس امارہ سی جب کوئی امر نامناسب واقع ہوتا ہی تو
اوسکو یہ ملامت کرتا ہی اور کامونکی نیکی اور بدی نفس امارہ کو سمجہاتا ہی اور اوسکو ملہمہ بہی
کہتی ہین اسواسطی کہ روح کی وسیلہ سی جو امور کہ حقہ اور صادقہ ہین ونکی اوسپر الہام ہوتی
ہین اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نی فرمایا ہی کہ قیامت کی دن ہر نفس لوامہ
ہوگا اور اپنی تئین ملامت کریگا اسواسطی کہ اگر نیک ہی تو اسپر اپنی تئین ملامت کریگا کہ نیکی زیادہ
اور کیون نکی اور بعضی اپنی وقتون کو بیفائدہ کیون گنوایا اور اگر بد ہوگا تو اپنی تئین اسپر
ملامت کریگا کہ کیون برائی کی مینی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جنت والونکو کسی
چیز کی حسرت نہوگی مگر ایک چیز کی جو دنیا مین کوئی ساعت بی یاد الہی کی گذری ہوگی اور حضرت
حسن بصری رضی اللہ عنہ نی فرمایا ہی کہ دنیا مین بہی ایماندار آدمیکا یہی نشان ہی کہ ہمیشہ
اپنی ملامت مین رہی اسواسطی کہ کوئی آدمی تقصیر سی خالی نہین ہی پہر وہ تقصیر معرفت
الہی اور اسکی مبادی مین ہو یا عبادت اور تقوی مین یا اوسکی شرائط اور آداب مین ہو
اور بعضون نی یون فرق بیان کیا ہی کہ نفس مطمئنہ نفس انبیا اور اولیاے کاملین کی ہین
جنہون نی حق تعالی کی یاد اور اوسکی محبت مین چین اور اطمینان پیدا کیا اور وسوسون
اور خطرونکی کشمکش سی خلاصی پائی ہی اور نفس ملہمہ صالح ایماندارون اور ابرارونکا نفس
ہی اور نفس لوامہ گنہگارون تائب اور تقصیر وارون نادم کا نفس ہی اور نفس امارہ کافرونکا
نفس ہی اور اون فاسقونکا جو فسق پر اڑگئی ہین اور بعضون نی یون کہا ہی کہ نفس لوامہ
متقیونکا نفس ہی جو دنیا مین گنہگارونکو ملامت کیا کرتی ہین اور آخرت مین بہی ملامت
کرینگی اور حق یہ ہی کہ آدمی کی نفس کی پیدایشی یہ بات ہی کہ ملامت اور ندامت کرتا ہی
کسیطرح کا ہو اچہا ہو یا برا چنانچہ اوپر تفسیر مین گذر چکا ہی یہ جو مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
نی فرمایا کہ اوپر تفسیر مین گذر چکا ہی یعنی سورۃ الفجر مین وہ مطلب یہ ہی جو گذر چکا ہی اسجگہ یہ
سمجہ لیا چاہیی کہ نفس انسانی کو قرآن مجید مین تین صفتون سی موصوف کیا ہی امارہ اور لوامہ

اور مطمئنہ امارگی صفت ہی کافرون اور فاسقون کی نفس کے کہ کفر اور فسق سی منہہ نہین پہیرتی
اور اونکا نفس اونکو ہر وقت اونہین کامون کی طرف رغبت دلاتا ہی اور لوامگی اون گنہگارون کی
نفس کی تعریف ہی کہ وہ اپنی بدی پر ندامت کہینچتی ہین اور گناہ ہوجانیکی بعد اپنی کو آپ ملامت کرتی ہین کہ یہ کام
مینی کیون کیا اور بہت برا کیا اور مطمئنہ ہونا انبیا اور اولیا اور اصحاب کے نفسونکی صفت ہی کہ ایمان اور طاعت اور ذکر اور فکر
مین حق کی اطمینان رکہتی ہین اور کشمکش سی خواہشون کی اور خطرات سی گناہون کی انکی احوال
پراگندہ اور اونکی اوقات مکدر نہین ہوسکتی اور بعضی کہتی ہین کہ امارگی ہر نفس کی صفت ذاتی ہی
کہ شہوت اور غضب کی وقت اور عقل اور شرع کی حکم پر ظہور کرتی ہی اور لوامگی بہی ہر نفس
کی صفت ہی مگر جسوقت کہ عقل اور شرع کیطرف رجوع کری اور خیر اور شر کو پہچانی اور اطمینان
بہی ہر نفس کے صفت ہی مگر جبکہ ذکر کا نور تمام بدن کی اجزا پر غالب ہوجاتا ہی اور حضرت امام حسن
بصری رضی اللہ عنہ نی فرمایا ہی کہ ساری نفس قیامت کی دن لوامہ ہونگی اور آپ کو ملامت کرینگی
کہ طاعت تونی زیادہ کیون نکی اور گناہ کیون کیا اور ہرچند کہ اصل مین وقت اس ندا اور بشارت
کا وقت فزع اکبر کا ہی کہ قیامت کی روز ہوگا لیکن نمونہ اسکا وقت مرنی ہر مومن کی ظاہر
ہوتا ہی چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سی مینی سنا ہی کہ جب با ایمان آدمی کو اجل آتی ہی تو سرہانی اوسکی فرشتی خوبصورت خوش
لباس معطر آتی ہین اور کہتی ہین ای جان بحق آرمیدہ خوشی اور آسانی سی نکل آ کہ تیرا پروردگار
تجہسی خوش ہی یہ بات سنکر مسلمان کی جان کمال خوشی سی نکل آتی ہی اور ایک عالم اسکی
خوشبو سی معطر ہوجاتا ہی اور فرشتی اسکو ریشمی معطر کپڑون مین لیجاتی ہین اور دروازی
آسمان کی کہل جاتی ہین اور وہانکی دربان مرحبا کہتی ہوی استقبال کرتی ہین اور اوسکی
واسطی بخشش طلب کرتی ہین اور اوسکو عرش معلی کی نیچی لیجاتی ہین کہ اللہ تعالی کو سجدہ
کری اور حضرت میکائیل کو حکم ہوتا ہی کہ اس جان کو مسلمان اور نیکوکارون کی ارواح کی
مقام مین داخل کرو اور اوسکی قبر کو فراخ کردو کہ آرام اور راحت اوسکو پہنچتی رہی اور اوسکو

لہذا ہو کر آرام سی سو رہتی نئی دولہن کی مانند کہ اسکو کوئی بدخواب نہین کرتا اور کافرون کی ساتہ
اوسکی برعکس معاملہ واقع ہوتا ہی متفق علیہ یعنی قسم کہائی گئی اوپر اوسکی فرع الجز نعتین کتاب
از قیامت بتیسوان مقصد وسوسہ کی بیان مین مشکوۃ شریف کی شرح ہندی مظاہر حق
نواب قطب الدینخانکی جو شاگرد خاص مولوی اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کی ہین اوسمین
لکہا جاتا ہی مراد وسوسہ سی باتین دلکی اور شیطان کی ہین کہ باعث ہون کفر اور گناہ کی اور وہ جو
فکر کو الہام کہتی ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان
بی اختیار نفس مین آجاوی اوسکو ہاجس کہتی ہین پس یہ قسم معاف ہی اس امت مرحومہ سی
اور سب پہلی امتون سی بہی پہر جب ٹہیری اور خلجان ہووی دلمین اوسکو خاطر کہتی ہین وہ بہی
اس امت سی معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمین پڑی اور باقی رہی اور دوام
اور اصرار ہو اوسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کری اور خواہش کری اوسکی کی ہووی اور لذت اور
محبت اوسکی پیدا ہووی اس قسم کو ہم کہتی ہین یہ بہی خاص اس امت مرحومہ سی معاف ہی
اور مواخذہ نہین اسپر اور بدون عمل کی نامۂ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اوسکو
باز رہی اوسکی مقابلہ مین نیکی لکہی جاتی ہی اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی وہ یہ ہی
بات نفس کی بیچ ہی اور عزم بالجزم ہی دلکا اوسپر کہ کوئی مانع اوس سی روکتا ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب
کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کچہ اوس سی کراہت اور نفرت نہ ہووی اگر اسباب بالفعل
موجود ہووی تو البتہ کری اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سی کم ہی جبتلک دلمین ہی کم گنہگار ہی
اور جب اوسکو کر گذری زیادہ گنہگار ہوگا اور یہ تقسیم اون افعال کی ہی کہ اعضا سی واقع ہوتی
ہین مثلا زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا آوی تو متضمن ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دلکی ہین
مثلا بری عقیدی اور اعمال دلکی یعنی حسد وغیرہ اسمین داخل نہین اوسکی ہمیشہ استقرار ہی
مواخذہ ہوتا ہی کذا ذکر الفخر من شروح المشکوۃ والملا علی القاری حدیث عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ

صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نی معاف کی امت میری سی وہ چیز کہ
بطریق وسوسہ کی آتی ہی دل مین اونکی جب تک کہ نہ عمل کرین ساتھ اوسکی یا نہ بولین روایت
کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي
الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا
بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی آتا ہی شیطان ایک تمہاری کی پاس پس کہتا ہی کسنی پیدا کیا یہ کسنی پیدا کیا یہ یعنی آسمان
و زمین وغیرہ یہانتک کہ کہتا ہی کسنی پیدا کیا رب تیرا کو پس جبکہ پہونچی اسکو چاہیی کہ پناہ پکڑی
ساتھ اللہ کی اور باز رہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی فائدہ غرض اون وسوسونسی
اوسکی یہ ہوتی ہے کہ غلطی اور کفر مین ڈالی اللہ قدیم پیدا کرنی والا ہر چیز کا ہی اوسی کون پیدا کریگا
اور باز رہی یعنی اس خیال کو چھوڑ دی اور اور شغل مین مشغول ہو اور اوٹھنا مجلس سے اور بدلنا
حالت کا بڑا تاثیر رکھتا ہی اسکی دفع مین اور اعلی قسم پناہ چاہنی کی یہ ہی کہ مشغول ہو ساتھ
ریاضت نفس کی اور پاک کری دلکو تعلقات اور ما سوی اللہ سی اور نری پناہ چاہنی زبان
سی کافی نہین لیکن البتہ مداومت کارگی ہی حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً
اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
ترجمہ روایت ہی بیٹی عباس کی سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا اونکی پاس ایک شخص پس
کہا تحقیق مین پاتا ہون دل اپنی مین ایک چیز یعنی وسوسہ البتہ یہ کہ ہو جاؤن مین کوئلا
بہت بہتر ہی طرف میری اس سی کہ بولون ساتھ اوسکی یعنی نہایت بری ہی وہ بات فرمایا
حمد ہی واسطی اللہ کی وہ اللہ کہ پھیر دیا امر اوسکیکو طرف وسوسہ کی روایت کی یہ ابو داود نے
فائدہ یعنی وسوسہ ہی دلین رکھا اور بولنی اور عمل کرنی نہ دیا تا مواخذہ ہوتا اوسپر

اور یہ تو معاف ہی تینتیسوان مقصد یہ کہ رکوع اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آخر تک
لکہا جاتا ہی شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی کی تفسیر ہندی سی کہ نام اوسکا موضح القرآن
ہی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی مشکوۃ شریف کی شرح مین لکہا ہی کہ ہمکو ان دنون مین
اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر مین ایک رسالہ بہم پہنچا ہی بہر اونہون نی باللہ التوفیق
لکہی کی مشکوۃ کی شرح مین لکہا ہی شیخ ممدوح نی جو اوس رسالہ کی عبارت مشکوۃ شریف کی شرح
مین لکہی ہی وہ عبارت یہان لکہی جاتی ہی اور کچہ عبارت کتاب تکمیل الایمان شیخ عبد الحق
محدث دہلوی کی جو عقائد اہل سنت وجماعت کی مذہب کی ہی اور مناسب اس جگہہ کی ہی وہ عبارت
بہی اس مقصد مین لکہی جاتی ہی اَلنُّوْرُ نور بیچ عرف عام کی ساتہ معنی روشنی کی ہی اور بیچ
اسم الہی کی ساتہ معنی روشن کرنیوالی کی ہی اسواسطی کہ اللہ تعالی روشن کرنیوالا ہی آسمانون کا
ساتہ ستارون ثوابت وسیارونکی اور روشن کرنیوالا دلون مومنون اور عارفونکا ہی بیچ
ایمان وطاعت اور اخلاق اور معارف اور حقائق کی نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ
یَّشَآءُ ترجمہ روشنی اوپر روشنی کی راہ دکہاتا ہی اللہ تعالی طرف نور اپنی کی جسکو چاہتا ہی
اور نزدیک خاص لوگون کی نور عبارت ہی اوس چیز سی کہ ظاہر ہو ساتہ اپنی اور ظاہر کرنیوالی ہو
غیر اپنی کو فارسی اس عبارت کی جو شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی لکہی ہی وہ یہ ہی ونزد خواص
نور عبارت است از چیزیکہ ظاہر بود بخود وظاہر کنندہ غیر خود را اور جب مقابلہ کیا جاوی وجود کی تئین
ساتہ عدم کی ظہور خاص وجود کی تئین ہوی اور پوشیدگی خاص عدم کی تئین اور کوئی چیز
تاریک زیادہ عدم سی نہین ہی پس وہ کوئی کہ پاک ہو عدم سی بلکہ امکان عدم سی یعنی
ہو سکنی عدم سی اور باہر لانیوالا ہو وی حقیقتون کی تئین اندہیرون عدم کی سی یعنی جو ہونی
سی لائق زیادہ ہی غیر اپنی سی کہ نام رکہا جاوی اوسکی تئین نور اور وجود ایک نور ہی
کہ فائض ہی اوپر سب چیزون کی اور سب اوسکی ذات کی نور سی ہی اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یعنی اللہ نور ہی آسمانون اور زمین کا اور اس وقت مین ایک رسالہ بیچ تفسیر اس آیت کریمہ کی

ظہور مین آیا ہی کہ متکفل ظاہر کرنی پہیدون اور ظاہر کرنی نورونکا ہوئی اور ساتہ اللہ ہی کی ہی
توفیق اور بندی کو چاہی کہ اندہیرون طبیعت اور کدورتون نفس کی سی باہر آکر ڈہونڈہنا نورون
مشکوۃ راہ بتانی اور چراغ شریعت کا روشن کرکی ساتہ نور علم کی نیک کو بد سی جدا کری اور خطرات
شیطانی اور نفسانی کو ملکانی اور رحمانی سی جدا کری بزرگون نی کہا ہی کہ جو حال کہ نتیجہ علم کا
نہو اگرچہ کتنا ہی حال بڑا ہو نقصان اوسکا نفع سی زیادہ ہی اور جو کوئی رعایت علم ظاہر اور
آداب شریعت کی چہوڑتا ہی حقیقت نور کی بیچ دل اوسکی نہین آتی ہی اور نیک خو ہوتا ہی
کہ روشن ہووی ساتہ نور ایمان اور عرفان کی اور ظاہر کرنیوالا ہوا احکام دین کی تئین اور ساتہ
ریاضت اور مجاہدہ اور تزکیۂ نفس کے اور تصفیۂ دل اور تخلیۂ روح کی اور بقا بیچ نور الانوار کے فنا کری
اندہیرون بشریت کی کرکی اور بقا ساتہ نور الانوار کی حاصل کرکی عین نور کا ہو جاوی اَللّٰہُمَّ
اَعْطِنِي نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِي نُوْرًا ای اللہ دی مجہکو نور اور بڑا کر نور میرا اَلْهَادِي ہدایت رستہ
بتانا اور منزل مقصود کو پہچانا رستہ بتانی والا سیار رستی چلنی والونکا وہی ہی جو کوئی رستہ
دنیا کا چلتا ہی رستہ بتلانیوالا وہی ہی اور جو کوئی رستہ عقبی کا جاتا ہی رستہ بتلانیوالا وہی ہے
اور رستہ پہنچنی کا بیچ جناب قرب اوسکی کی جاتا ہی رستہ بتلانیوالا جذبات یعنی کششون
عنایات کا وہی ہی بیت گر نہ چراغ لطف تو راہ نماید از کرم ؛ قافلہ ہای شب روان پی
نبرد بمنزلی ؛ معنی بیت کی یہ ہین اگر چراغ مہربانی تیری کا از روی مہربانی کی راہ نہ دکہلاوے
قافلی رات کی چلنی والی منزل کو نہ پہنچین گی اور اقسام ہدایت اللہ تعالی کی منحصر نہین ہین
اَلَّذِي اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ترجمہ جسنی دی ہر چیز کو اوسکی صورت پہر راہ سجہائی
جیسا کہ طفل کو وقت باہر آنیکی شکم سی ساتہ چوسنی پستان کی ہدایت کی اور مرغی کی بچہ کو ساتہ
مجرد باہر آنیکی انڈی سی ساتہ چگنی دانہ کی راہ بتاتا ہی اور شہد کی مکہی کو ساتہ بنانی گہر کے
اوپر شکل چہہ کونی کی کہ خوبصورت شکلون کی ہی ساتہ اوسکی راہ بتاتا ہی اور شرح اسکی دور
اور دراز ہی اور بہتر اور بڑی ہدایت یہ ہی بتلاتا ہی ساتہ اوس رستہ کی کہ پہچانی والا ہو بیچ

جنتون نعیم اور دیکہنی وجہ کریم اوسکی کی اور بہید اکرنا بیچ باطن خاص بندون کی نورون توفیق اور بہیدون تحقیق کی سی کہ سبب ہدایت کاہی ساتہ طاعت اور معرفت کی اور بہترین بندون کی ساتہ تعلیق خویکری اور موصوف ہونی ساتہ اس اسم کی انبیا اور اولیا اور علما ہین کہ راہ بتلانیوالی خلق کی ہین ساتہ رستہ مستقیم کی اور طریقہ یعنی مضبوط کی خاص کرکی سیّد الاَنبیاءِ خَتمِ الرُّسُلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَاَتبَاعِهٖ هٰذَا تَوطِئَةٌ لِلحَقِّ وَمُحیِی عُلُومِ الدِّینِ اَللّٰهُمَّ وَفِّقنَا وَاَهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیهِم غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیهِم وَلَا الضَّالِّینَ ترجمہ ہدایت کرنیوالی رستہ حق کی زندہ کرنیوالی علوم دین کی ای اللہ توفیق دی ہمکو اور چلا ہمکو راہ سیدہی راہ اونکی جن پر تونے فضل کیا نہ جن پر غصہ ہوا اور نہ بہکنی والی ذوالنون مصری نی کہا قدس سرہ یعنی پاک کری اللہ تعالی بہید اونکا تین چیزین خصلت عارف کی ہین تنگدلی اور تکلیف غمزدہ لوگون کی کہولنا اور نعمتین اللہ تعالی کی غافلون کو یاد دلانا اور ساتہ زبان توحید کی مسلمانون کو خدا کا رستہ بتلانا یعنی مائل کرنا انکا دنیاسی طرف دین کی اور معاش سی طرف معاد کی تکمیل الایمان مین لکہاہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نی کہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سی نقل ہی کہ سو مرتبہ رب العزت کو خواب مین دیکہا تہنی اور ابن سیرین کہ بڑی تابعین مین اور پیشوا اگلماؤن تعبیر خواب مین سی ہین کہتی ہین کہ جو کوئی خدای تعالی کو خواب مین دیکہی بہشت مین آویگا اور ہر غم اور اندوہ سی نجات پاویگا اور یہ حقیقت مین مشاہدہ قلبی ہی نہ دیکہنا آنکہہ سی اور اگر آنکہہ سی دیکہی کوئی مثال اوس سی دیکہی ہوگی اور حق تعالی کی تئین مثل نہین ہی مگر مثال ہی مثل اور چیز ہی اور مثال اور چیز مثل مین برابری بیچ تمام صفتون کی کہتی ہین اور بیچ مثال کی برابری بیچ صفتون کی شرط نہین ہی جیسا کہ عقل کو آفتاب کہتی ہین اور سب صفتون مین مثل اوسکی نہین ہی ہاں اور باوجود اسکی آفتاب کی تئین مثال عقل کی کہتی ہین ساتہ مناسبت اوسکی جیسکہ محسوسات کہلنی والے

ساتھ نور آفتاب کی ہین کہلنا عقلی چیزونکا ساتھ عقل کی ہی بسقدر مناسبت بیچ مثال ہونیکی کفایت
کرتی ہی جیساکہ بادشاہ کی تئین تمثیل ساتھ آفتاب کی کرتی ہین اور وزیر کو ساتھ چاند کی اگر کوئی
آفتاب کو خواب مین دیکہی تعبیر اوسکی وہ ہی کہ بادشاہ کو پاویگا اور اگر چاند کو دیکہی تعبیر اوسکی
پانا وزیر کا ہی اور حق سبحانہ وتعالی نی فرمایا ہی مَثَلُ نُورِہٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اور وہ اللہ
تعالی پاک ہی اس سی کہ چراغ اور شیشی اور چراغدان اور درخت اور زیت مثل وسکی ہووی
اور قرآن شریف کی تئین ساتھ رسی کی تمثیل کی ہی اور شک نہین ہی کہ قرآن شریف مثل
رسی کی نہین ہی بلکہ ایک مثال ہی اوس سی اور عالم خواب کا عالم مثال کا ہی
اور کیفیت دیکہنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی اسیطور پر ہی اور تمام تحقیق اس کلام
کی بعضی رسالون امام حجۃ الاسلام کی سی چاہیی ڈہونڈنا مشکوۃ یعنی روزنہ
فراخ کہ در وچراغ در قندیل گذارند از منتخب یہ جو شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ
علیہ نی لکہا ہی اپنی کتاب تکمیل الایمان مین کہ کیفیت دیکہنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے بہی اسیطور پر ہی یہ مجمل لکہا ہی اور کتاب تحقیقات مین خواجہ محمد پارسا
رحمۃ اللہ علیہ سے نے مفصل بیان کیا ہی اور اس عبارت کا ترجمہ زبان اردو مین اسواسطی
اسجگہ نہین لکہا ہی کہ یہ جگہ بہت باریک ہی بعینہ عبارت کتاب تحقیقات کی لکہدی ہی تاکہ مجال
کسیکی اس خیرخواہ سی گفتگو کی نرہی اگر کوئی اس مقام مین گفتگو کری تو خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ
سی کریگا وہ عبارت کتاب تحقیقات کی یہ ہی حق سبحانہ تعالی بہ بی نیازی موصوف ست وقدیم
و لا امکان ست و او را مانند و مثل نی پناہ ہمہ نیازمندان ست بکفایت صمدیت حاجات بندگان بدہد
و بندہ محدث و مکانی و مقید بجہت و قید بندگی بنا بر این معنی گویند کہ رویت در دنیا بچشم سر ممکن
نیست و از قبیل محالات ست اما بچشم دل ممکن ست و آن وقتی میسر شود کہ دل از اوصاف ذمیمہ بیرون
آید و بمقام مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا برسد و بحیات قرب دل او را زندہ گردانند ہر گاہ کہ آئینہ
دل را در برابر آفتاب آن جمال بدارد عکس جمال در آئینہ دل بتابد بیخود بآن جمال بینا گردد

وگفته اند دل در دنیا حق سبحانه را چنان بیند که چشم در آخرت کما قال عمر رضی الله عنه
رأیت ربی بعین قلبی ترجمه چنانکه فرمود حضرت عمر راضی گردد خدای تعالی از و دیدم من
پروردگار خود را بچشم دل خود اما فرق در رتب عبودیت و منازل قرب ست عوام در آخرت خدای را
سبحانه چنان می بینند که اولیا در دنیا می بینند و اولیا در آخرت چنان می بینند که انبیا در دنیا
می بینند و انبیا در آخرت چنان می بینند که پیغمبر ما در دنیا دیده و دیدار خدای سبحانه
در آخرت میان انبیای گذشته و پیغمبر ما برابر نباشد کلا یشارکه فیه غیره ترجمه نه شریک کرده
شود دران غیرا و عبارت از الشت اسی مقصد مین جو شیخ عبد الحق محدث دهلوی کی شرح سی
اس عاجز نی کچه عبارت لکهی هی وه عبارت یه هی که خطرات شیطانی اور نفسانی کو ملکانی
اور رحمانی سی جدا کری تو اسجگه شیخ عبد الحق محدث دهلوی نی مجمل لکها هی اب جاننا چاهیی
که دل کی بیچ مین ایکبات آن کی پڑتی هی کبهی الله کی طرف سی کبهی فرشته کی طرف سی
کبهی نفس کی طرف سی کبهی شیطان کی طرف سی جو موافق شریعت محمدی صلی الله علیه وسلم کی
دلمین بات آکی پڑی وه الله کی طرف سی هی یا فرشته کی طرف سی بطور نصیحت کی اور جو
غیر شرع باتین دلمین پڑین تو یا نفس کی طرف سی هین یا شیطان کی طرف سی اور وه غیر شرع
باتین جو کی دلمین پڑتی هین اسطور پر هوتی هین کی فلانی آدمیکو مار یا خون کر ڈال اور فلانی آدمیکا مال لے
اور فلانی آدمی کی غیبت کر اور فلانی آدمیکو برا کهو اور فلانی آدمی پر غصه کر اور فلانی عورت
سی فلانی کی معرفت ملنی کی تدبیر کر اور فلانی امرد لڑکی سی فلانی آدمیکی معرفت ملنی کی تدبیر کر
اور جو غیر شرع باتین هون وعلی هذا القیاس اب جاننا چاهیی که پهلی آدمی کی دلمین لکتا
پڑتی هی پهر زبان سی نکلتی هی اور موافق شرع کی جو دلمین بات پڑی جیسی نماز و روزه
حج و زکوة قرآن کی تلاوت دعا و درود و ذکر فکر کسی پر ظلم نکرنا کسی کی غیبت نکرنا کسیکو ایذا
ندینا اور جو عبادت کری الله هی کی واسطی کری اور کسی کی واسطی نکری اور امرد لڑکی اور
نامحرم عورت سی بچنا اور اونکی طرف نه دیکهنا اور جو پهلی دفع نظر پڑ جاوی تا نگاه وه

شریعت مین معاف ہی اپنی قصد سی بیہر نہ دیکھی اور جو موافق شریعت کی دلمین کوئی بات پڑی
خدا کی طرف سی ہی یا فرشتہ کی طرف سی اور جو موافق شریعت کی دلمین کوئی بات پڑے
وعلی ہذا القیاس اور جو بات کہ خدا کی طرف سی یا فرشتہ کی طرف سی دلمین پڑی اوسکو
الہام کہتی ہین اور جو بات کہ نفس کی طرف سی یا شیطان کی طرف سی دلمین پڑی اوسکو
وسوسہ اور خطرہ کہتی ہین اور اس خیر خواہ نی تو یہان ضروری قدر لکھدیا ہی کہ جسسے چھٹکارا
ہی نہین تہا اگر اسکی کوئی تفصیل چاہی یعنی رحمانی اور ملکانی اور نفسانی اور شیطانی کے
کہ انمین نفسانی اور شیطانی خطرہ سی دور رہی اور رحمانی اور ملکانی کی طرف رجوع کری اور
اگر کوئی معلوم کرنا چاہی کہ رحمانی خطرہ کسطرحکا ہوتا ہی اور ملکانی خطرہ کسطرحکا ہوتا ہی اور نفسانی
خطرہ کسطرحکا ہوتا ہی اور شیطانی خطرہ کسطرحکا ہوتا ہی تو اسکی تفصیل منہاج العابدین
جو کتاب امام محمد غزالی صاحب کی ہی اوسمین دیکھہ لی جو کوئی اوسمین دیکھیگا انشاء اللہ تعالی
خاطر خواہ اوسکی تسلی ہوجائیگی اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا
مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَکَةٍ
زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ یَّکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ
یَهْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ
ترجمہ اللہ روشنی ہی آسمانون کی اور زمین کی کہاوت اوسکی روشنی کی جیسی ایک طاق
اوسمین ایک چراغ چراغ دہرا ایک شیشہ مین شیشہ جیسی ایک تارہ ہی چمکتا تیل جلتا ہی اوسمین
ایک برکت کی درخت سی وہ زیتون ہی نہ سورج نکلنی کیطرف نہ ڈوبنی کی طرف لگتا ہی
اوسکا تیل کہ سلگ اوٹہی ابہی نہ لگی ہو اوسکو آگ روشنی پر روشنی اللہ راہ دیتا ہی اپنی
روشنی کی جسکو چاہی اور بتاتا ہی اللہ کہاوتین لوگون کو اور اللہ سب چیز جانتا ہی **فائدہ**
یعنی اللہ سی رونق اور بستی ہی آسمان و زمین کی اوسکی مدد نہ ہو تو سب ویران ہوجاوین
اور اللہ کی روشنی کی کہاوت ابن عباس نی کہا یہ مؤمن کی دلمین روشنی ہی کتنی

پردون مین ایک سی ایک تیز روشنی رکہتا ہی سب سی اندہ تارا سا ہی اور زیتون نہ شرق کا نہ
غرب کا یعنی باغ کی بیچ کا نہ صبح کی دہوپ کہاوی نہ شام کی خوب ہرا اور چکنا ہی یا پیغمبر
فرمایا کہ دکہاو ملتا ہی اوس سی وہ ملک عرب مین پیدا ہوی نہ مشرق ہین نہ مغرب ہین
اوسکا تیل بی آگ سلگنی کو تیار ہی یعنی مومن کی دل مین بی ریاضت اونکی صحبت سی روشنی
پیدا ہوتی ہی آگی فرمایا کہ وہ روشنی ملتی ہی اس سی کہ جن مسجدون مین کامل لوگ بندگی
کرتی ہین صبح وشام وہان لگا ہی فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ
يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ
لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ترجمہ اون گہرون مین کہ اللہ نی حکم دیا اونکو بلند کرنیکا اور وہان اوسکا
نام پڑہنی کا یاد کرتی ہین اوسکی وہان صبح اور شام وہ مرد کہ نہین غافل ہوتی سوداگری
مین بیچنی مین اللہ کی یاد سی اور نماز کہڑی رکہنی سی اور زکوۃ دینی سی ڈر رکہتی ہین اوس دن کا
جسمین اولٹ جاوینگی دل اور آنکہین کہ بدلا دی اونکو اللہ اونکی بہتر سی بہتر کام کا اور بڑہتی
دی اونکو اپنی فضل سی اور اللہ روزی دیتا ہی جسکو چاہی بی شمار **فائدہ** ایمان کی
برکت سی مومن کو نیک عمل کا بدلا ہی اور بدعمل معاف اور کفر کی شامت سی کافر کو بدعمل کی
سزا ہی اور نیک عمل خراب ہی فرمایا کہ بہتر سی بہتر کام کا وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ
كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتّٰى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللّٰهَ
عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ترجمہ اور جو لوگ منکر ہین اونکی کام
جیسی ریت جنگل مین پیاسا جانی اوسکو پانی یہان تک کہ جب پہنچا اوسپر اوسکو کچہ نہ پایا
اور اللہ کو پایا اپنی پاس پہر اوسکو پورا پہنچا دیا اوسکا لیکہا اور اللہ جلد لینی والا ہی
حساب **فائدہ** کافر دو طرح کی ہین ایک غیب کیطرف تاکتی ہین بہیک کر اللہ کا دین چہوڑتی ہین

غلط راہین پکڑتی ہین یہ اونکی کہاوت ہی ریت کو پانی سمجھکر دوڑی وہان پانی نہ ملا آخرت
مین اپنی گناہونکی سزا پاوی دوسری وہ ہین جو دنیا مین غرق ہین پار بہتر پوجتی ہین اونکی
کہاوت آگی فرمائی اون پاس ریت ہی نہین اندہیری مین بند ہو رہی ہین اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ
بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ
اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ترجمہ
یا جیسی اندہیری گہری دریا مین چڑہی آتی ہی اوسپر ایک لہر اوسپر ایک لہر اوسکی اوپر بدلی اندہیریان
ہین ایک پر ایک جب نکالی اپنا ہاتہ لگتا نہین کہ اوسکو سوجہی اور جسکو اللہ نی نہ دی روشنی
اوسکو کہین نہین روشنی اب جاننا چاہیی یہ جو اللہ تعالی نی فرمایا ہی یَهْدِی اللّٰهُ
لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ترجمہ اللہ راہ دیتا ہی اپنی روشنی کی جسکو چاہی اب مسلمان سچی
ارادی کرنیوالی کو بسبب راہ حق کی چاہیی کہ ناامید نہووی اللہ تعالی سی کہ یہ نور کیسی
مجہی ملیگا اللہ تعالی فرماتا ہی لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ترجمہ مت ناامید ہو رحمت
اللہ کی سی پہر اللہ تعالی فرماتا ہی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ترجمہ
پس تحقیق ساتہ سختی کی آسانی ہی تحقیق ساتہ سختی کی آسانی ہی اور پہر فرماتا ہی
پاک پروردگار جل وعلی شانہ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ
لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ترجمہ اور جنہون نی محنت کی ہماری واسطی ہم سوجہا وینگی انکو اپنی
راہین اور بیشک اللہ تعالی ساتہ ہی نیکی والونکی اور فرمایا ہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نی جیساکہ اوپر
اس رسالہ مین ذکر ہو چکا ہی کہ جو صوفی ہوا اور فقیہہ نہوا پس زندیق ہوا یعنی بد دین اور جو فقیہہ ہوا
اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا اور جسنی دونو حاصل کیی پس محقق ہوا یہ عبارت جو امام
مالک رحمۃ اللہ علیہ نی لکہی ہی کہ جو صوفی ہوا اور فقیہہ نہوا پس زندیق ہوا یعنی بد دین
اور جو فقیہہ ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا اور جسنی دونون حاصل کیی پس
محقق ہوا امام مالک صاحب کی اس قول کی تحقیق کو انشاء اللہ تعالی تیس ۳۰ برس کا عرصہ ہوا

ہوگا اس عاجز نی ایک بڑی عالم سی کہ دیندار اور تقوی دار تہی اور باطن کی طریق مین ایک
بڑی بزرگ کی خلیفہ تہی اونسی کی تہی اور اسطرحسی سوال کیا تہا کہ یہ جو لوگ مرید ہوتی ہین
کسی بزرگ کی ذکر فکر اور مراقبہ مریدون کو سکہاتی ہین یا اور جو کچہ لوازمات مریدی سب کے
ہوتی ہین وہ پیر مریدون کو سکہاتی ہین اور مرید پیر کی بتای ہوی کو کرتی ہین مریدون
پر طرح طرح کی حالات آتی ہین پہر اس کمترین خلائق نی مولوی صاحب ممدوح سی عرض کیے
کہ یہ جو لوگ مرید ہوتی ہین ایک دوسری بزرگ کی تو اکثر تو یہ فقیہہ نہین ہوتی جب فقیہہ
نہوی تو یہ زندیق ہوی اس امر مین وہ کچہ فرمایں کہ جو مرید فقیہہ نہوی وہ زندیق ہونی سی
بچ جای اور مرید کو کتنا علم پڑہنا چاہیی کہ زندیق ہونی سی چہٹکارا پای اس عاجز کی سوال کا
جواب اون عالم دیندار نی اسطرح فرمایا کہ اول تو فقیہہ اوسکو کہتی تہی جسکو سب علم دین کا ہوتا
تہا جیسی صرف و نحو کا علم اور لغت کا اور تفسیر حدیث اصول اور عقائد اہل سنت و جماعت کی
کتابونکا اور قیاس جو مجتہدون نی کیا ہی اور جو دین کا علم ہو وعلی ہذا القیاس یہ سب علم
جو ایک آدمی جانتا تہا اوسکو فقیہہ کہتی تہی اور اب اسوقت مین جو فقہ کی کتابین پڑہتا ہی
جیسی کنز قدوری شرح وقایہ ہدایہ وعلی ہذا القیاس اوسکو فقیہہ کہتی ہین پہر فرمایا اونہون نے
کہ جو کوئی خدا کی راہ مین کوشش کرتا ہی جیسی کہ مرشد دیندار بتاتا ہی اور مرید کرتا ہی تو بعضی
مرید پر علم لدنی کہل جاتا ہی ایسی مرید کم ہوتی ہین علم لدنی بفتح لام وضمہ دال وتشدید نون
علمی کہ کسی را از نزد حق سبحانہ وتعالی محض بفیض فضل او حاصل شود حالانکہ از اوستاد نیاموختہ
باشد لدن در اصل عربی بمعنی نزدست نقل از غیاث اللغات پہر اون عالم موصوف نی فرمایا اگر علم لدنی سی کوئی دین کا
کلام قرآن او حدیث او اجماع یا قیاس مجتہدون اہل سنت وجماعت کی سی خلاف معلوم ہووی تو اوس کلام کو نکرے اب
یہ عاجز یون عرض کرتا ہی اس رسالہ کی دیکہنی والون سی کہ ایک بزرگ تہی سید احمد
صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی خلیفہ تہی حاجی عبد الرحیم صاحب اونکا نام تہا اونہون سے
مینی عرض کیے کہ ہمارے رامپور کا قطب کون ہی اونہون نی فرمایا تم میری پاس ٹہری کا جو

اب وہ آتی ہونگی اونکی فرمانیکی بعد تہوڑی دیر کی وہ آئی پہر حاجی صاحب نی فرمایا کہ وہ
قطب یہ ہین اور نام او قطب کا نشاہجی احمد شاہ خان تہا مینی اونکی محلہ مین اونکا حال دریافت
کیا تو لوگون نی مجہسی کہا کہ بائیس برس ہوی ہم انکو دیکہتی ہین کہ انکی نماز پنجگانہ جماعت سی
کبہی قضا نہین ہوئی اور تکبیر اولی بہی کبہی قضا نہین ہوئی اور بہت خوبین انمین ہین اور
وہ دین کی کتابین عربی فارسی کی نہین پڑہی ہوئی تہی مگر تین کتابین پشتو کی اونہون نے
پڑہین تہین اوسمین نماز روزہ عقائد اور تصوف کا کچہ ذکر تہا اور کچہ دین کا ذکر تہا مگر
اسطرحکا اونکو علم نہ تہا کہ تفسیر یا حدیث یا فقہ کا علم وہ پڑہی ہون مینی اونسی سوال کیا
کہ ظاہری علم تو تمنی پڑہا نہین ہی دین کی مسائل تمکو کسطرح تمام وکمال معلوم ہوجاتی
ہین اس میری سوال کا اونہون نی یہ جواب دیا کہ جو دین کا کام مین کیا چاہتا ہون تو
جو غیر شرع کام ہوتا ہی اوس سی میرا دل رک جاتا ہی پہر جو مین کسی عالم سی دریافت
کرتا ہون تو وہ کہدیتی ہین کہ یہ کام ناروا ہی اور جو کام کہ موافق شرع کی ہوتا ہی
اوسکو میرا دل چاہتا ہی کہ اس کام کو کر خواہ وہ مسئلہ عقائد مین ہو خواہ تفسیر مین خواہ
حدیث مین خواہ فقہ مین پہر جو مین کسی عالم سی دریافت کرتا ہون تو وہ کہتی ہین کہ یہ کام
شرع مین درست ہی جو تمہاری دلمین آیا وہ موافق شرع کی ہی پہر مولوی صاحب
ممدوح نی فرمایا کہ انشاء اللہ تعالی فقہ مین ان دو کتابون مین سی ایک کتاب پڑہی
کنز یا مختصر اور علم عقائد مین ان دو کتابون مین سی ایک کتاب پڑہی عقائد نسفی
یا فقہ اکبر امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اور علم تفسیر مین تفسیر موضح القرآن شاہ
عبد القادر صاحب محدث دہلوی کی اور پہر فرمایا کہ اسمین فائدی عجائب
عجائب لکہی ہوی ہین اور ایک عربی کی کتاب کا نام لیا تہا تصوف کی تو مینی عرض کیے
کہ جو صرف نحو نہین پڑہا ہی اوسکو عربی کی کتاب پڑہنا مشکل ہی اسکا بدل مقرر کرو
تو اونہون نی فرمایا ایک کیمیای سعادت اور دوسری منہاج العابدین کہ یہ دونون

کتابین تصنیف حضرت امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہین ان دونون کو پڑہا چاہیے
اور ایک کتاب ہدایت الاعمی جو تصوف مین ہی بہر انشاء اللہ تعالی وہ زندیق ہونی سی
بچ جائیگا واللہ اعلم اور اس عاجز نی تو اوسوقت مین عرض کی تہی کہ جسوقت مین ایک تفسیر
شاہ عبد القادر صاحب کی موضح القرآن یہ تو زبان اردو مین ہو گئی تہی اور کیمیای سعادت
اور منہاج العابدین اور فقہ اکبر مع فائدون اور کنز الدقائق اور مظاہر حق جو شرح مشکوۃ شریف
کی ہی اور مشارق الانوار یہ زبان اردو مین نہین ہوئین تہین اب جو کوئی مرید کسی مرشد
دیندار اہل سنت وجماعت کا ہووی اوسکو لازم ہی کہ یہ سب کتابین زبان ہندی مین ہو گئین
ہین کتاب ہدایت الاعمی کہ فارسی زبان مین ہی وہ اردو زبان مین نہین ہوئی ہی مگر یہ
کتاب کمیاب ہی اگر کوئی تلاش کری تو پالیوی ایک کتاب تو اس عاجز کی پاس ہی
اور جب مین محمد آباد عرف ٹونک مین آیا اور مین نی تلاش کی تو ٹونک کی جو قاضی
ہین اونکی یہان بہی ہی انشاء اللہ تعالی تلاش کیئی سی اور شہرون مین بہی ملجائیگی
کسی عالم دیندار اہل سنت وجماعت سی ان کتابون کو پڑہی تو زندیق ہونی سے
انشاء اللہ تعالی بچ جای واللہ اعلم بالصواب اب اگر اسجگہ کوئی سوال کری کہ سوای ان
کتابونکی جو تمنی لکہی ہین اگر کوئی اور کتابین پڑہی تو زندیق ہونی سی کیا نہ نکلیگا جواب
اسکا یہ ہی کہ یہ عاجز تو منع نہین کرتا کہ سوای ان کتابونکی اور کتابین نہ پڑہی اگر
عالم ہین تو اونکو ان کتابون کی پڑہنی کی حاجت نہین اور اگر عالم نہین ہی تو اپنی
سمجہ کی موافق کسی اور عالم سی پوچہہ کر سوای انکی اور کتابین پڑہی جن سی زندیق
ہونیسی بچی ثوابت بیچ معنی ستارون غیر متحرک کی کہ حرکت ساتہ ذات اپنی کے
نہ رکہتی ہون سوای ان ساتہہ ستارون سیارہ کی اگرچہ ساتہہ حرکت بعض ثوابت
کی حکما قائل ہین پس اپنی پر یہ ستاری آہستہ سیر کرنیوالی ہین اسواسطی حرکت انکی
معتبر نہ رکہی جیسکہ نسر بیچ چوبیس ہزار برس کی ایک دورا تمام کرتا ہی واللہ اعلم

اب ازغیاث اللغات فالکص بمعنی ظاہر ہوبوالاتکفل بمعنی ضامن
یث اللغات تزکیہ بمعنی پاک کرنا ازمنتخب تصفیہ آنست کہ آئینہ دلرا
ہموم وغموم اندیشہا وغمہا دنیای دنی وبمیل بد وواز حرص حسد واندیشہ
یا مصفا گرداند تحلیہ آنست کہ دلرا از غوغای غیر حق واندیشۂ ماسوای اللہ خالی
اگرچہ جنت بود و پاسبانی دل کند یعنی اندیشہ غیر حق را در دل خود راہ ندہد
پہی از خواطر در دل بگذرد و از نفی کند نقل از کتاب مفرح القلوب تصنیف حسین ساکن
کشمیر رحمۃ اللہ علیہ تعلیق بفتحہای آویختن ہندی لٹکانا معاد بمعنی جای باز گشت
یکبار عالم آخرت را گویند ازغیاث اللغات چونتیسوان مقصد
متفرقات مطلبون مین کہ وہ مطلب لکہنی اسجگہہ ضروریات
سی ہین پہلا مطلب یہ کہ اب بیان تصور کرنی صورت پیر کی مین
لکہا جاتا ہی اب جاننا چاہیی کہ ایک حکایت باپ اور بیٹی کی اسطرح دیکہنی مین آئی
سو اوسکو غور کرکر سننا چاہیی وہ حکایت یہ ہی اول باپ اوسکا سوال کرتا ہی اپنی
بیٹی سی آدمیون کی روبرو وہ سوال یہ ہی

نظم

کیا کہون تمسے اسکی مین باتین / اور کہان تک کرون حکایاتین
یہ تصور کو پیر کے بہی سنو / شرک بتلاتا ہے سیگا ای یارو
جو سند لاتا کوئی ہی یوسف کی / کہ تصور سی باپ کے وہ بھی
بچ گیا تہا زنا کے جرم سی وان / تو جواب اوسکا دی ہی آپس آن
کب تصور کیا تہا یوسف نی / کیا حیران اوسے تاسف نی
وہ تو تمامت تہی سنو یارو / کہ زلیخا نی جبکہ یوسف کو
ساتوین محل مین بٹہا کرکے یہ / چاہی تہی خواہش اپنی لبس اوسکے

پهر یوسف نی کهولین کر جب
تب نظر آئی اوسکو شکل پدر
کهتی هین اونی کب هوا ایسی کام
گر هوا تجهسی کام یه ایسا
دفتر انبیا سی تیرا نام
دیکهتی هی وه صورت یعقوب
بعض کهتی هین صورت جبریل
بعض کهتی هین اک زلیخا کا
بولی یوسف که پردی کی پیچهی
تب زلیخا نی یه کها اوس سی
پرده ڈالا هی روبرو اسکی
جوش یوسف کو آیا یه سنکر
یه تو پردی سی چهپ گیا اسکی
اوس سی کیونکر چهپاونگا یه کام
یه سمجهه کر وهان سی بهاگا زود
یهی وه واردات غیبیه
کیونکه یهه غیب سی هوئی امداد
هین مجدد کے وه جو مکتوبات
ذکر کے وقت ریکی آئی جو شخص
صورت پیر مجهکو آوی نظر
اسکو کهتی هین رابطه ای یار

سا تون اپنی ازار بند کی سب
سوچهه هین اونگلی دیی هین وه ششدر
جو تجهی زنا دی هو وین خالی تمام
کب هو تیرا استقام پهر دنیا
جائیگا بس نکل هی ای فرجام
بهاگا اوس جا سی چهوڑ کر محبوب
آئی یوسف کو تهی نظر تمثیل
پوچهنی کا تها بات تها وان پردا
کیا هی تیلادی ای زلیخا مجهی
پوچهنی کا هیزا هی اک بت تلی
ایسی بد کام کو نه یه دیکهی
اپنی رب سی چهپاونین کیونکر
کام دیکهی گا پهر کس کی
وه تو سینه کی بات جانی مدام
بچ گیا کار بد سی وه مسعود
رابطه جسکو کهین صوفیه
نظر آئی اوسی جو شکل مراد
اوسمین لکهی اونهونی پهر یه بات
بی تکلف و بی تعمل جو هو
اوسکو رکهنا نگاه ای لب
اسمین هیری نهین هی کچهه تکرار

رابطه واردات غیبی ہی یہ	اور تصور زکار شہ کی ہی یہ
پہر یہ فرماتی ہین بہاؤ الدین	وجو خواجہ ہین سبکی اور سردین
نقشبند یونکی ہین وہ سردار	اونکا مین قول سنہیے کرون اظہار
وہ یہ فرماتی تہی سوا حق کو یہ	تحت لائی سینے کردی تو یہ
ذکر کی وقت جوکہ آدمی نظر	اوسکو لائی سینے کے نیچی کر
جز خدا کی یہ تجکو ہو یہہ کار	جز طریق سینے نہووی شعار

وہ جو بیٹی نی جواب باپ کو دیا ہی کہ تصور کرنا پیر کا شرک ہی تو یہان پر اونہون نی
شرک کو مجمل لکہا ہی اور کتاب صراط المستقیم مین پیر کی تصور کی شرک اور بدعت ہونیکو
خوب مفصل لکہا ہی آخر کو یہ لکہدیا ہی کہ جو لوگ شرع پر مستقیم ہین شغل برزخ کو یعنی
تصور پیر کو حرام اور قبیح جانین **تکلف** بخود گرفتن کاری بیفرمودن وسیج برخود نہادن
وازخود چیزی نمودن کہ آن نباشد **تعمل** ازخود کاری گرفتن از منتخب **رابطہ** شکر پار چار
کہ ازپیش دشمن نگریزد کہ گویا ایشان با چیزی بستہ اند وانچہ بآن چیز را بندند از منتخب یعنی جو کوئی
اپنی ارادہ سی پیر کی صورت کا تصور کری تو یہ حرام ہی اور جو خدا تعالی کیطرف سی پیر
کی صورت کسی پر ظاہر ہو جاوی جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کو اونکی بی ارادہ کری
حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت ظاہر ہوئی خدا کیطرف سی اس سی کسی آدمیکو
انکار نہین اور مجدد صاحب کی قول سی بہی یہی مطلب معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب

دوسرا مطلب یہ کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اور مولوی محمد اسحاق صاحب
محدث دہلوی کی بعد دو رسالہ دیکہنی مین آئی ایک مین حضرت امام اعظم صاحب کو
تابعینون مین لکہا ہی اور دوسری مین اسکا انکار ہی پہر اون رسالہ والون نی ایک
دوسری کا رد بدلیل کیا ہی کہ اون دلیلونکو عام لوگونکا سمجہنا دشوار ہی اور شیخ عبد الحق
محدث دہلوی کی عبارت کو ہر خاص و عام سمجہتی ہین تو اس عاجز نی اس رسالہ

دافع الفساد ونافع العباد وقاطع الشرك والبدعات مین حضرت
امام ابوحنیفه نعمان بن ثابت رحمه الله کو موافق تحقیق شیخ عبدالحق محدث دهلوی رحمه الله
کی که وه بڑے محقق تهی اور اونهون نی شرح سفر السعادت مین انکی تحقیق کی هی وه عبارت
شرح سفر السعادت مین یه هی ومجتهدان امت بسیار بوده اند وانچه قرار یافت وباقی ماند
از مذهب اهل سنت وجماعت چهار مذهب مشهور ست که در اعتقاد و اصول دین باهم یکی
بوده اند ودر فقه وفروع در بعضی مواضع مختلف اقدم واسبق ایشان امام اعظم ابوحنیفه
نعمان بن ثابت کوفی ست ولادت وی در سنه ثمانین ووفاتش در مائة وخمسین وجماعت
را اختلافست در انکه وی از تابعین است یا تبع تابعین باتفاق برانکه در روزگار وی چندین از صحابه
بوده اند انس بن مالک بصره وعبدالله بن ابی اوفی در کوفه وسهل بن سعد الساعدی بمدینه وابو الطفیل
عامر بن واثله که آخر صحابه رسول الله است در وفات بمکه وبعضی جز این چهار تن را نیز شمرده اند صاحب
جامع الاصول گوید که ملاقات ابوحنیفه بانها واخذ حدیث از ایشان نزد ارباب نقل بثبوت نرسیده
واصحاب وی میگویند که وی جماعت از صحابه را دریافته واز ایشان روایت کرده است انتهی ودیگر
سند نیست که احادیث را روی از صحابه مذکورین روایت کرده است گفت بنده مسکین عبدالحق بن
سیف الدین ختم الله له بالعلم والیقین در واقع از حساب تحقیق سن وی دور می نماید که صحابه رسول در روزگار
وی باشند ووی قصد ملاقات ایشان نکند وایشان را در نیابد با آنکه وجود جد وی هم او درین بلاد که
ایشان بوده اند ثابت شد ومدت بست سال زندگانی کرده چه وجود صحابه تا آخر مائة هجرت رسیده است
ماناکه حق با اصحاب اوست که گویند جماعت صحابه را دریافته است والله اعلم رحمه الله اور مجتهد امت کی بهت
تهی اور جسنی قرار پایا اور جو باقی رہا اہل سنت وجماعت کی مذہبوں سی چار مذہب مشہور
هین که اعتقاد اور اصول دین مین باهم ایک هوی هین اور فقه اور فروع مین بعضی جگهون
مین مختلف پہلی انکی امام اعظم صاحب ابوحنیفه نعمان بن ثابت کوفی هین ولادت انکی سنه
اسّی هجری مین اور وفات سنه ڈیڑھ سو هجری مین اور جماعت کا اختلاف هی اسمین که وه

تابعین سی ہی یا تبع تابعین سی باوجود اتفاق کی اسپر کہ اوسکی وقت مین کتنی اصحاب سی ہوی ہین انس بن مالک بصرہ مین اور عبد اللہ بن ابی اوفی کوفی ہین اور سہل بن سعد الساعدی مدینہ مین اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ جو آخر وفات مین صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین مکہ مین اور بعضون نی سوا ان چار شخصونکی بہی گناہی صاحب جامع الاصول کہتا ہی کہ ملاقات ابو حنیفہؒ کی ان اصحاب سی اور لینا حدیث کا اونسی ارباب نقل کی نزدیک ثبوت کو نہین پہنچا اور اصحاب امام صاحب کی کہتی ہین کہ اونسی ایک گروہ کو اصحاب سی پایا ہی اور اونسی روایت کی ہی انتہی اور اوسکی سند ہی کہ اوسمین حدیثونکو صحابۂ مذکورین سی روایت کیا ہی کہتا ہی بندہ مسکین عبد الحق بن سیف الدین خاص کری اللہ تعالی ساتہ زیادتی علم اور یقین کی اور واقع مین حساب عقل سی بہت دور دکہتا ہی کہ صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی وقت مین ہوویں اور وہ قصد اونکی ملاقات کا نکری اور اونکو نپاوی باوجود اسکی کہ آنا اوسکا اون شہرونمین کہ وہ وہان تہی ثابت ہوا اور بیس سال تک زندگانی کی کیونکہ ہونا صحابہ کا اسقدر سو تک صحت کو پہنچا ہی تحقیق کہ حق اوسکی اصحاب کیطرف ہی کہ وہ کہتی ہین کہ صحابہ کو پایا ہی اور اللہ بہت جاننی والا ہی تیسیر **مطلب** تکمیل الایمان سی لکہا جاتا ہی جو تصنیف ہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وَلَایَصِلُ الْعَبْدُ اِلٰی حَیْثُ یَسْقُطُ عَنْہُ الْاَمْرُ وَالنَّہْیُ یعنی بندہ جب تک عاقل ہی بیچ اوس جگہہ کی نہین پہنچتا ہی کہ تکلیفین شرعی اوس سی ساقط ہو جاوین جیسی صاحب الحاد اور اباحت کی کہتے ہین کہ جو بندہ نہایت محبت کو پہچا اور صفائی دل کی اوسکو حاصل ہوئی اور ایمان اوسکا مضبوط ہوا حکم شرع اوس سی ساقط ہو جاتا ہی اور پروردگار تعالی ساتہ اختیار کرنی کبائر کی اوسکو نہین پکڑتا ہی اور یہ کفر اور گمراہی ہے یہ خدا سی بی خبر کیا کہتی ہین جبکہ محبت غالب آئی اور دل صاف ہوا اور ایمان مضبوط ہوا چاہیی کہ فرمان برداری اور خدمت بہت

زیادہ اور کامل زیادہ ہو جاوی نہ یہ کہ نقصان قبول کری اور گر جاوی پکڑنا اوپر
اوسکی یعنی گناہوں پر اور عذاب کرنا بیچ ارادہ اوس تعالی کی ہی اگر چاہی پکڑلی
اور اگر چاہی نہ پکڑی ای پر ساقط ہونا تکلیف کا صورت نہین رکہتا ہی بہت بڑا انبیا
سی رحمۃ اللہ کی اور سلام اوسکا اوپر اونکی بیچ محبت اور ایمان کی کون ہی اور حال
یہ کہ تکلیف بیچ حق اونکی سکے یعنی انبیاؤنکی بہت پوری اور کامل ہی اس جگہہ کہتی
ہین صاحب الحاد اور اباحت کی کہ فعل انبیا کا واسطی وضع اور تشریع حکمونکی ہی
پس ترک اوسکا اونسی یعنی انبیاؤنسی لائق نہووی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ
اللہ کہتی ہین صاحب الحاد اور اباحت کی کو اور اسقدر نہین سمجہتی کہ معنی تشریع کے
کیا ہین تشریع واسطی اوسکی ہی تو کہ آدمی ساتہہ اوسکی عمل کرین اور ساتہہ رستی اتباع
اونکی کی جاوین پس آدمیونکو چاہیی کہ اوپر اوسکی عمل کرین تو کہ مصلحت تشریع کی باطل
نہو جاوی پس معنی تشریع کی یہین لازم کرنا ہی اور ساقط ہونا تکلیف کا ساتہہ اوسکی منافات
یعنی ضدیت رکہتا ہی وَالنُّصُوصُ تُحْمَلُ عَلٰی ظَوَاهِرِهَا یعنی آیات اور احادیث
کو اوپر ظاہر اوسکی کی چاہیی چہوڑنی اور بی ضرورت تاویل نچاہیی اور تحقیق اس مقام
کی اور شرطین تاویل کی اور جائز ناجائز ہونا اوسکا کتاب التفرقہ بین الکفر والزندقہ
کہ تصنیفون امام حجۃ الاسلام کی سی ہی طلب چاہیی کری اور اللہ توفیق دینی والا ہے
وَالْعُدُولُ عَنْهَا اِلٰی مَعَانٍ یَدَّعِیْهَا اَهْلُ الْبَاطِنِ اِلْحَادٌ یعنی اور گذرنا اوسی ظواہر سی طرف
اون معانی کی کہ دعوی کرتی ہین اوسکا اہل باطن الحاد ہی فرقہ باطنیہ ملاحدہ کہتی ہین کہ قرآن
کو اور احادیث سی معنی ظاہر مراد نہین ہین مراد اون سی رمزین اور اشارے باطن کی ہین کہ
کوئی طرف اوسکی پایعنی کہوج نہین لیجاتا ہی مگر معلم اور معلم امام معصوم کو کہتی ہین کہ معرفت
حق کی بی تعلیم اوسکی کی حاصل نہین ہوتی ہی یہہ بات زندقہ اور الحاد ہی یعنی دین حق
پہیرنا ہی اگر معنی ظاہر مراد نہین ہین تو احکام نماز روزہ وغیرہ عبادتین اور شریعتین

اور حکم کہاںسی ثابت ہوی اور کس چیز سے معلوم ہوی اور اگر کسیکو راہ پہنچنی کی طرف اوسکے
نہین ہی سوا علم کے بتلای جوان ملحدون نی اپنی عقل سے یہہ بات نکالی ہی پس نازل کرنا
کتابون کا اور بیان شریعتون کا کیا ہی اور علم کو کہ یہہ ملحد کہتی ہین بہت بڑا پیغمبر سے اور صحابون
سی اور تابعیون پیغمبر سی کون ہوویگا اور وہ خود معانی ظاہر کا ارادہ کرتی تہی اور ساتہہ ظاہر
اوسکی کی عمل کرتی تہی اور ساتہہ ظاہر اوسکی کی حکم کرتی تہی اور بیچ حقیقت کی مقصود ان ملحدون
کا باطل کرنا اور فاسد کرنا دین کا ہی رسوا کری اونکو اللہ تعالی اور لعنت کری اونکو اور صاحبا
تحقیق کی صاحبون اشارتون کی سی کہتی ہین کہ مراد ساتہہ نصوص کے معانی ظاہر ہین قطعاً
اور باوجود اوسکی بیچ اوسکی رمزین اور اشاری ہین کہ ساتہہ ظاہر کی منافات نہین رکہتی
ہین مثلاً فرعون اور موسی بیچ خارج کی ہین اور قصضیی اور واقعات نی کہ درمیان اونکی وقوع
پایا ثابت ہین اور باوجود اوسکی اگر اونکو اشارہ طرف قضیہ روح اور نفس کے مثلاً کہین تا
صورت رکہتا ہی نہ یہہ کہ کہوین کہ یہان نہ موسی ہی اور نہ فرعون ہی مراد ہی نفس اور
روح ہی فقط اور اسیطرح فاخلع نعلیک یعنی باہر کرو دونو جوتیین اپنی حکم ہی طرف موسے
علیہ السلام کی کہ بیچ آئی وادی مقدس کی ساتہہ راہ ادب کی جاوی اور جوتیین اپنی کو ننگی
اور ننگی پاؤن آوی اور باوجود اسکی اشارہ ہی طرف باہر کرنی دونون جہان کے اور گرا
دینی اوسکی کی نظر سی بیچ مقام پاک قرب اور محبت باری تعالی کی وہ کہ یہان نہ وادی مقدس ہے
اور نہ موسی اور نہ نعلین کفر بیہودہ تر اور نامعقول تر اس سی نہووی مانگتی ہین ہم اللہ سے
عافیت **چوتھا مطلب** یہہ کہ اب عبارت کتاب منبہات کی جو تالیف ابن حجر عسقلانی
کی ہی کہ اوسکا لکہنا بہی ضروریات سی ہی کتاب مذکور سے کچہہ عبارت یہان لکہی جاتی
ہی وہ عبارت یہہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو خصلتین ہین کہ اوسے
بہتر کوئی شی نہین ایمان ساتہہ اللہ کی اور نفع دینا مسلمانون کو اور دو خصلتین ہین
کہ اوسسی بری کوئی شی نہین شرک کرنا اللہ کی ساتہہ اور دکہہ دینا مسلمانون کو اور فرمایا

حضرت رسول علیہ السلام نی لازم پکڑو علما کی پاس بیٹہنا اور حکیمون کا کلام سننا کیون کہ اللہ تعالی جلاتا ہی دل مری ہوی کو ساتہہ نور حکمت کی جیسا کہ جلاتا ہی زمین مری ہوئی کو ساتہہ پانی مینہہ کی فائدہ مراد حکمت سی یہہ ہی کہ احکام شریعت کی حکمتین اور خوبیان جانتی یعنی علم ظاہر اور باطن حاصل ہونا اور جسکو اسطرحکا علم حاصل ہوتا ہی اوسکو حکیم کہتی ہین پس اس کتاب مین جہان حکیم کہا ہی یہی مراد ہی اور روایت ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سی جو شخص داخل ہوا قبر مین بی توشہ گویا کہ سوار ہوا دریا پہ بی کشتی فائدہ بی توشہ یعنی بدون عمل صالح کی کہ وہ توشہ قبر کا ہی اور روایت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سی غم دنیا کا اندہیرا ہی دلین اور غم آخرت کا روشنی ہے دلین اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی جو کوئی علم کی طلب مین ہی جنت اوسکی طلب مین ہی اور جو کوئی گناہ کی طلب مین ہی دوزخ اوسکی طلب مین ہی اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی عزت دنیا مین مالسے ہی اور عزت آخرت مین عمل صالح ہی سے کہا گیا ہی کہ شہوت بادشاہون کو غلام کرتی ہی اور صبر غلامون کو بادشاہ کرتا ہی کیا تونہین دیکہتا قصہ حضرت یوسف اور زلیخا کا فائدہ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام غلام زلیخا کی رہتی اونہون نی صبر کیا بادشاہ ہوی اور زلیخا بسبب شہوت کی آخر کو انکی تابع ہوئی اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی اونہون نی کہا کہ فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین نجات دینی والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین اور تین چیزین درجی بڑہاتی ہین اور تین چیزین کفارہ گناہون کی ہین لیکن نجات دینی والی سو خوف اللہ تعالی کا چہپی اور کہلی اور میانہ چال مفلسی اور دولتمندی مین اپنا اندازہ رکہنا خوشی اور خفگی مین اور لیکن ہلاک کرنیوالی سو بخل بڑا ہی اور وہ خواہش کہ تابع ہون اوسکی اور جو خود پسندی آدمی کی اور لیکن درجی بڑہانی والی جیسی پہیلانا سلام کا فائدہ پہیلانا سلام کا یہہ ہی کہ ہر ایک مسلمان ہر ایک مسلمان سی سلام علیک کری

خواہ اوس سی ملاقات اور تعارف رکہتا ہو خواہ نہ رکہتا ہو اور کہانا کہلانا اور نماز رات کو پڑہنی کہ لوگ سوتی ہون اور لیکن کفاری گناہون کی سو پوری وضو کرنی سردیکی صبح کو اور پاؤن چلنا جماعت کی نماز کی لیی اور انتظاری نماز کی پیچہی نماز کی فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تین قسم کی لوگون کو سایہ دیگا اللہ نیچی سایہ عرش کی جسدن کہ سایہ نہوگا سوا اوسکی سایہ کی وضو کرنیوالا تکلیفون مین اور چلنی والا مسجد کیطرف اندہیرون مین اور بہوکی کو کہلانی والا اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نی ایکدن اوس وقت کہ پہرتا تہا مین کوچون مین بصری کی اور اوسکی بازارون مین ہمراہ جوان عابد کے پہرا اچانک پہونچی ہم ایک طبیب پاس کہ وہ بیٹہا تہا کرسی پر سامنی اوسکی مرد اور عورتین اور لڑکی تہی اونکی ہاتہ مین شیشی پانی بہری تہی اور ہر کوئی اوسنی دریافت کرتا تہا دوا اپنی درد کی سو کہا حسن رح نی کہ آگی بڑہا جوان طبیب کیطرف تب کہا ای طبیب کیا تیری پاس دوا ہی کہ دہووی گناہون کو اور اچہا کری بیماری دلون کی کہا اوسنی ہان پہر کہا جوان نی لا سو کہا لی ہیں یہ دس چیزین کہالی جڑین درخت فقر کی ساتہ جڑون درخت تواضع کی اور ملا اوسمین ہڑ توبہ کی اور ڈال اوسکو اوکہلی رضا مین اور پیس اوسکو دستہ قناعت سی اور رکہہ اوسکو ہانڈی پر ہیزگاری مین اور ڈال اوسپر پانی حیا کا اور جوش دی اوسکو آگ محبت کی ساتہ اور کر اوسکو پیالہ شکر مین اور ہوا کر اوسکو پنکہی امید سی اور پی اوسکو ساتہ چمچہ تعریف کی سو بیشک اگر کیا تو نے یہہ تو وہ نفع دیگا تجکو سب درد اور بلا سی دنیا اور آخرت مین اور روایت ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سی کہ اوسنی کہا فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن شیطان علیہ اللعنۃ کو کتنی دوست ہین تیری میری امت سی کہا دس گروہ پہلا اونکا امام ظالم اور تکبر کرنیوالا اور وہ مالدار کہ پروا نہین رکہتا کہان سی مال حاصل کرتا ہی اور کہان ہی مین خرچ کرتا ہی اور وہ عالم کہ سچا دی میر کو اوسکی ظلم پر اور سوداگر

خیانت کرنی والا اور تاج رو کنی والا اور زانی اور بیاج کہانی والا اور وہ بخیل کہ پروا نہین رکہتا کہانسی اکٹہا کرتا ہی مال اور شراب پینی والا ہمیشہ اسپر رہتی والا
پہر فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر کتنے ہین دشمن تیری میری امت سی کہا بعض آدمی ہین بہلا او نکا تو ہی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سو مین دشمن رکہتا ہون تجکو اور عالم کہ عمل کری ساتہہ علم کی اور حافظ قرآن کا جب کہ عمل کری اوسکی حکم پر اور اذان دینی اللہ کی واسطی پانچون نمازون مین اور دوست رکہنی والا فقیرون اور مسکینون اور یتیمون کو اور صاحب دل مہربان اور تواضع کرنی والا واسطی حق کی اور جوان کہ بڑہا اللہ تعالی کی بندگی مین اور کہانیوالا حلال کا اور دو جوان دوستی رکہنی والے اسکی واسطی اور حرص کرنی والا نماز پر جماعت مین اور وہ شخص کہ نماز پڑہی رات کو اور آدمی سوتی ہون اور وہ شخص کہ روکی اپنی نفس کو حرام سی اور وہ شخص کہ خیر خواہی کری اور ایک روایت مین ہی کہ دعا کری واسطی بہائیون کی اور اوسکی دل مین کچہ برائی نہین اور وہ شخص کہ ہمیشہ رہی وضو پر اوسخی و نیک خلق اور سچا جانتی والا اپنی ربکو اوس چیز مین کہ اللہ ضامن ہی اوسکا یعنی اللہ ضامن ہی رزق کا سو وہ بندہ اس بات مین اللہ کو سچا جانکر رزق کی جستجو مین عمر ضایع نہین کرتا یعنی غیر شرع کام مین جستجو نہین کرتا یعنی خلاف شرع نہین کرتا اور بہلائی کرنی والا عورتون بیوہ کی ساتہہ اور تیار رہنی والا واسطی موت کی
تمام ہوئی عبارت تنبیہات کی پانچوان مطلب یہ کہ عورتون کی بیان مین لکہا جاتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ یعنی قبول کرو وصیت میری حق عورتون کی بہلائی کی اس لیئی کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سی کہ وہ ٹیڑہی ہی اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر

ارادہ کری تو کہ سیدھا کری پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور اگر چھوڑی تو پسلی کو اپنی حال
پر ہمیشہ رہی گی ٹیڑہی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی نقل کی یہ بخاری
او مسلم نی **فائدہ** یعنی حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتون کی ہین حضرت
آدم کی اوپر کی پسلی مین سی پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑہی ہوتی ہی پس انکی اصل
مین ٹیڑہاپن ہے کوئی اوسکو متغیر نہین کرسکتا اور ٹیڑہی پسلی کا حال یہ ہی اگر تو سیدھا
کیا چاہی تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اوسکو چھوڑی بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑہی رہی پس اسطرح
حال عورتون کا ہی کہ ان کی اصل خلقت مین کجی اعمال و اخلاق مین ہی اگر چاہین
مرد کہ راست و درست کرین انکو تو توڑ ڈالینگی کہ مراد اس سی طلاق ہی جیسا
کہ حدیث آیندہ مین کہ مشکوۃ مین ہی مذکور ہی پس ممکن نہین ہی فائدہ اوٹہانا ساتھہ
عورتون کی مگر ساتھہ چھوڑنی انکی کی ٹیڑہان پر جب تک کہ اوس چھوڑنی مین گناہ نہ لازم
آوی اور اگر گناہ لازم آوی تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ انسی اچھی
طرح رکھو اور صبر کرو انکی ٹیڑہاپن پر اور یہ توقع اوٹہادو کہ سب باتون مین تمہاری مرضی
موافق کام کرینگی یہ شرح اس حدیث کی حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی
اور ملا علی قاری نے لکھی ہی **برائی رانڈکی نکاح نکرنیکی** اور بری رسم یہ ہی
کہ جب بیٹی یا اور کسی قرابتی کا خاوند مرجاوی تو عورتین مانع ہوتی ہین اوسکو دوسرا
نکاح کرنی سی اگرچہ مرد سمجھاوین وہ نہین مانتین اور اوسکو بہت برا جانتی ہین کہ اگر وہ نکاح
کری تو اوسکو نکو بناتین ہین کہ یہ دو خصمی ہی اور بعضی جہلا اوس سی ملنا ہی چھوڑتے
ہین اور کہین مرد خود مانع ہوتی ہین اس سی اور اوسکو ناک کٹائی جانتے ہین
باوجودیکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہی اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ
عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنی نکاح میری سنت ہی پس جو کوئی اعراض کری
میری سنت سی پس نہین وہ مجھسی یعنی میری طریقہ پر اور میری امت سی نہین

انتہی پس ای بہائیو خیال توکرو کہ اوسکی برا جاننی مین کیا وبال ہی کہ دنیا چند
روزہ کی بدنامی کی لیی مستحق ایسی وعید کے ہوتی ہین حیا وآ باللہ منہ اور مولانا
شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بیچ فائدہ آیت وانکحوا الایامی کی لکہا ہی رسول اللہ نی فرمایا
ای علی تین کام مین دیر نکر نا فرض جب وقت آوی جنازہ جب موجود ہو راندہ
عورت جب مرد ملی اپنے ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنیکو عیب دی اوسکا
ایمان سلامت نہین انتہی پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیی کہ اس ہندوین
کو چہوڑین اور اس حمیدین شریک ہون اور قطع نظر اسکی اوسکی ترک مین فساد بہی تو بڑا
برپا ہوتا ہی کہ ناچار ہو کر بعضی عورتین زنا اور چہپی بازیمین گرفتار ہو جاتی ہین واہ
کیا سمجہہ ہی کہ محمدی ہونیکو برا اور ناک کٹائی جانی اور دیوث ہونیکو اچہا اور نیک نامی
ایک ذرہ غور کرین تو اوسکی کرنیکی بہلائیان اور نکرنے کی برائیان معلوم کرین
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مَنْ اَحْیٰی سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ
بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِہَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِہِمْ
شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃً ضَلَالَۃً لَا یَرْضَاہَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ
الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِہَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اَوْزَارِہِمْ شَیْئًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
یعنی جو کوئی زندہ کری کسی سنت کو میری سنتون مین سی کہ مرگئی تہی بعد میری یعنی وہ
سنت متروک ہوگئی تہی میری بعد اور اسنی رواج دیا اسکو اور رغبت دلائی
لوگون کو اوسپر پس بلاشبہ اوسکی لیی ثواب حاصل ہوتا ہی مانند ثواب عمل کرنی والو
کی اوسپر بغیر اسکی کہ ناقص کری اونکی ثواب مین سی کچہہ اور جو کوئی نکالتا ہی بدعت
گمراہی کی کہ نہین خوش ہی اوس سی اللہ اور رسول اوسکا ہوتا ہی اسپر گناہ
مانند گناہون کرنیوالون اوسکی کی نہین ناقص کرتا یہ گناہون اونکی سی کچہہ نقل کیے

فله اجر مائة شهيد يعني جو كوئي خوب پكڑي ميري سنت كو وقت فساد امت ميري كي پس
اوسكي ليي سو شهيد ونكا سا ثواب هوتا هي يه دونون حديثين مشكوة مين هين پس خيال كيا چاهيي
جو كوئي ايسي سنت نكاح كو كه بالكل متروك هو رهي هي اور سنت سفت كپڑا پهني كي درحق
عورتونكي بالكل مٹ گيي هي يعني گاڑها كپڑا پهني كي اور مانند انكي كو رواج ديگا كيا كچهه ثواب پاويگا
اور درصورت ترك كي كيسا ٹوٹا پاويگا بيدار هونا چاهيي خواب غفلت سي اور عمل كرنا چاهيي انپر اور ايسي
رسم يه هي كه بعد مرني كسي قرابتي كي چند روز تك اچار نهين ڈالتين اور دال نهين بهگوتين اور
چرخا نهين كاتين وغير ذلك بخيال اسكي كه ان چيزونكي كرني سي كوئي اور مرجاويگا يه سب باتين
قبيل شرك سي هين بالكل انكو دور كرين حاصل يه كه هر مسلمان كو هر تقريب مين اتباع سنت چاهيي
نه اتباع رسم آئين بهائيكي اكثر مرد وعورت پهنس رهي هين طرح بطرح كي شرك وكفر وبدعات ايسي
باتونمين مردونكو چاهيي كه اهل علم سي ان باتون كو دريافت كركر منع كرين اپني بيويون كو
اور وه فرمان برداري اوسكي كرين هرگز انكار نكرين والا افسوس دار آخرت مين كه ابدالآباد
رهنا هي كمال خراب هونگي اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا وَاهْدِنَا اِلٰى سُبُلِ السَّلَامِ اٰمِيْنَ رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ ترجمه يا الله توفيق دي همكو اور هدايت كر همكو طرف رستون سلامتي كي
آمين يارب العالمين اب جاننا چاهيي كه جن عورتون كا نكاح پيغمبر خدا صلي الله عليه
وآله وسلم كي ساتهه هوا تها وه سب عورتين مسلمانون كي مائين هين اونكا نكاح اور كسي
كي ساتهه درست نهين تها يه خصوصيت پيغمبر خدا صلي الله عليه وآله وسلم كي واسطي
تهي اور كسيكي واسطي نهين هي اور فرمايا هي الله صاحب ني سورة الاحزاب مين
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ وَاُولُو
الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ
اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوْا اِلٰى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَعْرُوْفًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا
نبي سي لگاو هي ايمان والون كو زياده اپني جان سي اور اسكي عورتين اونكي مائين هين اور ناتي والي ا

دوسری سی لگاو رکہتی ہین اللہ کی حکم مین زیادہ سب اپسان والون اور وطن چہوڑنی
والون سی مگر یہ کہ کیا چاہو اپنی رفیقونسی احسان یہ ہی کتاب مین لکہا فائدہ یعنی ثابت
ہی اللہ کا اپنی جان ومال مین اپنا تصرف نہین چلتا جتنا نبی کا اپنے جان
دیکہنی آگ مین ڈالیے روا نہین اور نبی حکم کری تو فرض ہی اور اوسکی جورتین سب
کی ماین حرمت مین پر دیمین نہین اور حضرت کے ساتھہ جنہون نی وطن چہوڑا بہائی
بندونسی ٹوٹی اونکو حضرت نی آپسمین بہائی کر دیا تہا دو دو کو پیچہے اونکی ناتے والے
مسلمان ہوی فرمایا کہ اوس بہائی چارے سے ناتا مقدم ہی میراث ہی ناتی پہ ہے
پر اور سب حکم مگر احسان اور سلوک اونکا ہی لیا ثابت کتاب مین لکہا ہی یعنی قرآن
مین ہمیشہ کو یہ حکم جاری رہا یا تورات مین یہ حکم ہوگا اب جاننا چاہیے کہ ہمارے
تمہاری جورتین کس گنتی اور شمار مین ہین جبکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
دو بیٹیونکا دوسرا نکاح ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اطہار اور اصحاب
کبار مین بلا عار و انکار یہ سنت سنیہ جاری ہے اور علاوہ اسکی کون سا ملک شہر اور

اوسکا اور گواہی دونین یہ کہ محمد بندہ اوسکی اور رسول اوسکی ہین سوم کلمہ
تمجید سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ
ترجمہ پاک ہی اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہی اور نہین کوئی معبود سوا اللہ کی اور اللہ
بہت بڑا ہی اور نہین پہر سکتا گناہ سی اور نہین قوت نیک کام کی مگر ساتھہ اللہ کی
سب سی اوپر بڑا ہی چہارم کلمہ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ لَہُ المُلکُ
وَلَہُ الحَمدُ یُحیِی وَیُمِیتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الجَلَالِ وَالاِکرَامِ بِیَدِہِ الخَیرُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ ترجمہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کی اکیلا ہی وہ نہین کوئی
شریک اوسکا واسطی اوسیکی ہے بادشاہی اور واسطی اوسیکی ہی تعریف زندہ کرتا ہے
اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہین ہی موت اوسکو ہمیشہ کو صاحب بزرگی
اور بخشش کا اوسکی ہاتہہ مین ہی بہلائی اور وہ اوپر ہر چیز کی قادر ہی پنجم کلمہ رد کفر
اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِن اَن اُشرِکَ بِکَ شَیئًا وَاَنَا اَعلَمُ بِہٖ وَاَستَغفِرُکَ
لِمَا لَا اَعلَمُ بِہٖ تُبتُ عَنہُ وَاَسلَمتُ وَاَقُولُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ
ترجمہ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون تجہہ سی اس سی کہ شریک کرون مین تیری
ساتہہ کسیکو اور مین جانتا ہون مین اوسکو اور بخشش مانگتا ہون تجہسی اوس گناہ کی
کہ نہین جانتا ہون مین اوسکو توبہ کی مینی اوس سی اور مسلمان ہوا مین اور کہتا ہون
مین کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی ہین ساتوان
مطلب یہ ہی کہ ایک بڑی عالم فاضل نے اس عاجز کی روبرو وعظ کہا تہا الم سے
مفلحون تک اور بعضی جگہہ اون واعظ نی جو مجمل بیان کیا تہا اس عاجز نی اور کتابون
معتبر سی اوسکی تفصیل کردی ہی پہر اونہون نی اسطور پر بیان کیا کہ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ شروع اللہ کی نام سی جو مہربان ہی رحم والا
الٓمٓ ذٰلِکَ الکِتٰبُ لَا رَیبَ فِیہِ ھُدًی لِّلمُتَّقِینَ اس کتاب مین کچہہ شک نہین

راہ بتاتی ہی ڈروالونکو الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ
جو یقین کرتی ہین بن دیکہا اور درست کرتی ہین نماز اور ہمارا دیا کچہہ خرچ کرتی ہین
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ
يُوْقِنُوْنَ ۝ اور جو یقین کرتی ہین جو کچہہ اوترا تجہپر اور جو اوترا تجہسی پہلی اور آخرت کو وہ
یقین جانتی ہین اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
اونہون نی پایئے ہی راہ اپنی رب کی اور وہیے مراد کو پہونچی پہر اون عالم دیندار نی
ان آیتونکی تفسیر شروع کی کہ اس کتاب مین کچہہ شک نہین راہ بتاتی ہی ڈروالونکو
پہر یہ کہا کہ وہ ڈروالی لوگ وہ ہین جو یقین کرتے ہین بن دیکہا یعنی نہ آج یہان دنیا
مین کسی نی اللہ کو دیکہا کہ وہ اللہ ایک ہی کوسی شریک اوسکا نہین نرالا ہی اپنی ذات
اور صفات مین نہ ذات اوسکی کسی مخلوقات کی ذات کیطرح ہی اور نہ صفات اوسکی
کیسے مخلوقات کی صفات کی طرح اور جو مخلوقاتکو اللہ تعالی نے بولنا اور دیکہنا اور
سننا اور جاننا اور ارادہ اور قدرت اور زندگی عنایت فرمائی ہی ایسی عنایت فرمائی
کہ اللہ تعالی کی صفات کاملہ کو پہچانی اور اسواسطے کہ جو بندوں کیواسطی ضروریات دین و دنیا
کے کام ہین مخلوقات کی صفتین ناقص ہین اور اللہ تعالی کے صفتین کامل اور اللہ
صاحب کی صفتین باقی ہین اور مخلوق کی صفتین فانی جیسی ذات اللہ تعالی کی باقی ہی اور
ہماری ذاتین فانی اب اس مقام پر حکایت حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوة
والسلام کی لکہی جاتی ہے ایک دن فرعون نی حضرت موسی علیہ السلام سی سوال
کیا کہ ای موسی تمہارا معبود کیسا ہی حضرت موسی علیہ السلام نی فرمایا کہ میرا معبود وہ ہے
جسنی زمین آسمان ستاری آفتاب ماہتاب پہاڑ اشجار بحر و بر ہوا آگ پانی اور سب
مخلوقات کو پیدا کیا اور وہ قادر ہی جو چاہی سو کری اور جو چاہا سو کیا فرعون نی لوگونکیطرف
متوجہ ہوکر اعتراض کیا کہ ای لوگو دیکہو یہ کسقدر نادان ہی کہ مین تو اللہ تعالی کی ذات

پوچھتا ہون یہ صفات بیان کرتا ہی حضرت موسی علیہ السلام نی فرمایا کہ تو اوسکی صفات
کی حقیقت تو دریافت نہین کرسکتا ذات کو کسطرح معلوم کریگا کہ ذات پروردگار کی
ہمیشہ ہی تیری ذہن مین کیونکر آئی کہ بہلا بتا تو آسمان کیونکر بنا اور زمین کیونکر بنی
اور چاند سورج کیونکر بنی اور آگ کیونکر بنی اور ستاری کیونکر بنی اور پانی کیسی بنا اور
ہوا کیسی بنی جب تجکو مخلوق کی حقیقت معلوم نہین تو اللہ تعالی جل شانہ کی حقیقت
کیسی دریافت کرسکیگا اگر کسی کو انکی حقیقت معلوم ہوتی اور قدرت بہی ہوتی تو آسمان
زمین تاری چاند سورج ہوا آگ پانی وعلی ہذا القیاس بہت لوگ بنا جاتی اور آج تک نہ
کسینی ان چیزونکی حقیقت سمجہی اور نہ ان چیزونکو بنایا تب لوگون کو معلوم ہوا کہ حضرت
موسی ہی سمجہ دار ہین اور فرعون ناسمجہ ہی اور نہ قیامت کا ہونا دیکھا اور نہ جینیکو بعد قبر
کی دیکھا اور نہ پل صراط کو دیکھا اور نہ سورج کا سوا نیزہ پر ہونا دیکھا اور نہ ترازو کو دیکھا
جسمین نیکی بدی تلیگی اور نہ جنت کو دیکھا کہ اوسمین حور او غلمان اور طرح طرح کی
عیش و آرام ہین اور نہ دوزخ کو دیکھا کہ اوسمین طرح طرح کی عذاب ہین اور نہ کراماً
کاتبین کو دیکھا کہ وہ دو فرشتہ ہین ایک سیدہی کندہی آدمکی ہوتا ہی کہ وہ آدمیکی نیکیان لکھتا ہے
اور دوسرا اولٹی کندہی پر آدمیکی ہوتا ہی کہ وہ برائیان لکھتا ہی اور نہ منکر نکیر کو دیکھا کہ
وہ دو فرشتہ ہین بعد مرنی کی قبر مین آتی ہین اور مردیسی سوال کرتی ہین اور نہ عذاب قبر
کو دیکھا اور نہ فرشتونکو دیکھا اور نہ ہماری پیغمبر کی امت نی اور پیغمبرونکو اور نہ اونپر جو کتابین
اور صحیفہ اوتری ہین اونکو اترتی ہوی اونکو دیکھا اور نہ شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت
کی دن اور نہ پیغمبرون اور ولیون اور شہدا اور صلحا کی کو دیکھا وعلی ہذا القیاس جو بن
دیکھی چیزین ہین جنکی قرآن اور حدیث رسول اللہ نی خبر دی ہی ان سب پر یقین کیا
بن دیکھی پہر اون عالم دیندار نی فرمایا کہ اسکی مثال اسوقت مین جسبد قسمت بن دیکھی
چیزونپر آدمیکا یقین ثابت ہوا ایسی ہی کہ جیسی بادشاہ کی دفتر مین اوسکا چہرہ لکھا

کیا جس وقت چاہتا ہی تو اونہین شخصونکو مٹاتا ہی جنکا نام بادشاہی دفتر مین ہوتا ہی
نہ غیر کو آپ جاننا چاہیی کہ جیسی ہماری پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ
وسلم کو اللہ تعالی نی پیغمبر کیا اور قرآن حضرت پر اوترا تو اور کتابین جو اور پیغمبرونپر اوتری
تہین وہ منسوخ ہو گئین مگر خدا کو ایک جاننا اور اوسکا شریک نہ سمجھنا اور سب پیغمبرونپر
ایمان لانا اور جنت اور دوزخکو حق جاننا اور قیامت کی آنیکو حق جاننا اور بعد مرنیکی جینا اور ہر ایک
آدمی کا اپنی نامۂ اعمالکو اوسدن کی روبرو پڑہنا اور سب پیغمبر اور ولی اور شہیدنا اور صلحا کا اللہ
کی اذن سی شفاعت کرنا اور نیک و بد اعمالکا ترازو مین تلنا اور خدا کو بہشت مین مانند
چودہوین رات کی چاند کی دیکھنا اور عذاب قبر ہونا اور کراما کاتبین کا نیکی بدی لکھنا
اور منکر نکیر کا قبر مین سوال کرنا اور جو مسلمان ہین اونکا جواب باصواب دینا اور کافر
کا جواب باصواب نہ دینا اور کتابین جو پیغمبرونپر اوتری ہین اونپر ایمان لانا او

مباح نماز کی اور جن چیزونسی نماز ٹوٹتی ہی اونکو سیکہتی ہین اور پانچون نمازون کی
وقت سیکہتی ہین اور جانتی ہین اور جماعت کی ساتہہ پانچون وقت کی نماز پڑہتے
ہین پہر اون عالم دینداری نماز پر ایک مثال بیان کی وہ مثال یہ ہی جیسکہ ایک
شخص ہی کہ اوسکو لکہنا آتا ہی اوس سی کوئی کہی کہ قلم اوٹہا اور وہ کہی کہ لکہنا
تو مجہسی آتا ہی لیکن قلم نہین اوٹہہ سکہتی یا جیسے کوئی شخص سپاہی ہی اوس سی
کوئی کہوی کہ فلانا کام سپاہگری کا ہی تو کر اور تلوار اوٹہا تو وہ کہی کہ سپاہگری کا کام کرونگا
مگر تلوار مجہسی نہین اوٹہائی جاتی اسیطرح سی یہ کہی کہ اور دین کی کام کرونگا اور نماز
مجہسی نہین پڑہی جاتی تو اور دینکی کام ہی اوس سی کچہہ اچہی طرحسی نہ بن پڑینگی
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ یعنی اور اوس چیز سے کہ روزی دی ہی ہمنی اونکو خرچ
کرتی ہین تاکہ خواہش اور حرص سی آپکو پاک کرین اور خرچ کرنا مال کا سات طور
شریعت مین عبادت ہی اول ادا کرنا زکوۃ مفروضہ کا چالیسوین حصہ چاندی
سونی سی جسوقت یہ نصاب کو پہنچ جاوین اور ایک سال اونپر گذر جاوی واجب ہی
اور چار پایونسی اور سوداگری کی مالسی اور زمین عُشری کی محصول سی بہی جسطرح فقہ
کی کتابونمین لکہا ہی ادا کرنا واجب ہی اور دوسرا صدقہ فطر کا ہی کہ عید کی چاند دیکہنی
سی دو سیر گیہون ہر شخص جو غنی ہو واجب ہوتی ہین اور تیسرا خیرات ہی کہ وہ عبادت
ہی فقیرونکی دینی سی اور لوگونکی ضیافت سی اور ضعیفون اور قرضدارون اور
یتیمون کی مدد کرنےسی نہ زکوۃ کی مال سی بلکہ علحدہ زکوۃ سی چوتہا وقف ہی جیسے مسجدین
اور مدرسی اور پل اور کوی اور مہمان سرای بنانا اور پانچوان صرف کرنا حج کیے
راہ مین خواہ اپنی واسطی خواہ دوسری کی واسطی سامان حج کا تیار کری یعنی زاد
راہ سواری اور سوا اوسکی چہٹا صرف کرنا جہاد کی راہ مین کہ ایکدرم صرف کرنا اوسمین
برابر سات سو درم کی ہوتا ہی جیسی اسکا بیان آخر مین اس سورت کی آئیگا انشاء

اللہ تعالی ساتوان ادا کرنا نفقون واجبہ کا کہ وہ نفقہ اپنی عورت کا ہی اور چہوٹی
اولاد کا اور محارم کا بہی اسی شرط پر کہ اوسکو طاقت اونکی دینی کی ہو اور وہ محتاج
ہون اور لفظ مما مین من تبعیضیہ لانی سی اشارہ فرمایا ہی اسطرف کہ اپنی جانپر اور اہل
وعیال پر خرچ کرنی مین اسراف منع ہی اور حد اسراف کی یہ ہی کہ خرچ کرنا مال کا
ایک جگہہ پر دوسری کی حق کہو دینا کا سبب پڑجاوی اور رزق کی نسبت اپنی
طرف فرمانی سی اشارہ ہی اسطرف کہ ہر چیز ملک و مال ہمارا ہی پس بخل کرنا
اوس چیز کی ساتہہ جو اپنی ہاتہہ مین ہی اور ہمین اللہ تعالی نی عاریۃً دیا ہی بخل بیجا ہی
اسطرح شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نی لکہا ہی اپنی تفسیر فتح العزیز مین
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ کی تفسیر مین وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ
قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ترجمہ اور جو یقین کرتی ہین جو کچہہ اوترا تجہپر اور جو اوترا
تجہسی پہلی اور آخرتکو وہ یقین جانتی ہین یعنی جس شخص کو یقین ہی اسکا کہ مجہکو مرکر
قیامت کی دن اوٹہنا ہی اور جو جیسی کام کیا اوسکا حساب دینا ہی خواہ اچہا خواہ برا
اور حضرت حق سبحانہ کی روبرو جانا ہی پہر کیسے خدا کی مرضی کی مخالف کام کرتا ہے
مگر جو مسلمان ہی اور خدا کی یاد سی غافل ہو جاتا ہی اوسوقت گناہ اوس سی ہوتی
ہین پس چاہیی کہ اپنی غفلت کا پہلی علاج کرلی کہ سبب گناہ کا غفلت ہی اور
اسکا علاج اسطور پر ہی جیسی خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی کتاب تحقیقات مین
لکہا ہی پس دلکا پہچاننا اور واسطی مدد اوسکی کے اوپر نفس کی بیچ ملازمت اہل
ریاضت اور ارباب وصول کے دوڑنا اور اونسی تعلیم لینا تاکہ اوسکی سبب سی
دلپر اسرار اور حقائق اسماء الہی کہل جاوین اور ذکر پر مداومت کرنیکی تعلیم اونسی لینا
تا خاصیتین دلکی کچہہ ظاہر ہو جاوین اور اونسکو بندگی نفس کی خواہشی چہڑانا سبب مہم
اور مقصودون سی اہم اور مقدم ہی اور تحقیقات مین یہ بہی لکہا ہی تجہکو چاہیی کہ اپنی

دلکو مکان اوسکا بناوی تو اودرشیفتہ اور فریفتہ اوسی کا ہووی تو اور اوسکو اوپر پکڑلی
اور مواخذہ لینی کی قادر جانی تو جب یہ صفت تجہین حاصل ہو گئی تو اوسکی غیر مرضی
کی کام کا چہوڑنا تجہپر آسان ہو جاویگا اور نفس کا سر ساتہہ اس صفت کی کچلے گا
اور گناہ کی کام سی باز رہنا بہت ذکر کرنیسی ہوتا ہی اور اسی جہت سے کہتی ہین کہ جو
کوئی اللہ اللہ ہر روز ہزار بار کہی صاحب یقین ہووی اور شیخ محمد عاشق پہلتی رحمہ اللہ
کہ خلیفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تہے اپنی رسالے
سبیل الرشاد مین لکہتی ہین کہ جو کوئی شخص یا اللہ یا اللہ یا اللہ اپنی زبان سی پڑہی
اور ملاحظہ کری پڑہنی کی وقت مین کہ ایک نور اوسکی موںہہ سی باہر آتا ہی یعنی پڑہنی
والیکی جب قریب تین لاکہہ کی پورا کری اوس شخص کی تئین ایک مناسبت ساتہہ
حقیقت اس اسم کی کہ بیچ عالم ملکوت کی جگہہ پکڑنیوالی ہی ظاہر ہوتی ہے
اور حدیث شریف مین آیا ہی وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ
وَعَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
اوسی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خبردار ہو کہ تحقیق
دنیا راندی گئی ہی اور دور کی گئی ہی درگاہ رحمت سی یعنی اسلیے کہ دور کرنیوالی ہی
اللہ تعالی سی اور راندی گئی ہر چیز کہ دنیا مین ہی یعنی وہ چیزین جو غافل کرین ذکر
اللہ تعالی سی مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اور عالم اور سیکہنے
والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور اللہ تعالی فرماتا ہی فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ
ترجمہ تو تم یاد کرہو مجکو مین یاد کرہون تمکو حاصل کلام کا یہ ہی کہ جس آدمی نے
اللہ صاحب کو یاد کیا اور اللہ صاحب نی اوس آدمیکو یاد کیا تو پہر گناہ کا کام
اوس سی کیسی ہو گا مگر جسوقت غافل ہو جاویگا ذکر سی تب اوس سی بہول

چوک کر گناہ ہو جاویگا جب اوس سے گناہ ہوگا تو وہ توبہ کریگا تو اللہ تعالی اپنے فضل
وکرم سے توبہ اوسکی قبول کریگا اسلیے کہ اللہ تعالی کا فضل ایسے شخصونپر سدا رہتا ہے
جو بہت ذکر کرتے ہین اور مشارق الانوار مین یہ حدیث ہے کہ بیشک بدن مین ایک
گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنبلا تو سب بدن سنبلا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا
اور یاد رکہو وہ ٹکڑا دل ہے تحفۃ الاخیار ترجمۂ مشارق الانوار مین اس حدیث کی
فائدہ مین یون لکہا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تقوی فقط ظاہر کی صفائی کا نام نہین
تقوی کا مقام دل ہے یعنی جب دلمین ایمان رچا اور اوسکی جناب کا خوف جیمین سمایا تو
آنکہ کان ہاتہہ پانو سب خود بخود سنبہل جاتے ہین اسواسطے کہ دل بادشاہ ہے تمام
بدن کا پہر اگر دل ہی بگڑا تو سارا بدن بگڑا آنکہ رنڈیان گہورتی ہے کان محبت اور
باجونکی آواز پر غش ہین زبان لقمۂ حرام چٹ کر رہی ہے نہ موت کا غم ہے نہ قیامت کا
کچہہ ڈر الہی اپنا خوف ہمارے دلونمین ڈال اور اوس بلاؤنسے ہمکو نکال آمین اب
جاننا چاہیے کہ دنیا کے بادشاہ کے روبرو کوئی بادشاہ کی تقصیر نہین کرتا کیونکہ اوسکو
یقین ہوتا ہے اسکا کہ اگر مین کوئی تقصیر اسکے سامنے کرونگا تو یقینا مجکو بڑی
سزا دیگا اسیطرحسے جو شخص یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالی دیکہتا ہے جو مین کام کرتا ہون بہلا
ہو یا برا اور اوسکو اس بات پر خوب یقین ہے کہ اللہ تعالی مجہکو دیکہتا ہے تو اوس سے
ہرگز اولی گناہ کی کام نہونگی مگر جو خدا سے غافل ہوگا اوسی سے غیر مشروع کام
ہونگی اب سمجہنا چاہیے کہ جو لوگ بن دیکہے یقین کرتی ہین اور درست کرتی ہین
نماز اور اللہ کی جو کچہہ اونکو دیا اوسمین سے خرچ کرتی ہین اور جو کچہہ ہمارے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترا یعنی قران اور قرآن مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرمایا کہ یون کہو قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ
وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ترجمہ

تو کہ اگر تم محبت رکھتی ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہی اور بخشش کرے
تمہاری اور اللہ بخشنی والا مہربان ہی اب جاننا چاہیے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ تم مجہپر کتنی پیاری ہو حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نی عرض کی کہ مین سب چیز سی زائد آپ پر پیارا ہون لیکن اپنی جانسی
زائد پیار نہین ہون آپنی فرمایا کہ ابہی تم کامل مسلمان نہین ہوی چند دنکی بعد
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سی اونپر یہ حال طاری ہوا کہ عرض کی نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی کہ اب مین اپنی جانسی بہی زائد آپکے پیارا ہون آپ نی فرمایا کہ ای
عمر اب تو کامل مسلمان ہوا اگر کوئی اللہ کی محبت چاہی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی تابعداری کری اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری جب اسسی
ہو سکیگی جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکہیگا اللہ کی واسطے اب یہانپر کتنی شعر
حضرت مولانا روم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کہ اللہ کی محبت کی بیان مین اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی بیان مین ہین لکہی جاتی ہین تاخوبیان محبت کی
معلوم ہون وہ اشعار یہ ہین **اشعار** ہر کرا جامہ زعشقی چاک شد * او زحرص و عیب
کلی پاک شد * جس کسیکا کہ جامہ عشق سی چاک ہوا وہ حرص اور عیب سی بالکل پاک
ہوا * شاد باش ای عشق خوش سودای ما * ای طبیب جملہ علتہای ما * خوش رہ اے
عشق اچہی سودا میری ای طبیب سب بیماریون کی میری * ای دوای نخوت و
ناموس ما * ای تو افلاطون و جالینوس ما * ای دوا میری غرور اور شرم کی
ای تو افلاطون اور جالینوس میری یعنی طبیب میری ان دونون بیتون مین
اشارہ ہی اسطرف کہ بہت سی بری خصلتین اور عیب نفس کی ہین کہ مرض ہلاک
کرنی والی دلکی ہین عشق کی سبب سی دفع ہو جاتی ہین اور بعضی اون بری خصلتون
کی جڑ کو کہ غرور اور شرم ہی صریح ذکر کیا تاکہ زائد برائی اسکی ظاہر ہو اسلیے کہ اول جسنی

غرور کیا شیطان علیہ اللعن تہا کہ مردود ہوا اور بہت آفتین سخت سی اوٹہنی پڑین اور کل
اثر عشق کا یہی ہی خواہ حقیقی ہو خواہ مجازی ان دونون قیدونسی چہڑاتا ہی اور بادشاہونکو
غلامونکی غلامی سی فوراً ظاہر کرتا ہی اگرچہ یہ قصہ بڑا ہی نمونہ اسکا قصہ محمود و ایاز کا ہی ✤✤
جسم خاک از عشق بر افلاک شد ✤ کوہ در رقص آمد و چالاک شد ✤ خاک کا جسم عشق کی باعث سی
آسمانونپر گیا پہاڑ ناچنی لگا اور چالاک ہوگیا ✤ عشق جان طور آمد عاشقا ✤ کوہ مست و خر موسی
صعقا ✤ عشق جان طور کی آیا اِی عاشق کوہ طور مست ہوا اور گر پڑا موسی بیہوش
یہ اشارہ ہی آیہ کریمہ کی طرف جو قال الملا الذی مین واقع ہی فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ
لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا پس جب تجلی کی پروردگار اوسکی نی طرف پہاڑ
کی کیا اوسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسی بیہوش فائدہ حضرت موسی کو حق تعالی نی
بزرگی دی کہ فرشتی کی بغیر خود کلام کیا انکو شوق آیا کہ دیدار بہی دیکہون اوسکی برداشت
نہین ہوئی اس سی معلوم ہوا کہ حق تعالی کو دیکہنا ہو سکتا ہی کیونکہ نمود ہوا تہا
پہاڑ کیطرف لیکن دنیا کی وجود کو برداشت نہین ہوئی پہاڑ ٹوٹ گیا اور حضرت موسی
بیہوش گر پڑی تو آخرت کی وجود کو برداشت ہوگی وہان دیکہنا تحقیق ہی اور ایک
کتاب معتبر سلک سلوک اوسکا نام ہی اوسمین اسطرح لکہا ہی نقل ہی کہا یکروز حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نی حضرت امام حسن کو بیچ بغل اپنی کی لکہا تہا اور مہربانی کرتی
تہی امام حسن نی کہا اِی باپ مجکو دوست رکہتی ہو کہا ہان کہا میری بہائی حسین
کو دوست رکہتی ہو کہا کیون نرکہون کہا میری مانکو دوست رکہتی ہو کہا وہ بیٹی پیغمبر
خدا کی ہین کیون دوست نرکہون کہا میری نانا کو دوست رکہتی ہو کہا سبب پیدا ہونی
عالم اور آدم کیکو کیون نہ دوست رکہون کہا حق تعالی کو دوست رکہتی ہو کہا ہان
کہا اِی باپ کتنی دل رکہتی ہو کہا ایک دل کہا ایکدل کی ساتہہ اتنونکو دوست رکہتی ہو حضرت
علی کرم اللہ وجہہ روئی اور کہا مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ یعنی نہین کیا

اللہ تعالی نی واسطی کسی آدمی کی دو دلونسی درمیان اوسکی اسی میٹھی سچ کہتا ہی لوگین
جان تو محبت کی کیئی قسمین ہین آول محبت حقیقی جیسی محبت بندہ کی حق تعالی سی دوسری
محبت شریعت کی جیسی محبت است کی ہماری پیغمبر پر تیسری محبت طبعی جیسی محبت مان باپ
کی اپنی اولاد پر چوتہی محبت شہوتی جیسی خاوند جورو کی ایک دوسری پر پانچوین محبت
مجازی جیسی محبت عاشق ومعشوق کے چہٹی محبت اخوۃ کی جیسی محبت مسلمان کی ساتہہ مسلمانکی
اور ہر محبت کی دل مین جگہہ ہی اور نافع المسلمین مین یہ لکھا ہی کہ حدیث شریف مین
جو آیا ہی اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ یعنی عشق مجازی پل ہی عشق حقیقی کا سو بعضی صوفیون
کی نزدیک عشق مجازی سی مراد محبت شریعت کی ہی اور بعضون کی نزدیک محبت
پیر کی ہی اور بعضونکی نزدیک یہی پاک محبت ہی ایک دوسری آدمی کی ایک دوسری پر
ہوتی ہی اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نی اپنی مکتوبات
شریف مین لکھا ہی کہ پہلی نگاہ جو ناگہان کسی پر پڑی خواہ عورت ہو یا امرد اوسمین
جو کچھہ ہوا سو ہوا کیونکہ نگاہ ناگاہ اتباع شریعت محمدی کی مخالف نہین اور دوسری تہہر
نگاہ کرنا قصداً یہ عشق حقیقی کو نہین پہنچاتی کیونکہ یہ مخالف اتباع حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہی فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نور مین قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ
یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ترجمہ کہہ تو واسطی مسلمان مردونکی کہ بند
کرین آنکہین اپنی اور محافظت کرین شرمگاہ اپنی کی یہ بہت پاکیزہ ہی واسطی اونکے
تحقیق اللہ خبردار ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ کرتی ہین اور کہہ تو واسطی مسلمان عورتونکی
کہ بند کرین آنکہین اپنی اور محافظت کرین شرمگاہ اپنی کی حاصل اس کلام کا یہ ہی جو محبت
کہ موافق اتباع پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو تو وہ خدا کی محبت کی مضر نہین ہی اور
جو محبت موافق اتباع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ہو وہ اللہ کی محبت کی مضر ہی چنانچہ

اس آیت شریف سی ظاہر ہو گیا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ ط
اور جو کچھہ اوترا اوپر پیغمبرونپر یعنی کتابین اور صحیفہ اونپر ایمان رکھتی ہین اور جو یقین کرتی
ہین بن دیکھا جیسا اسی مطلب مین اون بن دیکھی چیزونکا بیان ہو چکا اور آخرت
کو وہ یقین جانتی ہین اونا بعداری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتی ہین اور بہت
خدا کو یاد کرتی ہین اکثر ومتومنین نکتر جیسی اوپر بیان ہو چکا تو اونکی واسطی اللہ تعالے
جل اسمہ فرماتا ہی اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ترجمہ
اونہون نی پائی ہی راہ اپنی رب کی اور وہی مراد کو پہنچی اور جو کوئی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی اور قرآن شریف سی اور جو اگلی پیغمبرونپر کتابین اور صحیفہ اوتری ہین
اونسی اور جو بن دیکھی چیزونسی انکار کرتی ہین اونکی واسطی قرآن شریف مین یہ
حکم ہی فرمایا اللہ صاحب نی وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا
فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝ ترجمہ اور اگر تم ہو شک مین
اس کلام سی جو اوتارا ہمنی اپنی بندہ پر تو لی آؤ ایک سورت اس قسم کی اور بلاؤ جنکو حاضر
کرتی ہو اللہ کی سوا اگر تم سچی ہو پہر اگر نہ کرو اور البتہ نکروگی تو بچو آگ سی جسکی چپتیان
ہین آدمی اور پتہر تیار ہی منکرونکی واسطی اور جو کوئی جانتا ہی اور پہچانتا ہی اللہ جل
وعلی شانہ کو کہ اللہ ایک ہی اوسکا کوئی شریک نہین ہی وہ یہہ بہی جانتا ہی کہ یہ قرآن
اللہ کا کلام ہی اور اللہ کا سا کلام کوئی نہین کر سکتا اور کلام اللہ کی مثل کوئی نہین
بنا سکتا آج تک کہ بڑی بڑی عقلا اور فضلا اور فصحا اور حکما گذری ہین کوئی نہین بنا
سکا اگر اب کوئی ناسمجہہ کم فہم حوصلہ کری بنانی کا تو سوا شرمندگی کی کچھہ پہل نہ پاویگا اور جو کوئی
اللہ کو نہین جانتا اور اوس سی منکر ہی تو وہ گمشتہ دیوانہ ہی وہ لائق خطاب کی نہین جاہل

حاصل کلام کا یہ ہی کہ وہ شخص لائق کلام کرنیکی نہین ہی **آٹھوان مطلب** یہ کہ اس رسالہ مین بعضی چیزون
کی اچھی طرحسی تفصیل نہین ہوئی جیسی بدگمانی کا بیان پانچوین مقصد مین لکھا لیکن کچہہ تفصیل اوسکی
رہگئی اور طریقت کی معنی کی تفصیل کہ مشارق الانوار کی ترجمہ مین اوسکا بیان ہی لیکن مفصل نہین اور
سراج السالکین ترجمہ منہاج العابدین کی حاشیہ مین مولوی یعقوب صاحب نے مولانا روم صاحب کے مثنوی کا
شعر لکھا ہی ہر کہ کاہ و جو خورد قربان شود ❁ ہر کہ نور حق خورد قرآن شود ❁ اسکی معنی کی بہی تفصیل نہین
لکھی پس ان تینوں کی تفصیل بیان کرنا اس عاجز کو مقصود ہی تو یہ تینون تفصیلین یہان لکھی جاتی ہین اب اول
بدگمانی کے تفصیل بیان کی جاتی ہی اور اس عاجز نے بدگمانی کا بیان پانچوین مقصد مین لکھا لیکن کچہہ تفصیل اوسکی
رہگئی تہی وہ تفصیل یہان لکھی جاتی ہی افسوس صد افسوس جو لوگ سنت جماعت ہین اس اخیر وقت مین دو فرقہ
ہوگئی ایک فرقہ دوسری فرقہ کو کہتا ہی کہ یہہ لوگ مشرک ہین اور بدعتی ہین پہر دوسرا فرقہ اوسکی
کہتا ہی یہہ لوگ وہابی ہین اب سمجہا چاہیی کہ مشرک کی اور بدعتی کی اللہ نی اور اللہ کی رسول نی نشانیان
بتائی ہین کہ یہ کام کری تو یہ نشانیان مشرک کی ہین اور یہ کام کری تو یہ نشانیان بدعتی کی ہین اور جو لوگ
کہ وہابی کہتی ہین تو اونہون نے اپنی ذہن سی ایسی ایسی بہتان نکالی ہین وہابیونکی طرف کہ جو سنی تو وہ انہون
کو کافر جانی یا فاسق تو اسواسطی للہ ان دونو فرقون والون کی واسطی یہین لکہتا ہون کہ صحیح بخاری مین یہ حدیث
آئی ہی کہ جو شخص کسیکو کافر یا فاسق کہی اور وہ کافر و فاسق نہو تو کہنی والا آپ کافر یا فاسق ہوجاتا ہی
اور مظاہر حق کہ شرح مشکوۃ شریف کی ہی اوسمین یہ حدیث لکھی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کفایت
کرتا ہی آدمی کو جہوٹ بولنی مین یہ کہ نقل کری جو چیز کہ سنی یعنی بغیر تحقیق روایت کیے یہہ مسلم نی ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سی اب سمجہا چاہیی کہ بدگمانی کرنا بہت برا ہی نزدیک خدا کی اور اوسکی بندون کی اور قرآن شریف
اور حدیث شریف سی تو بدگمانی کرنی والی کیواسطی برائی ثابت ہی جسنی قرآن اور حدیث کو نمانا دین
تو اوسکا خراب ہوا بلا شک اور دنیا مین آدمیون کی ساتہہ اوسکو رہنا مشکل ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نی
حد باندہی ہی اسواسطی کہ آدمی آپسمین موافق رہین اور چلین روزگار کرین اور کسی پر بدگمانی
نکرین اور جسنی اس حد کو توڑا وہ دنیا مین شرمندہ ہوگا اور عاقبت مین بہی اس سبب سی

کہ بدگمانی کرنیوالا اول ہمسایہ اپنی سی بدگمانی کریگا کہ میرا آل اولاد کو یہہ بری نگاہ سی دیکہتا ہی پہر اخر یہہ
بدگمانی کرنی والا جا کر آدمیون ہی رہیگا جنگل مین تو رہنی سی رہا پہر بیٹی پر بدگمانی کریگا اور بیٹا باپ
پر اگر باپ کی پاس مال و اسباب ہوگا تو باپ کہیگا کہ یہہ بیٹا مجکو مال اسباب کی واسطی زہر دیدیگا اور اگر
بیٹے کی پاس مال اسباب ہوگا تو بیٹا باپ کی طرف بدگمانی کریگا و علی ہذا القیاس اور سید احمد صاحب کے
مریدون اور سوا سید احمد صاحب کے مریدون کی اور متبع سنت جو ہین اونکا ایسا عقیدہ نہین ہے
جیسا کہ سید احمد صاحب کے مریدون یا اور متبع سنت لوگونسی یہ لوگ بدگمان بدگمانی کرتی ہین اور بدگمانی یہ
کہ ایک آدمی کہی کہ مین مشرک نہین اور دوسرا شخص جانی کہ بلا ریب یہ مشرک ہی یہی یہ جہوٹ کہتا ہی کہ
مین مشرک نہین اسکی کہنی سی کیا ہوتا ہی اور ایک آدمی کہی کہ مین وہابی نہین دوسرا شخص دلمین سمجہ
سمجہتا ہی کہ بلا شک و شبہ یہ شخص وہابی ہی یہی اسکی ظاہر کہنی سی کیا ہوتا ہی دوسری تفصیل طریقت کی معنی
کی لکہی جاتی ہی اب جاننا چاہیی کہ کتاب ہدایت الاعمی مین لکہا ہی کہ ای عزیز شریعت عبارت ہی ادای
حدود واللہ سی کہ پرہیز کرنا نواہی سی اور فرمان برداری بیچ امر او سکیکی ہی اور ملازمت اور طاعت
حق کی اور طریقت عبارت ہی حاصل ہونی لذت اور مزہ کی سی عبادات اور طاعت اور اوامر مین اتنہے
اب معلوم کیا چاہیی کہ بی لذت اور مزہ پای عبادت خدا کی کرنا یہہ بہت مشکل ہی اسیواسطی بعضی
عبادت مین سستی کرتی ہین اور بعضی عبادت کرتی سیے نہین کیونکہ انکو مزہ ملتا ہی نہین اور یہہ جو
لکہا ہی کتاب ہدایت الاعمی مین کہ طریقت عبارت ہی حاصل ہونی مزہ اور لذت کی سی عبادات
اور طاعت اور اوامر مین سو یون سمجہا چاہیی کہ جس چیز مین لذت اور مزہ ہوتا ہی اوسکا کرنا آسان
ہوتا ہی یا تو اوسکو اللہ تعالی ابتدا سی اپنی عبادت پر شوق اور محبت دیتا ہی یا بعد علم پڑہنی
اور مرید ہونیکی کہ کثرت تلاوت قرآن اور ذکر اور درود پڑہنی سی اور حلال کہانی کی وجہ سے کہانی
اور پینی اور پہننے سی دل روشن ہوتا ہی اور جسطرح حرام کی کہانی پینی اور پہننی سی
دل اندہیرا ہوتا ہی کہ اور کہوٹا اوجالیمین معلوم ہوتا ہی نہ اندہیری مین یعنی روا اور ناروا انکی
اچہی کام کرنی اور بری تب عبادتین لذت اور مزہ حاصل ہوتا ان شاء اللہ تعالی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ جن

کامونکی کرنیکو فرمایاہی اوسمین لذت اور مزہ پای اورجن کامونکی نکرنیکو فرمایاہی خداکی خوشی
اونکو چہوڑدی تب قرآن اور حدیث اور فقہ کا مطلب مسلمان کو حاصل ہووی اگر اخلاص سے
ظاہر اور باطن کی علم کی کوشش کری تو علم ظاہر کا اوستادسی حاصل ہوتاہی اور علم باطن کا
پیرسی پہر امیدہی کہ ظاہر اور باطن کا علم اوسکو بتدریج حاصل ہووی انشاء اللہ تعالی اور خدا جل
وعلی شانہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسسے راضی ہوئین اور فصل الخطاب مین جو تصنیف
خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ کی ہی لکہاہی کہ لکہاہیچ کتاب کشف المحجوب کے کہ یہہ گروہ صوفیہ کی فرمان بردارکی
مزہ کو اور لذت کرامت کو اور راحت محبت کو شرب کہتی ہین اور کوئی شخص کوئی کام بی شرب کی نہین
کرسکتا اور شیخ میری زین الاوتاد ابو الفضل محمد ابن الحسن الختلی السرخسی قدس اللہ روحہ نی کہاکہ مرید بی شرب
اور عارف صاحب شرب ارادت سی اور معرفت سی بیگانہ رہتی ہین مرید کو چاہیی کہ کردگار اپنی سی شرب لیی
ہووی توکہ حق طلب کا بیچ ارادت کی بجالاوی اور عارف کی لئی نچاہیی کہ شرب ہووی توکہ بدون حق عز و
جل کی ساتہہ شرب اور راحت کی کہ طرف نفس کے بازگشت اوسکی ہی آرام لی اور اللہ سبحانہ توفیق دینی والاہی
اب یہان عبارت تحقیقات کی جو تصنیف خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ کے ہی کہ اوس سی معنی عارف کی اچہی
طرحسی واضح ہوتی ہین لکہی جاتی ہی حاصل یہ کہ درجہ زہد کی تین ہین ایک یہہ کہ زہد اوسکا واسطی آخرت کے
ہی کہ ساتہہ وصال بہشت اور نعمتون اوسکیکی پہنچی اس قسم زہد کو راجی کہتی ہین کیونکہ ہمت اوسکی
اوپر اسکی کہیری گئی ہی اور سوا وصول بہشت کے کچہہ امید اور آرزو نہین رکہتاہی دوسری قسم یہہ
کہ زہد اوسکا واسطی خوف دوزخ کی ہووی زہد کرتاہی توکہ عذاب آخرت سی امن مین ہووی اور
بیچ بہشت کی آوی اس قسم کو خائف کہتی ہین تیسری قسم یہہ کہ زہد اوسکا فقط واسطی ذات اللہ سبحانہ کی ہی نہ
امید بہشت کی رکہتاہی اور نہ پروا دوزخکی باوجود اوسکی ماسوا سی آنکہہ چہپائی سوا دوستی اور
محبت حق سبحانہ و تعالی کی دوسری امید نہین رکہتاہی اور دل اور جان اوسکی عاشق اور فریفتہ
اوس اللہ تعالی کی ہووی اور بالکل ظاہر اور باطن اوسکیکو محبت الہی نی گہیرا اس قسم کو اہل اللہ
کہتی ہین اور عارف کہتی ہین اسلیی کہ لذتین بہشت کی اور حور اور قصور کی نزدیک اوسکی مثل لذت

بزرگونکی ہی جو ایسی باوجود حاصل ہونی بڑی مرتبہ کی اوس مرتبہ کو جو پایا ہی تقدیر جانتا ہی اون مرتبہ سی ہر چند کہ باوجان
ہو التفات نہین کرتا جو مقتضا آلکس اور غفلت کا یہ ہی اسیطرح ہی حال درویش ناقص کا کہ مرتبہ کمال کو نہین پہنچی ہین
فرق ہو درمیان کامل اور ناقص کے کامل وہ کہ طالب ذات واجب کا ہو اور بس اور ناقص وہ کہ دل اوسکا ساتہہ بہشت
اور حور اور قصور کی ہو وے یہہ تفسیر مولانا روم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شعر کی معنی کی تفصیل لکہی جاتی ہی وہ یہہ
عبارت ہی جو مولوی محمد یعقوب کے حاشیہ مین لکہی ہی اوسمین یہہ بیت داخل ہی ؎ ہر کرا ہ وجود خود قربان
شود ✽ ہمہ کہ نور حق خود قرآن شود ✽ اور یہہ بیت مولوی روم صاحب کی مثنوی کی ہی اب جاننا چاہی
کہ حضرت بایزید کہ بڑی اولیاؤن مین سی تہی اونہون نی یون کہا ہی سبحانی ما اعظم شانی اور منصور حلاج نی
یون کہا ہی انا الحق اور کیمیای سعادت مین یون لکہا ہی کہ اولیا اللہ پر اسطرحکا ایک حال آتا ہی کہ ہمہ اوست
جانتا ہی وعلی ہذا القیاس ان بزرگونکی حالات اور مقامات اور رمزین اور کنایات کو کون سمجہہ سکتا ہی
مگر وہی سمجہہ سکتا ہی جو انکی سی حالات اور مقامات رکہتا ہو اور اس عاجز نی تو اس رسالہ کی گیارہوین مقصد کے
اخیر مین لکہدیا ہی کتاب ہدایت الاعمی کے چند دیکی مریدکی مبتدی اور متوسط اور منتہی ہونیکا بیان یعنی اللہ نہین
ہو سکتا کسیطرحسی کوئی اللہ جل جلالہ شانہ کی بڑی شان ہی اور شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کی تفسیر فتح العزیز
مین لکہا ہی جیسا کلام اللہ تعالی کا ہی ویسا کلام کسی طرحسی کسیکا نہین ہو سکتا اور خدا کا کلام قرآن ہی
کہ جبریل علیہ السلام نی اللہ کی حکم سی اللہ کا کلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچایا اور پیغمبر خدا خاتم
النبیین ہین حقیقت مین نہ کسیکا کلام قرآن ہو سکی اور نہ کوئی آدمی قرآن ہو سکی نہ کوئی اور اور فقیرون پر
طرح طرحکی حالات آتی ہین اور شیخ سعدی صاحب نے لکہا ہی ؎ اگر درویش بر یک حال ماندی ✽ سر دست از
دو عالم بر فشاندی ✽ اگر درویش اوپر ایک حال کے رہتا ہاتہہ دونو جہان سی جہاڑتا قرآن بالضم و مد بمعنی خواندن
و جمع نمودن یعنی پڑہنا اور جمع کرنا و کلام الہی کہ بر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرود آمدہ یعنی اوترا از منتخب
چنانچہ منتخب مین قرآن کی لفظ کی معنی تین طرح پر لکہی ہین ایک خواندن یعنی پڑہنا دوسری جمع کردن
یعنی جمع کرنا تیسری کلام الہی بر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرود آمدہ یعنی کلام الہی جو حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر اوترا ان دو معنی ہین یعنی خواندن اور کلام الہی فرود آمدن مین بزرگون نی کچہہ کنایات اور اشارات

نہین فرماتی ہین یہ دونو معنی قرآنکی ازروی لغت کی صاف ہین اونمین کچہہ اشکال نہین ہی اور جمع کرنیکی
معنی یہہ ہین کہ جو فقیر کہ کاملین ہوتی ہین اونکی اوپر ایک حال جمع کا آتا ہی جیسا کہ خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ کے
تحقیقات مین لکہا ہی وہ عبارت تحقیقات کی یہہ ہے بیچ مقام جمع کی ہر ایک قوتون جدا جدا سی کام ودوسری کا
کرتی ہین جیسیکہ آنکہہ کان ہو جاتی ہی اور کان آنکہہ ہو جاتا ہی یہانتک کہ ساتہہ سب کی دیکہتا ہی اور ساتہہ
سب کے سنتا ہی اور ساتہہ سب کے بولتا ہی جیسیکہ ہاتہہ بیچ اوس مقام کی بات کرتا ہی او جمع پر نالہ ہی کہ بہتا ہی طرف
دریای توحید کی اور یہ مقام جمع کا اوپر فقیرونکی آتا ہی کہ اوسمین ایک عضو دوسری عضو کا کام کرتا ہی مثلا آنکہہ
سنتی ہی اور باتین کرتی ہی اور کان دیکہتا ہی اور باتین کرتا ہی اور طرح طرح کی حالات آتی ہین کبہی ہوش مین
آجاتی ہین اور کبہی بیہوش یعنی جن فقرا اونکو کہ جمع کا مرتبہ حاصل ہوتا ہی تو اونسی خلق اللہ کو وقت ہوش کی
طرح طرح کی فائدی ہوتی ہین اور وقت بیہوشی کی محبت آلہی مین غرق ہوتی ہین اور ہر حالمین خدا اونکا نگہبان
ہوتا ہی یہ جو مولوی روم صاحب نے لکہا ہی جو کوئی کہ نور حق کا کہا ہوی قرآن ہووی یہہ تو نہین ہو سکتا سنت
جماعت کے مذہب مین کسیطرحسی کہ کسیکا کلام قرآن ہووی یا وہ خود قرآن ہووی مگر بطور کنایہ کی مولوی
روم صاحب نے فرمایا ہی اور مطلب اونکا یہ معلوم ہوتا ہی کہ قرآن سی مراد اونکی یہان پر مقام جمع کا ہی جو فقیروں پر آتا ہے
واللہ اعلم بالصواب بحقیقۃ الحال **خاتمہ** الحمد للہ کہ اوسکی حسن توفیق سی یہہ رسالہ دافع الفساد نافع العباد
قاطع الشرک والبدعات بروز جمعہ تاریخ غرہ شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۸۲ بارہ سو بیاسی ہجری نبویہ مین بیچ شہر محمد آباد
عرف ٹونک کے بیچ عہد یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ کی پورا ہوا اللہ تعالی جل
علی شانہ میری بہول چوک اور کم فہمی کو برکت انبیا اور اولیا اونکی سی معاف کری اس عاجز کو اور جمیع
اہل اسلام کو اس رسالہ سی فائدہ بخشی اور کج فہمی سی اللہ تعالی ہر مسلمان کو اپنی پناہ مین رکہی آمین ثم آمین
وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ
مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ اور پچہلا قول ہمارا یہہ ہے
کہ تعریف اللہ ہی کو ہی جو پروردگار ہی سب عالم کا اور درود اور سلام اوپر حبیب اوسکی کی محمد
ہین سردار سب پیغمبرونکی اور اوپر آل اور اصحاب اونکی کی سب پر

صحتنامہ حسب مسودہ دستخطی مصنف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۹	او	اور	۱۰	۲۲	جانیگی	جائیگی	〃	۱۳	اس سے	اوس سے	۵۲	۹	بتایا ہی	بنایا ہی
۳	۹	رحمۃ اللہ علیہ	رحمۃ اللہ علیہ	۱۹	۱	اروہ	امروہ	〃	۱۲	اسپیر	اسپیر	۵۴	۵	کی	کی
〃	۱۲	تحفۃ الملوک	تحفۃ الملوک	[illegible]	۱۱	بور	باور	〃	۲۱	مین	زمین	۵۵	۱	تہی	تہی
〃	۱۹	شرح	اور شرح	۱۲	۱۳	کی	کی	۳۴	۲۰	تامیتری	آتیری	〃	۱۲	کریجی	کریجی
〃	۲۰	رسالہ	اور رسالہ	〃	۲۸	باقی	اتی	۳۵	۱۰	کہی	کہی	۵۶	۲۳	احکام	احکام
〃	〃	قرۃ العیون	اور قرۃ العیون	۱۹	۱۰	تپنی	نہجی	۳۷	۵	ابن سیرین	ابن سیرین	〃	۴	آلہیت	البیت
〃	〃	کتاب الوالع	اور کتاب الوالع	〃	۱۵	موتی	ہوتی	〃	۱۲	کی	کی	۵۷	۷	تین	تین
〃	۲۱	صلوٰۃ مسنونہ سے	اور صلوٰۃ مسنونہ سے	〃	۱۹	کی	کی	〃	۲۱	لابو دردائے	ابودردائے	〃	۱۲	اخلاص	اخلاص
〃	〃	تنبیہ الغافلین	اور تنبیہ الغافلین	〃	۲۱	ہوگی	ہوگئی	۳۸	۱۶	گمان	کمان	〃	۱۶	نفیس	نفیس
〃	〃	رسالہ سیوطی جلال الدین	اور رسالہ جلال الدین سیوطی	〃	〃	کیسی	کسی	۳۹ ۴۰	۱۶ ۹	سے چوتہا مقصد	کی تیسرا مقصد	۵۸	۱	ریہی	رہی
〃	〃	حدیث	اور حدیث	۲۲	۷	اصلواتہ	الصلوٰۃ	۴۱	۹	کہا ہی	کہا	〃	۱۳	اوسکی	اوسکی
۴	۱	تیسر الوصول	تیسیر الوصول	۲۵	۱۳	بیہیر	تیہیز	〃	۲۱	نجلا	چلا	۵۹	۱۸	ملا خسرو	ملا خسرو
〃	〃	شرح عقائد	اور شرح عقائد	۲۶	۳	یکی	اسکی	۴۴	۱۵	کی	کے	۶۲	۳	لنگرا	لنگڑا
〃	۳	عقبدہ	عقیدہ	۲۷	۲۰	حدیب	حدیث	۴۵	۱۱	ہوگی	ہوگئی	۶۳	۷	کی	کے
۶	۳	پہلا مقصد	ایک مقصد	۲۸	۹	جاتیہ	جاوینگے	۴۶	۳۰	خلیہ	خلیفہ	۶۶	۱۵	تواوسکی	تو اوسکی
۶	۱۲	مقر	مقرر	۲۳	۱۴	امام احمد حنبل	امام احمد حنبل	۵۰	۵	اسکی	اوسکی	۶۸	۱۲	سفن	یقین
۸	۱۲	انحضرت	آنحضرت	〃	۲۰	گہشنایا ہی	گہٹایا ہی	۵۰	+	۵	۵۰	۶۹	۸	مین	مین
۱۰	۱۰	قیامت	قیامت	۲۲	۱۳	اسی سی	اوس سے	۵۱	۶	اس	اوس	〃	۹	کی	کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۱	۲	نہ سناۃ	نہ سناتہ	〃	۱۵	تمہارسے	تمہارے	۱۰۶	۵	بکریں	بکری	۱۴۲	۳	اززبان	اور زبان
〃	〃	نیسی	ایسی	۸۹	۱	کیدا اور پیہ بہتان	کیدا اور بہتان اور پیہ بہتان	〃	〃	مرغي	مرغی	〃	۲	ملوار	تلوار
۷۲	۲۱	خیرا خواہ	خیر خواہ	〃	۲	دہلوبے نی اثنا	دہلوی نے کتاب اثنا	۱۱۱	۱۰	جلال الدین سیوطیا	مولانا شیخ محمد طاہر	۱۴۴	۱۴	مشرق ہونیکا	مشرق اور مغرب کا
۷۳	۱۹	تفسیر وتتی	تفسیر وتتمے	۹۰	۱۶	مجدد وا ابنے	مجدد وسانیے	۱۱۵	۶	رکہاتہا	رکہاتہا	〃	۱۵	صحجت	صحبت
۷۸	۱۰	کرلیا	کرلیتی	۹۳	۱۲	اقتدیتم	اقتدیتم	۱۱۷	۹	مجددیہ کے بعضے شغول سعال	مجددیہ کی شغل اشتغال	〃	۲	کہانس	گہانس
۷۹	۳	پاپزار	بازار	۹۴	۱	ضلال محبوب	ضلال محبوب	۱۲۲	۱۹	ہی	بہی	۱۴۴	۲۱	اور برزخی	اور برزخی ہو خواہ بدون برزخ کے
〃	۸	تراشي	تراشی	〃	۱۲	اسواسطے آنحضرت	اسواسطے کہ آنحضرت	۱۲۶	۷	اوزرہ	اور زرہ	۱۴۵	۱	رنگینی خواہ ہفت	اور خواہ سیہ رنگی ہو خواہ ہفت رنگی
۸۰	۷	نہین	تہین	۹۵	۱۴	تات	بات	〃	۱۵	دین دیدار	دین دار	۱۴۷	۱۰	نگہلا تاہے	پگہلاتاہے
〃	۱۱	داجل	داخل	۹۷	۱۷	حاننا	جاننا	〃	۱۸	دین دیدار ونکا	دین داروںکا	〃	۱۲	درجرکات	درحرکات
۸۱	۲	اوکسینی	اور کسینی	۹۸	۵	تات	بات	۱۲۸	۳	حلیہ سے	حلیہ سی	〃	۱۳	واگرنکند	واگرنکند
۸۲	۲	سنت کو	اس طریق کو	〃	۱۱	اللہ اور رسول سے	اللہ اور رسول ہی کے	۱۲۹	۱۵	دیرہ	ڈیرہ	〃	〃	آنکہ	ودیگر آنکہ
۸۵	۱۵	ورغ	ورع	〃	〃	پکڑلئی	پکڑلی	۱۳۴	۷	لولوگ جو ہم	جو ہم لوگ	〃	۱۴	ناظرست	ناظر است
〃	۲	اس سابین	اس رسالہ مین	〃	۱۳	یہ ہی	سے ہی	۱۳۶	۱۷	دیریمین	ڈیرہ مین	〃	۵	مراقبۃ الرقیبہ	مراقبۃ المراقبہ
۸۶	۱	دگر	دیگر	۹۹	۱۵	کیونکہ چاروں	کیونکہ یہہ چاروں	۱۳۷	۲۱	جافرداری اونکے	خاطرداری اونکے	〃	۱۸	فائد	فائدہ
〃	۶	جاہلیت	جاہلیت	۱۰۱	۷	بیری ہوے	پڑی ہوے	۱۳۸	۳	نزاتی تہی	نراتی تہی	۱۴۸	۸	من حیث	من حیث
〃	۲	ہو	ہوا	۱۰۲	۱۹	سید صاحب	صاحب سید احمد	۱۳۸	۱۶	سے	تہی	۱۴۹	۷	ہرچہ ببیشنند حق نبیشنند	ہرچہ بینید حق بینید
۸۷	۱۶	چنانچہ	چنانچہ	〃	۲	سید صاحب	سید احمد صاحب	۱۳۹	۲	نہ لیکنی اور سے	نہ لیکنی اور پی	۱۵۱	۱۰	لوب	لوز
〃	۱۱	گمبی	گمی	۱۰۴	۱۵	مثل اسکی	مثل اسکی	۱۴۰	۲	اندازہ	اندازہ	〃	۱۴	وآلہ وسلم	وآلہ وصحبہ وسلم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۱	۱۲	گر	اگر
۱۵۴	۱۱	ذکر کرتی کی	ذکر کرتے کی
۱۵۵	۳	سمجھا ہوا	سمجھا نیوالا
〃	۶	جب وہ باشتہ تحریستن	[illegible]
〃	۷	اور اس جگہ مراد خیال کرتی سی ہی [illegible]	
〃	۸	شعلہ جوالا	شعلہ جوالہ
〃	۹	ورنجہان نیز باشد	وآن جہان باشد
〃	۱۴	بکری	کرنی
〃	۱۸	بخشتا	بخشتا
۱۵۶	۲۱	شغل	شغل
۱۵۷	۲۱	ہر جگہ ثبت ہے	ہر ہر جگہ ثابت ہے
۱۵۸	۳	کشیعہ	کشیفہ
۱۵۹	۱۴	دو صورتین	دو صورتین
۱۶۰	۳	جیونا گناہ	جو گناہ
۱۶۳	۳	دیشوا لیکا	دیتی ویکا
〃	〃	ہو جاتی گی	ہو جائیگی
〃	۹	توجیہہ	توجیہ
۱۶۳	۷	التما	التجا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۳	۲۱	لفظ	لفظ
۱۶۵	۱	نیک دو دیا بندہ	نیک در یابندہ
۱۶۶	۵	قبیح باطن	بیچ باطن
〃	۶	نفس	تفتیش
		اور اس جگہ مراد یہ ہے کہ ان تعلیمات کا حرکت خیال کرتی سی معلوم ہوتی ہی	
〃	۱۹	حقیقت	کر حقیقت
۱۶۷	۲۰	تو یہ	توبہ
۱۶۸	۱	دور	دور
〃	۱۳	مداہنت	مداہنت
〃	۱۷	یا جھینی بجا	بوجھنی بیجا
۱۶۹	۱۸	نفسوں کی	نفسوں کے
۱۷۴	۱	کچھہ ہوا	کچھہ نہوا
۱۷۷	۱۲	پر تقدیر	بر تقدیر
〃	۲۱	[illegible]	[illegible]
۱۷۸	۲	خلاف شرع کو	خلاف شرع کو
۱۸۱	۲۱	نکرگے	نکروگے
۱۸۲	۱۵	اور سیج سب کچھہ	اور سیج سب کچھہ
۱۸۶	۱۳	امام غزالی صاحب	امام محمد غزالی صاحب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۰	۱۰	قسبلہ	قبیلہ
۱۹۱	۱۵	باقی رہی بات	باقی رہی یہ بات
۱۹۲	۴	کی گئی	کیا گئی
〃	۱۴	نہیں	نہیں ہے
۱۹۴	۲۱	درار	دراز
۱۹۵	۲۰	کسی مشتد	ایسی صورت
〃	۹	نہیں	نہین
〃	۱۱	نہین کر سکتے	نہیں کر سکتے
〃	۱۸	ماکر	تاکہ
〃	۱۹	لازم	لازم
۱۹۷	۱۲	پہرتی ہے	پڑہتی ہی
۱۹۸	۹	ہل	ہل
〃	۱۴	بیٹھی کے	بیٹھنی سے
۱۹۹	۱۳	بیچ مکان	بیچ مکان کی
〃	۱۴	اور انقضا کی	اور انقضا کی
〃	۱۸	بندگی	بندگی
۲۰۰	۲	سے شرح [illegible]	فی شرح [illegible]
۲۰۲	۲	اور بہت	اور بہت سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۱	۱۶	گھنشونکی	گھنشونکی
۲۰۳	۴	بیچ	کبھی
۲۰۴	۱۴	مقبولان	مقبولان
۲۰۵	۱۷	جوائی	جوائی
۲۰۷	۳	چلی	چلی
〃	۸	[illegible]	[illegible]
〃	۲۱	ازدوان	ازدوان
۲۰۹	۱۶	ذکر	ذاکر
۲۱۰	۳	چلیگا	چلیگا
〃	۱۱	اور تحمیلا کی	اور تحمیلا کی
۲۱۱	۸	ساتبت	رایت
۲۱۳	[illegible]	مجموعت	[illegible]
۲۱۴	۱	جنتی	جنتی
۲۱۵	۹	تالع	تابع
۲۱۶	۵	بہلاتیاکی	بہلاتیان
〃	۶	دیتاہون	دیتاہون
〃	۱۶	سمجھیوکی	سمجھیونکی
۲۱۷	۱۰	بجالاوگی	بجالیوگی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۸	۱۴	تنقی	متقی	〃	۸	خارج	فارغ	〃	۲۰	تحکمین گے	تحکھین گے	۲۶۹	۴	اسیر حتا	اسطرحسی
〃	۱۴	توریت	توریت	〃	۱۴	جہانکتا ہے	جہانکتا ہے حاشیہ مولوی محمد یعقوب	۲۴۸	۱۷	نبی	نبی	۲۷۱	۷	آپ سی	باپ سی
۲۱۹	۶	ہوتی	ہوتی	۲۳۸	۲۱	ہے	کیسا ہے حاشیہ مولوی محمد یعقوب	۲۴۹	۲	برطرفی	برطرفی	〃	۲۱	ایساہی	ایساہی
〃	۵	کی	کی	۲۳۹	۲	پس تبہی	پس آپ نے تبہی	۲۵۲	۴	جانتا ہے	جانا ہی	۲۷۲	۱	فلیتبوز	خلیتبوز
〃	۱۳	الی	الی	〃	۱۱	اور شکرگزرن	اور شکرگزرن حاشیہ مولوی محمد یعقوب	۲۵۴	۱۱	آلہ	آلہ	۲۷۴	۲۰	کیپی	کیچپی
〃	۱۸	سبجھاونگی	سمجھاونگی	۲۳۰	۸	کیو	کیون	۲۵۶	۵	بغیر اللہ	بغیر اللہ	۲۷۹	۱۷	آنکہ	آنکھ
۲۲۰	۵	حق تعالیٰ نے	حق تعالیٰ نے ابن عباس سے	〃	۱۰	جان	بجان	〃	۷	بغیر اللہ	بغیر اللہ	۲۷۹	۱۸	ہوی	ہوئی
۲۲۳	۱۴	حفاطت	حفاظت	〃	۱۶	ہوگی	ہوتی	〃	۱۴	مرتی	رتی	۲۸۲	۱۷	اونچا	اونچا
۲۲۴	۱۷	تو قبول نہین	تو قبول نہین ہوتی	〃	۱۸	مشغول	مشغول ہوی حاشیہ مولوی محمد یعقوب	۲۵۷	۲۱	دیگرانز	دیگرانز	۲۸۳	۵	لون	یون
												۲۸۵	۲	توبی تمہارے	توبی تمہارے انشاء اللہ
۲۲۵	۱۵	ہوتی ہین	ہوتی ہین ازحاشیہ مولوی محمد یعقوب	۲۳۱	۱۰	وہی	وہ ہی	۲۶۱	۱۵	ساتھ ہوا	ساتھ ہوا	〃	۱۱	ذار	دوا
۲۲۶	۴	حکمتی	حکمتی	〃	۱۵	واجب	واجب ہے	〃	۱۹	بالکبیر البیادۃ	بالکبیرۃ البیادۃ	۲۸۶	۲۰	شست	تثبت
〃	۱۲	انجام کام کا مشکل ہے	انجام کام کا مشکل ہی حاشیہ مولوی محمد یعقوب	〃	۱۹	نغفنی	لبعضی	۲۶۲	۲	یوتی	یوتی	۲۸۷	۱۹	عبادۃ	عبادہ
〃	۱۷	ہوجاوینگا	ہوجاوینگا	۲۴۲	۱	مین کہتا ہون	یعنی امام محمد غزالی کہتے ہیں کہ مین کہتا ہون	〃	۱۱	نما	نماز	۲۸۸	۶	اجابت	اجابت
۲۲۷	۱۴	نہین ہو سکتے	نہین ہو سکتی حاشیہ مولوی محمد یعقوب	۲۴۴	۲	ضرور ہو	ضرور ہوا	۲۶۴	۸	نیگرند	نیگیرند	〃	۱۲	مانگتا تہا	مانگتا تہا
۲۲۷	۱۶	ہوا ہون	ہوا ہون	۲۴۴	۱۸	متجلی	متجلیے	۲۶۵	۹	اللہ سے کو	اللہ ہی کا	۲۹۲	۳	قداعد	قواعد
〃	۱۸	کہتا پیتا ہے	کہاتا پیتا ہے	۲۴۶	۱۹	یوجہنا	بوجہنا	۲۶۷	۱۹	الکابندہ	الکابندہ	۲۹۹	۲	ذاتیہ وفعلیہ	ذاتیہ وفعلیہ وثبوتیہ
۲۲۸	۱	اجلالی گئی	اجلالی گئے حاشیہ مولوی محمد یعقوب	۲۴۷	۱	سیاہی	سیاہی تہا	۲۶۸	۱۳	پیر پیغمبر	اولیا انبیا	۳۰۳	۱۷	جیتاہی	جیتاہی
〃	۷	ضرف	صرف	۲۴۷	۱۲	نحاث	نجات	۲۶۸	۱۸	ہبدو الخلق	مبدو الخلق	۳۰۸	۱۵	کہریچ	گریبچ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۱	۱۷	تواونکو	تو وہ اونکو
۲۳۱	۱۰	علم اشتاقہ	علم اشتقاقہ
۲۳۵	۲۰	باجھکیہ	باجھکیہ
۲۳۶	۵	جو	چو
؍	۹	ست	سنت
۲۳۹	۱۱	اور جو	اور جوکچھ
؍	۱۳	اور جو کشف	اور جو کچھ کشف
۲۴۱	۳	لوگون کی	لوگونکی
۲۴۱	۱۶	عرف	عرف عام
۲۴۱	۱۸	یسع ابن	یسع پیغمبر
۲۴۲	۱۷	اور اوسکی	اور اوسکی
؍	۲۱	رکھتی ہیں	رکھتی ہین
۲۴۳	۲۱	ونو	ونو
۲۴۴	۸	کراہیت	کراہیتا
۲۴۵	۱۹	اسس رسمکے	اس رسمکے
۲۴۶	۲۰	کہا ہی	کہتی ہے
۲۴۷	۹	تر و تعیون	اور تر و تعیون
؍	۱۳	یستین	یستین
۲۴۸	۲۱	اوی ہے ہبی ہے	اونہ [illegible]
۲۴۹	۳	تاریا دتانک	تاریا دتانیک
؍	۱۱	وترا یا	وترا یا
۲۵۱	۱۹	جبر	جبیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۲	۴	افاضہ کا	افاضہ جمیع کا
۲۵۳	۲	یا نثر ہی	یا نثر ہی ہے
؍	۱۴	علی	علی
۲۵۴	۹	موت کی سی	موت کی سی
؍	۱۲	مرین	جو مین
؍	۲۰	تاریبا	تاریبا
۲۵۵	۵	سنی	آوری
۲۵۷	۴	شرالت	شرکت
؍	۹	النسب	النسب
۲۵۸	۹	کم	کم
۲۵۹	۲	ثم علم	ثم اعلم
؍	۱۳	بچ	صحیح
؍	۱۷	ایسی ہے	ایسی ہی ہے
؍	۲	نعیضے	بعضے
؍	۲۱	ہوسکے	ہوسکے
۲۶۳	۷	لینجنا	لینجنا
۲۶۶	۲۰	تحرو	تحرو
۲۶۷	۹	تارعات غرقا	تارعات غرقا
۲۷	۵	تلادی	تلادی
۲۷۹	۲۰	جراس	جواس
۲۸۵	۴	یانی	یانی
۲۷۹	۱۸	محدث	محدث
۲۸۱	۳	زجتہا	زجتہا
۲۸۲	۴	نی	ہین
۲۸۵	۱۲	تفسیر	تفسیر
۲۸۸	۱	جہیز	جہیز
؍	؍	آزلہ	آزلہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۰	۱۸	اور جیسے قسر زیاپا	اور جیسی قسر زیاپا
؍	۲۰	کوئی ہی	کوئی ہین
؍	۵	اوسکی	اونکی
۲۹۱	۱	ہی	ہین
؍	؍	اوسکی	اونکی
؍	۲۰	کوئی ہین	کوئی ہین
؍	۲	کمراوسکی	کماوسکی
؍	۷	اوسکی	اونکی
؍	۱۱	نکمری	نکمرین
؍	؍	نیاری	نیاریں
؍	۱۳	یایا	یایا
۲۹۳	۶	تشبیح	تشبیح
؍	۷	تالعیون	تابعیون
؍	۱۵	دوکی	دوکی
۲۹۴	۱۳	قصہ	قصہ
۲۹۷	۴	شیرانان پر	شیرانین پر
۲۹۸	۱۴	آثام	آثام
؍	۱۴	ہوگئی تہی	ہوگئی تہی
۲۹۹	۱۵	اشباہہم	اشباہہم
۳۰۲	۱۲	کلک شہر	ملک شہر
۳۰۳	۱۷	اور شنافت	اور شناخت
؍	۱۸	[illegible]	[illegible]
۳۰۴	۱۹	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰۴	۸	وقتاً پر تہی	وقت پر تہی ہین
۳۰۵	۹	جیع	جمیع
۴	۱۵	ہر شخص	ہر شخص پر
۳۰۶	۵	کہو دیا کا	کہو دیتی کا
؍	۷	بیجا ہی	بیجا ہے
۳۰۶	۲۰	سب	سبب
۳۰۷	۱۱	دکو	دکو نکان اوسکا
؍	؍	نکان	نباوی تو
؍	؍	اوسکا	نکان مع
؍	؍	بناوی	زبان کامل
؍	؍	تو	مفصل
۳۰۷	۳	بلیتی	البتی
۳۰۷	؍	بالظہر	بالظہر
۳۰۸	۱۲	یقینا	یقینا
۳۰۸	۱۳	وبین	وہ بین
۳۰۹	—	الکرسی	الکرسی
۳۱۱	۲	دلین	دلین

تمام شد